



دوسرا اہل انصاف اور محکومان کا کردار

حسن کا طالب ہر ضامن اور گلاہو پیا کا  
راہ پرمان نیر ایسا آشکارا کر دیا

<p>پاؤں پر لا رہا تھا دو تار کا دیکھا روح تر جلوہ نما حسن ازل کا منہم مثل سایہ کی طرح رہنے میں لالچ وہل لکھن ترے جنت فردوس کا دل کچھ جاتا تو تیرے قلب طرے قبلہ صفت میں جان کی وہل کی امید کھل گئے خاطر ہر باطن کے میان کی جو سچا ہو مانتے وہاں کچھ بھی کی ہے سچھی اپنے ماتوں سے کیا پتا چلیں ہاں کی دھوکا جتنوں کا ہو امانی ہنر کو کچی لے گیا پہلو سے الٹ کچھ ملائے ہی منہم طاہر الطیف جاکر بچھڑا تو نے ہو گیا پہلے فنا ہونے سے غافل قصا</p>	<p>عشق بازوں کو گر فاریں کا دیکھا جسے دیکھا تبھے دیدار خدا کا دیکھا ہنسے سایہ کو تھے سایہ ہا کا دیکھا شب جو ان کو تھری روز جزا کا دیکھا انہو ل میں یہ تر قبلہ سما کا دیکھا تجھ کو ہا چند سدا شرم دیا کا دیکھا جسے تیرا جو کھلا بند قبہ کا دیکھا ہنسے کیا کیا یہ ستم تھری جفا کا دیکھا جسے ماتوں پر تھے نگہ ناکا دیکھا میری تصویر کا جب آئے نہ ناکا دیکھا قتلہ گھر محبوں میں تھری جھپکا دیکھا حسن اخلاق تر یا بد وفا کا دیکھا شیوہ میل فدا الیفت کا دیکھا</p>
--	--

نہایت پرستار اور محکومان کا کردار  
دوسرا اہل انصاف اور محکومان کا کردار  
حسن کا طالب ہر ضامن اور گلاہو پیا کا  
راہ پرمان نیر ایسا آشکارا کر دیا  
عشق بازوں کو گر فاریں کا دیکھا  
جسے دیکھا تبھے دیدار خدا کا دیکھا  
ہنسے سایہ کو تھے سایہ ہا کا دیکھا  
شب جو ان کو تھری روز جزا کا دیکھا  
انہو ل میں یہ تر قبلہ سما کا دیکھا  
تجھ کو ہا چند سدا شرم دیا کا دیکھا  
جسے تیرا جو کھلا بند قبہ کا دیکھا  
ہنسے کیا کیا یہ ستم تھری جفا کا دیکھا  
جسے ماتوں پر تھے نگہ ناکا دیکھا  
میری تصویر کا جب آئے نہ ناکا دیکھا  
قتلہ گھر محبوں میں تھری جھپکا دیکھا  
حسن اخلاق تر یا بد وفا کا دیکھا  
شیوہ میل فدا الیفت کا دیکھا

نہایت پرستار اور محکومان کا کردار  
دوسرا اہل انصاف اور محکومان کا کردار  
حسن کا طالب ہر ضامن اور گلاہو پیا کا  
راہ پرمان نیر ایسا آشکارا کر دیا  
عشق بازوں کو گر فاریں کا دیکھا  
جسے دیکھا تبھے دیدار خدا کا دیکھا  
ہنسے سایہ کو تھے سایہ ہا کا دیکھا  
شب جو ان کو تھری روز جزا کا دیکھا  
انہو ل میں یہ تر قبلہ سما کا دیکھا  
تجھ کو ہا چند سدا شرم دیا کا دیکھا  
جسے تیرا جو کھلا بند قبہ کا دیکھا  
ہنسے کیا کیا یہ ستم تھری جفا کا دیکھا  
جسے ماتوں پر تھے نگہ ناکا دیکھا  
میری تصویر کا جب آئے نہ ناکا دیکھا  
قتلہ گھر محبوں میں تھری جھپکا دیکھا  
حسن اخلاق تر یا بد وفا کا دیکھا  
شیوہ میل فدا الیفت کا دیکھا

جو کجاں سے کیا سمت میں فضا میں سما  
 آج طالب ہوئے خود ایک مطلق کیا

جو کیا سے کیا سمت میں فضا میں سما  
 آج طالب ہوئے خود ایک مطلق کیا

<p>ایسا ہر وہ خود ایسا ہر بار ایسا                  کمال نے تری ہو کجاں مایا                  وقت میں تری کجاں کجاں                  اٹھا ہر وہ سے تری کجاں                  تری کجاں تری کجاں تری کجاں                  ساقی تری کجاں تری کجاں                  ہر بار کے ملنے سے تری کجاں                  کیا کیا تری کجاں تری کجاں                  ہی رہے جو کجاں تری کجاں                  قافلہ تری کجاں تری کجاں</p>	<p>ہر بار ایسا ہر بار ایسا                  اس بار سے کجاں تری کجاں                  آج ہر بار ایسا ہر بار ایسا                  اٹھا کجاں تری کجاں تری کجاں                  اٹھا ہر بار ایسا ہر بار ایسا                  ہر بار ایسا ہر بار ایسا                  اب شمع ہر بار ایسا ہر بار ایسا                  کیا کجاں تری کجاں تری کجاں                  ہوتا تری کجاں تری کجاں                  کجاں تری کجاں تری کجاں</p>
--	---

غیر وہ تری کجاں تری کجاں  
 اور ہر بار ایسا ہر بار ایسا

<p>تخت تری کجاں تری کجاں                  دست قدرت تری کجاں تری کجاں</p>	<p>یامی کجاں تری کجاں تری کجاں                  باغ تری کجاں تری کجاں</p>
--	---

جو کجاں سے کیا سمت میں فضا میں سما  
 آج طالب ہوئے خود ایک مطلق کیا  
 ہر بار ایسا ہر بار ایسا  
 اس بار سے کجاں تری کجاں  
 آج ہر بار ایسا ہر بار ایسا  
 اٹھا کجاں تری کجاں تری کجاں  
 اٹھا ہر بار ایسا ہر بار ایسا  
 ہر بار ایسا ہر بار ایسا  
 اب شمع ہر بار ایسا ہر بار ایسا  
 کیا کجاں تری کجاں تری کجاں  
 ہوتا تری کجاں تری کجاں  
 کجاں تری کجاں تری کجاں  
 غیر وہ تری کجاں تری کجاں  
 اور ہر بار ایسا ہر بار ایسا  
 تخت تری کجاں تری کجاں  
 دست قدرت تری کجاں تری کجاں  
 یامی کجاں تری کجاں تری کجاں  
 باغ تری کجاں تری کجاں

فکرمیہ کتاب خانہ

آپ کو دعوٰی دیا گیا اسکا یہ منہ

آپ ہی اللہ آپ ہی محمد آپ ہی عاشق اور موصوف

ایسا نام رکھنا کہ خدا میں آپ بھی وہ نام ہو

بنے خانان کے تئیں ہلے جانا مارا  
 میرے خوں سے ترالوؤں کو دیا کرتا  
 حکموں کو مٹاتا۔ اسے دل فحش پایا ایک  
 کوہِ خیال اسے کسی خیر کا دل میں  
 ام کا دل میں جیسا ایک کھتے ہی ہیرا  
 ہاتھ پاؤں تیرے بل کے جوہوں سے  
 سرے لب کے لیے خون مرا کافی ہے  
 مٹے ابابے جبکہ آٹھالیوں پر  
 مضطربست جو جس ہون و مرجع نشہ  
 ہے نذرِ موت کی قسم نذرِ خاکِ قبر  
 ہو کر احسان کو احباب سے کر دیے بد  
 تیرے عاشق کو ٹھکانا ملا جیسا کہین  
 زہر گیا اسے سے دلِ پناہ پریشان

لیکن اس جان دشمن میں جا بجانا  
 کھٹکے بغیر شکار شکارا  
 جسکے کوچ میں نہ کہ روز کا آنا جانا  
 عین فریہ کیا ہمیں شکارا  
 رخ سیادہ ناوان نے دامانا  
 بہ بدست سے جانتا شکارا  
 برگ قبول بنا کر کے کھانا  
 رانجو بر خنے کو جب ہاتھ آ شکارا  
 ایسے ملے سفر و کج کے جا بجانا  
 بستر گل پہ بہتر سر سہانا  
 بنے اسکے تھیں اللہیں کا آنا جانا  
 جسکے کوچ میں فقط بنا شکارا  
 سیکڑ لہو میں کیا تھے وہ شکارا





روایت بامی موعده

بے وصل یار ہم سوئے بیاگشتی ساقی معشوقی آدھ لگلوں سے مانز مون کو کوکاس شید گیار ہر دیکھے روی یار کے کد پڑھا کوکیا رہک ارم سوا مرست انجزل کاہ شاید کہ زلف میں دل ابراجھے حاضر مولن جہاں مل سے محضہ پڑھ وسید وصل یار ہر حق سے مشرک	بے جرم بارے دیے دسام سے دائرہ میں زمین ترے گرجا مہرے نہ نگاہ سے مانے گئے عام جب عشق آنسو گتے ہیں اسلام سے گھر میرے تپا یا جو گلام ہے سب صیاد نے لگایا ہر کد دلم ہے پھر کیوں خدا پرستے خود کام ہے خالق نے کر دیے ہیں ست کام سے
--	--

جب تک کو جان دیو لگا خضامن تو یار کو

ہوتا ہر کد و دلم دل آرام ہے سبب

ہر مہرے دل میں کی بارت کی کلاب ہر نہیں ان میں سے کشت کلاب کی بکھولن میں خمد رعدا مال روشن لو آکھوں میں جو پیدائش روشن سے ان کشتی امت یہ ہر طرفان بلا	اصحاب روی نمہ کے کدوت کی کلاب ہر مگر مجھ کو بدیہ کی بارت کی کلاب پھر ہر مجھ کو کس کشت کلاب کی پشتم خورشید کرے مجھے بسلا کی کلاب لو فیر جلد کہ ہر تہ سے خلافت کی کلاب
--	--

روایت نامہ نواز

ہاں ترسہ ضامن ہو یا خون میں قلندر ہو  
 اب تو سچا چھوڑ دے قادیان کی یاد کو  
 ہاں ترسہ ضامن ہو یا خون میں قلندر ہو  
 اب تو سچا چھوڑ دے قادیان کی یاد کو

کیا دیکھتے یہ روانہ دل زار کی ہمت یہ گوہر و مرمان سے کیا کہ نہیں آ دیکھیں گے جو کوئی تیرا جی جان یہ میرے بلے سے کہ آپ وہ آئے عالم کو کیا ہے عزات محو نار تھی دل میں تنہا کیان کچھ کچھ حال وہ کشتہ حیان کتنے دن میں حال صحرائیں ترسے محو کی یاد ہو سی کو آئے عاشق کو فہم خبر سے کہ میں چھوڑا دائر حویاں عشق کے نقطہ کو سب عالم ہر دم مگر میرے زنجار مجھ کو دو اب سینہ دل میں سے باز نہ کرین	غالب ہوئے تیسرے دل آزار کی ہمت دیکھتے سر سے یہ وہ جو بار کی ہمت یاں تک چہ ترسے طلب کی ہمت عالی ہو یا اس عالی متد کی ہمت مسرور ہو یہ ساقی سرشار کی ہمت حاضر فرماں دوست کو کنار کی ہمت ہر ترک سیوا سے رقصا کی ہمت امویاں یاد کچھ طلبگار کی ہمت کیا کیسے کہ کیا ہر تری تلوار کی ہمت جاذب ہر ترسے نقطہ پر کار کی ہمت امریہ و اگر ہر تھیں کچھ یاد کی ہمت ہو جائے خدا سے درکار کی ہمت
---	--

ضامن سخن ہے پروہ جو خودی کا آٹھ چلے کر صرف ہو اس پار کی ہمت	یا خدا آتش موند یہ بار ہو سنت جینی رنگ خط سیر سنتی جو ترسے
--	---

ساقیا یاد وہ ملکوں یہ سار کہ سنت  
 یا الہی ترسہ مدد نہ پہ سار کہ سنت

دیوان خاص  
 ۱۲  
 ہاں ترسہ ضامن ہو یا خون میں قلندر ہو  
 اب تو سچا چھوڑ دے قادیان کی یاد کو  
 ہاں ترسہ ضامن ہو یا خون میں قلندر ہو  
 اب تو سچا چھوڑ دے قادیان کی یاد کو

معاذون کسی کو یہ دلہا میں ہرگز  
بنا اور نہ کیا تھے شب بھل میں سے  
یہاں تھے ہیائے درد و کام شک  
سوسنی کی طرح گر گئے ہوتے تھے سب  
ہمارے چال نمی مازئے بین  
سب حال بیان آنسے کراہت  
نرمنا غم و رخ میں کیوں باشت

ایمانے ہی عشقِ دل آزار کا ہاٹ  
ظاہرِ غم و اکھ پر انکار کا ہاٹ  
سوفہ ہونہ رنات نہ سبج کا ہاٹ  
ایو بار و پھر جلوہ و بیدار کا ہاٹ  
یہ سب ہی بیانِ حسن کے اظہار کا ہاٹ  
بے پردہ اگر سو کوئی گفتار کا ہاٹ  
کچھ تمکو بھی معلوم ہے بیمار کا ہاٹ

مسنون کا کسبہ ہونے کوئی ضمانت  
ہر یہ ہیں تو ان فغلی و لدار کا باعث

کو جو مجھے ظاہر کیا باہشت  
 میرے گنہگار کو دستور و شرف  
 باجمہ میں جو روضہ علم و ستم  
 کا پیش قدم سے اب فراہم  
 دام کا کل میں تیرے اویس  
 کیا راجہ کا ہر ہول سے غیب  
 صبر و نڈی میں تیرے صفا من

یہ بتا ایں میں کیا ہو گیا باعث  
کیون نہیں مانتا ہو گیا باعث  
دل تمہیں پہتا ہو گیا باعث  
شق ہو ایا ہے ہو گیا باعث  
مرغ دل با پھنسا ہو گیا باعث  
بر تو مجھے جدا ہو گیا باعث  
ہو گیا یار سا ہو گیا باعث

[illegible]



طاہر اُس بُت کی انون پر مجبور ہو گیا  
کا کل ہزار برین بیچ کھا کر رو گیا  
کبھی لایا آج ایسا جذبہ دل سوز کو  
کہ کہات ہم سنتے ہیں ولیکے کان سے

انہیں یہاں تک کہ جو وہ تو شل سنگھ لائے  
 پہنچے ہر جون پہ کھا کر شکم ہوا ہوا  
 دشمنوں کے منہ پہ حیدر آفت ہوا  
 یار کی باتوں سے ہر ایسے کا نوک کا

وہ فرمودت ہے رمضان مہینہ حاکم قرآن

روایت ال محمد

کیا کیا سنیں مجھ پر کرتے بیداد  
 اند کو ترے قاسم قیامت  
 ہیں سامنے تیرے دست بستہ  
 آنکھوں میں از نور تیرے دم سے  
 تو غم و نواز فتبہ زنا ہو  
 یہ چرخ گس چریسہ دیرین  
 اس طلم شعار افت جان  
 شیرین ترے غم میں کھائے تیشہ  
 دو سخت ہر سنگدل ترا دل

اسد سے جو بتوں کی مر یاد  
شہنشاہ کو کون کسے رو آزاد  
خوبان کا گھر تو ہی ہر استاد  
ہر خانہ دل بخشی سے آباد  
ہر ناز واد کی تو ہی منشا  
صد با اسے داؤن گاہت پیچ  
اس غنیمت میں ترا ہر کون استاد  
ادنیٰ ترا کو کین ہر منہ باد  
ہر سانے جسکے موسم فولا و

طہار اس بت کی انون پریمو کو  
 کا کل ہزار برین بیج کھا کر رو گیا  
 کیج لایا آج ایٹا خذہ دل سوخ کو  
 کہ کی گات ہم ستے ہیں ولکے کان سے  
 اس زمانہ کی جو وہ تو شل سنگ لائے  
 بیج برجون بیج کھا کر شک ہو گیا  
 دشمنوں کے سپہ سردا آف کو  
 یاد کی باتوں سے تیرے کھانوں کا  
 دفتر وحدت ہر ضامن صفو حاصل  
 لوح دل سے ہو گیا حروث و لی کا اسلخ  
 دل بیت ال مہل  
 کیا کیا نہیں مجھ پر کرے بیداد  
 قد کو ترے قامت قیامت  
 میں سامنے تیرے دست بستہ  
 آنکھوں میں ہر نور تیرے دم سے  
 تو غم و غواز نسبت نہ راہی  
 یہ حرج کس پر سیدہ دیرین  
 اے حطام شہادت آفت جہان  
 شیرین ترے غم میں کھائے تیشہ  
 وہ سخت ہر سنگدل تر اول  
 اسد سے جوتوں کی مر یاد  
 شمشاد کو کون کسے و ازاد  
 خوبان کا گھر تو ہی ہر استاد  
 ہر خانہ دل شجعی سے آباد  
 ہر ناز واد کی تو ہی منبہاد  
 صد با اسے داؤن گات پیر یاد  
 اس فن میں ترا ہر کون استاد  
 ادنیٰ ترا کو کین ہر خسہ یاد  
 ہر سامنے جسکے موسم غولاد



کونینہ نائیکو بنانا شیل اس میں کھارو  
بہار میں کے دل ہیں یا محمد محمد محمد محمد

سارے دین کے لوگوں میں یہ پورا ہو گیا  
کشتان اور ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے

ایک لیت ڈال مجھ

کھوں میں ایسا جگر سوز لائیے کاغذ عزیز کوئی شہر ہی منگائیے کیا بہار ایک نون مرے خدا کا دام الفت بعد اودائے قاصد نہائیے کاغذ راجہ تیرے لڑکے نہائیے تیرے تیرے کسی بلے کو بلا کر ٹھہرائے کاغذ ختم فرماں کو بار دو پنے کیجے ہم بڑا دوں فقر غم کے بنائیے کاغذ نوائے فصل سے یارب پیدا ہے ولایہ و تر غم جو رہائیے کاغذ نہم کو شیر و گل پر پائیے کاغذ ابھی منگائے کہ میں دو گھاسے کاغذ	کھوں میں ایسا جگر سوز لائیے کاغذ عزیز کوئی شہر ہی منگائیے کیا بہار ایک نون مرے خدا کا دام الفت بعد اودائے قاصد نہائیے کاغذ راجہ تیرے لڑکے نہائیے تیرے تیرے کسی بلے کو بلا کر ٹھہرائے کاغذ ختم فرماں کو بار دو پنے کیجے ہم بڑا دوں فقر غم کے بنائیے کاغذ نوائے فصل سے یارب پیدا ہے ولایہ و تر غم جو رہائیے کاغذ نہم کو شیر و گل پر پائیے کاغذ ابھی منگائے کہ میں دو گھاسے کاغذ
--	--

کسی کے ہاتھ رہا ہے رزل دل فاماں  
مر لیت بد کی نظر سے پچائیے کاغذ

ر د لیت کے مہمل

جون پل اس پے پاؤں ہون شریک یا بیٹھے ہیں ہمارے کینج کے اوپر	جون پل اس پے پاؤں ہون شریک یا بیٹھے ہیں ہمارے کینج کے اوپر
---	---

بہار میں کے دل ہیں یا محمد محمد محمد محمد  
کشتان اور ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے  
ایک لیت ڈال مجھ  
کھوں میں ایسا جگر سوز لائیے کاغذ  
عزیز کوئی شہر ہی منگائیے کیا  
بہار ایک نون مرے خدا کا دام الفت  
بعد اودائے قاصد نہائیے کاغذ  
راجہ تیرے لڑکے نہائیے تیرے تیرے  
کسی بلے کو بلا کر ٹھہرائے کاغذ  
ختم فرماں کو بار دو پنے کیجے ہم  
بڑا دوں فقر غم کے بنائیے کاغذ  
نوائے فصل سے یارب پیدا ہے  
ولایہ و تر غم جو رہائیے کاغذ  
نہم کو شیر و گل پر پائیے کاغذ  
ابھی منگائے کہ میں دو گھاسے کاغذ  
کسی کے ہاتھ رہا ہے رزل دل فاماں  
مر لیت بد کی نظر سے پچائیے کاغذ  
ر د لیت کے مہمل  
جون پل اس پے پاؤں ہون شریک  
یا بیٹھے ہیں ہمارے کینج کے اوپر

بہار میں کے دل ہیں یا محمد محمد محمد محمد  
کشتان اور ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے  
ایک لیت ڈال مجھ  
کھوں میں ایسا جگر سوز لائیے کاغذ  
عزیز کوئی شہر ہی منگائیے کیا  
بہار ایک نون مرے خدا کا دام الفت  
بعد اودائے قاصد نہائیے کاغذ  
راجہ تیرے لڑکے نہائیے تیرے تیرے  
کسی بلے کو بلا کر ٹھہرائے کاغذ  
ختم فرماں کو بار دو پنے کیجے ہم  
بڑا دوں فقر غم کے بنائیے کاغذ  
نوائے فصل سے یارب پیدا ہے  
ولایہ و تر غم جو رہائیے کاغذ  
نہم کو شیر و گل پر پائیے کاغذ  
ابھی منگائے کہ میں دو گھاسے کاغذ  
کسی کے ہاتھ رہا ہے رزل دل فاماں  
مر لیت بد کی نظر سے پچائیے کاغذ  
ر د لیت کے مہمل  
جون پل اس پے پاؤں ہون شریک  
یا بیٹھے ہیں ہمارے کینج کے اوپر





لکھنؤ میں ملک شیر تارک و بیاضی  
 پور گیا سینہ سبک بدست تیر گاہ  
 صفت زامن و ہر یکلمات بیجا  
 وادہ واحدہ الفت پہنایا و شش  
 دولت شیر گاہرات یہ مانی سہلین

یافا و آن کشتی بی زمین تخت تهمان بر سر گز  
 ویکه رکنا نه اعمی تیر کمان بر سر گز  
 سینت علی کروز از زبان بر سر گز  
 یعنی چپو را کبھی مپکو کان بر سر گز  
 تو غریب است که مرد و دان بر سر گز

فما من امرار ولایت کا بیان کیجئے کیا  
وہ تو موقوف نہیں شرح بیان پر سرگرم

کیا سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے گناہوں کو  
افتدایہ میں مبتلا کر دے۔ بدنام کوئی  
مرد دل بند کیسے ہو سکتا ہے۔ دنیا بھر  
کیوں گل لگا کر زبردستی انسان پر  
کڑوا دیتا ہے۔ انہیں دعوتی ترقی پسندی کا  
دل چاہتا ہے اور سناٹا کا فلوٹوٹا گیا  
دل ان بازو سے جس کی سرکوبی کرنا

وعدہ کرتا جو کہ ہے بزمِ صبح و شام سنو  
عشق کا بخدا غلام ہو بس غلامِ سنو  
زلفِ سی ہی ان کا لبِ یاقوتین ہو دامنِ سنو  
کیا تہ خاکِ مٹی ہے نہیں کامِ سنو  
اس لیے سنگِ مر مر کتا جو یہ دامنِ سنو  
آد و لبِ نظرِ آیہ لبِ مامِ سنو  
بھیک مانگے جو مر غور کے لیے جلمِ سنو

ان کی کشتیوں سے عاصق تھوڑا سا دیر میں لڑتے  
ہوئے سر پہ دلِ فدا میں چھپا کام سپرد

سو کہ میں خاک نہیں تار کر دیا نہیں  
 ہو گیا سینہ شبک ہفت تیر گماہ  
 صفت نامہ ہے ہر وہ طلسمات ہما  
 واہ وا حذیہ الفت پہ بنایا وستی  
 دولت شریک لالت یہ مانی شہین

یاؤں کہتے ہی نہیں تخت تھمان پر ہرگز  
 دیکھ رکھنا نہ اچھی تیر کمان پر ہرگز  
 سینے کی سکر واز تباہ پر ہرگز  
 یعنی چھوڑا کہیں ہیکو مکان پر ہرگز  
 تو غور اتنا کر جو دروان پر ہرگز

فنا سن امر ولایت کا بیان کیجیے کیا  
 وہ تو موقوف نہیں شرح چٹیان پر ہرگز

کیا سب سے ہرگز وہ آیا نہیں گلستاں  
 الفت باد میں بیٹیک سے بنام کوئی  
 مرغ دل بند کیے سیکرہوں ملباؤ  
 کیوں گل مالہ مزید دل ہون پر ہرگز  
 کر دینا کہیں دعویٰ تری جیسی کا  
 دل چٹا اور سناہر کا قلعہ ٹوٹ گیا  
 لالہ دل یا نہ رہے جس کی سرکارت چٹ

وعدہ و کراہی جو ہے ہر صبح و شام ہرگز  
 عشق کا بخدا نام ہر جس نام ہرگز  
 زلف بیچان کا پلایا نہیں ہر نام ہرگز  
 کیا تہ خاک میں تے نہیں کا نام ہرگز  
 ایسے سنگ سے کٹا جو یہ یاد ہرگز  
 آدہ لفظ آیا نہ لب نام ہرگز  
 بھیک مانگی ہو غور کے لیے ہرگز

ان گل کے ترے عاشق تو تھیں ازلت  
 ہی سرت دل ضامن ہے اکام ہرگز



رجب میں سپر گئے رہا پر تو دیکھا عین  
 آفریدی ہی تھا زہر میں عینا بیٹھا سو بڑا  
 ایسی کہا جھوٹ کہا اتنی جود خانیہ میں  
 اس جھگڑ بن کل میں انھوں نے یاد  
 یہ ہے کیا جو بحث کہیں کہیں لگے  
 کل تھا کائنات کی جو سب مود و ملس  
 ایسی طائر جان و نفس فرما دست بہ  
 جنوں بن ہیں پھر ہاتھ جو دلا ہوا  
 احوال و غم و غصہ بھی گزراں ہو  
 فرما تو تم سر ہی و داوہ میں برائی  
 ہر کام انگلی کی کہی داغ و اثر و نفس

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

فناں علی میرزا درم محمد و مہین فرادری

فریاد رس فریاد رس باشد پس مانتی ہوس

اے ہنر مند تیرا کونسا خوش  
کمال فسادِ خون کی عیوض میں

مومنوں کی طرح شکستہ دل کی کوئی خوش قسمت  
بہرہ نہ تو ان الہ و تبارک کو جس عیش

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶



کہ میں کیا لکھوں کہ میں کیا حال میں  
خاک کو کھنسنے قتل کیا تیغ تاز سے  
میں ہوں کسی بات کا یادگار

وان گشتگو تو فاصد دار هر منج  
 ز نفس مجده غریب کاغذ خواند ترنج  
 اقرار بهی منج هر زبانه اسکا هر منج

وحدت کے یکے سے ملین نہ ہاں ہو گندہ  
خدا من و مان نویںہ و دستار ہو مسنن

روایتی علمین مجسمہ

ہائی جس پر خوشتر تر نفس ہائے  
 ابدانی سے ہوں یقین میں کہ ہوں  
 پرینہ ہنسنے غم کے دوائے عجب ہائے  
 ہو کبھی ہو سیرے سید زراع کی با  
 عین سر غم سے جلتا ہوں غم سیدی نہ  
 سوار ہو کر اوار مریم میں  
 حرمانی کا سون میں ہیں بزم حیاں  
 لکھنا میں نے جوتن گل خورد و باج  
 جسد دیا بعد و کوستانی کا سونے  
 لاکھ کی طرح دافع ذل میں لائے ہیں

رکھتا ہوں سکل باہی دریا قبا سے رخ  
 و باغ دل کے واسطے دل پر مہر سے رخ  
 جیتنے پر کب جیانی سے ہے سنا  
 طلس ہے آفتابوں سے میرے ملک آ  
 رکھتا ہوں سیدہ میں دل میں رہتا  
 رقت پایہ ایک کسی کو کھلے رخ  
 بیٹائی پورون سے ہمیں بھی باغ  
 لیا و سنا سے بھی سرم سے ہے جیانی  
 کیا کیا نینے شک سے میں لیکہ سے  
 کیا صاف قتلانے یہ میرے زمانے سے

دولت

[illegible]



ہول میں ہوائے بار کی دلداریاں کیے  
 خوتجو کا فرش باد صبا نے چھوچھا  
 شمع کی طرح جل ہی گیاں کچھ کما  
 خندان ہو گا وہ گریہ کر زبان ہو برق سا  
 ضامن یا خدا نے تمھیں جو ملے گا دل

ہول میں ہوائے بار کی دلداریاں کیے  
 خوتجو کا فرش باد صبا نے چھوچھا  
 شمع کی طرح جل ہی گیاں کچھ کما  
 خندان ہو گا وہ گریہ کر زبان ہو برق سا  
 ضامن یا خدا نے تمھیں جو ملے گا دل

ہمیں دل پہاڑ ہو چلنے کے قابل  
 ہر اس سر پہ قابل کشافے کے قابل  
 اگر کوئی سہ ہر کھائے کھائے  
 ہنسنا یا کسی کو دیا ہو کہو گریہ  
 شہید ستم کو نہ پانی سے غسل  
 ہر عید قربان دیکھائے ہو ہو کہو  
 میں نقش اہت بائے جان بون غم  
 مر عشق اور جو رتبہ ہر شکر  
 ہر دم داناوان ہوں مراد ہر ہمتی  
 ہوا مار گیسو یہ عاشق مر دل  
 سوا ہوں کسی گل کی الفت میں دل

ہول میں ہوائے بار کی دلداریاں کیے  
 خوتجو کا فرش باد صبا نے چھوچھا  
 شمع کی طرح جل ہی گیاں کچھ کما  
 خندان ہو گا وہ گریہ کر زبان ہو برق سا  
 ضامن یا خدا نے تمھیں جو ملے گا دل

ہول میں ہوائے بار کی دلداریاں کیے  
 خوتجو کا فرش باد صبا نے چھوچھا  
 شمع کی طرح جل ہی گیاں کچھ کما  
 خندان ہو گا وہ گریہ کر زبان ہو برق سا  
 ضامن یا خدا نے تمھیں جو ملے گا دل





نہ ضامن کو اہلست از میر میں سے  
 رشید بن ہی چکو گوارا چین میں

و حمد و ثنا سے مہاں میں ایک لکھتے ہیں  
کو چہ تہلہ افزہ میں کیا کہ بلا نشین  
بہت سے زیادہ تو تم پہ کوئی بہت لکھتے ہیں  
جس کہ کر خاک بھی ہو انوکھو چھوچھا  
بیل بھی مرگئی غم باغ و بہار میں  
جو کہ کہ مجھ پہ گد را و قافلہ میں  
دل میں ہی ہے ہر تہسہری کہ سر جاپے ہی  
گروں کی پاب کی نور ماخون جو چکا  
ہست کہ خیال لطف نیلگی کی گول  
شاہید ہمارے خون کی ہندی لگاوا

ارض مسامین یار کا مستطاع ہیں  
 چرنگا گاہ دہلی سے کم بھی نہیں  
 گر بسلا بھی برتویہ اسپر ملا نہیں  
 جسطح میں جلا کوئی ایسا بلا نہیں  
 شاید کہ اس چمن میں کوئی گل گلشن  
 راز درون پرودہ کسی نے کہا نہیں  
 پر کیا کہوں کہ انی یہاں تک تضاع  
 بحر مقل مجھ کو کاستنہ کیا نہیں  
 اُمی کو استن میں کوئی یا استن  
 دست بخل آب کے رنگ نہا نہیں

صدا من ادم کے چلنے کی تدبیر کیے  
من دہل یار منے کا اپنے مزا سنیں

ماشق کسی پر ہی کے نیم دل ہو گیا  
نیکے گھلے دو آپ کی جیب فاکر گیا

ہم کو قسم خدا کی ہر طالب خدا کے ہیں  
رہشک قمر طور یہ نور خدا کے ہیں

۱۳۲



یہاں پر مزار نے یار کی ریا کو زبرد  
سنا سنا خواہے کوئی پلا سے بیل آئے

و این وزیرے ہاتھ میں مخدوم پاک کا  
ضامن کو خوب دلوں جہان میں

ہنتر کہ یاں سینہ بریاں سیکرڈ  
 او دیا کر کے ریشاں لٹ یار  
 راہ اوجھوں آدھ لکے تیرے عشق نے  
 بہستہ نہ خیر گیسوے دریا  
 مستحو سے یا زمین میں ناتواں  
 عاشق قورے کر دیے طاہریان  
 او سگر تیری بری می سے باہے  
 اس طرح جاؤں عزیز داس کے گھر  
 لولی خندان کوئی گربان دہوے  
 بکھریہ پوچھا کیا ہوا اے سگدل  
 ماتہ لیلیٰ نہیں ملت ہر قریں  
 فرے شید اکو نہیں یزولے غلڈ



در کتب معتبره جوهرت سے کوئی بچے  
 نام شباب کا میرا سارا لکھ گیا  
 پوچھوں کہ فغان نے تو اب ایسا بھلا  
 بیخ تعلیم اس سحر و شب نار و لبت تر  
 میچھا خود دل ربانے جسے آپ مبتلا  
 پادشاه جہان سے شہادت کو کوثر کمر  
 دلاں اشعارے یار میں جا کر کوئی کہے

قاتل علم کو آپ کی تلوار رات میں  
 امید وصل جن ہی حیات مدد  
 میلوں ہی ہر گلی میں ہر نگار رات میں  
 کو باہم بین باروید دوبار رات میں  
 شکنیں ملی سے کرتا ہر سنگسار  
 زلفوں کا ہو گیا ہون کر فغان  
 آہ و فغان میں ہر تیرا بار رات میں

گو عام نام طالب حور و منصورین  
خدا من منصور کا و طلبگار رات و

[illegible][illegible]



<p>         ۱۰ کیوں نہ پوچھا میرے دل میں یاد اور          رشوق دل میں ہمارے گن شید کا دوا          ہاں نظر کرتے ہی سر ادا خدا ہمچو کہتا       </p>	<p>         نظر پیار سے تمہیں میں سایہ کی گھن          جسے دیکھی ہر چہ تمہاری یہ پیار کی گھن          اُنکی آنکھوں پہ ہیں قرمان یہ سایہ کی گھن       </p>
--	---

چند دوست بجا عاشق تیرا ضامن  
چند کجی برین شمار نمی گنند

رولیت واو

فرقت بار کا پار و سنین یا رہا ہو  
فرقت نے ستم گاہ کے مار مار کر  
ایسے مکانوں کی گزروں سے گرا کر

جس تکلی سے جلا طور سے محو کلمہ  
ضمائن اور فی کسے دیکھا وہ خدا رکھو

عشق نے خاک میں کیا خوب ملائی  
 خواب بود میں آرام سے سوئے تھے  
 اسکی خوابیدہ اکملوں نے غریزہ کو  
 زخم کرنا مجھے باروتہ دیوارِ صغیر  
 پھر نشانِ اپنا خودِ خود اتو نیا پہلو  
 سوزِ عشق مگر تھنے جگہ ایسا کہو  
 آنکھ لگتے ہی تہِ خاک مولا یا کہو  
 سایہ عرش سے بہتر ہو و سایہ کہو  
 اب سب کو یہ جانان نے گرا کر کہو  
 استخوانِ پھر ہیکل اڑے ہوئے کیا دل سے

کیوں نہ پیار کے دل میں یاد آوے  
 رشوق دل میں ہمارے شیدا کا دوا  
 وہاں نظر کرتے ہی سر اڑنا محو ہو گیا

بنو وہ مست ہوا عاشق تیرا صبا  
 جب سے دیکھی ہیں تمہاری ہر ہمارے ہر

رولیت واو

ہر کافر نے تو اب حاکم مار دیا  
 سخت شکل ہو میرا اسکے گرا دیا  
 ایسی حالت میں کیا جھوٹے کیا

جس پہلی سے جلا طور سے محو کلیم  
 ضامن اور فی کے دیکھا وہ خدا رہا

پھر نشان اپنا خود حوڑا تو کیا کیا  
 سوز عشق مگر تھو نے جکایا کیا  
 آنکھ لگتے ہی تیرا خاک سولا کیا  
 سایہ عرش سے بہتر جو وہ سایہ کیا  
 اب سب کو یہ جانان نے گرا کیا

عشق نے خاک میں کیا خوب دیا  
 خواب بود میں آرام سے سو تیرے  
 اس کی خوابیدہ آنکھوں نے غریب کو  
 دوزخ کرنا مجھے بار و تیرے دوا  
 استخوان پھر تیرے چھلکا کرے دوا







کہیں کوئی اور ہے نہ خودی خودی  
 کہیں کوئی اور ہے نہ خودی خودی  
 کہیں کوئی اور ہے نہ خودی خودی  
 کہیں کوئی اور ہے نہ خودی خودی

<p>فہرست میری ہمدردی و محبت کی</p>	<p>کہ میری ہمدردی و محبت کی</p>
<p>وہ دور حال مقدس کما شتاق جس کا تھا</p>	<p>فہرست میری ہمدردی و محبت کی</p>
<p>وہ گہرا اپنا اوکے ہوا                  دنیا مجھ فقیر سے دو شاہ                  دل میں میرے لگا ہر تیر کا                  ام ہانی کے گھر سے عباد                  عشق کو جانے کیا کوئی گرا                  خانمان جان و دل کو سے ہوا</p>	<p>لیا بیان کیسے ہوا میرا                  عشق میں شاہ کے ہوا ہر گرا                  نیم بس شرب راہوں میں                  عشق سے لاسکان میں آہو ہوا                  عشق پر ہر زراہ و اپنا                  عشق یاد کوئی تیری ہوا</p>
<p>عشق میں میرے مر گیا تھا</p>	<p>عشق میں میرے مر گیا تھا</p>
<p>تجربہ خود محزون کہاں مرے امیر</p>	<p>تجربہ خود محزون کہاں مرے امیر</p>
<p>آئینہ اسکندر می سے                  ہو گیا میرت زرد و ساد                  شگدلہ تعمیر شہین سپر                  ایسے میرتا ہر گرد و                  ہر تری نقویر</p>	<p>منظر اسرار دل پر زور                  جب ہوا دے مقابلے میرے                  رنگ عسایان سے جو ہوا                  مہ کا آئینہ بھی کس حد کا                  آئینہ بند کیوں کر گرد و</p>

کہیں کوئی اور ہے نہ خودی خودی  
 کہیں کوئی اور ہے نہ خودی خودی  
 کہیں کوئی اور ہے نہ خودی خودی  
 کہیں کوئی اور ہے نہ خودی خودی

کہیں کوئی اور ہے نہ خودی خودی  
 کہیں کوئی اور ہے نہ خودی خودی  
 کہیں کوئی اور ہے نہ خودی خودی  
 کہیں کوئی اور ہے نہ خودی خودی

اندر سے ناز سے طور زیادہ  
دن رات مستمگاہ کے میں جو زیادہ  
ہوتا ہو مگر صرف بیان خوب تر ہے  
جو حق مفسر سے اعداد ہوں ہی غور

گھبراہٹ کے جو موسم آنسو نکل جاتے ہیں وہاں  
ہو جاتی ہے وحشت کھلی سی طور زیادہ

و کہ اس لئے اپنے منہ سے کہتا ہے جب تو گیا  
پڑے جو فاشمہ تو قبر پر بیسیا  
جو درگ بعد مرے خاک میں جھونکا  
ہمارے پیان بھیجے آج سے پہلے  
رہن عشق سے کہہ پڑے غمنا  
اگر غم غل کے فالہ خوب نہلاؤ  
میں گیا ہوں کلی میں غم کی کوکھ

قوامی مرگیا مسرت سے رہا  
 نو گور سے نرا کشہ پسا کے  
 بنائے قیں جا بلے وہ کھار کے  
 لسان خم سے جو ہو کھانے ایک  
 لگا کے کر کے نیم مرے خبار کے  
 غریب جو محبت میں ہوا کر کے  
 غرض ہوئے قدم نہ کھانے ایک

غزیزد کیا کرے، ہمارے ہمارے دنیا کو  
ہوں کچلے میں جو اس بار عکسار کے ہا

روغن پائے

متن غزل در بار جو کعبه اور زیاد  
 آفت ز محبت نہ غفلت نہ شدت  
 آنکس پر صفت بیم و حسن و کرم  
 و چند ہو آتش رخ یار کا گلست

انذار سے ناز سے طور زیاد  
 دن رات ستم گاہ کے بین دور زیاد  
 ہوتا جو گر مہر و بیان خود زیاد  
 جو صغیر سے اعدا و ہون کی غور زیاد

کعبہ اس کے جو مگر کوکل جاتے ہو صفا  
 ہو جاتی ہو وحشت کبھی سی طور زیاد

دیکھا سہ اپنے سدا سے جب ہو گیا  
 پڑ سے جو فاش نہ تو قبر سے سیا  
 ہو مرگ بد مرے خاک میں جن کا  
 ہمارا ہی بیان بھیجے آبِ تیغ سے سیا

تو مانی مر گیا مسرت سے سیا  
 تو گور سے نہ اکٹھے سے سیا  
 بنائے قیس جا جانے وہ کھانے سیا  
 لسانِ خم سے جو ہو گئے سیا

دیکھا سہ اپنے سدا سے جب ہو گیا  
 پڑ سے جو فاش نہ تو قبر سے سیا  
 ہو مرگ بد مرے خاک میں جن کا  
 ہمارا ہی بیان بھیجے آبِ تیغ سے سیا

غریب جو محبت میں ہو ار کے سیا  
 غرض چہ ہوئے قدم نہ لگا لگا سیا

عزیز دیکھا کہ سے مہر میں ہوا دنیا کو  
 نہوں پہلے میں جو اس یار کھسار کے سیا

ردیف یاے



ماشق با نیاز اکثر مر کے  
پہنہ وہ اگر ملا آرام جان  
دولت و رجب جمع کر جو مر کے  
بازرے ملکوت و بان پر ملکے  
مرد تھے جو مر کے زندہ ہوئے  
جی گئے جو مر کے وہ چنبٹ گئے  
اُس کے حور و ظفر نے ماسا امین

موسل کی اس کے مناکر کے  
 طر کے لقتون کے امین کے  
 سرسبز تارون کے وہ جس کے  
 لامکان تک پر بشریہ کے  
 اس جہان میں نام ایا کے  
 ہم سے عمو انوں سے دہم کے  
 جی کے جیتے ہی جی جو مر گئے

ابو جہشم زار بر سے اس قدر  
مال و مالاب ضامن بھر گئے

پنجابی کا وہ عالی اسٹان ہر  
 اوڈائی خاک چمنے اب بان ہر  
 مکان اپنا ہو اجب لاسکان ہر  
 شب معراج میں جو بے ملائیک  
 شب یلیدہ میں منچے ہو گیا پائیک  
 ملائیک کے لئے رسولان شہداد  
 وہ ان خاکی نہ کوئی پوچھا جو شہیق

[illegible][illegible]

[illegible]

ازاد صباغ میں صبح کی ہر کراہ  
 اس جہاں کو رکھا ہر ذرہ گزشتہ  
 بیتا ہوا بے نیکی پر کچھ پہنچ  
 آرام سے سوئے تھے پہلے ملک و چین  
 اور تو میں اجاب محبت گرا عدا  
 اس حق فلاں میں سجدی کہ مہر پہ  
 لئے کی قسم کھائی جبراً جس نے کلک  
 مفید کیوں عاشق جاننا کہ مر غیب

اے عشق و املاک کی ہو چاہیے کہ نہ مومن  
کو خاک میں لیکر کے مری خاک ٹلاوی

[illegible]

یہ کہ اس وقت کے  
تہا سہارو کر کے  
کرتی کہ نہ منال  
جوابتہ ہوں کہ  
یہ چھوٹا ہوتا ہے  
کہ منہ دیکھ کر

مجلسی بیروتی

یہ دل کی جڑ سے شعلی کو دھیر دھیر  
آئی تھی آتھانے کو پرستے ملتی  
بھرتی ہر اک کچھ چھوڑ کر  
اور محنت مجھے لاکے یہاں محنت  
پہلی ہی ملاقات میں ملکر کئے  
شادی تو مفرغ ہوا اور فرغ ہوئی  
اور وہ صدمہ بے غلے کی تو فتنہ  
ان حسن کا آپ کا باقی کھل

یہ کہ اس وقت تک کیا ہو چکا ہے کہ  
تو اس کے لئے کہ اگر وہ نہ ہو تو  
کہ یہ کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے  
کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ  
کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ  
کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ

موسوی

ان ملباری کے مسلوں کا بتانا یہ خود  
یگانہ ہوں کا ستم غور ہونا یہ خود

فما من انما لفرز ابی قحطه استقامه محمود

ہر ایک اس دنیا میں بارودِ واعِ حشر ہے  
 ہر ایک کو سوئے ہو گیا ہے دل لپکے  
 ہر ایک کی جگہ جن کو ہے یا بری ہو  
 ہر ایک کو عشق و عاشق ہو گیا ہر جہر تندر  
 کوئے خانِ جہنم کے ہو گئے ہر ایک  
 زکس گرا رہا تھا آپ کا جلوہ سے  
 ہر ایک فیوں کو جو دل ساتھ اپنے لپکے  
 ہر ایک کو ساتھ اپنے دل بہت لپکے  
 ہر ایک کی جان پر قوت لپکے  
 ہر ایک کو مارنے قابلِ تیغ و دودھ کشت

کو پوچھا جان کہ میں خدا سے جو کیا مارا کیا  
شکر و عترت جان کو حضرت سلامت پہنچا

عبارت علی ساداتی و سایرین  
عبارت علی ساداتی و سایرین  
عبارت علی ساداتی و سایرین  
عبارت علی ساداتی و سایرین  
عبارت علی ساداتی و سایرین

---

[illegible]

اس کو بھی نہ ہوئے ملائے نہ ملائے  
 بیگناہوں کا ستم نہ ہوئے نہ ہوئے  
 درہقو سے بڑے دوسو اکسیر بیان پہ  
 ضامن بنائے ازبقتہا ستارہ چھوڑ دے  
 دایہ دل پر لپیٹ لیا کیا مار محبت پہ  
 ہم بل میں اپنے اک شوریدہ بیت  
 سر کو اپنے دوسرے میں ہر ہر ہر ہر  
 جبین کر ملکوت سے بارانہ پہ  
 جاک ہم ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر  
 کھلے ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر  
 تھکو حشت پہلی ہم ساتھ دشت پہلی  
 دلے ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر  
 دے ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر  
 جان کو تسلیم کی ایمان سلامت پہ  
 کو پڑ جان میں ضامن جو گیا مارا کیا  
 شکوہ ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر



کمال کو پوچھا کہ اگر کوئی شخص اس کو دیکھے تو اس کو مار دے  
 مگر اس نے کہا کہ میں اس کو مارنے کو تیار ہوں مگر اس کو مارنے کے بعد اس کو مار دے  
 اس نے کہا کہ میں اس کو مارنے کو تیار ہوں مگر اس کو مارنے کے بعد اس کو مار دے  
 اس نے کہا کہ میں اس کو مارنے کو تیار ہوں مگر اس کو مارنے کے بعد اس کو مار دے

جیسا جلا میں دیکھتا ہوں کوئی نہیں  
 ایسے گراں گویا آٹھ تار کوئی  
 خاص حال تو خوب سمجھ لے کر بڑھ چکا ہے  
 ایسے حمار ہر بھیرے کو آگ کوئی نہ دے

عجب تیرے کایا خدا کی تیرے  
 میں کیا ہوں بت قضا میں کیا  
 کھلا یہ رو کا جیلا رو خدا کی تیرے  
 کسی کے سر پر تاج تباہی کی تیرے  
 ستار کسی کے تیرے گرد وہ ہر جگہ تیرے  
 ست نجومی حرم کے کسی تیرے دل کے  
 خدیوہ ہر ایک میں مقید حرم میں تیرے  
 داکے بڑھتے تیرے ہر جگہ تیرے  
 راز دانا ہر عالم تیرے ہر جگہ تیرے  
 کسی کو تیرے ہر جگہ تیرے  
 شکر کر تو تیرے ہر جگہ تیرے  
 کما حرم میں تیرے ہر جگہ تیرے

کمال کو پوچھا کہ اگر کوئی شخص اس کو دیکھے تو اس کو مار دے  
 مگر اس نے کہا کہ میں اس کو مارنے کو تیار ہوں مگر اس کو مارنے کے بعد اس کو مار دے  
 اس نے کہا کہ میں اس کو مارنے کو تیار ہوں مگر اس کو مارنے کے بعد اس کو مار دے  
 اس نے کہا کہ میں اس کو مارنے کو تیار ہوں مگر اس کو مارنے کے بعد اس کو مار دے





<p>بر آئینہ طہور میں جاوہ بیات کے          دارِ فضا میں وارو پہلے بلکے          نفسِ معین پہ جو کہ ستر کا عسل ہے          کہ دو صنف سے طلاق میں بزرگ ہے          آباد مسکد سے کو تمہارے بھٹا</p>	<p>راہِ عکسِ جلالِ یارِ مودِ یار پر ملنا          ہر سو تار جو کہ رازِ امانت کا لفظ          بہتر ل میں عشق کے ہی پہ چمکا کر          آباد کے ایک اشارہ سے مار چمکا کر          جو کہ بھی ایک جبر سے ساقیا ملا</p>
--	--

<p>ہر دم ہوا پنا چاک گریبانِ نیامنون          ضامنِ ہمیشہ شکو کسان تک بیکار</p>
---

<p>عاشق کو چاہیے کہ نہ پنا ہو کار          تیغِ جفا سوار تو آبِ شفا ہے          واعظ سے کہد وانی کہ نہیں          دانا کو چاہیے کہ وہ فکر رس ہے          سو سو طرح کی سر پہ وہ اپنے کار          بیل سے کہد وکان میں کی گنا          بادِ صبا میں میں کیا گل کھلا ہے          محشر تک لبوں پر وہ لینے نہ لگے          ضامنِ علی رکھے مجھے شک کا</p>	<p>قافلِ ہزارِ حلقِ تیغِ جفا رکھے          لہو نکر میں عشق نہ گردن لگا کر          اس دے سے بھی نہ کیا تیغِ جفا          ناز واد کے عہد میں لطفِ نفا ہے          جسکو خیالِ لہو میں ہو چار چو          چیموین باب بہار ہو گل گچ خزان          بیل سے دل کے پتھر کا عقد کھولا          شیریں لبوں کو سدا جس نے کیا          مشکل ہر را عشق میں تباہ قدم</p>
---	--

ہر دم ہوا پنا چاک گریبانِ نیامنون  
 ضامنِ ہمیشہ شکو کسان تک بیکار  
 عاشق کو چاہیے کہ نہ پنا ہو کار  
 تیغِ جفا سوار تو آبِ شفا ہے  
 واعظ سے کہد وانی کہ نہیں  
 دانا کو چاہیے کہ وہ فکر رس ہے  
 سو سو طرح کی سر پہ وہ اپنے کار  
 بیل سے کہد وکان میں کی گنا  
 بادِ صبا میں میں کیا گل کھلا ہے  
 محشر تک لبوں پر وہ لینے نہ لگے  
 ضامنِ علی رکھے مجھے شک کا

ہر دم ہوا پنا چاک گریبانِ نیامنون  
 ضامنِ ہمیشہ شکو کسان تک بیکار  
 عاشق کو چاہیے کہ نہ پنا ہو کار  
 تیغِ جفا سوار تو آبِ شفا ہے  
 واعظ سے کہد وانی کہ نہیں  
 دانا کو چاہیے کہ وہ فکر رس ہے  
 سو سو طرح کی سر پہ وہ اپنے کار  
 بیل سے کہد وکان میں کی گنا  
 بادِ صبا میں میں کیا گل کھلا ہے  
 محشر تک لبوں پر وہ لینے نہ لگے  
 ضامنِ علی رکھے مجھے شک کا

[illegible]



سب سے پہلے یہ کہنا چاہیے کہ  
 یہ کتاب نہایت پرانی ہے  
 جس میں لکھا ہے کہ  
 ہرگز نہ کہہ کر کہ ایک ماٹ دینے کو  
 میں نے یہ سب دیکھ دیکھ کر

اور یہ کہ وہ دن کے ہیں  
 جو یہ ہیں جن کے

دل کو کسی گتہ سے نہ پڑے  
 ہر ایک کیلئے یہ کہہ دیجئے  
 جو کہ گتہ سے نہ پڑے  
 ساقی سے نہ پڑے نہ پڑے نہ پڑے  
 کہ جو گتہ سے نہ پڑے نہ پڑے  
 ہر ایک کیلئے یہ کہہ دیجئے  
 کہ جو گتہ سے نہ پڑے نہ پڑے  
 کہ جو گتہ سے نہ پڑے نہ پڑے

کہ جو گتہ سے نہ پڑے نہ پڑے  
 کہ جو گتہ سے نہ پڑے نہ پڑے  
 کہ جو گتہ سے نہ پڑے نہ پڑے  
 کہ جو گتہ سے نہ پڑے نہ پڑے  
 کہ جو گتہ سے نہ پڑے نہ پڑے

کہ جو گتہ سے نہ پڑے نہ پڑے  
 کہ جو گتہ سے نہ پڑے نہ پڑے

کہ جو گتہ سے نہ پڑے نہ پڑے  
 کہ جو گتہ سے نہ پڑے نہ پڑے  
 کہ جو گتہ سے نہ پڑے نہ پڑے  
 کہ جو گتہ سے نہ پڑے نہ پڑے  
 کہ جو گتہ سے نہ پڑے نہ پڑے





تاج مل کو تو ہر لمحہ غم وقت ہے  
ایک مہر باقی جز تو کس اشک کا

سرل یار تک ہاے نہ سوچا صفاں  
آفریں عمر کو اس راہ میں چلتے گدیا

پسوت لیکیا ہر محل کاں کے  
کا کسے دامن ہو کیا رخ دل اسیر  
ماحق کیا وصل مجھے مین کھا پا  
ہنجیں تری وہ دلدادہ میں ہر  
ساگے ہر مان دل سے پہلے ہی تھے  
یہ دیکھ کر مجھ کو توجیب آپ ہے  
ترنہ جنا سے اسکی خطا ان جگہ  
تدل یہ یاد دگر ہر یکاں جو نہ

دل کو جبرودوں کو تامل کاں  
صفا تو ہے رخ یہ سب تامل کاں  
یہ اعمال کیا وہین فاعل کاں  
لیا نہیں جان کو ہر سر محفل کاں  
صحت وہیں کرتا ہر جھک کاں  
سسل کی جان تن سے تو تامل کاں  
چن چن کے لایا وہ گھٹ کاں  
دیگا یہیں جگر سے یہیں کاں

عقا صفت دیا ہر صفت جو نہ تامل کاں  
صفا من خیال سر سے یہ تامل کاں

عاقب سے کب ہر زلف مغرب کی ہوا  
ہر عشق گل میں ہیں ہر گل کی ہوا

ماکن سے ہر گل کے گل ہر گل کاں  
سر پر خزان ہر گل کے گل ہر گل کاں

دوہ ان صفاں  
۵۲  
دل کو جبرودوں کو تامل کاں  
صفا تو ہے رخ یہ سب تامل کاں  
یہ اعمال کیا وہین فاعل کاں  
لیا نہیں جان کو ہر سر محفل کاں  
صحت وہیں کرتا ہر جھک کاں  
سسل کی جان تن سے تو تامل کاں  
چن چن کے لایا وہ گھٹ کاں  
دیگا یہیں جگر سے یہیں کاں  
عقا صفت دیا ہر صفت جو نہ تامل کاں  
صفا من خیال سر سے یہ تامل کاں  
عاقب سے کب ہر زلف مغرب کی ہوا  
ہر عشق گل میں ہیں ہر گل کی ہوا  
ماکن سے ہر گل کے گل ہر گل کاں  
سر پر خزان ہر گل کے گل ہر گل کاں

دوہ ان صفاں  
۵۲  
دل کو جبرودوں کو تامل کاں  
صفا تو ہے رخ یہ سب تامل کاں  
یہ اعمال کیا وہین فاعل کاں  
لیا نہیں جان کو ہر سر محفل کاں  
صحت وہیں کرتا ہر جھک کاں  
سسل کی جان تن سے تو تامل کاں  
چن چن کے لایا وہ گھٹ کاں  
دیگا یہیں جگر سے یہیں کاں  
عقا صفت دیا ہر صفت جو نہ تامل کاں  
صفا من خیال سر سے یہ تامل کاں  
عاقب سے کب ہر زلف مغرب کی ہوا  
ہر عشق گل میں ہیں ہر گل کی ہوا  
ماکن سے ہر گل کے گل ہر گل کاں  
سر پر خزان ہر گل کے گل ہر گل کاں

میان لیا بھرتے ہوئے اُن سے ملنے پہنچا کہ  
 وہ خود لیا جانے سے منع کرتی تھی کہ تم میری  
 جی ہرگز نہ لے سکتے ہو میرا دل کسی اور  
 کی جانب سے جڑا ہوا ہے

[illegible]

نکات مشرق ملازم یا محکمہ خاکی ملازمین ملازمین

پھر ہرگز نہ خوار و خستہ رہا  
یہی ہے جو کہتے ہیں کہ یہی ہے  
سمرقند کا شہنشاہ جس نے کہا  
تجربہ ہی چاہیے محبت کی منزلت جانی  
پسند عالم بالا ایسی ترنگ ہو  
غضبِ ہر خاک میں جلوئے یہ آئینو  
شمالِ فر کے ہر مجنون کے استخوان میں  
وسوز عشقی میں جلوئے زبانِ مینوں کی  
ریا و رنگین ہر دراز صوفیان  
جی ہو جو ہو پر بوسعت ہوا یا بار ہو

کہ اب تک نہیں آئی ہو میرے کمر لیلی  
 کہ خود ذہ سے آئی نہیں فکر لیلی  
 کہ ان گنی مری لیلی گئی کہ مری لیلی  
 ہماری چاہ سے تیری ہوئی ہند لیلی  
 ہم دم رکھتا ہوں خوش بین تمز لیلی  
 اور اس کے حال سے اپنی جو بیخبر لیلی  
 جفا جو دستم اس قدر کہ لیلی  
 مثال شمع پہلے سے جگر لیلی  
 کہ لگ نہاے کسی کی شمع نظر لیلی  
 نیکے معنوں ہوا تیرے غور کہ لیلی

[illegible]



تاتیر کو سے یارین دار التفاکی ہر  
سترکان چشم دیکھے بر جمعی نفساکی ہر  
بیمہرم ہاراجاؤن یہ مرضی خداکی ہر  
آوداد کان میں سترقالا لہ کی ہر  
منزل میں نفساکی ہر یہ ہی ہلکی ہر

عنا من ملی ہو جیسا کہ اسے خوفِ حشر کیا  
 ادا و ساقی میرے تو شکستہ کی ہر

دل کو ہمارے چاہ اسی بیونفا کی ہر  
 لکھ چوم لون میں گفت کا آئینہ  
 کیا آرزو سے چل بت بیونفا کی جو  
 ہر قدم پہ اس کے ہر اعجاز میسوی  
 باب قبول را تو غریزہ ہو پس ہر بند  
 خاں خد امین سائب نے اگر کیا ہر گھر  
 سکو ہوا ہر شوق اڑا لیجیے اور ہر  
 گلشن میں سیر کو وہ گستاخ ہوا حسن  
 ہر کو خیال روز و برسی بھی کبھی نہ تھا

دل رات جی بجایہ میں خود شوق نغمہ کی  
یا پلوش کی طلب اسی گنگھنا کی ہجر  
عادت جسے چہشتہ سے جو رہنما کی ہجر  
رفقار اس پر ہی کی یہ نیاز دلوں کی ہجر  
باز دھکتے یا کہیں مرغ دعا کی ہجر  
دل میں بہا سے یاد جو زلف و لہجہ کی  
دل میتجہ بھری مہر سے اس لہجہ کی ہجر  
لب پہنڈا یہ غنچوں کے صل علی کی ہجر  
اب یا بہن شکوہ بھی تو قدر مت کی ہجر

دل کو ہمارے چاہا اسی ہو فدا کی ہر  
 لعل چوم لون میں گفت گویا  
 کیا آرزوے دل بت ہو فدا کی ہر  
 ہر قدم پہ اسکے ہر اعجاز میسوی  
 بایں قبول باتو غریب ہو ہمیں ہر بند  
 خاندان میں سب نے آکر کیا ہر گھر  
 ہو کو ہر شوق اڑا لیجے او ہر  
 گلشن میں سیر کو وہ گناہ ہر آستان  
 ہو کو خیال و رو پر ہی بھی کہیں ہر تہا

۵۵

دل رات جب کی جاہ میں خود نشانی  
 یابوش کی طلب کسی گھر خاکی ہر  
 عادت سے ہمیشہ سے جو رہنما کی ہر  
 رفتار اس پر ہی کی یہ ناز و لوہا کی ہر  
 باز و شکستہ پاکین مرغ دعا کی ہر  
 دل میں ہمارے یاد جو رافت و لگا کی ہر  
 دل میں بھری مرے آس لڑائی ہر  
 لب پر نہایت بچوں کے گل علی کی ہر  
 اب جا میں تھکوی بھی تو نہ رہی کی ہر



مزد دل لیکے غلام نے دغا دی  
تری کا کل سے جیسے کا نہیں دل  
ہزاروں دل کیے ہیں تو نیل مال  
ہم آسکے یا بین وہ جسے فصا ہو  
پلا باز ہر فرقت او مسما  
جفا کی آسنے جیب ہمنے دفا کی  
مرعین عشق کو دے زہر مرقت  
ہماے عشق نے کہیں بد بیان متن  
یسی باران رحمت ہر مسدا کی  
رنگے میرے لہو میں جلا گرا تہ  
سنا سورا دل تمع کا یارو  
رخ آئید میر نور خوبان  
سوا تیرے نہیں ہو کوئی ایسا  
سرود عشق سے دل میں سدا

جہاد و کی کہ تو بہر حسد اکی  
 محبت ہو گئی ہر کس بلا کی  
 تری رو پال ہر ناز و ادا کی  
 دلایہ میبھی تو ہر قدرت خدا کی  
 مرہینِ شوق کی اچھی دوا کی  
 ارے ظالم مین لایق تہما سار کی  
 یہی دار و پور اس دار الشفا کی  
 ضیافت کر چکے بہتو جہا کی  
 جبین آنکھیں جو گریہ کی عطا کی  
 یہ سرخی ہر کہان رنگِ سنا کی  
 وہ ساری رات منسل ہیں سنا کی  
 تھلی ہو یہ ویا رعد اکی  
 ہمارے در و در غم کا جو دہش کی  
 ہمیشہ غم کی سار کی سما کی

ازیت اور مصیبت میں ہے  
دل خفا میں ہے اس کو دعا کی

مراد دل لیکے ظالم نے دغا دی  
 تری کا کس سے جھٹکے مرہون دل  
 ہزاروں دل کیے ہیں تو زین مال  
 ہم آسکے یا بین وہ ہسے خرابو  
 پلا باز ہر وقت او مسیحا  
 جفا کی آئنے جیب جمنے دغا کی  
 مرین عشق کو دے زہر ہر وقت  
 ہمارے عشق نے کپن بڈیاں حق  
 یہی باران رحمت ہر خدا کی  
 رنگے میرے لہو میں جیلے گرا تہ  
 سنا سورا دل تن کا یا رو  
 رخ آئید پر نور خوبان  
 سوا تیرے نہیں ہو کوئی الیا  
 سرود عشق سے دل بین ہر

جفا دی کی کہ تو بہر خدا کی  
 محبت ہو گئی تر کس بلا کی  
 تری وہ چال تو ناز و ادا کی  
 دلایہ میں تو ہر قدرت خدا کی  
 مرین عشق کی اچھی دوا کی  
 ارے ظالم میں لایق تھا اس کی  
 یہی دار و ہوا اس دار الشفا کی  
 ضیافت کر چکے بہتو جہا کی  
 بیچن آکھیں جو کر یہ کی عطا کی  
 یہ سرخی ہر کہان رنگ بنا کی  
 وہ ساری رات منسل ہیں مہا کی  
 تھلی ہو یہ ویا رمد اکی  
 ہمارے درود غم کا جو دہا کی  
 ہمشہ غم کی سار مکی سما کی

ازیت اور حبیبست مین ہست  
 دل خدا من نے پس انکو دعا کی



ساخته این آقاوان هر سال یکبار میفرستادند  
طالبان هر روز با اوقات که کتب خوانند

یا مباد و کلام سے پہلو جو لوہ وید اور ماس

محبوب دیدہ ہو تو رنو گر سیکرے  
 بین گریہ کار ہوں غمِ فرقت میں جستا  
 روانہ کی صفت نہ ملاؤں تیرا چہ  
 زاد کیجیے مجھے یا قتل کیجیے  
 بی بقائے نہ لبِ لعل پا رکھا  
 نگاہِ سیاہِ خوں مرا یا یہ پا رکھا  
 مر رشکِ ماورائے کو محفل میں نہیں  
 مست جنوں نے یا ک گر بیان کرنا

نکڑوں پہ جو غم سے دلِ لعل چٹکا کر  
 اور شل گلِ قیاس میں نہنگے  
 ہم شمعِ رو کی بزم میں شمعِ جلا کر  
 دشتِ نامِ آپ کی گو کب نہ گئے  
 خوں مگر یہ کیونکہ ہمیشہ پیار سے  
 لاشہ گریہ سے بانوں سے ایسے ملا کر  
 آمدِ صبح رات سحر تک ملا کر  
 کتنا دیدہ دامنِ حشمتِ سیکرے

میرنے دوزخ کو کہا کہ مجھے دیتو اسے  
خدا میں نفاق یا میں گنہگار

<p>آج دیکھئے تمہے پہلو میں ہیں اجبار کئی          سرخسے ہیں اسی حسرت میں اُلٹاں لگا رہی</p>	<p>دلِ گردن میں ہیں ایساں ٹیٹے میں باکئی          سرخسے ہیں اسی حسرت میں اُلٹاں لگا رہی</p>
---	---

سانس نہ آتا ہوں ہر حال کیا ہو میرے چہرے  
 طالب ہر اور دنیا یافت کر کے نہ فرما  
 ہنسے وقت میں حالت ہر سانی دیکھا  
 قبر تین کیا کیا پر دنیا بانی دیکھا  
 یا خدا و کھلا ہے ہکو بکلوہ ویدار مان  
 تیرے خصا من نے خدا ویدار مان دیکھا  
 جب دیدہ ہو تو رنوگر سیکرے  
 بین گریہ کار ہوں غم فرقت میں ستر  
 پر وانی کی صفت نہ ملاؤں میں پہچان  
 آزاد کہیے مجھے یا قتل کیجیے  
 آپ بقاء ہے نہ لب لعل یا رکا  
 رنگ مہا ہونوں مرا یا ہے پاک  
 اور شک اور رات کو سفل میں رہے  
 دست جنوں نے پاک گریان کرنا  
 مرنے دو زبر کھانے کے دیتو اسے  
 خصا من زرق بار میں کتک دیا کرے  
 ج دیکھتے تھے پہلو میں ہیں اچانکی  
 شوق میں تیرے منہم عزت کا حیران  
 جھڑکتے ہیں اس سرست میں دل افکار کی  
 ڈالے گردن میں یہاں بیٹھیں برائی





خود ناک و شک و الحاحی در سر برید  
و عیار از استخوان پستانه مجروحم سدا

بمعده که چرخ را گیر لب اسیر کن  
میرت زویران کوی فرنی با جلد می آ

پیوناسیہ راہ دی پیا راہی  
کر دے مجدد سے جی کنس راہی

میرزا یحییٰ خان از یار و کمر کیان و کرم  
لو جلیه فرموده می سرای و شایسته کمان

علی علیہ السلام سے میری جان بچائی  
علی علیہ السلام سے میری بہت نجات

عبدالغنی بن بکر بن ابی العباس  
بن قریبہ بن عبدالمطلب بن ہاشم

یہاں میں نے کہا کہ یہ ایک ایسی سی بات ہے جو کہ ہر ایک کے لئے ہے۔

سینا کے من شگن منافی حی

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

[illegible]

...فان في ذلك لآيات لمن اعلم

بسم الله الرحمن الرحيم

وہ ہیں افسانہ لکھی یہ مینی بین ساکنہ  
وہ ظہور بخوبی میں ہوں میں میں  
وہ سب لکھتے ہیں ان کے عجب کلام  
قوی میں حال و خوبی جو طوطا اگر خرامی  
ازلی جو بدنام کہ گشت لکھتے خرامی  
ہو اوج زن جو در اموال و بیاض خرامی  
نیک کہ کلامی کہ خرامی کہ خرامی  
انسان سے خرامی کہ خرامی کہ خرامی







5-27

<p>صاحب کی ملک کی بی بی صاحبہ کو کشتہ سے دور          خصا من کی چھری لٹکائی آپ کے پاس          دعویٰ ہو اگر اور تو کو کوئی بھی نہ          ہر بات میں کہتے ہو کہ خصا من کو کراؤ          ہر وضع پہ بیکر لستہ ہر ایک کھجور          خصا من سے نہ جانو وہ کشتہ سے          عاصد ہر وہ نہا من میں خاکے مارے          خصا من نابوں سے دل ہوئی یہ یاد رکھو          ممکن ہے میں طیلن قوم میں ہوں بلکہ بہادر          کہ مال کا تان لوگوں کی گستاخانہ نہ نہا من          یا توں کو ہر قورسی تم ایک گینا سکرانہ          سویا ہر بن ایک گینت ہوئی بلکہ بہادر          جس میں طیلن کا جو بی بی ہوئی کہ گستاخانہ          جو اس کا بی بی ہوئی کہ گستاخانہ</p>	<p>منظر پارک میں جو کشتہ کی گینا          عاشق نے گینتے گینتے ہوں کہ گینا          مدعا وہ قسوتو زمانہ ہی جھگڑا          وہ کھنگا حال آپ کا کہ وہ میں گینا          لکھ آج نظر آتے ہیں ہمارے وہ کراؤ          ہم طرح شرافت کی طرح گینے آنکو          میں وہ ابلیس نہیں آپ خدا کے ہاں          جو کہ خود بد ہیں وہ بد میں ہر عالم کا          نشا ہستی میں ہر دستہ گل خانہ میں          کشتہ کی گینت ہر گینت جو کشتہ کی گینا          آدھرتو ہمارا میں ہاں ہی ہر گینا          نام نہا من کا کہ میں ہی ہر گینا          کشتہ کی گینت ہر گینت ہر گینا          لی ہر گینت ہر گینت ہر گینا</p>
<p>تمہارا نہا من ہو گیا جاتا تمہارے گستاخانہ</p>	<p>وہ کشتہ کی گینت ہر گینت ہر گینا          وہ کشتہ کی گینت ہر گینت ہر گینا          وہ کشتہ کی گینت ہر گینت ہر گینا          وہ کشتہ کی گینت ہر گینت ہر گینا</p>



میرا کہنا اور میرے کہنا حال زار  
 ان بیوں کے عشق میں مست جان  
 میرا کہنا اور میرے کہنا حال زار  
 ان بیوں کے عشق میں مست جان

میرا کہنا اور میرے کہنا حال زار  
 ان بیوں کے عشق میں مست جان  
 میرا کہنا اور میرے کہنا حال زار  
 ان بیوں کے عشق میں مست جان  
 میرا کہنا اور میرے کہنا حال زار  
 ان بیوں کے عشق میں مست جان

تمہارے نام کا لکھنا میری قوت جان میں ہے  
 اندھیر کی لہریں میں تھکنے کے لہو کا  
 فادہ حق سے فرما دو میرے اس پر  
 نہیں میں چھو ہوں منزل تک میری ہمت  
 قدیر عنایت رخسار انور محبوبی

تمہارے چہرے میں خاصا ہے جو احیرت و مجاہد  
 مجھے کیوں دل آکھتے تھے بسا یا رسول

فی الحقیقت راز دانی اور ہر  
 مر گیا مرنے سے پہلے جو کوئی  
 تسبیح پر روا نہ جلتا چاہیے  
 عشق کے مشوق میں یہ نائیں  
 گو کہ میں نے جان شیریں مفت ہی  
 یاد آیا وصل کا دن شام بھر  
 زہد و کعبہ کا بانی جو خلیل  
 مع کیوں کرتے ہو اس کے عشق سے  
 حور و آبا اور شہری وصل کی

میرا کہنا اور میرے کہنا حال زار  
 ان بیوں کے عشق میں مست جان  
 میرا کہنا اور میرے کہنا حال زار  
 ان بیوں کے عشق میں مست جان



عشق و محبت کی باتیں  
 دل و جان سے لکھی گئی ہیں  
 ہر حرف میں محبت کی باتیں  
 ہر لفظ میں محبت کی باتیں  
 ہر سطر میں محبت کی باتیں  
 ہر خط میں محبت کی باتیں  
 ہر کلمہ میں محبت کی باتیں  
 ہر حرف میں محبت کی باتیں

اے دیکھ کر سیم کا پر احمد نام رکھ لیا  
 دل جلیل کو ایسے اندر کیا تو میرا  
 عشق نہ کیوں نہ لگاؤ کیا سناح سید  
 سبھی مانگ میں خواہی نہ تھی کیا

آپ ہی ملنا میں آپ ہی ملنا  
 بے رنگی حلق میں کیا کیا کیا

اگر تیرے ہیں جلوہ دیدار دکھا دو  
 اگر حسن فہرہ سار مار دکھا دو  
 اگر بار ہیں ابرو سے حصار دکھا دو  
 بیار تیری نگھوں کا ہونق عالم  
 موسیٰ ہو بس بیوتس زری پیکر علی  
 عالم ہے جلوہ کا ہر نشان پرورد  
 مال کیا پس پیش باز منے تیرے  
 گو چہ میں تھے جا کے کوئی پھر کر آیا  
 تو دیکھو میری طرف خدا اور مثال  
 اگر غمزدہ ہیں شک میں باغ ارم

وہ جس گلوں سوز ہزار دکھا دو  
 چاک کو دھین طور کا طور مار دکھا دو  
 تو اپنے شہیدوں کو یہ تلوں دکھا دو  
 وہ چشم سیرتیں تیرا دکھا دو  
 ہم کو بھی سی جلوہ دیدار دکھا دو  
 تو کھول کے کھڑکی سر بار دکھا دو  
 اگر شور مگن ہو کر وہ رخسار دکھا دو  
 تو ہیکو وہی قہقہہ دیوار دکھا دو  
 اگر شک قمر آئینہ رخسار دکھا دو  
 اور سرد و اداں و نون گلزار دکھا دو

عشق و محبت کی باتیں

دروان ضامن

عشق و محبت کی باتیں

راہ پر چلے گئے تھے  
 جس کی طرف سے تھے  
 جس کی طرف سے تھے  
 جس کی طرف سے تھے

لوہی گل کی طرح رو نہ ہوا سخت جان تھا اہل غصہ و غیظ شورش عشق سے کیا مرنام آستانوں نے اس زمانہ نور اُمید ہی ترے رخ میں چین	نہن اقرب صغیر سنا کے سمجھ اس ستمگار کو بستا کے مجھ سارے عالم میں غل بجا کے مجھ گھر میں میوہ زاد آستان کے مجھ آدکھ واسطے خدا کے مجھ
--	--

صالحین اسنے دیابت دھوکا  
 عیش دنیا کے بس دکھا کے مجھ

اس سے فنا چاہیے جس کو پندش قتل کرتیخ حفا سے جس کو چاہیے جسکے لٹنے سے ضرر ہو نامہ کی پیروی دل کے مت بل کسی اور پر مٹنے کے کہیں پکڑ شمشیر روئے ہمارے قتل کو چھوٹ جائے خطر اب قتل نامو دنا	جس سے رحمت ال کو ہو اس سے دل نش اور کوئی دوسرے مجھ سا اگر بس لے ایسے موزی سے کوئی اچھٹ جائے کوئے تو کیلے بیکار بے مال لے ہم بھی سر کوئے پتیلی پر سر مغل منع نہیں کے گلے سے تیج کر قاتل لے
--	--

کہ نہیں سنا ہوں میں سرار دل کو بر ملا  
 واقعہ سر رمضان گر کوئی کا لے

لوں آہر کسی نازیر رقت ہر  
 اور وہ اسے ہم باقی یا کی گستا

راہ پر چلے گئے تھے  
 جس کی طرف سے تھے  
 جس کی طرف سے تھے  
 جس کی طرف سے تھے  
 49  
 دیوان خاص  
 میں کوئی دوسرے مجھ سا اگر بس لے  
 ایسے موزی سے کوئی اچھٹ جائے  
 کوئے تو کیلے بیکار بے مال لے  
 ہم بھی سر کوئے پتیلی پر سر مغل  
 منع نہیں کے گلے سے تیج کر قاتل لے  
 کہ نہیں سنا ہوں میں سرار دل کو بر ملا  
 واقعہ سر رمضان گر کوئی کا لے  
 لوں آہر کسی نازیر رقت ہر  
 اور وہ اسے ہم باقی یا کی گستا

دہ نادنا ف  
 دہ نادنا ف  
 دہ نادنا ف  
 دہ نادنا ف

میر ہمدردیہ رو بہ ایسا نہایت کر  
 ہاں ہاں مکان لا مکان کر  
 بہت مہربان سنبھل  
 سارے کہاں وہ نازنین کر  
 یہاں تھاں کہتے ہیں اسکو  
 اساطیر اس کے کہتے ہیں سو

مکان اس کے ہیں سب ہی کی ہر  
 فقط میرت ہر لمحہ کچھ بھی نہیں کر  
 وہ اسکی زلف شاکین غنہ بڑی کر  
 نشان اسکا بہتین لکنا نہیں کر  
 کہ اس کے یاروں پر میری چہر کر  
 ہزاروں مرتبہ بہترین ہر کر

ایسا کہ اوپر ضامن سب ہیں ذرا  
 سوا اس کے رہا کوئی نہیں ہر

احسانتہ الطبیع

شکر خدا کہ ہرگز اندرون میں نہیں کھانا لے سے دیوان اور دیوان  
 ندامت خواں شوق انگیز ایں باطن سہمی بہ دیوان ضامن  
 خدیف سیاح و دیارے طریقت سیاح ہرگز حقیقت آفت بنو خدا  
 حضرت شاہ سید ضامن علی صاحب عابری ہستی کہ جب کابل ایک شعر  
 رنگہ صاحبین کے ذراں سے بھلے حقیقت کی صورت کو غنہ ہمارے میں کمال  
 بارے مقام لکھنویع نامی شہر و قریبی نو لکھنور میں بحوالہ لکھنویع  
 مطابق اور زندان المبارک کثرت الہی ہجری حسن اہتمام سے چھپا

<p>چہ صورت صورت و لہر چہ دلیر دلیر زیبا  چہ چستہ چشمہ لولو چہ لولو لولو سے لالا  چہ غفل غفل بلبل چہ بلبل بلبل شیدا  چہ ہم ہم ہم ہم محرم چہ محرم محرم دہسا  چہ کھٹ کھٹ کھٹ چہ کھٹ کھٹ کھٹ سارا  چہ شرت شرت شرت قابل چہ قابل قابل قابلا</p>	<p>ستہم بر صورتی عاشق کہ ہر یکن سوخا  اگر رویتس نمی بینم چیشم چستہ گر دو  اگر در بان بجز ابد و وحد غفل بر آگیز  حیا لے را کہ میارم غم را ہمدے باشد  نگار من بعد جو بی دوز نقش نکستی و از  مرا از بجز حامانی نظامی شربتے نا</p>
---	--

### غزل سعدی علیہ الرحمۃ

<p>ماجد اکتہ ز ما حسنہ  آن کن کن ز عجم تو کتہ تنوم  گر تو لیلے بحسن در عربے  اجلم کہ بدست تو باشد  اچہ کر دی باز نیک و ز بد  خوش بگفتی تو این غزل سعدی</p>	<p>مکت العین سے حر اک دما  لیس ہے القلب شفع الدما  اما مجنون سے الہوا عجا  قد رضینا بما جری القما  خالق الخلق ہیا حکما  بارک اللہ ایہا العلما</p>
--	---

### غزل حافظ علیہ الرحمۃ

<p>دل می رود و دستم صاحبان خدا را  دو روز مہر گردوں افسانہ بیت اصول  کشتی شکستگانیم اسے باد شرط بر خیز  در حلقہ گل و گل خوش خواند دوش بلبل  اے صاحب کرامت شکار سلامت  آسایش و دلگنجی تفسیر این دو حرف است  در کہ سے یکنامی مارا گذر دارد</p>	<p>دردا کہ راز پہاں جو اہدش آشکارا  نیکے بھاسے یاراں فرحت شمار یارا  مانند کہ بار بلیم دید آراستہ را  بات السبوح ہو ایا ایہا الککارا  روزے فقہ سی کن درویشین دیوارا  ما وستان تلمحہ ما وستان مدارا  آز تو سے سعدی تو سر کس قصارا</p>
--	--

آینه سکندر جام جمست بگر  
سرکش مشو که چون شمع از خیزت برزد  
گر مظهر حریفان این پاریسی بخوند  
آن تیغ و شمشیر که صوفی نام الحائش خواند  
هنگام تنگدستی و عیش کوش دوستی  
حوبان پاریسی گو بخشیدگان نماند  
حافظ بخود بنوشید این خرقه می آلود

تا بر تو غرضه دار و احوال ملک دار  
دلبر که در کف او مومست سبک حار  
در رقص و حالت آرد پیران پارسا را  
آهسته لادایی مس قسسه العذارا  
کین کیمیا یی هستی قارون کند گدا  
ساقی مده بشارت پیران پارسا را  
سے سنج یا که اس معذره روا را

غزل مولانا جامی علیه الرحمة

رحمن شو قالم دیدار لقیست فیما جمال سلما  
بودی غم منم قتاده زمام مکر و دست اند  
ز جی جمال تو قبله جان خان مجده نا الیک  
بنار گستر که ای نجائی چه بود حال بدین جدا  
ز سر عشقت که بود ساکس زمام ارباب تعین  
بر آستان کید جامی مجال بودن بدیده دل

که میر ساد از ان نوحی نوید و صلت بجای  
نه بخت یا در عقل ره برش توانا ندول شکلی  
حریم کوی تو کعبه دل دان سینا الیک نسای  
مرضت سوا مت هجر ملکین شکو الیک شکای  
ز بے زبانی ز غم نهانی چنانکه دانی شد آشکای  
بکج فقرت لسته فخر زون بکوس محنت گردید مال

غزل صائب

گر بودی بد لسم اللذات فرق عنوانها  
سر شوریده آورده ام از دای مجنول  
بنگر خستی هر گرسنه افتند معذول  
نمیدانی به استعما زیر پانمی بینی  
گلستان سخن را تا زده رود در آب چشم  
حیات جوادان جوای بصرای قنات

گفتی تا قیامت تو خط تیر آرد و دیو بها  
تبی سازند از سنگ ملامت جیب و لبا  
اگر چه صورت مقدس لا دار و گریبا نه  
که آخر میشو و خا سر دیوار شرکاتا  
که جز من میر ساد در حال خشک بجا  
که دار و ناز هر ملوی دیان اوی سلیمانها

چنان از فکر صائب تنگ فتادست در عالم  
کہ مرغان دین سخن دارند با ہم در گشت انہما

### غزل غنی

جنونی کو کہ از قید خبر و بیرون کشم پارا  
یہ بزم ہے پرستان محاسب خوش عزتی اور  
اگر شہرت طلب داری اسیر دام عزالت شو  
شکست از ہر در دیواری بار و مگر گردون  
نہ بزم ہے پرستان سرکشی بر طاق نہ زائے  
نہا درہ بگردون روح تابا شد نفس در تن  
عنی روز سیاہ پیر کنگان را اما شاکن  
نصیحت بہ نسا زد در دلم زخم جدائی را  
بناک و خون نشاندی همچو گل مار اورین افکاشن  
حیات خویش را چون شمع صرف دیگران کو  
بہر صورت برویت چہرہ همچون عکس می گردو  
امید از دست مردم چارہ دل بر نمی آید  
برا می سوختن یک شایگانانی نیست اغم را  
نیم سرگشتہ شوق چہ ابرغ آرزو سے گل  
ز چشم چند جوش خون دل چون بادہ سا  
پریشان شد با غم لے نیم صدم خبر  
دلم را طاقت محرومی غم کے بود قدسی

کتم زنجیر یا سے خوشیستن دایان صحرارا  
کہ چون آید بکس شیشہ خالی می کند جارا  
کہ در پرواز دارد گوشہ گیری با حلقہ غارا  
بر رنگ چہرہ مار بخت رنگ خانہ مارا  
کہ سے ریزند مستان بے محابا خون مینا  
رسائی نیست در پرواز مرغ رشتہ بریارا  
کہ روشن کرد نور دیدہ اش چشم زلیخارا  
نباشد در شکست شیشہ دستی مومیاری را  
شاید خویش کردی تا چو شبنم بیوفائی را  
کسی چون من ندار و پاس کسبہ آشنائی را  
بلے تا کس نمی داند طبع آشنائی را  
نہ مرہم بہ نمی سازد کسی داغ جدائی را  
حدائق خانہ باید تا کند روشن چراغ را  
چرا از بلبل پروانہ می جوی سراغ را  
زخم دیدہ پر خون بسیار کن ایاعم را  
ز بومی سبیل زلفش معطر کن دماغ را  
فراق صحبت پروانہ سے سوز چراغ را

### غزل اشرف

بر سے فروزان و گرد بزم جاناں شمع را  
آتش حسرت مزن در رشتہ جان شمع را

چوں نسیمی آید از کویش دل از جامی رود  
دلخ دل را وصل رویت درجم کافور است  
عشق او در سینه پیرش رے گیر و قرار  
نالہ دل سے فزاید گریہ کردن بیشتر

یا دے ساز و بیکے خاطر پریشاں شمع را  
بر ستود و مسجد زخم نمایاں شمع را  
در نمک با سہ مکان وقت چراناں شمع را  
آری اشرف آب آرد با فغان شمع را

غزل حافظ

اگر آن ترک سیراری بدست آرد دل مارا  
بدو ساقی می باقی که در جنت نخواهی یافت  
فغان کین لولیان شوخ شیرین کا شهر آسود  
بوصف ناتمام با جمال یار مستغنیست  
من از آن حسن روز افزون که یوسف دشت آسم  
حدیث از مشرب و می گو دراز و دهر کتر جو  
سبوح گوش کن جان که از جان دست بردار  
بدم گفته و خبر ندیم عفاک شد نگو گنتے  
نزل گفتی و درستی بیاد خوش بخوان حافظ

بنال ہندوش چشم سحر مند و بخاوار  
کنار آب رکنا باد گلکشت منبلا را  
چنال برونہ سبر از دل کہ ترکاں خون لیل را  
باب و رنگ خال و خطا چہ خار و زیبارا  
کہ عشق از پردہ عصمت برون آرد نہ لیل را  
کہ کس نکشود و نکشاید چہ حکمت این سمارا  
جو اماں سعادتمند چند پیر و انا را  
جو آب تلخ میز سید لب لعل شکر خاوار  
کہ بر نظم تو افشاند فلک عقد ثریا را

غزل

بے حجابانہ در آ از در کاشاں ما  
فتنہ انگیز مستو کا کل مشکین بکشاں  
ہر دانی ز خیال مہر ویت آہوز  
آکہ از درد دلان باشد و رجمی تہو  
گر بیاید بسر تربت ویرانہ امن

کہ کسے نیست بجز درد تو و درخاں ما  
تاب زنجیر ندارد دل دیوانہ ما  
کہ بیاید ز در گوشت ویرانہ ما  
جان ما سوخت ز بیر جمی جانانہ ما  
چند از خون جگر پر شد ویرانہ ما

غزل حافظ

وطن باشت گر نمانی باگد اماروت را  
 بچو مارو تیمم دائم در بلائے عشق تو  
 بکے شدی ماروت در چاہ ز نغمہ انست  
 بوسے گل برخاست گوئی در چین ماروت  
 سے کشم حور و جفا ہایت ز ہجران اسی صنم

تا بکام دل بہ بیش دیدہ ماروت را  
 کاشکے ہرگز ندیدی دیدہ ماروت را  
 تا گفتی شمع از حسن او ماروت را  
 بلبلان مستند گویا دیدہ ماروت را  
 رو سے ہوتا بہ بیند حافظ ماروت را

غزل جامی علیہ الرحمۃ

روحی فداک اے صدفی اسطے لقب  
 کس نیست در جہان کہ محنت عجب نماند  
 ہر کس نیافت جرعہ از جام و میل تو  
 تا زلف تو شبست درخت آفتاب سن  
 کامی ز لب بہ بخش کہ عاشق خستہ را  
 رفتن بہر طریق ادب نیست در رہت  
 دل باد منزلی غم و سر خاک مقدمت  
 مطلوب جامی از طلبم گفتہ کہ حیست

آشوب ترک شور جسم فتنہ سرب  
 اسے در کمال حسن عجب تر ز ہر عجب  
 زین بزم گاہ تشنہ جگر رفت و خشک لب  
 دالیل و الفتنے ست بر اور درویش  
 صد خار خار در جگر افتاد و ان طلب  
 ما عاشقیم و مست نیاید ز ما ادب  
 کین موجب شدن بود آن مایہ طرب  
 مطلوب او چین کہ دہ جان درین طلب

غزل حافظ

تعالی اللہ چہ دولت دارم مشب  
 چو دیدم روی خویش سجدہ کردم  
 نہال عیش از وصلش بر آورد  
 بران عزیم اگر خود سے بردہ  
 کشد نقش انا سخن بر زمین خون  
 برات لیلة القدر سے بدستم

کہ آمد ناگمان ولد ارم اشب  
 بحمد اللہ کہ دارم اشب  
 ز بخت خویش بر خور دارم اشب  
 کہ سر پوش از طیش بردارم اشب  
 چو منصور ارکشی بردارم اشب  
 رسید از طالع بید ارم اشب



تو صاحب هستی من مستم	ز کوه حسن دو حق دارم آتش
هست ترسم که حافظه عمر گردد	ازین شوری که در سر دارم آتش

### غزل پاللی

سر من تا بزم رخت بر خدایب	هر چه آید بر سر من یا نصیب
ایکه گوی چون نه و حال تو نیست	من بزم عالم با باشد نریب
نار بقیه هست ما را نیست قدر	نیم پیش تو مقدار رقیب
رخت ناله پاللی ب رخت	همنان که فرقت گل خدایب

### غزل علی حزمین

ساق مجبور وصل ولسان بیند بخواب	دیدم مستان کنی ستایان بیند بخواب
بعد از نیم چشم آن سر زان بیند بخواب	دیدم عاشق مگر نیت زان بیند بخواب
دل کجا و خرو نازک سالان از محبا	مغ لب بال و پر من آستان بیند بخواب
دولت بیدار دروید و بریزم خاک شک	کر جیلم مجد و آن آستان بیند بخواب
مرگ هر کس در حقیقت نقش حال زندگیت	هر چه کس زند بر بیداری زبان بیند بخواب
صبح عشرت سرگران بر خیز از خواب	گر شب زاده خرابات منان بیند بخواب
وصل از کف رفته را دیگر گجایابی حزمین	در خزان بلبل ببار چرخان بیند بخواب
هر گل گل رسته باشد پیاسه خدایب	وام و گیر نیست حاجت از بزم آید
هست بر شال گل هست سر خدایب	بزم زمین کی می رسد و بلای پای خدایب
نمازید از گلشن روی تو بادی در زمین	هست هر گل آشی در زیر پای خدایب
و در میان چمن مستاق دیدار تواند	هست در گلزار رویت گل بجای خدایب
سجده نمی نیست ضایع از زمین پاک	خند های گل و میدا ز گریه ای خدایب
شد زمین شعر از گل های مغموم گلشن	هست هر چینی غمی عشرت سرای خدایب

پروید ساقی پیا له گاهه راس وگاهه چپ  
پسند تا صبح می کند از بادۀ اما چه سود  
پیش او گر لالت خوبی گل زند باد افکند  
پاکبازان راست چپ ستاده اند رشتن تو  
پر تو حسن تو ما را مزین امید هست  
پیر زمان بر سر روی تو عاشق شد بجان  
پارسائی تا بکے محمود و راسه چون دهر

از مشرب و بر ساله گاهه راس وگاهه چپ  
می کند ساقی حواله گاهه راس وگاهه چپ  
از خجالت این رساله گاهه راس وگاهه چپ  
روشنائی بچو لاله گاهه راس وگاهه چپ  
لیک حیرت بچو تراله گاهه راس وگاهه چپ  
صف زده گروت چو باله گاهه راس وگاهه چپ  
ساقی مشکین گل لاله گاهه راس وگاهه چپ

### غزل صائب

درون گنبد گردون فتنه با محسب  
صفای چهره بشنم گل سحر خیز است  
ز چشم و ام بذوق شکار خوابی رفت  
باین امید که سر رشته بدست افتد  
ز حرف تلخ در بجا زبان خویش  
جو ابابین غزل مولویت احصاء

ز بر سایه گل موسم بهار محسب  
ز یکدگر بکشا چشم اعتبار محسب  
اگر تو یافته لذت شکار محسب  
شود چو سوزن اگر پیکر بنار محسب  
بخوابگاه لحد در ومان مار محسب  
ز عمر یک شب که گمیر و زنده دار محسب

### غزل بملول

الف اندر غم عشق تو قد لام شده است  
ت ترا دیدم و از هر دو جهان بگذشتم  
ح در جمله جهان کرده جمال تو ظهور  
ح بحال من دل موخته اند از لنگه  
وال دروایت و لم را که دلش زبود  
تر بود دست دل و صبر و قرار و پوشم

ب برویت که روزم ز غمت شام شده است  
ت شنا خوان تو گر خاص و گرام شده است  
جنبش جمله جهانها ز تو انعام شده است  
خ خیالم بوصالت طمع خام شده است  
وال ذوق و وقت لذت هر گاهم شده است  
از بزلت تو و لم بستم اندام شده است

<p>شش مست اجم غم ساقی انجام شدہ ہست          قن ضائع نگنی چون گریست ماتم شدہ ہست          ظاظور تو سرور ذرہ اعلام شدہ ہست          رخ غمخواری و از غم و لم ابرام شدہ ہست          قن قبیلہ تو رخ کعبہ اسلام شدہ ہست          ل لبیک اید جانب اسلام شدہ ہست          پیش انسان کمل یگی کام شدہ ہست          ماد و خورشید زرخین تو برین ماتم شدہ ہست          و ہمہ نیست و حیران کہ چہ الہام شدہ ہست          ہی بیابین و کی دال جو الف لام شدہ ہست</p>	<p>شش سعادت بود آندم کہ ہم پای تو سر          قن صبرم مد ہی تا بخت صبر کنم          ط طلبکار وصال تو دل من ہمہ وقت          رخ غمخواری و از غم و لم ابرام شدہ ہست          قن قبیلہ تو رخ کعبہ اسلام شدہ ہست          ل لبیک اید جانب اسلام شدہ ہست          پیش انسان کمل یگی کام شدہ ہست          ماد و خورشید زرخین تو برین ماتم شدہ ہست          و ہمہ نیست و حیران کہ چہ الہام شدہ ہست          ہی بیابین و کی دال جو الف لام شدہ ہست</p>
---	--

### غزل شمس الدین

<p>تم ار صحبت دلدار شدہ ہست          ازین می آہجو من بسیار شدہ ہست          خلیب و قاضی و خمار شدہ ہست          حلیہ و شعلہ و عطار شدہ ہست          علی باتیغ ذوالنثار شدہ ہست          چو دیدم بسیر گلزار شدہ ہست          انا الحق سے رو دہوار شدہ ہست</p>	<p>دلہ کز بادہ جبار شدہ ہست          نہ من تنہا و رین میخانہ ہستم          بیکسانہ گذر کردم چو دیدم          ازین می جبرئہ پاکان چشیدند          تو باحسن و جمال خویش مستی          گلستان ارم را سیر کردم          ازین می جبرئہ دادند پشند</p>
--	--

بر درج پاک شمس الدین تبریز  
 کہ ملا بر سر بازار شدہ ہست

### غزل جامی

باز داسه چیمم آرزوست  
 نگه بگل را چکیم ای نسیم  
 از دور و دای تو ای نازنین  
 که می بندم دل و جانم و بخت  
 شیشه بر دست شب با جنت  
 تو نه ز منم و آمد بهار  
 مازنگر جامی از ان لب سخن

جلوه سر و سیمم آرزوست  
 بوسه از ان سیریمم آرزوست  
 همچو عقیق میسّم آرزوست  
 جنت کابل و طسم آرزوست  
 در بسم گلبدم آرزوست  
 ساقی تو که شگن آرزوست  
 کین سخن زان دهنم آرزوست

غزل خاقانی

نرخ تو رونق مشه بشت  
 من ز اول شکسته پا بودم  
 ترک چشمت مرا به نینزه برد  
 بر در ذل رسید و حلقه برد  
 غزل این نوشت خاقانی

لب تو قیمت شکر بشت  
 عشقت آمد مرا بس بشت  
 نوک آن نیزه در جگر بشت  
 پا سبان خفته بود و بشت  
 قلم اینجا رسید و سر بشت

غزل سعدی علیه الرحمه

می که میگویی بنحویان آشنائی مشکست  
 پیش بید روان گریبان پاره کردن مشکست  
 زندگانی در جهان بی یا کردن مشکست  
 ل که رنج از کسی نرسند کردن مشکست  
 سعدی یا سهل است با هر کس گرفتن دوستی  
 کافر عتق مسلمانی مراد کار نیست  
 ز سر بالین من بر خیز ای نادان طلب

آشنائی میتوان کردن جدائی مشکست  
 دل که شد جیایره او را جیایره کردن مشکست  
 راز دل با هر کسی اظهار کردن مشکست  
 شیشه بکسته را پیوند کردن مشکست  
 لیک چون پیوند کردی پاره کردن مشکست  
 هر گز من تار کشته حیات ز تار نیست  
 در و مندر عتق را دار و بجز دیدار نیست

<p>وعدۀ قتل است گرچه وعدۀ دیدار نیست          و انجمنی سینه ما کمتر از گلزار نیست          ما خدا داریم ما را ما خدا در کی نیست          آری آری می گفتم با خلق و عالم بخار نیست</p>	<p>شاد باش ایدل که فردا بر سر باز در عشق          ما غریبان را تماشا می چنین در کار نیست          ما خدا می گشتی ما گر نباشد گوشتش          خلق می گوید که خسر و بخت پستی میکند</p>
--	---

### غزل سعدی شرح

<p>ما شغال با صدق مانده و صدۀ دیدار نیست          میر است و میر است و تیغ در اسرار نیست          صحن است و جنت است و جنگل بار نیست          زنج است و زنج است و فخر و زنجار نیست          حور و بیان ناز است و طرۀ حزار نیست          زلف است و خال است و استکان در دست نیست          سال است و ماه است و روز و شب بهوش نیست</p>	<p>خوش بودیم و موفیاں را صحت خواست          مست عاشق مست عشوق هم باید باز بود          محتسب را مست دیدم و در میاں میکند          هر که اور بلغ دیدم مست بود و بخت خبر          بادشاهان مال است و ما غریبان حال است          یار من بدست آمد خون ز لبهامی چکید          ساقیا باقی نماند و از شراب عشق فصل</p>
--	---

### غزل نعمتخان عالمی

<p>پرسید دل بجاست بکشم شکست رفت          گویا غزال بود که فی الحال حبست رفت          نسترن وجود خویش برین آبست رفت          مانند ماهی است که آمد بهرست رفت          یعنی که محتسب خرمی را شکست رفت          از خاطر م خیال که چون بخت رفت          حالی خوش آن یک که نذرین قیامت رفت</p>	<p>آن چون که آمد یکدم شکست رفت          ما چشم او قمار بمن کرد و بخت رفت          هر دو بیخیاں موجب دریا می نیست رفت          همیان پر فلوس درین عهد بی تاب رفت          خوش حال شد خوش باد و حرام رفت          سوغی چنانکه یاد تمام در دلم نماند رفت          دل بستگی حاتم از نجیب زندگی رفت</p>
---	--

### غزل رواله

دوست را کردل ز تاسک دوست دادیم دوست  
نیست ناصح مانقا نرا از جنایای دوست پاک  
خون مادر گریه تیغ ناز ریز و نفیس  
مناسب با عاشقان نبود بجز نیردانی  
زادان و آل اگر عشاق را گویند بد

دور برنگ پیشه نازک دوست دادیم دوست  
الله الله این چه گشت و گشت دادیم دوست  
اختیار ما بدست دوست دادیم دوست  
تصح سان گردوست آتش برت دادیم دوست  
ده چه غم از گفته بد گوست دادیم دوست

غزل بیدل

باز سرگرمی نظاره بسا مان شده است  
زین چراغی که طرب جوشه انجم دارد  
صلح کل نذر حریفان که درین عسکرگاه  
آب را این همه کینیت اغنائی نیست  
بیدل آن شعله کز وزم چراغان گرم است

شعله آتش دیدار گل افشان شده است  
آفتاب دگر از آب نمایان شده است  
آتش و آب بهم دست و گریان شده است  
مگر از پیر تو فیض قدم جان شده است  
یک حقیقت هزار آینه تابان شده است

غزل حافظ

ساقیا آمدن عید مبارک بادست  
در شگفتم که درین مدت ایام فراق  
پیران بندگی دختر ز گو بدر آس  
شکر ایند که ازین باو خزان رفته نیست  
شادی مجلسیان در قدم مقدم تست  
چشم بد دور کزین تفرقه خوش باز آرد  
حافظ از دوست مد صحبت آگشتی نوح

دان موعید که کردی نرد و از یادست  
بر گرفتاری زحریفان دل و دین میداد  
که دم هست ماکر و زبند آزادت  
بوستان سخن و سرگل و شمشاد  
چاه غم باوهران دل که نخواست  
طالع نامور و دولت مادر زادت  
در نه طوفان حوادث سیر و بنیاد

غزل حافظ

درد ما را نیست در مان الغیاث

بحر ما را نیست پایان الغیاث

دین دول بر دند قصد جان کنند در بهادر پوسته جانی طلب داد مسکینان بده ای روز وصل خون ما خور و ندای که فردلان هرز مانم در و دیگرے رسد ایچو حافظ روز و شب بخوشتین	الغیث از جو پر خوبان العیاش سے کنند این دلستانان العیاش بر شب بیلدای تهر ان العیاش ای مسلمانان چه درمان العیاش زین حریفان کزل و جان العیاش گفته ام سوزان و گرمان العیاش
--	--

## غزل محمود

ثابت نشد بوعده خود یار العیاش خورست و تیر جانمن و منت فراق ثالث میان ما تو پیدا شده قسب شمن می منازد دهم نقد جان اگر ثالث بیاله ساقی اگر بخشم تمام ثوب از تن آید جو گرفت کام دل	زین گشت پنج جان دلم زار العیاش باشیر و گاو در سده پیکار العیاش این از کجبار سید و گربار العیاش مردم بد و چشم تو بیمار العیاش اگر دم ز بار درد و سبکسار العیاش محمود شد بغمه گرفتار العیاش
--	--

## غزل حافظ

سز و زرق همه ولیران سستانی تاج دو چشم مست تو بر هم زده ختا و خستن بیاض روی تو روشن چو ماه من خورشید لب تو خضر دمان تو آب حیات است ازین مرض به حسیست کجا شفا یا بزم و مان سنگ تو داد به آب خضر لب است چرا همی است کنی جان من بنگ و دل	چرا که بر سر خوبان عالمی چون تاج بیکمین زلزل تو ما چین و هنر داده خزل سواد زلف تو تاریک تر ز ظلمت داح قد تو سر و میان تو موسی گردن حاج که از تو درد دل من نمی رسد بلاح لب چه قند تو بر از زبان مسر و لاح دست ضعیف که آید بتازگی چو ثجاج
--	---

فتاد در سر حافظا هواسه چون تو هستی / کینه مند خاک در تو بودی کاج

## غزل محمود

جمال را هزاران صاحب تاج چنان هجر تو مارا کرد گستاخ چو جابر بام وصلت یافت عاتق جهان شد تیر و برمن چون نهفتی جگر خون کرد زلف مشک چین را جدا از آفتاب عارض تو جمال خود آيا از روی نهان داشت	بیک دیدن بجان هستند محتاج که در ماند بچنگ باز و تراج شد اورا گوینا بر چرخ معراج ترمن آن ساعد صافی تراز عاج گرفت از قند مصری شکر تاج سیه شد روز برمن چون شب دلج بماهی بندش محمود ای کاج
--	--

## الینا

چو می بینم ترا سیه دمان ایسج چه گویم وصف آن موی میان را چرا یارب ندارد مهر بانه چگونه گل بود چون روی آن ماه چنان مائل شدم بحسن جانان چه دانستی ازان دلبر تو چندان چمن گل گل شد محمود انا	ز وصف می نیارم بر زبان ایسج که عقل اگر نگشته ز انیان ایسج بهاشقی آن میرنا مهربان ایسج که نبود گل چو او در بوستان ایسج که جز و کوش نداهم بر زبان ایسج نشان شوخی دیگر ازان ایسج دل بشفقت بی رویش ازان ایسج
--	--

## غزل اصفی

بگذران خیر و میکده در خاطر ایسج آنکه همان می هست شدی همچو شراب گشکوه در میخانه بے هست و ناله	سالمه منتظر و جاساخته در خاطر ایسج خاطری می طلبی نیست مرا خاطر ایسج مصلحتهاست درین باب بس ظاهر ایسج
--	---



پیش من از همه حرفی سخن جام است	سخن بیروخته باشد سخن ساحر هیچ
من خورام روزم دایم فدا بگذار	غم فردا سے قیامت بخور و کافرا هیچ

غزل نظیری

لے کعبه که گرد و رشید به صنایع	چایکه حطاسے تو بود کمر خطا هیچ
با مهر تو بخت نه و با قهر بهسانه	آنرا که مراد تو بلا خواست دعا هیچ
گوین چهره کار آید ماریا تو ناستم	بید و ملت وصل تو نعیم دوسرا هیچ
کم حوصلگی از نظر باست و گرنه	ار سحر تو علت شود کم بعطا هیچ
ار تست که این زمزمه با شیخ نظیری است	با سگے که نباشد ننگد کوه صدا هیچ

غزل حافظ

اگر بنده ب تو خون عاشق است مباح	صلح ما ز همه آنست کان تر است صلاح
سواد زلف تو تسخیر جاعل الکلمات	بیاض روی تو بیان حلق الاصلاح
ز دیده ام شده صد حسیه در کنار روان	که خود ستانم در میان آن ملاح
لب چو آب حیات تو هست قوت روح	وجود حاکمی مارا از دست قوت روح
ز چنگ زلف کنده کسی نیافت خلاص	نه از کما حق ابرو و تیر غمزه نجاح
بیا که خوں دل خویشتن بجل کردم	اگر بنده ب تو خون عاشق است مباح
ند او لعل لبش بوسه بعد تلخیص	نیافت کام دل من از و بعد الحاح
صلاح و تو بود قوتی ز ما مجو و اعظم	ز زرد و عاشق و مجنون کسی نیافت صلاح
پیا له چیت که بایاد تو کشیم مدام	و سخن فشر ب شر با کد لک الاقداح
دعای جان تو و در زبان حافظ آباد	مدام تا که بود گردش مساد صباح

غزل محمود

حرام باد و بجهنم یا رگ کعبه ارق	قدای باد و لعاش کنم هر ارق
---------------------------------	----------------------------

حبیب من چه شود ساقی و قلیح گیرد  
 صود را ز صد خون دل بجوش آید  
 حلال نیست به لعل بی لب ساقی  
 حکایت از غم و حام گذشته دارد یاد  
 حریف با ده کثافت آنکه از ده شوق  
 حدیث تو به و لقمی می پیرس از محمود

روان بچرخ در آید هزار بار قدح  
 چو پیر ز باد به بستم و به نگار قدح  
 بود حرام چه نوشند خوشگوار قلیح  
 میان خلق ازان دارد اعتبار قدح  
 بنقد جان بستاند ز دوست یار قلیح  
 دهد آیان چو او را دم دو بار قدح

## غزل حافظ

دل من در هوای بوی فرخ  
 بجز بند وی زلفش هیچکس نیست  
 همانا نیکیست است آنکه داکم  
 شود چون بید لرزان سحر و آزاد  
 بده ساقی ستمها بر اغوانی  
 دو تا شد قائم چه بکسانی  
 نسیم مشک تاتار به بختل کرد  
 اگر میل دل هر کس بجایست  
 غلام خاطر آنم که باشد

شد آشفته همچو روس فرخ  
 که بر خور و در شد از موی فرخ  
 بود هر از و هم زانوس فرخ  
 اگر بنید قد و بجه فرخ  
 بیا ز کس جا و سب فرخ  
 ز غم پیوسته چون ابروی فرخ  
 شمیم زلف غمزه به فرخ  
 بود میل دل من سوسه فرخ  
 چو حافظ چاکر هند و فرخ

## غزل محمود

خبر از حال مانگرفت آن شوخ  
 خردش از دست او دارند پیران  
 خرابی کرد و هر گوشه چشمش  
 خدا پاینده دارد خسته او

چو او دیگر ندیدم و لبان شوخ  
 کس کم دید مثل آن جوان شوخ  
 نباشد کس سیه دل تر از آن شوخ  
 اگر چه نیست چون او در جهان شوخ

خدا را چہ خواہی کرد شوخ  
خرد حیران کان شوخ مست کا بد  
حرا ب عشق او محمود دست دراز  
که

نہ باید بود ز عینان جادوان شوخ  
بهاشک آشکارا و نسان شوخ  
ایا ترا دست بس ناہربان شوخ  
که

## غزل ولی

بہر سلسلہ اہل خون موسے محمد  
خورشید سیر احمدی روسے محمد  
خورشید بنیر زمین از شرم رود رود  
ہرگز نہ ہر اسیم ز خورشید قیامت  
والتمس کنایہ بود از روسے محمد  
بر باد و دہخسہ من صد طلبہ غنیر  
تا گل سچکہ از غرق روسے محمد  
صد شوکت و جہتید سلیمانی و دادود  
در عالم لاہوت تماشاے جمالش

محمد اب عبادت خم ابروسے محمد  
سر شہ صفا سی صدی روسے محمد  
چوں جلوہ دہد روشنی روسے محمد  
چوں سایہ داریم نہ کیوسے محمد  
واللیل اشارت کند از موسے محمد  
یک فقر رسد گر زد و گیدوسے محمد  
ستد بلبل بیان تلیفہ روسے محمد  
آنکس کہ بجان گشتہ سگ کوسے محمد  
در کشور ناسوت ہیا روسے محمد

بیچارہ ولی کیست کہ مع تو بگوید  
چون ہست خدا مدح و ثنا گوے محمد

## غزل حسن

اسے طالب فردوس برو سوی محمد  
امی کعبہ طلب چہ کنی قطع بیابان  
طرز بخشش آما و از حضرت باری  
و اشہر عہد پاش صنت وجہ بخشش  
نون و القلم از فضل خداوند تھا

چون خالد برین آمدہ در کوی محمد  
چون کعبہ عشاق بود روی محمد  
ایس بندہ گشتہ کند سوی محمد  
واللیل چہ بات صفت موی محمد  
معلوم نمودہ ہمہ جوے محمد

طلس و حم مماسے قرآنے  
اے کعبہ عشاق خداوند تعالیٰ  
پند حسن اینست اگر گوش بداری

رمزیست عیان ببول حق جوئی محمد  
مے باش بہر حال ثنا گوے محمد  
ای طالب فردوس برو سوے محمد

### غزل حافظ

عالم نرگس مست تو تاجدار اند  
ترا صبا و مرآب دیدم شد عمار  
بزر زلف و دوتا چون گذر کنی بنگر  
گذر کن چہ صبا بر نقشہ زار و بیدین  
رقیب در گذر پیش ازین کن سخت  
نہیب ماست بہشت اینجا شناس  
نہ من بران گل عارض سخن سراپا  
تو دستگیر شوی خضر فی خجستہ کہ من  
برو بمیکدہ و چہرہ ارغوانے کن  
خلاص حافظ از ان لف تا بداریا

خراب بادہ لعل تو ہوشیار اند  
وگر نہ عاشق و معشوق را زدار اند  
کہ از بزم و یسارت چہ بقرار اند  
کہ از قتل و زلف تو چہ سوگواری اند  
کہ ساکنان در دوست خاکسار اند  
کہ مستحق کرامت گناہگار اند  
کہ عند لیب تو از ہر طرف ہزار اند  
پیادہ میر و دم و ہرمان سوار اند  
مرد و بجموعہ کاخ سیاہ کار اند  
کہ بستگان کن تو رنگارنگ

### غزل عیشہ فی

از پنچہ من چاک گریبان گلہ دارد  
کہ بت شکنم نگاہ بمسجد زخم آتش  
از بسکہ بزم دامن غمت دیر بماندم  
دامان نگہ تنگ کن حسن تو بسیار  
در بزم وصال تو بہنگام تماشا  
کہ گریہ و کہ خندہ و کہ آہ جسگر سوز

وز گریہ من گوشت دامن گلہ دارد  
از مذہب من گہر و مسلمان گلہ دارد  
زنجیر بہ تنگ آمدہ وزندان گلہ دارد  
گلچین بہار تو ز دامن گلہ دارد  
نثارہ ز چنبدین مرگان گلہ دارد  
ای عیشہ فی از وضع تو جانان گلہ دارد

غزل حافظ

<p>حسب حال نہ نوشتی شد و ایامی چند          مابدان مقصد عالی نتوانیم رسید          چون می از خم بسو رفت دگل افکند نقاب          نقد آینه با گل نہ علاج دل ماست          ای گدایان خرابات خدا یار تهاست          زاهد از کوچه زندان سلامت بگذر          میبے جمله بگفتے ہنرش نیز بگو          پیر میخانہ چوخش گفت بدر کس خوش          حافظ از تاب رخ ہر فروغ تو بسوخت</p>	<p>حوسے کو کہ فرستم تو پنیاسے چند          ہاں مگر لطف تہا نیز نہد گاسے چند          فرصت پیش نگہدار و برن گاسے چند          بدست چند بر آئینہ بدستنا سے چند          چشمہ العام مدد یار نہاں سے چند          تا خرابات نکند صحبت بدنا سے چند          نئے حکمت کمن از بہر دل عاسے چند          کہ مگو حال دل سوختہ باخاسے چند          کامگار انظری کن سوی ناکاسے چند</p>
--	--

غزل محمود

<p>امروز دیگرم بفراق تو شام شد          آمد نماز شام و نیامد نگاہ من          بستم بے خیال کہ بنیم جمال دوست          خالی تو داند داند دلالت تو دام دام          محمود و غزنوی کہ ہزاران غلام داشت</p>	<p>در آرزوی وصل تو عمرم تمام شد          لے دیدہ پاس دوار کہ خواہم حرام شد          آنہم نشد میسر و سودا سے خام کشد          مرے کہ دانہ دید گرفتار دام شد          عشق چنان گرفت غلامان غلام شد</p>
---	--

غزل حافظ

<p>دوش دیدم کہ ملائک در میخانہ زدند          ساکنان حرم سہ عناف ملکوت          شکر ایزد کہ میان من و او صلح قواد          چنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را غدر بند</p>	<p>گل آدم بسرشتند و بہ پیانہ زدند          با من راہ نشین بادہ مستانہ زدند          حوریان رقص کنان ساغر شکرانہ زدند          چون ندیدند حقیقت رو افسانہ زدند</p>
---	---

آسمان بار امانت نه توانست کشید  
 قفسه عشق دل گوشت نشینان خون کرد  
 مابدان خرمن بیند از زود چون فرویم  
 آتش آن نیست که بر شعله او خند و شمع  
 کس چو حافظ نکند از رنج اندیشه نقاب

قرعه قال بنام من دیوانه زوند  
 همچو آن خال که بر عارض جانانه زوند  
 چون رجه آدم پندار یکدانه زوند  
 کاش آنست که در حرمن پر دانه زوند  
 تا سبز زلفت سخن را بفکرم شانه زوند

### غزل مخربی

ز دریا موج گوناگون بر آمد  
 چو نیل از بهر قوس آب گردید  
 چو این دریا چو موج زن شد  
 گم در کسوت لیلے فرو شد  
 چو باز آمد ز خلوت نگاه بیرون  
 ازین دریای بی امواج هر دم  
 اگر انسان نگر دے آتکارا  
 چو شعری مخربی در هر لباس

ز بے چونی بر زلب چون بر آمد  
 برای دیگران چون خون بر آمد  
 حباب آسمان بیرون بر آمد  
 گم از صورت مجنون بر آمد  
 همان نقش درون بیرون بر آمد  
 هزاران گوهر مکنون بر آمد  
 کلام کنت کنز آچون بر آمد  
 بنایت دلبر و موزون بر آمد

### غزل حافظ

آنانکه خاک را بنظر کیمیا کنند  
 در دم نهفته بر ز طبعیان مدعی  
 معشوق چون نقاب ز رخ نمیکشد  
 چون حسن عاقبت نه بر ده و زاهد نیست  
 حالی درون پرده لسی نکته می رود  
 پنهان ز حاسدان نجوم می که مشاهد

آیا بود که گوشه چشمی بجا کنند  
 باشد که از خزانه غلبم دو کنند  
 هر کس حکایتی بتصور چهره کنند  
 آن به که کار خود بعنایت ربان کنند  
 تا آن زمان که پرده برافت چها کنند  
 خبر نهان ز بهر رضاے خدا کنند

سبب معرفت مباش که در مخ پیشت گر سنگ ز نیندیت بنالذعوب دار پیرانی که آید از و بوسه یونم مے خود که صد گنازه اغیار در حجاب بگذر بکوی میکده و تازمرو حسود حافظه دام و مسل میسر نمی شود	الهی فکر مسامحه با اشتغال کنند مساعد لان حکایت لکه شر او کنند ترسم برادران غیرتس قبا کنند بهتر ز طاعتی که بروی ریا کنند اوقات خود ز بهر تعریف دما کنند شایان کم التفات بحالی گرد کنند
---	--

## غزل عرفی

در چنین سحر و شان انجمنی ساخته اند نه نشیند دل بن طائفه در قفس حبست تیر آن غم و حلاوت ولی جمعی را لذت شعر تو عرفی همه عالم رفت	چشم بد و در بهشتی چنین ساخته اند که بمجوری دلها دطنی ساخته اند که ولی جامه و از جان بدنی ساخته اند که ترا بلبل شیرین دهنی ساخته اند
---	--

## غزل قاسم

این همه از فکس روی یاران گذار شد آن خطا مستکین که آمد بر رخ آن آفتاب سار زلف عنبر نیت بهر مید جان و دل هر کس در دور لعل میکش شیرین او شاد شوقی اسهم که آن سرکش منم هر چه بخواهد	بوستان شد باغ شد فردوس شد گلزار شد فتنه آشوب دل مست مکر شد عیار شد طوق شد زنجیر شد هم حلقه شد زمار شد بے خبر شد پر نشر شد مست شد سرشار شد اشنا شد دوست شد محبوب شد دلدار شد
---	---

## غزل ناصر علی

شمع منسا به تو نارکش دین کا شانه بود امتیاز شهر و صحرا داشت از قیاس جیون جو هر زاده بیک پیا نسم یا قسم	چشم ما پر دانه و مژگان پر پر دانه بود دور و مجنون را خدایا می دل ویرانه بود وید و جوهر شناس با همین پیمان بود
--	---

از نصیحتہا می ناصح بے خبر افتاده ام  
این حدیث بے اثر در گوش ما افسانہ بود  
از سخن ہرگز علی و روح کس نگرہ ختم  
اختیار با بدست ہمت مردانہ بود

## غزل سخا

در شب ہجر تو شرمندہ احسانم کرد  
دیدہ از بس گہرا شک بدامانم کرد  
شمہ از گل روی تو بہ لبیل گنتم  
آن تنگ حوصلہ رسوا گلستانم کرد  
سرگذشت از شب بچران تو گفتم بایش  
آفتد رسوخت کہ از گفتمہ پیشمانم کرد  
زلف او بود سخا حاصل سرمایہ عمر  
شانہ آخر ز کفم بردو پریشانم کرد

## غزل مردانہ

مستند شوکت شامانہ مبارک باشد  
شاد ہی جشن در بخانہ مبارک باشد  
گل گلزار زری پوش طربساز بہین  
سے سدا مید کہ جانانہ مبارک باشد  
شیشہ بندی چو خوش آویز گل آیش  
خوشناہجہ پر بخانہ مبارک باشد  
پاندان چو گہرہ دار گجہ و عطر و گلایہ  
روقت بزم امیرانہ مبارک باشد  
فخرل طرہ و تازہ بتلاش آورد  
طلب ہمت مردانہ مبارک باشد

## غزل خفا

نبویس دلا بیار کا غند  
بفرست بآن نگا ز کا غند  
انے باد صبا ببر بآن شوخ  
از عاشق و لفقار کا غند  
ہرگز نہ نوید او جو ا بجم  
نبولیم اگر ہزار کا غند  
تا نام تو نقش شد ہر اومانہ  
بر صفحہ روزگار کا غند  
نبویس زروسے مہربانی  
بر حافض و لفقار کا غند

## غزل

حسن تو دارد از حیا تعویذ  
عشق را ہم بود و وفا تعویذ



آفت دهن و عشق چون دوست دم سینه بمن نمود مگر بنالسا رسی پناه ما شده است هر دل بهزدن جیری نیست خیر حاجی فسون یار یار است باد عایار کن تصدق را بهر از راستی پناهی نیست این بود این بود خدای تعالی	مهر و در اباد از حیا تعویذ زلت آموخت بر صبا تعویذ داد و حستت باد پا تعویذ مکن از جایی خود جی تعویذ این بود بهر مهر با تعویذ تا شود چهره با قضا تعویذ این بود این بود خدای تعالی
---	---

غزل عثمانی

بتاب زلف آن خورشید رخسار چون مجنون در طریق عشق لیلی ز لیلخوار بهر عشق پیوست لبش گوئی که با ما در تبسم تمتع گویم از کویت نگر دین ز دست دوست چون چشم عطار	گر قمارم گرفتارم گرفتار خبر دارم خبر دارم خبر دار خریدارم خریدارم خریدار پرستارم پرستارم پرستار وفا دارم وفا دارم وفا دار گر بارم گر بارم گر بار
--	---

غزل امیر خسرو

نگار مراده بوقت سحر تو خوش خسته بودی من کرده ام ترا می گفتم هم زنت را کنم مراداده دیگران را بدو میان دوران تو خواهم نهاد چنان می زخم تا بخلقت رسد	شرابی که باستم از آن تخبه دعا و شفا با بوقت سحر چنان خدمت مادران را پس کلاه و قیاس و کمر بند ز یکه اسب نازی و گریزین ز عدوی ترا تیسر اندر جگر
--	--

چرامی زمانی تو از بندگان

چنین ساغر خسرو را ز دور

## غزل مسعود

دل خون نشدی چشم تو خنجر نشدی گر  
 پر کار قنار دانه بر مہ نہ کشیدی  
 ہندوی بچہ ملک خراسان نگرفتہ  
 در جنت فردوس کسے پاتہا دے  
 مسعود یک از یادہ چنان مست نگشتی

روگر نشدی زلت تو ابر نشدے گر  
 خط بر رخت از دستک مدور نشدی گر  
 یاری دہوی غمزدہ کافر نشدے گر  
 کان چاہ زرخدان تو کوثر نشدی گر  
 کان جام دلاویز تو ساغر نشدی گر

## غزل

اسی برادر جہد کن تا تو نہاشی بی نماز  
 بی نماز ان بت پرستان ہر دورادونخ بند  
 زن مخواہ از بی نمازان نیز دمی را زن  
 مے شود لعنت شب و روز از خدا و از رسول  
 بی نمازی خفتہ باشد تو مرد پرستش مکن

روز و شب پرہیز کن از صحبت آن بی نماز  
 در شریعت واجب آید کشتن آن بی نماز  
 تا نگردی دوزخی از شومبت آن بی نماز  
 ہم ملائک ہم زمین ہم آسمان آن بی نماز  
 اگر بمیرد بے نمازی تو مکن بر آن نماز

## غزل حافظ

روز عیش طرب غید و صیام ست امروز  
 امی عروس فلکی نوح منما از مشق  
 محتسب ہیوہ گویند مدہ زندان را  
 شیخ و واعظ کہ مرا منع ز لطفش کرد  
 گر بگویند خلایق کہ کنون حافظ را

کام دل حاصل و ایام بکام ست امروز  
 کہ مرا دیدن آن ماہ تمام است امروز  
 کان کہ باشا ہدی نیست کہ است امروز  
 دیدش باز کہ چون فرغ بد است امروز  
 چشم بر روی نگار و لب جام ست امروز

## غزل نجات

خطا شب رنگ برایش ندید ست هنوز

دام نظارہ ز سنبل نکشید ست امروز

نشید ست اذانی تریا ل خط سینر  
مام حشر نشدہ گوشت زو آب حیات  
روی دست ز خط سبز نخود دست  
نشید ست نوا خانی بلبل ز سحیات

بانگ اسلام کجاست ز سید ست ہنوز  
سکرتش قصہ طوطی نشید ست ہنوز  
یس دستی زندامت نگزید ست ہنوز  
ہیچو گل رنگ ز رویش نہ پرید ست ہنوز

غزل امیر خسرو علیہ الرحمۃ

جان زن بردی و در جانی ہنوز  
آتش را سینہ را بشکافتے  
مک دل کردی خراب از تیغ مان  
ماز گریہ چون نمک بگداختیم  
جو کردی سالہا بر کافران  
ہر دو عالم قیمت خود گفتے  
پیردی شاہد پرستی ہم خوش است

درو باوادی و در مانی ہنوز  
ہچنان در سینہ چہانے ہنوز  
کاندرین ویرانہ سلطانی ہنوز  
تو بخند و شکر افتاںے ہنوز  
بہر رحمت با مسلمانے ہنوز  
نرخ بالا کن کہ ارزاںے ہنوز  
خسرو اتا کی پریشانی ہنوز

نفس نفس کن ای بولہوس پس ہوں  
بنیر یاد خدا ہر نفس کہ مے گذرد  
گذشت قیس حزمین و ہنوز ست گوید  
رموز بزم نشینان برش نکودانہ  
بہم لہجہ سعید سخن کہ مے نازند

بہار

مرد و مرغ اسیر نفس نفس نفس  
نہ راحت ست دران کف نفس نفس  
حدیث اوز زبان جرس جرس جرس  
کند سخن بزبان گس گس بہ گس  
باز مودن گام فرس فرس بہ فرس

غزل ناصر علی

ما کجا رفتی کہ مامن آہ حشر ماند ہوں  
حسرت باقیست از شراب گرفتاری سپرس  
رو بپای رہنما رفتن محال آمد محال

ہر نگہ گردید ہر آئینہ چشم و رخس  
آئندہ بر خویش بالیدم کہ خالی شد نفس  
فیض ما دیدند مگر ابان ز فر باد جرس

دور

آه شبی بجوایم آن ماه پریشان پوش  
از تاب باد چون گل شبنم نشان ز عارض  
از تیر غمزه او بسمل جگر پر آزار  
گیسوی مستکفامش پیوند جان نازک  
طغرای خط سبزش کان مستحق  
از تاب جعد پرفتن دام بت برهن  
پروای دل نداری خون شد ز بیقراری  
گفتند حنین ندانی آئین جان نشانی

چون صبح پیرهن چاک چون سمع طره بردوش  
وز لعل سادۀ چون گل سیدالطافیت هوش  
وز یاد جلوه او بلبل چمن فراموش  
شمشاد خوش خرامش باشور حشر هموش  
پیدا چو عکس طوطی ز اینسۀ بنا گوش  
خون وفا بگردن ز تار زلف بردوش  
دستی نیکداری بر شیشه های میجوش  
در کوی بی نشانی غشین و هر زو خروش

### غزل

ای دل مسکین من سخت چو شد آن مباحش  
راه سلامت برو کوی ملامت مرو  
گرچه گنه کرده بهر خدا تو به کن  
انچه بود ورق تو پیش نه یابی نه کم

در پی دنیا مرو طالب چندان مباحش  
کبر ز سر دور کن محرم رندان مباحش  
باز گناهی بکن دشمن ایمان مباحش  
خاطر خود جمع دار ایسج پریشان مباحش

### غزل ناصر علی

خوشا رندی جدا گردیدن از خود بند ناموش  
عرق شد بر تو حسنش خجالتها چسبست این  
بدرو آمد دل از بیدار بوی این خلوت آرایان  
مپرس از خوبی رعنا گلستانی که می دارم  
نفس نذر وفا کردم غبار کوی اور فتم

و دو عالم که شود بر هم بختند دست افشوش  
هر محفل که باشد خوشه لعل سست فانوش  
من و دیری که شد از لب بت بانگ ناخوش  
خط بندست بر خنجر خوبان پای طاووش  
علی قالب کبردم ز بس کردم زمین بوست

از رقیب دلم نه یافت خلاص  
محتسب خشم شکست و بنده سرش

مثل القاس لا یحب القاص  
من بالسن والجروح قصاص

مردہ را زنده می کند به خواص مشرقی همچو زهره شد رقاص تا که خالص شوی چو زر خلاص ترک سدا نمی کند غدا ص خواند ایچھ سورہ اخلاص	آچھو سے ست جام می کہ مدام مسترب ماہی بزد کہ کجسربخ مطلب از عشق جوی نہ از عقل گوہر از بحر کے بدون آرد حافظ دل ز مصحف پنج دوست
---	--

## غزل حزین

شاخ بریدہ را نبود از بہار فینس ما میریم از مژدہ اشکبار فینس دل می برد ز غمزدہ عاشق شکار فینس سامست دور چشم تو دورہ زگار فینس تا بردوام ز ساقی مشکیں خدا فینس دیوانہ می برد ز خزان و بہار فینس ایجاد می کند دل شنب زندہ دار فینس	ہجران رسید کی برد از روزگار فینس مستان اگر برند زابر بہار فینس بی زخم ناو کی چه کستی صید عشق را می پرورد نگاہ تو ہر ذرہ را چو ہر در زم بہ تیرہ بختی خود عشق در نہان اقلیم بخودی ہمہ فصل است خوش بہار نمود حزین ز روز صبح چشم ما
---	---

## غزل والہ

خود نمائی بہ لباس بستی بود غرض ریشک سر و چین و کبک دوی بود غرض گر نہ ابروی ترا فتنہ گری بود غرض رفتن از کوی تو ام در بدری بود غرض کہ نہ آوردن ما جلوہ گری بود غرض	ہیج دانی چه ازین جلوہ گری بود غرض از خرام قد و رقبا ربلا انگیزش ارچہ می کرد چنین تیغ ستم را عریان رفتہ ام تازہ درت در بدرم پنداری از رہ آمدہ والہ چو نظر ہر سو کرد
---	--

## غزل حزین

حسنت کشید بر ورق آفتاب خط	ای تاب نہلت زدہ بر مشکنا ب خط
---------------------------	-------------------------------

چشم آن عذار ساد و نیارت ز چشم دید محرّم ز روی تو بسیار ورد بود رسم ست موسی را رسد از شعله بیج قباب شب پرده پوش شمع کجای شود حزن	شاید بر آورد و گل رویش حساب خط جاس که شد ز لعل لبست کامیاب خط زان روغنی شود نخورد و تیج و تاب خط آن حسن شوخ را نکند در نقاب خط
--	---

غزل حافظ

ز چشم بد بخواب ترا خدا حافظ بیا که نوبت محبت و دوستی دوفا اگر چه خون دل خوردل من بستان چه ذوق یافتل من که گفته لطیف تو از کجا و امید وصال تو به کجا بزلت و قد بستان دل بند دیگر باز بیا بخوان غزل خوب تازه شیرین	که کرد جمله نکوئی بجای ما حافظ که نیست با تو مرا جنگ و ماجرا حافظ بجان و دل ز لیم بوسه خون بها حافظ مراست تحفه جان بخش و دلر با حافظ بد منش ز رسد دست هر گد حافظ اگر بستی ازان بند و آن بلا حافظ که شعر تست فح بخش و غمز حافظ
--	---

غزل حزن

رخ بر فروختی زدی آتش بجان شمع یکسا لثفات گرم نمودی و سوختم عاشق ز بیم قتل هراسان نمی شود تا صبح مجلس از من و پروانه گرم بود کی روشناس مجلس روشن دلان شود	گل کرده در حضور تو سوز نهان شمع پروانه پیش ازین نبود میمان شمع هرگز کسی نکرد به تیغ امتحان شمع می سوخت از حکایت هجران بان شمع با چشم تیره رانه گداز و زجان شمع
--	--

غزل حافظ

سحر به بوی گلستان می شدم در باغ بچه گل سوری نگاه می کردم	که تا حویل بیدل کنم علاج دماغ که بود در شب تاری بر دوشی چو چراغ
---	--

روایت طایفه

روایت طایفه

روایت طایفه

کشاوہ ترکس دغا محرت آب رحیم زباں کشیدہ بر تیغ چو سز نش سوسن یکے حو بادہ یرستای صراحی اندر دست چسان بحسن دجوانی خیزیتن مغرور نشاط و عیش دجوانی چو کل سیمت سال	نهاد لاله حمر بجان دہل مہر دلخ دبان کشادہ مستاق چو مردم انعام یکے چو ساقی مستان کف گزینہ ایلخ کہ دست از دل لیل ہزار گز فرخ کہ حافظا نبود بر رسول غیر ملاخ
--	---

## غزل حرمین

زندگی درج سامان رفت حین دائے اس کے نیتاںدیم ما نورجاں در ظلمت آبا و بدان از بیابان رفت تا مجنون ما دل بامیدی دین دست سدا بوی عشق از جیب مجنون بر محو است شیشہا شد از می و دشر ستے نالہ عاشق نمی آید گوشش ادل سب دل گدا از دل حرمین	سج دجواب پریشان رفت حین عروج لیل بہار ان رفت حین چون چرخ زبردان رفت حین شوخی از چشم غزالان رفت حین از پی آہونگہ بان رفت حین این سنال کہ در یحان رفت حین نور چشم می پرستان رفت حین از چمن چمن خوش الحان رفت حین شمع بزم ما بیابان رفت حین
--	--

## غزل حافظ علیہ الرحمۃ

مباد کس چو من خستہ مبتلا می فراق خزیب و عاشق و مسکین فقیر و سرگردان کجا مردم چه کنم حال دل کرا گویم اگر بچناک من آمد فراق را بکشم فراق را بفرق تو مبتلا سازم	کہ عمر ما ہمہ بگذشت در بلا سے فراق کشیدہ محنت آمد وہ در دہائے فراق کہ داد من ستاند دہر سزا سے فراق ز آب دیدہ و ہم باز خونہا سے فراق چنانکہ خون بچکانم زدیدہ ہا سے فراق
--	--

من از بجا و فراق از کجا و غمزد کجا  
مرا گشت فراق وصال او حاقظا  
چو بلبل سحرے می زخم نوا سے فراق  
شکستہ باد بہ سنگ فراق پائی فراق

غزل حزن

ای نمک حسن تو شور نگد ان عشق  
تا روزگی سو فکندہ پرده اسرار را  
شورش محشر مید از دل دیوانہ ام  
در دل تغتیدہ ام آینه باشد خیال  
رنگ پر افستان من ہر ہوشہر با است  
ہر نفس از گلبنی ست شور صغیر بلند  
بلبل طبع مرا بیدہ گو یا مکن  
ستکرچہ گویم حزن دولت دیدار را  
زلت خم اندر خمت سلسلہ جنبان عشق  
می چکد از دامنست خون تسدید ان عشق  
صبح قیامت بود چاک گریبان عشق  
گرم تر از آخگرست ریگ بیابان عشق  
آہ فلک سیر من تحت سلیمان عشق  
نغمہ پریشان زند مرغ گلستان عشق  
این من و دوستان من کیست زباندان عشق  
دیدہ گھر سچ حسن لب شکار افشان عشق

غزل طالب

کرشمہ نازک و لب نازک و سخن نازک  
کسے کہ دید بنا گوش اوشی در خواب  
بعد نازکے لالہ زار عارض او  
ہنر سوزن اشکم فروزہ بر مشکان  
نکرد غمزد شیرین بہ پیشہ داد الماس  
چنان گداختہ جو ش جمال طالب را  
ز فرق تا بقدم ہجو طبع من نازک  
نیامدش بہ نظر برگ یا سمن نازک  
گمان مبر کہ گلی روید از چمن نازک  
کسیکہ بر تن او دوخت پیرہن نازک  
کہ لوح فتنہ ترا شیدہ کو کہن نازک  
کہ مہموشہ چوں طبع خویشتن نازک

غزل قوی

صحن چمن سست ز ہوی گل ضد برگ  
دماغ جگر مازہ ز جام بے مژہ است  
نرخس قدحی خورده بروی گل صد برگ  
این لالہ خور و آب زہوی گل صد برگ



آگاہ نہ باشد ز شکست قدح من  
رنگ از رخ خورشید پریدست حسا تا  
قوی جی دم صبح ست تماشای چمن کن

بر رنگ نخل دوست سیدی گل صد برگ  
پنهان نظری کرد بسوی گل صد برگ  
لبکشا و قدح دید بروی گل صد برگ

غزل قدسی

یارم ولی اما چه دل صد گز حیران و غل  
یار مرا ثبات قدم از کوی قاتل بگذران  
گو قاصدی از کوی تو بهر نثار مقدش  
بوی ترایک میجویم گر باد آید در چمن  
نازیم زندگ غمزہ را کن لذت دیدار او  
روزی قیامت هر کسی در دست گیر دنامه را  
برقع زخار من بر فلک یک جدم تا از صبا  
قداسی ندانم چون شد دسودا بازار جزا

چشمه خون در آستین شکی و طوفاں و غل  
سن سر سجید انداخته او تیغ غریبان و غل  
صد طفل اشک ز دیدم آمد بر دلبان و غل  
گل غنچه گرد و تاکه بوی تو پنهان و غل  
هر دم ز راحت های دل در دیده پیکان و غل  
سن نیز خاضری سوم تصویر جان و غل  
گرد فراموش از صبح خورشید تابان و غل  
او نقد آمرزش بکن من جنس عسیان و غل

غزل ناصر علی

از حیرت جمال تو ای آنده می گل  
چون کا روان مالہ بلبل روان شود  
بلبل شو بار کن ترک آستیان  
از رشته سر شک دل چاک دو عقیق  
اوتاب آفتاب رخس در چمن علی

بر شبی ست چشم پر آبی بروی گل  
شبم فغان کند چو جرس برنگلوس گل  
آتش فروز خانہ خرابیت خوش گل  
کردم بتار پنبہ شبم رفوس گل  
بر شبی ست چشم پر آبی بروی گل

غزل اسیر

تمنای لبست پیانہ دل  
بیادت می روم صبحی به گنزار

نگاہ گرمست آتش خانہ دل  
که لبیل را کنم پروانہ دل

شب از سودای زلفت نه گزیم  
اگر بر دید زلفت نشیند  
ز زخم و داغ اسیر بزم حیرت

جنون در ناله مستانه دل بخوا  
نگرد و آستانه بیگانه دل  
اکند تصویر با در خانه دل

### غزل قدسی

من لذت و سوختن تو بدرمان نفروشم  
در دل غم خیال گل روی تو خلیده  
صد جان بستانم که دهد و منت اندو  
صد خار خلد و در جگر لب نمک شایم  
کام دو جهان در عرض غم نستانم  
قدسی من در دامن عشق چو زاهد

کفر سر زلفت تو بایمان نفروشم  
خاری که بعد گلشن رضوان نفروشم  
دشوار بدست آمد و آسان نفروشم  
در باغ چو بلبل گل افغان نفروشم  
این تنش گرامی بکس ارزان نفروشم  
هرگز بکس پایی دامان نفروشم

### غزل کلیم

آتش دیگ هوس از دل سوزان گیرم  
خوابم نیست که از دیدنت از هوشم  
عرق تجلنت من سیل وجودم گیرد  
روشن سوختن از داغ ز دامن آموزم  
داد و خویش ز ایام چه می گیرد باز  
نتوان بود کلیم این همه در بند لباس

آب لب تشنگی از آهن و پیکان گیرم  
خوردنم اینکه سر انگشت بدندان گیرم  
فقر را که دادم کاب سلیمان گیرم  
دل بخالی دهم و زلفت پریشان گیرم  
حیف باش که بجز این ز دوران گیرم  
بهر اطفال سر شکی که دامان گیرم

### غزل مختص

ما چون قلم سخن بزبان و گر کنیم  
این خواری که برسد کوی تویی کشیم  
از خاکیان بغیر سر انگشتی خطاست

چون کار با بخت رسد گریه سر کنیم  
هرگز نشد که نقل بجای و گر کنیم  
باید با صل خویش چو زر گس نظر کنیم

روایت کنیم

پیش کسی بجا کہ مریم اکبر و  
دیدیم بس خلاص توقع تو دوستان  
مخلص ماریت پیدا دشمنیست

ایمان خشک خویش بدین آب تر کیم  
از مصلد ار سخن گذر و دور سر کیم  
کرد و ده تان بود ترک سر کیم

### غزل شتائی

امشب که در حضور تو مردانه سوختم  
از باد و لگا تو سیردن ز بزم وصل  
آن لب گدست ده برستی بجا ظلم  
غمهای او که برود دل حلت می زند  
در عاشقی جنون شتائی زیاد شد

صد داغ رنگ بر دل پروانه سوختم  
رفتم سرخوش و در میخانه سوختم  
آهی زدیم و سان و پاره سوختم  
الکون کجا روند که ما خانه سوختم  
چند آنکه داغ بر سر دیوانه سوختم

### غزل حافظ

این چه شریست که در دور تر سر کیم  
همیج شفقت نه برادر برادر داد  
مردمان روزی می طلبند از ایام  
و تران راهم جنگ است و بدل با  
البهان راهم شربت ز گلاب و قند است  
اسب نازی تند جروح بر زیر بالان  
پند حافظ شنو بخواجه بر دینگی کن

همه آفاق پیر از فتنه دهر سر کیم  
ایسج مهری نه پدر را پسر سر کیم  
مشکل ایست که هر روز بر سر کیم  
پسران راهم بدخواه پدر سر کیم  
قوت دایا همه از خون جگر سر کیم  
طوق نرین همه در گردن سر کیم  
که من این پند به از گنج و گهر سر کیم

### غزل شمس الدین تبریزی

چه حمد برای مسلمانان که من خود را ندیدم  
نه شریقم نه غریبم نه بحسبیم نه برکم  
نه از خاک نه از آبیم نه از بادیم نه از آتش

نه ترسا و پیو دیم نه کبرم نه مسلمانم  
نه از ملک سرو قیم نه از خاک خراسانم  
نه از آدم نه از حوا نه از فردوس نه از عظم

مکانم لامکان باشد نشانم بی نشان باشد  
 جز الاول بود الاخر بود الظاهر بود الباطن  
 و دینی را چون بدر کردم کی و دیم و دالم را  
 الا یا شمس تبریزی چهره استی درین عالم

نه تن باشد نه جان باشد نباشد عشق جانم  
 بجز یا هو یا من بود و گر چیزی نمیدانم  
 یکے نیم یکے جویم یکے خوانم یکے دانم  
 بجز سی و بد هوشی و گر چیزی نمی دانم

### غزل شخری

گفت جانان سومی ما بگذر بسر گفتم چشم  
 گفت بنما چیست چشم گفت ابرو نو بار  
 گفت بر میدارم از رخ پرده گفتم لطف تست  
 گفت جای من کجا لالتی بود گفتم بدل

گفت ترک جان کن دور مانگر گفتم چشم  
 گفت آبی زن بنجام ره گفتم چشم  
 گفت چشم خویش را گوین خبر گفتم چشم  
 گفت خواهم غیر ازین جای و گر گفتم چشم

### غزل شمس الدین تبریزی

مادر و جهان غیر خدا یار نداریم  
 درویش و فقیریم درین گوشه دنیا  
 ماست صبحیم ز میخانه توحید  
 با جامه صد پاره و با خرقه پشمین  
 گر یار وفا دار نداریم عجب نیست  
 ما شاخ و رختیم پر از میوه توحید  
 ما تم زدگانیم درین گوشه دنیا  
 بنگر تو دل خسته شمس الحق تبریزی

جز یاد خدا هیچ و گر کار نداریم  
 بانیک و بد خلق جهان کار نداریم  
 حاجت بے و باوه و خمار نداریم  
 بر خاک نشینیم و ز دین عار نداریم  
 مایه بجز حضرت خبثا نداریم  
 هر رانگد رسنگ زند عار نداریم  
 چون زارغ گداز بر سر مردار نداریم  
 ماجر هوس دیده ویدار نداریم

### غزل شرف ابوعلی قلندر رح

غیرت از چشم برم روی تو دیدن ندیم  
 هر یک زلف تو گر کمال داد و عامر بهشت

کوش را نیز حدیث تو بشنیدن ندیم  
 ای کاش که در کمال داد و عامر بهشت

کرستی دست و پدوسل تو از جانب شوق  
شرف گرد بادوز و بی زلفش ببرد  
تا قیامت نشو و صبح و میدان ندانم  
باور انیر درین ویر و زویدن ندانم

غزل مولانا روم علیه الرحمة

بسم الله ابتدای کلام من استین  
احمد مستلله باد جهک الکدریم  
دارند هر کس تو چشم تر حسی  
ایاک نعبد از سر صدق و صفا بچون  
در دار ملک حسن توئی مالک لرقاب  
داریم ره سخاک درت اهدانا السراط  
راهی که رهبران طریق تورفته اند  
الغمت منک مالک فضل علیه چون  
آواز عتاب گرد تو نباشی شفیع را  
یار بختی احمد و اولاد پاک و  
گرامضران دریغ ندارند لطف خویش  
مولانا روم گشت زین کجایم

رحمن والرحیم ترسم لخطایین  
قد لیس خیرک یارب العالمین  
رحمن والرحیم به بخش و خطا مبین  
فی اللیل والنهار وایاک نستعین  
در معرض خطاب توئی تا بدیدم دین  
استقیم من هویدی الی التیقین  
ما را دران صراط بدو راه الدین  
غیر غیب که هست ز مغنوب و احزین  
ما جمله گشت در صدد و سلک ضلالت  
یار بختی حسیه بر کار ما بعین  
یاران مستمع همه گویند آمین  
ستری که شد ز جمله اشعار باگزین

در این غزل

توئی در ملک عالم حسیه خسر و خویان  
جمالت مجمع باست چه مجمع جمع خوبه  
دبانت خیزد باست چه عجب و لکشب  
بسر زلفت سیکه هند و چه هند و هند و کافر  
چه خسر و بنده باشد چه بنده بنده عاشق  
چه خوی خوی خوی یوسف چه یوسف یوسف کنعان  
چه دلکش و لکش خرم چه خرم حرم حندان  
چه کافر کافر بر هنر چه بر هنر دهن ایمان  
چه عاشق مایق بیدل چه بیدل بیدل حیران

غزل جامی علیه الرحمة

<p>یا شجاع شمس یا آینه دلهاست این یا بگر گلدهسته بلخ چنان آراست این یا دوداد ام سیه یا نه گس شللاست این سبیل تر یا سمن یا خنبر سار است این یا لاله عید یا ابرو س یار است این یا فرشته یاری یا شیخ بی پرواست این یا دهن یا میم یا طوطی شکر خاست این یا گلستان ارم یا جنت الماوست این طوطی شکر زبان یا جامی شید است این</p>	<p>مارض است این یا تریالاحمر است این قامت است این یا الف یا سرو یا نخل مراد چشم تو جادوست یا آه دوست یا صیقل زلف تو زنجیر یا قلاب یا مشک ختن یار باین طاق است یا محراب یا قوس فتح یار باین خرشید تا بانست یا ماد تمام حقه لعل است یا سحر چشمه آب حیات اگوی تو کعبه است یا خلد برین یا بوتان قمری یاخ چنان یا بلبل بی خانمان</p>
---	---

غزل مسیح رحمت الله علیه

<p>قبله حاجات عالم یا رخ نیکوست این یا نهال باغ جان یا قاست و بجز است این خنده صبح قیامت یا فردغ دوست این ساحر سحر آفرین یا زگر گس جادوست این یا کند عنبرین یا پیش جادوست این پیر یا طول امل یا کامل خوشبوست این</p>	<p>طاق محراب دعا یا خردم ابروست این یا قیامت یا بلایا فتنه آشوب شهر پیر تو نور تجلی یا شعاع اقدس است کافر و مؤمن گذارد ظالم و مظلوم گشت حلقه فقر اک چشمش دام چین و لفریب نسخه خواب پریشان رشته عمر مسیح</p>
--	---

غزل حزین

<p>داریم گریه بے تو چو دینا در آستین از شرم ساعدید بیضا در آستین در دست سیمه دارم و دینا در آستین در راه تیغ ناز تو جانها در آستین</p>	<p>کوتاه ماند دست تمنا در آستین تا صبح حشر پرده نشین است همچنان روشن چراغ مسجد و میخانه از من است دارند غامی چو حشرین نیازمند</p>
--	---

غزل برہمن

بہار آمد نظر بر سبز و گل می توان کردن دور و زمی داد عیش و کامرانی میتوان داد ہمچنین حسن عمل زاو طریق ساکان باشد نظر حاصل ہر چیز ہی بباید مرد عارف را زنا ہوار ہی دنیا گذر کردن بود اولی	بگلشن آشیان مانند بلبل می توان کردن ز فکر و درین روزی تغافل می توان کردن واغتها با سبب توکل می توان کردن زہر جزوی نظر بر شستہ بکل می توان کردن بر ہمن ہر چیز پیش آید تحمل می توان کردن
---	--

غزل بچہ

ہر دم مشو سوار بقصد شکار ہمن کوناہ گشتہ از ہمہ جا رشتہ امید شد سینہ چاک و سوزن بزرگان شود ز نگار گیر آئینہ گر در بغل خیم گر مست بسکہ بزم از سوز دل کلیم	آتش مرن بخت ازین تہسو ہمن از بسکہ روزگار گرہ زد بکار ہمن چون رشتہ سر شک نیاید بکار ہمن از بس مقتدرست دل پر غبار ہمن شمع از دو سو گداختہ بر فراز ہمن
---	---

غزل شمس الدین تبریزی

مالک الملک لاشکر یک لہ عاشقان جان و دل شاکر کنند مستطین یافت در شب معراج صوفیان گر بہشت می طلبند باغبان قدیم لم یزل طوق لعنت فگند بر ابلیس مومنان را نعیم شد روزی خوش درخت در میان جنان	و خدا لا الہ الا ہو بر در لا الہ الا ہو خلعت لا الہ الا ہو ذکرشان لا الہ الا ہو صفتش لا الہ الا ہو حیرتش لا الہ الا ہو برکتش لا الہ الا ہو میوہ اش لا الہ الا ہو
--	---

شمس تبریز گر خدا طلبے	خوش بخواب لا الہ الا ہو
غزل جامی علیہ الرحمۃ	
ای دل من صید دامن زلف تو زلف تو بالاسے سردار و مقام بند شد در زلف تو دلہا تمام داو تشریف خلا سے بندہ را لائق رخسار گل رنگ تو نیست رم کنند از دامن مرغان و دین عجب صبح اقبال ست طالع نہیں	دام دلہا گشت دامن زلف تو بس بکند آمد مقام زلف تو دام بند آمد تمام زلف تو زلف تو اسے من سلام زلف تو جز نقاب مشک نام زلف تو جانب آرام آرام زلف تو بندہ جامی راز شام زلف تو

غزل حافظ رح	
مضطرب خوش نوا بگو تازہ بتازہ نو بنو با صنیعہ لبے خوش بشین بخلو تے برز حیات کے خوری ار نہ دامن می خوری شاہد دلربا می من می کند از برای من ساقی سیم ساق من مست منم بیار پیش باد صبا چو بگذری بر سر کوی آں پری	بادہ دلکشایجو تازہ بتازہ نو بنو بوسہ ستان یکام از د تازہ بتازہ نو بنو بادہ بخور بیا د او تازہ بتازہ نو بنو نقش و نگار رنگ و بو تازہ بتازہ نو بنو زود کہ بر کنم سب تو تازہ بتازہ نو بنو قصہ حافظش بگو تازہ بتازہ نو بنو

غزل حافظ علیہ الرحمۃ	
این نر ابرو دست نوشتہ مست خدا پرست بس ہلا گشت دلم بحر تجلے رخت ہر کہ دیدست رخت را چہ ملاک بشیر ہر کہ بی عشق بمیرد یقین مردار است	کہ سر نامہ نویسید ہمہ جا بسم اللہ یکدم از بہر خدا روی تا بسم اللہ ہمہ خوانند بروی تو دعا بسم اللہ نیست بر مردہ مردار و د بسم اللہ



کشته مسدود بپیری همه ابواب نشاط چند ارچشم کنی با من دلخسته تنگ صحبت یار با غیار چو دیدم غمناکم عاقبت هست محمد جو شفیق یار ب	شد قیامت به در توبه بیا بسم الله که جو ابرو سحر صلیحت بیا بسم الله لنظ لا حول یا غیار رو بسم الله حافظم ساز بدینا همه جا بسم الله
--	--

## غزل پیر انصاری شیرین

ای ز دردت بید لا ترا بوی دران آمد صد هزاران آنچه موسی هست در هر گشته سینهها بینم ز نسوخته تو بریان شده عاشقانت نعره فقر فخری می زنند صد هزاران عاشق سرگشته بینم ادا پیر انصاری از شراب قی خورده جرعه	یاد تو مرا عادتست از مونس جان آمده رب ارفی گو شده دیدار جو یان آمده دیدم با بینم ز درو عشق گریان آمده بر سر کوی ملامت پامی کوبان آمده در بیابان غمت الله گویان آمده آنچه مجنون گرد عالم مست و حیران آمده
---	---

## غزل سعدی رح

ای ماه عالم سوز من از من چو ارنجیده یک شب ترا همان کنم تا جان دل تران کنم ای جان من جانان من بر من نگر سلطان من من عاشق زاده توام از جان وفادار توام من عاشق دیوانه ام اندر جهان افسانه ام رنجیده رنجیده از من گنه چه دیده بنگر ز عشقت چون شدم سرگشته و مجنون شدم گر من بگیرم در غمت خودم فکد در گردنت ای سر خوش بالای من می دلبر رعنا می	وی قمع شب فروز من از من چو ارنجیده جای تو در جهان کنم از من چو ارنجیده یک شب بیامان من از من چو ارنجیده ما زنده ام یار توام از من چو ارنجیده تو شمع و من پروانه ام از من چو ارنجیده و ام گنه بخشیده از من چو ارنجیده چون لاله اول پر خون سدم از من چو ارنجیده فردا بگیرم دامن من از من چو ارنجیده لعل لب من حلوا می من از من چو ارنجیده
---	---

من سعدی دخواہ تو ابرج تو چون باد تو

من یار نیکو خواہ تو از من چہ رنجیست

### غزل حزن

م دق از چمن مستانہ پیراہن قبا کردہ  
بہ غزنو بہار از حطر گیسو عطر انگستہ  
خوالان حرم را سر بصر ادا دہ از دشت  
زمی میج تبسم در لبست رتک شق گشتہ  
ز خط غبریں خورشید را در شک تر لبستہ  
گریبان چاک و سرخوش بجز کوس نام می بکت  
کیا ببا دل ز ستور گفتاویت در نگاہ خفتہ  
بکت تیغ تغافل طرفہ دامن بر میان بستہ  
دہن را در لطافت میج گرد آب بقا گشتہ  
ز ابر و زخمہا بر تارک تیغ قدر رانندہ  
کنندہ ناز و در گردن ز کا کل مست رعنا  
حرامم باد بی لعل تو ذوق می گسارہا  
حزین از ہر سر موسی روان دارد شہنا

چو بوی گل گدشتی تکیہ بر باد صبا کردہ  
دماغ غنچہ را از بوی سنبل متکا کردہ  
نگاہ سرمہ سارا آہوی دست خطا کردہ  
صبوحی زن بر نگ صبح پیراہن قبا کردہ  
ز زلف پر شکن صد عقدہ در کاوسہا کردہ  
چو گل بر پیراہن بند قبا می ناز و اکردہ  
تبسم را چو میج نکست سے نشہ را کردہ  
ز خون بیگناہان کوی خود را کر بلا کردہ  
مگر معنی بہار کیے دیوان ادا کردہ  
بمترگان رخنہا در سینہ تیر قفسا کردہ  
بتقریب نگہ چشم سیرہ را نکستہ زاکردہ  
بجای باد و خون در ساغرم ساقی بجا کردہ  
نمیدانی کہ مہرگان تو با جانش چہا کردہ

### غزل شہرت

خدا یادیدہ اہم را بروی ابر نیسان دہ  
گہر مار از چشم ابر نیسان آبر و دادی  
سواد دیدہ را آئینہ گیتے نما کردی  
مراکز بی وجودی کیجہاں گم گشتہ دام  
چو شہرت کے دماغ سایہ بال ہکا دام

سر شکم را گہر کن گریہ ام با موج عمان دہ  
باطفال سر شکم طالع اشک تیغیان  
سوید اسے ولم را روشنی از نور عرفان دہ  
اگر خواہی کہ پیدای دہی از لطف پنهان دہ  
سر شوریدہ اہم از ہوا سی خویش سامان دہ

## غزل حافظ علیہ الرحمۃ

از خون دل نوشتم نزدیک یاد تو  
 ہر چند کا زودم از وی نبود سووم  
 دارم من از فراقت در دیدہ حدیثا  
 پر سیدم از طیبہ احوال تشنگی  
 گفتم لماست آید گر گرد و دست گردم  
 یاد سبا ز ما ہم ناگر قتاب برداشت

انی نایت و نہر من ہجر الیامہ  
 من جرب الجرب حلت بہ التذمر  
 لیس الذبح سینے ہزارنا العدمہ  
 فی قربا عذابا من بعد ہاسا  
 واللہ ما را یا صاحب بلا مالامہ  
 کالتمس والفضل اطع من العما

حافظ چو طالب آمد جامی بجای تیرین  
 حتی بذوق منہ کاما من الکد

## غزل عرفی رح

کردم ز شراب ناب تو بہ  
 سے ساختمش بباد و مزوج  
 در لفظ شراب چون بود با  
 در نفس بباد و چون شریک  
 مستانہ اگر رود و سمنم  
 کہ عرض کنم زمان سستی  
 کہ داوند اتمم بسنجند  
 سے دیدم و بیچ و تاب خورم  
 تا باد و بخواب ہم نہ بینم  
 ہر دم ز نشتا لُح گما ہم  
 صد فوج گنہ گشت بہ یکدم

در کردہ تا صواب تو بہ  
 بے خستگی از گلاب تو بہ  
 باشہ لبے ز آب تو بہ  
 صد بار ز شہد ناب تو بہ  
 پایم کند از رکاب تو بہ  
 از تشنہ کند شراب تو بہ  
 ز اسلیب کند مذا ب تو بہ  
 از خورون پیچ و تاب تو بہ  
 شاید کہ گشت بزد آب تو بہ  
 صد پرو کند یکہا ب تو بہ  
 چون تیغ کشد قرباب تو بہ

غزل احمد رح

با جمال خویش پیدا کردہ

حافظان راست و شیدا کردہ

با نصیب خود را نہ یاد کردہ

کادہ شیدا و شیدا گما ہے نمان

کرمات ناموس را بکشید  
 پرده لا موت را واکرد  
 احاطت خان را کسرت و حدیث داد  
 مارمان را دیده بیناکرد

دل تو به کنان و نفس گوید  
 در عهد شباب تو به کردم  
 در کشور هفت مشرت انگیز  
 میلم بفتیان و شیدن ادلی ستا  
 لب و هر ترانه چند ریزد  
 حسن تنک بتان چه بنیم  
 از ده گور مرگ باز گشتم  
 در حالت بیم موت کانه م  
 راندیشه مرگ تو به کردم  
 چون محبت یافتیم ز تشویش  
 تو تو به نشدم که خانه فسق  
 زین پس من در دولت جبارت  
 از هر که نه اهل شرم بریز  
 کروت همه گوش دل به بند  
 کز دو ملک سوال می کن  
 عرفی چه کنی تو به نایبش  
 مخروش که تائب از شر اعم  
 از تو به مثال تا بگرد  
 منت است بر که نه می که کردی  
 سخی سال نه نفس معیبت ترا  
 بر کس نه دزد کیسه با جبر

از تو به به صواب تو به  
 ایمن بود از شباب تو به  
 که دید که بنو اب تو به  
 زاهنگ سینه و رباب تو به  
 از ریزش این لعاب تو به  
 از ویدن آفتاب تو به  
 تا گفت همان بتا بس تو به  
 پیدار شود ز خواب تو به  
 وان را نکشم صاب تو به  
 که صحبت به صواب تو به  
 به شبیه کند خراب تو به  
 در صحبت مشیخ و شاب تو به  
 در هر چه نه در کیتاب تو به  
 با هر که گفت خطاب تو به  
 من کرده ام از جاب تو به  
 هشداد که شد خراب تو به  
 ناگه شود و مشرباب تو به  
 به مغیر تر از جاب تو به  
 زاب رود هنر بکار اب تو به  
 اکنون بوی شش تیراب تو به  
 تا تگسلد از طناب تو به

بیت و در آشتی رسوا کرد

الحمد بکار و در شش خود

این بسکہ باستین رحمت	را ند ز رخت کباب تو بہ
ما تو بہ ہر دو دست کردیم	از مکتد اجتناب تو بہ
این بسکہ و بال با نگرود	در کش کش حساب تو بہ

### غزل حافظ

احد اسامع المناجاة	صمد اکافی الہاماتے
زیر و بالاسے تو انم گفت	حالق الارض والسمواتے
حاجت خویش از قومی خواہم	زانکہ قاضی جملہ حاجاتی
ہجہ پستیدہ از قوتیہا نیست	مالم التہ و الخفیاتے
شکر فضل تو کے تو انم گفت	حافظانے جمع حالاتے

### غزل شمس الدین تبریز

یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی	برگزیدہ ذوالجلال پاک بی ہمتا توئی
نازمین حضرت حق صدر ید برکات	نور چشم انبیا چشم چراغ ما توئی
در شب معراج بودی جبریل اندر رکاب	پانہادہ برسہ یر گنبد خضر توئی
یا رسول اللہ تو دانی امتانت عاجز نہ	عاجزان را رہنما سے جملہ را ما توئی
شمس تبریزی چہ دانند نعت ینغیر زہر	مقتطفہ و مجتبے وسید اعلا توئی

### غزل مولوی جامی رحمۃ اللہ علیہ

یا رسول عربی شاہ سواہر دینی	بسیل مکہ و بطنی و سہیل مہنی
در حریم حرم خاص تو جبریل عالم	کمترین بندہ در گاہ اولیہا قرنی
تو کہ در باغ رسالت چو قدرت سرور	سہ و باغ ملکوتی و گل یاسمنی
نسخ بران رو نہ کن و خاک و تر جا	زانکہ تو بلبل آن باغ وفا فی حینی

### غزل قدسی

مرحبا سید کی مدنی العربی  
 سن بیل بجمال تو حجب حیرانم  
 نسبت نیست بذات تو بنی آدم را  
 نسبت خود بگلست کردم و بس منتظم  
 ذات پاک تو درین ملک عرب کر و ظم  
 چشم رحمت بکشا سوی من انداز نظر  
 نخل بستان مدینه ز تو سبزه بیدام  
 ماهمه تشنه لبانیم و تو فی آب حیات  
 شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت  
 سیدی انت حبیب و طلیب قلبه

دل و جان باد خدایت که محب خوش طبعی  
 اندک اندک چه جالست بدین برالبعی  
 بهتر از عالم و آدم تو چه عالی نسبی  
 زانکه نسبت بسگ کسی تو شدی ادبی  
 زان سبب که مدد قرآن بزبان عربی  
 اسے قریشے لقبے با ستنے و مطلبه  
 زان شده شهر و آفاق بشیرین طبعی  
 لطفت فرما که ز حدی گذر و تشنه لبی  
 بمقامیکه رسیدی نرسد هیچ نبی  
 آمده سوی تو قدسی بی دربان طلبی

### مغزل سعدی

لاله رخا سمن بر اسرودان کیتی  
 هر چینه که رسته تر گس درسته بسته  
 دام نهاد و میردی مست ز باد میرد  
 آبروی تو چو ماه نو برده ز ماه نو گرد  
 سعادی / غلام تو مست شد ز جام تو

سنگ لاشکر آفت جان کیست  
 قدرشکر شکسته خنجر و بان کیست  
 تست کشاده میردی سخت کمان کیتی  
 آفت جان من مشوقته جان کیتی  
 جام می بد و با و روح روان کیتی

### مغزل حضرت امیر خسرو

ای چهره زیبای تو رشک بتان آذری  
 آفاق ما گردید ام مهر بتان در زید ام  
 تا نقش می بندد فلک کس را نداده این  
 برگزیناید در نظر صورت زودیت خوشتر

هر چند و صفت می کنم لیکن ازان بالاتری  
 بسیار خوبان دیده ام اما تو چیزی دیگری  
 حوری ندانم یا ملک تو ز بد آدم با پری  
 شمع ندانم یا قمر یا زهره یا مشتری

میں تو شدم تو من شدی من تن شدم تو بیا شدم	تو اکر چہ چہ چہ گویم بہتری حقا عجائب دلبری
تو اکر چہ چہ چہ گویم بہتری حقا عجائب دلبری	این جان دول تہودہ نیست رسم دلبری
عزم تماشا کردہ آہنگ محسوس کردہ	آن نرگس شہلائی تو آدرودہ رسم کافی
سالم ہر دنیا ہی تو خلق جہان شیدا می تو	باشد کہ از ہر خدا سومی غریبان بگری
خسرو و غریب ست و گدا افتادہ در شہر تماشا	

## غزل

شاد کی سپاہ کی یار کی سخن کی	ہر کی و ماہ کی یار کی سخن کی
دلبر جاودان کی جلوہ گردان کی	مخے و ہم حیان کی یار کی سخن کی
قائض جملہ تن کی جابل مردوزن کی	ایندہ پیش من کی یار کی سخن کی
سنگم بینہ کی بادشہ و گدا کی	بیدل و دلربا کی یار کی سخن کی
ملت و مذہب کے باجمہ مشربم کے	نالہ زار ہم کے یار کی سخن کے
سرور اولیا کے خاتم انبیاء کے	در ہمہ جا خدا کی یار کی سخن کے
نغمہ ساز مایکے باجمہ راز مایکے	راز کے نیاز کی یار کے سخن کی
فرہم جہان کی روز و شب مکان کے	ہدم دولتان کی یار کے سخن کی
خواجہ و سر کی مقصد اصفیاء کے	حضرت مصطفیٰ کی یار کے سخن کی
صدر شریعت کی قطب طریقہ کے	مہر حقیت کے یار کے سخن کی

## غزل رنجوری

نوبہارست جنون چاک گریبان مدد	آتش امنا و بجان جنبہ دامن مدد
گرمی عشق تہی در جگر آتش افروخت	تشنگی سوخت مرا ای لب جانان مدد
راہ گم گشتہ پیا آبلہ و منزل دور	خارجہ امدادی خضر بیابان مدد
جامہ سے ناب بدست تو تغافل تا چند	بخشتہ غمخوری می ساتیستان مدد

بهر تفریح دل و ضعف جگر می نماید  
مطریع ساخته بیدار تر از رنجوری

پسته لب مدوی سیب ز نخندان مدوی  
خروین فخر جهان مرشد پاکان مدوی

### مستزاد رومی

هر لحظه بشکل آن بت عیار برآید - دل برود نهان  
آن یار چون بود که می کرد شبانی - اندر یار بینا  
که لوح شده کرد جهان را بد عاقبت - خود رفت کشتی  
یاد شیف شده از مهر فرستاد میس - آن جلوه کرالم  
یونس شده در لیلین همکفت - بدریا از بهر ثبات  
خود کوزه و خود کوزه و خود گل کوزه - خود زنده بود  
خود گشت صحرای دی و ساغر ساقی - خود درم فتن  
نیانی که همین بود که میگفت انا الحق - در صورت  
این جامه همین بود که می آمد می رفت - هر قن  
رومی سخن کفر نگفته مست نگوید - میسر مشویش

هر دم لباس دیگران یار برآید - که پیر و جوان  
وز چو پسته به بر صفت یار برآید - زان سخن گمان  
که گشت خلیل و زور ناز برآید - آتش گل اندان  
در دیده یعقوب چون اوار برآید - با دیده عیان  
موشی شده جوینده اوار برآید - بر زور روان  
خود بر سر آن کوزه خریدار برآید - شکست دروان  
خود آن می و مرست به بازار برآید - شود دل جهان  
منسور نبود آنکه بران دار برآید - نادان بگمان  
تا عاقبت آن شکل عرب دار برآید - دارا جهان  
منکار شد و آنکس که بانکار برآید - مرد و جهان

### مستزاد

خود نقد خدا از مخزن اسرار برآید - خود گنج عیان  
در کسوت ابرسیم و پتقم آمد و پنبه - تا خلق بچو  
ورعین تبان خود است که خود را به پست - خود را به پست  
در موسم نیسان زماشند شوی دریا - در لیلین  
خود بزم شد و خود و خود ساغر و سا - خود به خراب  
خود بر تن خود تیغ جواز در سر قهر - خود در غم

خود بود که خود بر سر بازار - برآید - بر خود و گران  
خود بر صفت جبهه و دستار برآید - لبس همگان  
خود گشت بت و گاه پرستار برآید - خود صانع  
از بحر بشکل و در شهوار برآید - در گوش شهبان  
خود می شد و خود از خم خمار برآید - خود کوزه کمال  
خود بر صفت مردم بیار برآید - خود قافه خوان

### مستزاد قاسم



چوں خسرو جهان سوار ار برآمد ز نوادر دکان  
 باناز و نزاکت سبهاں کردگو ہی - از وید و حاو  
 خود خواست کہ ہر شاہ پڑا ز تور نماید - بہر بہر تاتا  
 خود کو دنیا مسی و از بہر عداوت - خود گشت مرد  
 ار بہر نفع خواست سگر کردن و دیرا گشتی طلب  
 خود بود کہ می آمد می رفت بہر باب - در پردہ مخفی  
 خود خواست کہ از دار ستا خلق سیاید ز خود گشتی طلب  
 خود بوج شد و جان نہ تن خاک بنودہ خود کاہن آن  
 کہ روی خود آناست و شد یوسف کنعان ز محبوب  
 خود می شد خود ساغر خود دہائی یوسفی خود حیرا  
 دادہ سخن گشتن و قسم نہ محارست از وید و جان

بر ہر سہر سہراں خریدار برآمد - نقد نگران شد  
 قسیر حمال کرد و بانا برآمد - با آواز دان شد  
 خود گل شد و طبل شد و گلہ ار برآمد - خود با خزان شد  
 خود صورت میاں و شمار برآمد - خود دام کشاں شد  
 خود را گشتی شد و بخار برآمد - خود بار طوبان شد  
 گاہی بچاں محرم - ار برآمد - بگا کہ میاں شد  
 خود گشت سقیم و تن بیمار برآمد - خود لا کہ کناں شد  
 خود مادر و دختر شد و دل ناز برآمد - خود گو کہ کناں شد  
 خود گشت زلیخا و طلبکار برآمد - خود طعنہ زن کناں شد  
 خود مست شد و ساغر سہر شارب برآمد - خود و در دکان  
 منصور چہاں ر سہراں دار برآمد - سالار چہاں

مست و احسام

آن کیست کہ قہر بر کند حال گہ از دہر شای  
 ہر چند نیم لائق نگاہ ساطعین - بودیم ہم پر  
 بر خیز من گل بار سید ختمہ کندست - یعنی کہ در کیش  
 تا چادر رخدان تو شد مسکن لہا - ای دیو سہر  
 اندام تو در بند قبا تر طلبنا شد - الا کہ بدوزند  
 بر شہر جن حسن تو کر سیدہ نخواہد از این محاسن

اگر نخل طبل چہ براد صبار - خستہ نہ دہی  
 شاماں چہ حجب گر بنوازند گہ از گاہی - نہ دہی  
 چہیست کہ تجوہ بود و ترک خن را ہند و سیاہی  
 صد یوسف گم گشتہ فروست شما را در ہر کشتی  
 از لالہ سیراب شد تو قبارا - و رخچہ کلاہی  
 بر بجز عیب نبود دست قضا را حاجت بگاہی

بحر طویل

دوش رستم سوی بازار بستہ دیدم و خوشخوار و گیسو چوسیدہ مار زودہ حلقہ بر خنار  
 چون رخ منتاب بدن صاف چو سیاب دابروی ہی محراب بر رویہ عطرہ پست کر

موی مگوئی دلم برود بجا دوی من عیس و پارا - ناگهان سوی من آن دید بچندید و رشید  
 مرا گف کجائی دپرائی تو جگر ریش نکودار دل خویش خنم مرهم برش کنم چاره شمارا بگفتم دی  
 دلبر جانی بخدا جان جهانی تا اند باد جوانی سرخوش باش زمانی گویمت راز نهائی که کنی گوشت  
 رسد بهت کین بزم چو فردوس مرا گیر در آغوش تنوم از چو دوی بهیوس تنو عقل شمارا +  
 آن پری چهره بصد مهر مرا برد بخانه بزم آراست شهبانه بهر چنگ چنانه تیسنه رادوی کشاده  
 بمن دل تنده داده دست بردست نهاده چون شده چاک دماغم زمین رفت بجانم ازده  
 پا حاکم کشیدم بر سر گنج بریدم قفل است بکلیدم نازگی یافته جانم پیش ازین قصه چه خوانم لذت یابی

### محسن خواجہ حافظ علیہ الرحمۃ

در عشق تو ای صدم چاهم	که هستی خویش در گانم	معروض کنم سفته راری	و مہات کہم خوشا ہاری
ہر چند کہ زار و ناتوانم	گردست و دہر ہر ارجانم	تشریف دہد در آستیانم	
در یای مبارکت فشانم		ہر چند سنگری ترا فوست	کم مکن لوحا کا این یکوست
ای بستہ کرد ز در و در یک	بر خون تمام ترک تابیک	کہم کہ دلت ز آہن دروست	آخر سرم گذر کن ایدوست
در مسکن افکس الما ایک	اگر فائہ محترست و تا یک	الکاد کہ خاک آستانم	
دو دیدہ رو سنت فشانم		من از تو بجز وفا بگویم	بیرون ز گل و خار بگویم
فقط کہ چو شقیقہ بزاری	دین ایس ہا حرمت سپارم	الارہ بند مسک نہ بگویم	اسرار تو پیش کس نگویم
بزدل رفیم و فغانگاری	تو خود سر وصل مانداری	اوصاف تو پیش کس نخوانم	
من عادت بخت خویش دادم		گیرم زہر و فاکشودم	تا مہر مہر فسد و دم
عمرہ تو زندہ بتیسرم	کز ترک فلک کند انیسرم	نہو ویرانی پیست نمودم	آخر نہ من تو دوست بودم
لدم بود ز تو گزیرم	من ترک وصال تو گیرم	عہد تو شکست من ہانم	
الا بفراق جسم و جانم		کر سر بری سنج تیرم	از کوی و مات بر خیرم
بخت کہ از سرنہازی	در حشرت چو تو نہوانی	و زانکہ کنی تو ریز بزم	من سرہ مہر تو سہر بزم

الاکہ برودا ستونم	آنا کہ سال محمد حسین	حراد مراد مس پور
گر گزوم بہ بیس جیلے	ہر یک نصفہ اور سیلے	جاکس انچوں ہویند
مر تو کسم غیر سیلے	منزل ہم از مای لیلے	گرام نور سہم گویند
ملک عرب و عجم ستانم	فریاد مراد اور دانم	
مئی زسل تو دسل تادانی	انتم صبادر آمد ویت	آستہ تیر دل جو ویت
ہاں اخطار و گوعیانی	ہر چند نمی رسم گویت	تسیت کہ مراد ویت
سہل است ز غایت سن مراد	زوری بسلک می رسانم	

### قطعات

ای کریمی کہ از حائے غیب روستان را نجا کنی محسوم مبارتی نفس پر پیش لب بروم بے پروغما دم ز غایت کیم چشم عبرت بر کشاد حال تانکر پروہ داری بکند طمانی کسری عجب ایسی کہ اور در گاہ می طلبے فکر مال و منال و حسمت و جاہ سازانیاں مال حال چل سول بخت سال خرم دل نیکو مار و بخت ز کوس چش ہی منی نزار و او کہ بجز کسی کہ خایست نصیب	یاب زخم و کور پسند تو را چشم کشت کی الہ بافتند سیاہ روح القدس اگر دشن از قبسہ یارم و پرورد جنگست سحر گمان کہ یارب در دولت خست بسیار خست منصور و مشرف	ببر و ترسا و طیفہ خور و اری تو کہ باد تمنان نظر و ارستے برای پوسہ ز ترک دیب پرستیم را برش نہاد و زمین جو سیدم تا چسان ز گردش دہن گواہ شوم چند نوبت میزند بر گنبد افراسیاب فرخ و عیش او فرسے و طرب ہر بگنجد او ساعری بطلب یاب ندہر دیتی بر قرار و بردوام اصل ثابت ہل لاتی تخت عالی بخت ز حضرت اخدی لا الہ الا انت یقین مایکہ تا پیر و منصب و جاہ
---	---	--

لبود اندر دین خود پادشاه نشین  
آخو بیامد و در آن زمان اید پدید پوش  
ماد از تیر تر گشت نه کار و چاره بود  
اے باد بیا اگر تو اے  
از من خبر سے بسند یارم  
می مرد و استیاق میگفت

چون سوز دل که دلبر و دلکش میر  
مس علم مطهرم که بر تیر خوش میزد  
زخم نیا چون برابری گشت میزد  
از دوست و فدا و مهربانی  
کو سوخت دل تو دور نهایی  
ای اے تو حرام زندگانے

### رباعیات

ای آنکه بکاک خویش یارینه توئی  
کارین پیاره توئی بسته شده است  
یا رب بر ماست رسول التقلین  
عیسیان مرا در حصه کن در عرصه  
کل گفت که من ز بهیابی دارم  
رنگم ز محمد ست بویم ز سطل  
یا رب بکلمات شمره جیلانی  
کن باطن ما یک بعد جلوه او  
یا رب تو چنان کن که پریشان نشوم  
بی منت مخلوق مرار و زری ده  
اجی خالق هر طبعند و هستی  
ایمان و امان و تشدد رستی  
تا آبا ز کرم بر من در ویتل نگر  
هر چند نیم لائق بخشایش تو

وز دامن سبج نمایند توئی  
بکشای خدا یا که کتابینه توئی  
یا رب بغزاکند و بدر حسنین  
نیمی بحسن بخش و نیمی بر حسین  
بار و رسول همیشی دارم  
خلق حسن و خوشه سینے دارم  
هماندر کرم و فضل نثار و ثانی  
آلوده کس بغرض فسانے  
محتاج برادران و خویشان نشوم  
تا از در تو بر در ایشان نشوم  
بخشش چنین عطا کن رستی  
علم و عمل و فقه و اخ و دینی  
بر حال من خسته و در لیس نگر  
بر من مگر بر کرم خویش نگر

کونکر با اتفاق اصحاب  
در موعود که کم یاد کتاب  
بیل از چمن خرم و دایه  
گای بخوان گل و گیاه  
ز با عالم اعدا اگر نظر بخشد  
از ان بهشت که کجی بود و گشت  
از در دست و پا دم کند و دست  
که قطره این آتشین جگر بخت  
با دوست نشین و با دو عالم  
بوی از بستان سرو گل و گل  
بهر لب و چهره و دست و پا  
تو از سر و دست و پا و لب



## شاه جهان آمد منوم تره بهر چهار بیگیا ت بواست و او دادا

تو بادشاه جهانی جهان زد دست بد  
 اگر حیات نباشد جهان چه کار آید  
 شاهان در رخ بده و دلارام راند  
 از دست یک تار نه و در با بسز وید  
 اسی باد مصایر همه آه رده تست  
 باورده کسی رس که ورد می دارد  
 بر رسولان بلای با شد و بس  
 به خوش بود که یک یک کرشمه دو کار  
 راستی موجب رضای خداست  
 شنیده کی بود مانند دیده  
 ابیات مفرد است

بسم الله الرحمن الرحيم  
 ریت قرآن بخدا سے عظیم  
 برگ درختان سبز در نظر ہو بسیار  
 قیمتی جسم نسیم نسیم و نسیم  
 عاشق تنده ام بر رخ زیبای محمد  
 شد زان سر من خاک کف پای محمد  
 اندر دو جهان قبله ما کوئی محمد  
 مارا بنود کعبه سبز کو سے محمد  
 هر کس باز روی خیال محمد است

که بادشاه جهان را جهان کرد گیرد  
 جهان و حیات همه خوفاست  
 پیل میاید و پسر کن اسبیت تا  
 اگر ساقی تو باستی میتوان خورد  
 رات عاشقان رشاش آب  
 بودیم به پیله با هم پیشه و تمس  
 تصنیف استغفار نیکو کند میان  
 چه نیست حاکم ابا عالم یک  
 رموز عاشقان عاشق بداند  
 عاقلان در بی نظمت شود  
 بسم الله الرحمن الرحيم

اعظی اسم است عظیم و حکیم  
 بسم الله الرحمن الرحيم  
 هر دو تنی و در نیست معرفت بگو  
 رشتن بهما گشت زایای محمد  
 سود از ده ام در غم سودای محمد  
 بگزیده ام از کون امکان و بی محمد  
 محراب لجان خیم ابروی محمد  
 باغ هست و صفت جمال محمد  
 مقصود ما محمد و آل محمد است

جهان خوش می یکس میات می باد  
 فدا طلب کرد که آخر فاست  
 محمد عجمای حضرت المثل  
 آنقدر شکست داند باقی نماند  
 بر سر خندان آدم هر چه آید بگذرد  
 باور دستان هر که در افتاد و افتاد  
 بواست جابلان باشد ضو شوی  
 ذوق حسن در خاطر بلبل نمیرود  
 روز پر کاله و ناله بر گردون  
 محبت با شمس

بسم الله الرحمن الرحيم  
 هست کلید در گنج حکیم  
 شفیع ملاح سببه کریم  
 خورشید غل گشت ز سیمای محمد  
 از روز اول داشت چو سودای محمد  
 مجنون جهان گشته ام از بوی محمد  
 مارا بنود قبله بجز روی محمد  
 ختم رسل و صفات کمال محمد است  
 در سر مرا به پیشه خاندان محمد است

امید از حد ای وصال محمد  
علی نام هست و منم علام علی  
قله دیں مدوی کینه ایان مدوی  
را آب چشم گل شد بر آه عشق سرمد  
ماند دل بیرون کم غیر خیال یار  
ای یری از رخ بر آنگن طوطا را  
ایچمین آشفته و در هم نبودی کلام  
کو گوگما و گرچه نود سدر ادا  
ارسلان خانه زین سر آرد آقا  
حد صحن باغ اینده سرخی از گل  
صراحی می تاب و سفید نزل  
عصر عشق تو ام جانشی در دوست  
بست با تکیه و گرچه باغ آراست

جراح مسجد و محراب  
نیز از دهن گرامی خدا می آید  
شب غم که لایق آن بود که نماند  
ندانم چه کلمه است که آفرین گما  
داویم بر دست تو عنان دل دانا  
تا یکی در رنجی صفت می نمی نارا  
ای باوریشان کن آن لب و دانا  
کجا هست بیت لطف تو که گویا  
آن یکی در دست نگیر باد که گشت  
آتش قاده در میس از او بکشت  
دریا و لیم و دیده ما معدن دست  
ورنه زیر فلک اسباب بحریم  
گذشتند و غنیمت باغ چشم و دانا

آنکه کرد و عمر عثمان و حیات  
غوث الانعام من لی سرور امان  
سوز داده روشن کن جراح عازل  
هر دم انداخت خراش سینه زکار  
ای ترک بر چهره نگذار و غلام  
گر کتاو کار را بودی ز زلزل یار  
آشفته مکن حال من بی نرسد  
ماه من بکجه من چون سید یار  
وقت مزین بر در است و غلام  
درین خانه رفیق که خالی از گل  
گردست مانی ستی چشم با دست  
بوستانی که در و زمره عشق کیم  
این جمله شد حلال مگر می حرام

### غزلها در صنایع عجیب و لطائف غریب

رس بر دند بر دل خوش  
چه قق رعنا چه ع انور  
دربال و چشم آن سر و داغینه جاد  
پس مشکین چه ن عنبر  
ترا مهر و دما از جال لچاکر باده  
چه آب آبی حدیه ن بی مر  
غزل سعدی حلیمه الرحمة

چه م جامها چه و دشت  
نود چشم و بان او انگر چشمه  
بسرغ گویا چه ح کافر  
زود و چه بود ارم حالت  
چه ح دیرین چه سب کتر  
ز حق لطیفی می خواهد اساقی  
ای بابا ایول صنوبری مست ح کافر

دل بر دند جامه چشم اقامت  
چون شمشاد چه ح کافر  
خط و خال نگارفتن اسفل لفظ  
چه ح عکین چه خ اختر  
زلزلانست شده پیدا آفت  
چه ح س گلرخ چه باد و آفر  
زلزلت ارمی چه عکین چه ح کافر

<p>در میان رونق اندر کشیدی رخ و دعا دار و در دم تو داری بر میان لب ای نگار اگر تو را یک شبی مهال کی کس گفته شعر بحیون سوح و ودی</p>	<p>قبله از افغانی ایغم باروخ شوپ در نگار من مراد رستی تو موی دریش باشم بسته باشند تاخوان بسیار گفته شعر بای پرنگ</p>	<p>آفتاب مستان با هجاب ایران در و سدا مستندم کن فترت و پ لب بر لب به باد و باشد سحر نقل خواهم از لباس بفس</p>
<p>مبا لعه مشاعر</p>	<p>کلی بنفشه و مینبل و موم بر میان انفشه و مینبل و موم بر میان</p>	<p>غزل سعدی علیه الرحمة</p>
<p>هم رسول یعنی میر شعرا کلام هم میری کوهان</p>	<p>اتکته بسته ۲۰ حیران</p>	<p>زلف و خیال و کیم می می</p>
<p>جواب خواجه حافظ</p>	<p>اقباله و قنبر و ۲۰ نعمان</p>	<p>بر در خیال و خطبت</p>
<p>بر در نگار تازه غزل و موم بر میان اس گفته هم فرشته ایدم نهاده دوی پسر و سولی گوی کنشد مدال که از کرایه خنده در و پیران</p>	<p>انواله ۲۰ ناله و ۲۰ اقدان بجی سید کوئین عذرا صبا بان</p>	<p>قادر در کویت هم از تومی خواهند بر و نوسعدی</p>

نمونه لایه  
نمونه لایه

اشعار متفرقات و صنایع و معجمات و لطائف و چلیستانها و غیره

<p>از دو میسم محمد عسری نام قاسم برار خوش ناگاد از میان برخیزای سرور و ان هر کی در حساب پنجه و پنج داغ در و در و آور و دل را</p>	<p>قادر جهان بل مال کنان به فخری صنعت بنیه اگر دان آبی ست میان گل چکیده نام یارم سر حرف دان سپنج سلیا حشمت معجینه</p>	<p>خدا یمن من سیم و الا نلفظ علی از دو حرف علی عالی جا نام بت من ز غایت لطف چای تو این نیست بالا تر نشین فیض شک کشف شین</p>
<p>بیطن نقیض زربب جنت محمد احمد و محمود عالم گر درم سوره سر در آرام هم پیشکن رعد از امیر خسرو و دای</p>	<p>پیش شتت زربب جنت لا اله الا الله محمد رسول الله لا وادار و دلم در دالم جمل اگر دو وصال او مرا</p>	<p>دارم آرام دل در و در و استقط تا و نشه غره راند در دل و فی پریری چو او کم بود بسیار محمد سرور سرور عالم در عدم گرد و سر اسر در و</p>





## چستان

بنی سرکنگ دیدم فی خور و گیدم یا سیم شکل یا سیم بن بود	آبی خورد و دریا نفس رسد بر او بگفت روز و شب تو و غم	چیت آن گل که در چمن نبود قابل این بنیسه من بود
رو دنا آسمان در پیش دیدم عجب تر ازین بشو میان شستم	و لیکن بیکس اورا ندیده آرامی خوش فاق سبز پوش	از دنا کی اسی عجب دیدم که کشش با دویم هر که اورا پیش نه داد و دوشش
چیز است آنکه باشد گرد و غلغل ز هر که تر بود آن مرد نادان	و دو نام از دند و دار و لیگ بیجا آن چیت که از برگ پناهی دارد	خران باشد که این منی فغند جامه سیر و سبز کلاهی دارد
شش بزرگ و پلوش جاک کنند میان هر دو تو هر خوش و قاف	من بر بزم این چه گنای دارد و لیکن هر دو شوهر زاده زن	عجب دیدم دو تو هر یک نسانی روا باشد بهر مذہب نکاحی
آن چیت که مانند پری ناز کند یک ذکر دار و دو و صد خایه	بی پروردی دهن آواز کند صاحب من گوچه چیت آن	صوفی صدق پوشش پر مایه کمر مادرش در شکم پسر بدکان
چیت آن یکدخت شلخ چاچو پخته را خام منی که بهشیار	چو سر میوه بر شاخ رنگ برنگ چیت آن جانور صد انگشتان	کاه باشد که آن شود بخت پای او دار و دو بهشت روان
چیت آن که در دو و چهارش جان در میان هر مناد خفته مار	این عجب است که دیدم ام بچان قوت آن ماران از ان گند بود	چیت آن گنبد که دار و دو دنا وقت خفتیدن و لاری استار
ننگی هست اندر هر دریا ولیکن نه خورد و دریا سراسر	چرا گرفته در دهان یک دانه گوهر گل و دیدم که او بیچار باشد	عجب آنست که اورا خود شکم نیست نه از بوی نه از گلزار باشد
نه اورا کس خوردنی کس فروشد دشمن دیدم بچلس اجاب	دلی بر تخته بازار باشد در گرفتیم و در نفس کردیم	دلغ و قاز و دند و طوطی را گشت این چار هر یک سرخاب
خونی که در ان موی گنبد بیان پوست آن حتی که جانش نیست	نوشته از ان آب همه جانور است نه آن جانوران که بر بهرامی پزند	چیت آن میکند و هانش نیست خنده میکند و هانش نیست

گر یہ بامیکد خوار چشم	سندھامیکد زناش نیست	کیسے میں دیدم سر پا، سر پر
سوار شکم مادر نیست پدر	سوار آسمان و زیر زمین	میتا جو رنگت آست
لگ لگ کموں تو نا لگے	اورس کے لگ حاسی	با حسیت دس دس کو کوٹے
پیاسے سو کر تاجر جاٹے	و میری تیری کہ بچہ ریس علی	سور مار جب ماتھیں ڈنچہ دینا
مالا تھا تو سب کو کھایا	دیا نرا ہوا تو کام - آ	تیس کھدیا اس کے ناول
ار تھہ کویا جھوڑ و گھوڑوں	چیت آل از دوا دو سر وار	کر دو سوار سہ مردار
ہر کہ بکتو ایں ممسار	دائم از عاشقی خسرو وار	جاکر لپکس کر دند جبک
رنگ آل پرغوں تودنو و رنگ	رکتس چرگ و عنبران	بریاں جو جال عاشقان

با دار و دیدر رسم ہاں | جاناں میں کو حیت آں

قطعات تاریخ از منشی اخئی بلگرامی

احمد مختار جون امی وستان	مازم بقین شد و دنیا گذاشت	گفت سال جلالتش ہفت و بیست
احمد پاک آہ دنیا را گذاشت	شد عازم حلد چون تصدیق	صدیق ارین جہاں پر خشم
گفتند جہا میاں کہ گر دید	صدیق جہاں ز سوی و لم	برز با ہم کہشت تا ریختن
حاجہ عدل رفت از عالم	کہ چون حج تسرت عثمان	سر دم دار و بستان و دارفت
با نفم سال جلالتش از میب	گفت بی آب ست و جو و حیا	رساید نہ چون روح علی
مالک از خلائق سوی خالق	رقم کرد نہ سال انتقالت	ز فو ق بی سرو پاشد خلائق
چون بگم خدا امام حسن	زین کسای سپنج کرد سفر	سال فو ق سچسم تیر گفتن
جلالتش کہ دلاک را بی سر	برز سر حضرت امام حسین	چون ان گشت خیر قافل
گفت سال شہادتش ہر یک	کہ شد از فوت او ملک پیدل	مس چہ گویم کہ بلا را و احوات
آو بیرون آمدہ از اسم ذات	آدم کہ بر حسینا تیغ جفا کشید	روح الامین گنبا قلب نبی برید
گفت تاریخ شہاد سکینی	سروین ما برید بی ورتی	سال بہاد و جویفہ بزا

در جهان داد علم فقه بداد سال عمرش رسید به هشتاد و  
 امام فاضل عالم محمد ادریس که در فن شریعت کسی نبودش یا  
 و ذات یافت هجرت و دست بود چنان  
 و ذات مولانا جامی ح کاتب  
 رحا صمان بود از ان تاریخ شده چنان  
 و ذات پیر سلطان تشبیر گم شد  
 ز زخم اهل بدعت شد جگر تنق  
 یکی ز اهل ارادت این کمر  
 گذشت از دار دنیا بر نظر کل  
 طبع من چون الم کشید کمال  
 برگشته بود در همه هند و ستان  
 تاریخ رحلتش بداد در دستخفی  
 که او بهار سخن بود جاسد انش  
 آن مخزن علم دین که نامند  
 سید عازم خلد روح اطر  
 چون شهر حسن و فالتس  
 دریای شریعت پیبر  
 ازین دار فنا تشریف  
 ریاض شریع سیر وفقی آه  
 روح قدس بعرض گفت آه  
 که نعم وزارت بر او ختم بود

سال عمرش رسید به هشتاد و  
 که در فن شریعت کسی نبودش یا  
 سنینست کامل و عاشق تولد  
 و ذات تاجه حافظ طرح خاک مصدا  
 و ذات خواصه بنوار مخدوم دین  
 و ذات فردوسی بود فردوس  
 محرم بود کز دار التفت  
 که فائق سال تاریخش توان گفت  
 از وفاتش دلم سوخت چو شمع  
 گفت تاریخ سوز سوخت دلم  
 ناگاه چو در نوشت لبا طحیات را  
 سودا گما و آن سخنو القرب او  
 چو کرد سال وفاتش زل غایت  
 عبد العلیس بهفت کسور  
 شد ماتم او چنان که گم وید  
 پرسید کسی بدیده تر  
 دور در پای علمیت مبین کوه  
 سوی دار الفنا گردید میر گاه  
 پیو سلطان ملک برتر بند  
 نسل حیدر تهید اکبر شه  
 زمانیکه رفت از عشق جان پاک

در صد و پنجاه است و مات قتاد  
 و لاؤتس صد و پنجاه و عمر پنجه و چا  
 و صالت ان و معشوق الهی  
 و ذات امیر خسرو دهلوی طبعی شیرین  
 و ذات مخدوم صاحب جنبه الشرف  
 چو مرزا جان جانان منظر حق  
 شهادت برد او را سوسی جنب  
 باز که فکر گفتم بی تامل  
 القش بود چون باب و کلم  
 مرزا رفیع آنکه از اشعار بهندیش  
 گردید مدفن رقصا حاک گمنام  
 رفیع مرتب ملک شاعر  
 بگفت گوهری یتیم شده بی  
 برگاه که از تنست بناگاه  
 بر پا همه جانفاندا محشم  
 گفتند تسی شد و یک در  
 شبه ملک شریعت بود و اهد  
 خرد گشتا که از سال وفاتش  
 حاضر مجلس میسر شد  
 سعادت علیجان والا  
 مرا فکر تار نخ او و نمود

دل از یاس چون رفت لب گداز  
افکنده بخلق آه و زاری می  
چون وقت کسوف ناصر جنگ  
قرص خورشید در سیاهی شد  
شد بمیر و یا ز موت فواید  
بر او انست انا فتحنا لوقت  
چه محرابی بجو و حاس و سام  
خوانند اود و همه اشخاص  
شدند ادر مسجد اکر یار جنگ  
شد زین عابدین و گذشته بکایست  
فائق و دو گانه کرد بحراب اود  
پس از و الدیر هم حق پرستان  
چی تاریخ آن بیت المقدس  
که تاریخ بناسه اوست تاریخ  
مسجد قبرستان بمبئی رحمة الله

که گوی سعادت ز گیتی ربود  
یکبار شدند بی سرب و پا  
ارجمانی غلدر ای شد  
تاریخ وفات آصف عالی شاه  
عیش و اکرام خشت اسوان  
کرد قعبه ربط پیغمبر  
فلک گشتا که این بیت الهی است  
زین مصره عجا ئب تاریخ را عوا  
مسجد جامع بمبئی جبار آخر شد  
نعمیر کرد و رباب دریا چو در شور  
تاریخ گشت خسته که قد قامت  
بنای این مسجد عالی نمودند  
نستیم چون بحراب منقرض  
سراپی و رن تاریخ جنگ  
مارک اند خوش پاکیزه با و تا

تاریخ

روزی که وفات ناصر جنگ  
فیاضی و حیر بود بار سے  
سر باجم گزشت بی سازش  
حسینم جواز خرومیں کرویاں  
بناکر و مسجد بجای گشت  
جابه زمزم ز حستند کوثر  
بر روح پاک میر نظام علی درام  
نستوجب بخت با خدایس  
آن سید زمانه که نام شریف او  
کرد و ل شکر مسجد عالی فی نجات  
چو فرزندان نین الدامین نشان  
در رحمت بروی خود کتو وند  
تسلیه فائق از خورشید و مرغ  
بود حاوید فیض عام اکبر  
تست



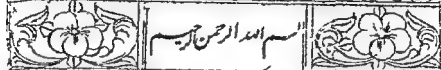
صنایع مکرر فضائل خلائق و زوایا  
بینان عینین بینان و عینین

اگر سیه زیا من و اید بهار منی مجبوت خیالات شاعران معنویان انداز جاد و تقریر

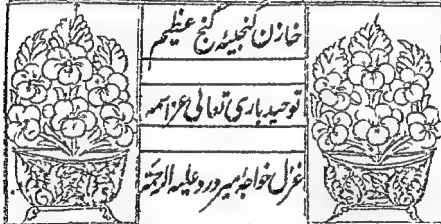


بار استکی تدوین و ایلطی شکرستان بین و کاسه لوی نمنا برسم بن شما بالادین

مطربان و نوازندگان و کشتوکار و معنویان  
مطربان و نوازندگان و کشتوکار و معنویان



بسم اللہ الرحمن الرحیم



خازنِ کنجِ عظیم

توحید باری تعالیٰ عز اسمہ

غزلِ خواجہ میر درد علیہ الرحمۃ

<p>مقتدرِ زمین کب ترسے دشمنوں کے دم کا اس مسندِ عزت پہ کہ تو جلوہ نما ہے ہستے ہیں ترسے راہِ بین سببِ بد بین ہے خوفِ اگرچی ہیں تو ہے تیرے غضب کے</p>	<p>حقاکِ خداوند ہے تو لوح و قلم کا کیا تاب گذر ہوئے قتل کے قدم کا آباد ہے تجھے ہی نوکھ ویر و حرم کا ہر دلِ عینِ بجز و سا ہے تو تیرے کرم کا</p>
---	--

<p>مانندِ حبابِ آئینہ تو سے در و کھلی تھی کھینچا نہ پراسِ بحرِ بینِ مرحمہ کوئی دم کا</p>
--

## غزل شاہ ظفر حلد اللہ علیہ السلام

اس جا پہ سب زبان پر دہن توال وکیل کا  
آتش میں دو ہوا چمن آرا غلیس ل کا  
لشکر تباہ کعبہ پر اصحاب فیل کا  
چلنا سبے یان عمل کوئی جتر تقیل کا  
پل جسکی ساق تپا سے بنا رو و نیل کا  
مقدور پر زدن نہوا جبہ میل کا  
وان عقل کا سپہ دخل نہ ہرگز دلیل کا

مقدور کسکو حمد خدا سے جلیل کا  
پانی میں اوٹنے راہبری کی کلیم کی  
اوس کی مدد سے فوج ابابیل نے کیا  
بھرتا ہے اوسکے حکم سرگردون یہ راتوں  
پیدا کیا وہ اوسنے بشر عروج بن عقی  
بتوایا اپنے دوست کو اوسنے وہاں جان  
کیا مانے کہہ ذات کی اوسکے کوئی ظفر

## غزل یحیٰ بن علیہ الرحمۃ

نار سا ہے شان میں جسکی ہمیر کی ثنا  
یا ابو بکر و عمر عثمان و حبیبہ کی ثنا  
حضرت زہرا کی اور شبیر و شہر کی ثنا  
کی ہے ساری عمر ترکانِ شکر کی ثنا  
حضرت اوشاد سے شہ شاہ مغل کی ثنا

کون کر سکتا ہے اوس خلاق اکبر کی ثنا  
سربراہ اس منہ پر ہو سکتی ہر کب نفیٹ ہل  
یہ زبان قابل ہر کب اس بات کی جو کیجیے  
نام اٹھ کا مجھے انصاف سے لینا نہیں  
جون نمازا اپنے پہ شام صبح لازم کر لین

## غزل میر تقی

خورشید بین بھی اس ہی کا نور اٹھو رہا  
پیدا ہر ایک نالے سے شور و شور تھا  
معلوم اب ہوا کہ بہت میں بھی دور تھا  
ایک شعلہ برق خرمین صد کوہ طور تھا  
کیا شمع کیا چنگ ہر اک بے حضور تھا  
اس رنہ کی بھی رات گزر گئی جو عورتھا

کیا مستعار حسن سے اسکے جو نور تھا  
ہنگامہ گرم کن جودل نا صبور تھا  
پونچا جو آپ کو تو میں پہنچا خدا کی تسنن  
آتش بلند دل کی نہ بھی ورنہ اتھو کیتم  
مجلسِ نین رات ایک ترے پر تو یغیر  
منعم کے پاس قائم و سنجاب تھا تو کیا



ہم خاک میں ملے تو ملے لیکن ملے پہر | ادس شوخ کو بھی راہ پر لاما ضرورتاً

### غزل میرزا رفیع السودا

مقدور نہیں او سکی تجلی کے بیان کا  
یردے کو تعین کے در دل سے اٹھنا  
ملک دیکھ صنم خانہ عشق آن کے لے جیج  
اس گلشن بستی میں عجب ویر ہے لیکن  
دیکھ لایے لیتا کے مجھے مضر کا بازار  
سو داو کچھ گوش سے ہمت کی نئے تو  
ہستی سے عدم تک نفس چند کی ہر راہ

جون مستمع سراپا ہوا اگر حرف زبان کا  
کھلتا ہے ابھی تل میں طلسمات جہان کا  
جون تیس سحر رنگ جھکنا ہے مہمان کا  
جب چشم گلی گلی کی تو موسم ہے خزان کا  
لیکن نہیں خواہاں کوئی دان جس گراں کا  
مضمون یہی ہے جس دل کی فغان کا  
دنیا سے گذرنا سفر ایسا ہے کہاں کا

### غزل سوز

حزت کر قلم صفحہ یہ خلاق جہان کا  
ہو پے ہے خیال ادا کو کوئی وصف پائنا  
ایک نیمہ بولیس اُس کے مطلب کا ہر سجا  
اُسے شخص کسی کا ذہن ایسا نہیں جس سے  
ہر موبہ بن خلقت خالی جو زبان ہو

جیسا ہے جو کرے وصف تو منہ کیا ہر زبان کا  
دان دخل فرشتے کے نہیں وہم و گمان کا  
ہے علم مدا ادا کے اُسے سو دوزیان کا  
جھٹ ادا کے ادا تکر ہو بختیہ دُخان کا  
مقدور کے ہے تر موحسان کو بیان کا

### غزل جبرأت

نالہ موزون سے مصرع آہ کا چپان ہوا  
جسے دیکھا آ کے یہ آئینہ خانہ دہر کا  
کاس دل بھی چشم بکھلنے نیا پھل اتک  
آئے جو مرقد یہ میر سے سو مکدر ہو گئی

زور یہ پرورد اپنا مطلع دیوان ہوا  
فی الحقیقہ بس ود اپنا آپ ہی حیران ہوا  
رفتہ رختہ اب تو یہ لڑکا کوئی طوفان ہوا  
خاک ہو کر بھی غبار خاطر باران ہوا

اشک بکین فوج اپنے کردیاں فرس گل  
گرچہ ہر قالب میں حیرات و حیرتیں دلتی زمین

رنگ مدد سن ہمارا گوشہ زندان ہوا  
پر بنا جو درد کا انسان وہی انسان ہوا

### غزل انشا

منہا برب کریم یاں تری ہین ہر ایک یہ بتلا  
ہم س جہاں حبیب ہو تجھ کو کچھ لا تو کلیم و ش  
وہ جو محو دشت لٹا رہیں ہی آؤ بھر کر کلیم کہیں  
بجھ کر سہ بی تو در و دوسہ جام بادہ اور کھی  
ہر روان ساقی کو تر آسرخم کو پیر معان بالا  
یہ جو کتر کعبہ میں ہر قفسا سو غلط ہو محض سب غلط  
تجھے انسا اور تو کیا کہوں دہ چنایں کوئی کھی تھی

کہ اگر الست بر کلم تو ابھی کہے تو کہیں بلے  
نہ وہ لہن ترانی اوھر کی سن ارنی ہی کہی پر جی چلا  
کہ اسی تنجلی نور نے ہمیں مثل طور چلا دیا  
کہ نہ سوچو سکر میں ساقیا مجھے کچھ جہانکا برا بھلا  
سبھی اہل وجد کو مڑی پلا کہ تو شیخ و شاب کو دیکھ  
جدھر آنکھ اوٹھا کر نظر کر دن نظر آؤ گی مجھ کو وہ بڑا  
جو خدا کے نور سے پر نہو کہ محال دہر میں ہو غلام

### غزل ناسخ

مرا سینہ ہے مشرق آفتاب دماغ ہجران کا  
کوئی مضمون اگر لکھتا میں اس حال پریشان کا  
چمکنا برق کا لازم پڑا ہے آب باران میں  
کنن کی جب سیدھی دیکھتا ہوں کج مرتد میں  
تصور میں حضور آنکھ دیکھو جو اک ماہر ہوتا ہے  
کسی خورشید رو کو جذب دل فریج کھینچتا ہے  
یہ عشق ایسی بلا ہے بدستہ جسکے نام کی دوت  
دیا میری جنازے کو جو کا زنا دوس پر ہونے  
وہ شورخ فتنہ انگیز اپنی خاطر میں سایا ہے  
اثر بعد از فنا میری سیہ قلبی کا باقی ہے

طاوع صبح محشر چاک ہے میرے گریبان کا  
کیسی بندھتا نہ شیرازہ مری و اوراق دیوان کا  
تصور چاہیے دو زمین او سکرو سے خندان کا  
تو عالم یاد آتا ہے شب متاب ہجران کا  
میرے زندان میں عالم ہو گیا یوسف کو زندان کا  
کہ نور صبح صادق ہر خبر اپنے بیابان کا  
دوختو نکو سکھاتا ہے اپنا عشق بیچان کا  
گمان ہے تنہا بخت پر سخت سلیمان کا  
کہ اک گوشہ ہے صحرا قیامت جسکے دامان کا  
ہوا پر خاک انا ز اپنی ہے دو پریشان کا

تر شمشیر قاتل کس قدر شاش تھانا سخی

کہ عالم ہر دہان زخم یرسے رو مخند ان کی

### غزل جوان

دیکھ داغ عشق دل میں نگر نے حیران کیا  
سوز ہے سینہ میں اسکا میںے امیر اکیم پو  
کشتہ میں اوس تیج کا ہون چہر اسماعیل نے  
گرمی باز آرسن اسکی ہو کسان نے دیکھ  
کوئی تہذو کوئی دیوانہ کوئی مجذوب ہے  
ہے حیران ہر سے میں تو ہی جیرت اکبر قنگ  
خون بہا دل کا مری اس شیم گو ہر بار نے  
وہ جیرانی کہوں تھے کہ کیا ہے عکس یار  
سج اپنی پاکدامنی کو تہ کر رکھ مجھے  
جا خدکوبان ہر دم بخت کر لو ہونہ یی  
لے جوان تو عند لب گلشن توحید ہے

سمنے وہ خورشید تاباں مطلع دیواں کیا  
آتش نمرود لالہ دود نافرمان کیا  
حاکم عید آب کو کس شوق سے قراں کیا  
سود سودا جانگر میانہ نسبہ جاں کیا  
عشق نے اوسکے پرنگ عالم امکان کیا  
متصل جلوہ دکھا کیون آیکو دینان کیا  
یہ مجھ مرگان کو رشک مجھ مرگان کیا  
میر سے اس آئینہ دل نے بنے حیران کیا  
ساتی دوراں نے مست ماؤ عرفاں کیا  
مشراب اپنا بادہ خواری کا تو پیٹنے بان کیا  
کیون برگ گل گریباں چاک تا دامن کیا

### غزل ولی موحہ شعر ہندی

کیتا ہون ترے نام کو میں درد زبان کا  
جس گرد او پر پائون کچھیں تیر مری سولان  
مجھے صدق طرف عدل سوائے اہل حیا دیکھ  
ہر نہ دہ عالم میں ہے خورشید حقیقی  
کیا ایم ہے آفات قیامت سیتی اوسکو  
جارتی ہو انکھ نے مے بزم خط و کج  
کتاہے ولی دل سیتی یہ منورہ رنگین

کیتا ہون ترے شکر کو عنوان بیان کا  
اوس گرد کو میں کجل کروں دید و جان کا  
تجھ علم کے چہرے پر نوین رنگ گھاں کا  
یون بوجھ کے بلبل سے ہر اک غنچہ دہان کا  
اکٹایا جو کوئی تیر تجھ ابرو سے کھاں کا  
لے خضر قدیم سیر کر اس آب روان کا  
ہے یاد تری چکو سبب راحت جان کا

## غزل سراج

نام تیرا ایخدا فہرست ہے دیوان کا نیو سے بیتے وجہ ربک کی سدا ستر تکو پیر یا محمد تجھ کرم سون ہوں سدا امیدوار کر شراب شوق ہی بیو تن مجھ کو یا حبیب تو احد ہے نام تیرا محمد بنے میسم ہے جان جانی بن نہیں ہر جان جانان کا حیا	ہے زبان کا ورد خاصہ اور وظیفہ جان کا ورد کر من سے خیال من علیہا فان کا کلمہ دکھا ایمان کا اور بھید کہہ انسان کا مے مجھے بھر کر پیالہ نشہ عسہ فان کا زیب پایا تجھ صفت سے ہر ورق قرآن کا سر کو وہ پایا جو سر خاری ہی اس میدان کا
--	---

اے سراج اپنی خودی کو بخودی میں محو کر  
شغل جاری رکھ ہر اک دم میں ہو الرحمن کا

## غزل عاشق

اللہ ہے قدرت تری اور اسکا تماشا اے گلشن دنیا ترے قربان گیا مین ہے آئینہ منظر حق تو ہی تو واللہ آباد کیا خاؤں دل عیش و طرب نے	کیا چین ہو کیا لطف ہے کیا عیش اہا ہا تو نے تو عجب طرح کا ہے رنگ دکھایا برعکس سمجھتے ہیں جو ہیں کہتے بڑی جا اور غم کے تہین تھے بہت دور بھجایا
---	---

عاشق ہوں ترے نام کا مین دل سے کہ تو نے  
ہر رنگ مین ہے جاوہ معشوق دکھایا

## غزل شادان

چہرہ اسکا کیا کہوں مین جو وہ شعلہ طور کا نور تھا یا شعلہ تھا یا برق یا خورشید تھا	مین تو عاشق ہوں اسی معشوق رشک رک کچھ تو ای موسیٰ کو کیا تھا وہ جلوہ طور کا
--	---

جس نے بغیر کلمے قرآن کی آیت جبریل  
جسکے پیتے ہی خمار کنگو نہیں اسے آگیا  
خوش نہیں آتا ہر مجبور اگر سنا غیر کا  
یا بگل ہے سر و جسکی خوش خرامی دیکھ کر  
اٹکے آنکلی خبر سن کیوں شادان شاد

سہ ترے نزدیک اندیشہ نہ کرنا دور کا  
جبرعہ دیتا ہے نشان خوشتر اس انگوڑ کا  
کاں میں غمہ بھرا تو میں اسی ظنہور کا  
میں ہوں دیوانہ اوسکی زگرہں غمور کا  
آج ہے کچھ اور ہی عالم دل مسرور کا

### غزل کنور

تقریر کرے وصف کو خلاق جہان کا  
غائب ہے تخیل سے تو ہم سے گمان سے  
حامد ہے سبھی ذریعے خورشید تک اسکے  
اور اک کو درگاہ تک اسکے نہیں بار  
ممکن نہیں تک اوسکی تجلی کی بیان  
ہر رنگ میں ہے جلوہ گمان رنگا بسی کا  
رہتا نہیں دائم کنور اک طرز یہ عالم

مقدور کہاں فلق کو منہ کیا ہے زباں کا  
ذات اوسکی جو وقت ہو سیلا سرار نہان کا  
حسا کہ خداوند ہے وہ کون و مکان کا  
قاصر ہے یہاں بدر کہ ہر فرد و کائن کا  
اُس جاسے قتل کا گذار نہ گمان کا  
ناجی ہے تاقس حرم و دیر مغان کا  
گذری جو بہاران وہی موسم ہو خزان کا

### غزل میر تقی میر نعت شریف کا ثناء

محمد رسول اللہ ﷺ واسیماہ وسلم

جلوہ نہیں ہے نظم میں حسن قبول کا  
حق کی طلب ہے کچھ تو مجھ پرست ہو  
مطلوبہ زمان و مکان و جہان سے  
اُحمد کو پہننے جان رکھا ہے وہی احد  
جن مردمان کو آنکھیں دیاں ہیں خدا دے

دیوان میں شعر گر نہیں نعت رسول کا  
ایسا وسیلہ ہے یہ خدا کے وصول کا  
محبوب ہے خدا کا فلک کا عسل کا  
مذہب کچھ اور ہو گا کسی بوالغلول کا  
سر مر کرین ہیں رہ کر تری خاک و وصول کا

مقتود سہ ملی کا ولی کا سبھی کا تو ہے قصہ سب کو تیری رضا کے حصول کا

## غزل سودا

ہر سنگ میں شراب تیرے ظہور کا  
پڑھتے درود حسن صبیح و بلج و کبیر  
بیکس یہ آئینہ کو ہم آغوش کس ہے  
تو بون کوئی مرے تو بٹلے ادسہ دل مرا  
ہمتو نفس نہیں آنکے خاموش ہو رہے  
ساتی سے کہہ کہ ہے شب مہتاب جلوہ گر  
موسیٰ نہیں جو سیر کروں کوہ طور کا  
جلوہ ہر ایک پر ہے عطر کے نور کا  
ہو دے نہ مجھ کو پاس جو تیرے حضور کا  
گویا یہ ہے چراغ غربان کے گور کا  
اے مصفیہ فائدہ ناحق کے شور کا  
دے بسمہ یوسف ہو کے تو ساغر بلور کا

سودا کبھی نہ مانیو و احتیاج کی گفتگو  
آواز دہلے سے خوش آئندہ دور کا

## غزل اشا

اے عشق مجھے شاہد اصلی کو دکھالا  
ہے تجھ کو جنون کی قسم اے جذبہ محبت  
اتنا تو پھر ادا ہی و حشر میں ترسے میں  
سو بھی ہے مجھے عالم اطلاق کی منزل  
ہر چند کہ عاصی ہوں پر امثالین ہوں  
مولا سے جہان رہبر عشاق محمد  
امید مجھے ساتی کو ترسے ہے جسکے  
قبر کو کرے حکم کہ جلدی سے خبر لے  
قم خند بیدی و تنک السد تعالیٰ  
اُس نور تجلی کی جھلک مجھ کو دکھالا  
مہر پائے نظریں ہے پڑا اسک کا چچا  
الفن نے جو تقلید کے جھگڑے سے نکالا  
جسکا ہے قدم عرش معلے سے بھی بالا  
صد عقدہ مشکل کا مرے کھولنے والا  
ہے جام تو لاسے مرا نشہ و دبالا  
انشا ہے غلامو نہیں مرے اسکو چھڑالا

زہنار نہ ہو چکے کہ میں آسید جہنم  
سب اور کے تصدیق ہو حسین ابن علیؑ کا  
اولاد علیؑ کی اسے سایہ میں ملاؤ  
بخشا کے عفو اپنے سے تو جرم خطا

### غزل جرات

محمدؐ ہے نبی ممدوح ذات کبریائی کا  
کر دو دنیا میں وہ ہی حق کا پر گزیدہ ہے  
کرسے بند و گمراہ کی من دعا میں ہر نہانی کو  
سوا اسکے لقب کسکر ملا ہو مستثنائی کا  
وہ تھا سایہ نہ اوس محبوب ذات کبریائی کا  
وہ تھا اسکی ہے یکتائی کی یہ لایہ جرات

### قطعہ قاسم

جہان میں آنکریاں زمین و آسمان دیکھا  
تمنا ہے یہی قاسم کے یون خاقی بعد  
وہی آیا نظر ہو عرض ہے جہان دیکھ  
جہان سے کس مژدے سے یہ محمدؐ کو ادٹا دیکھا

### غزل رافت

مہر نام پاک یہ ہے تعویذ میرے جی کا  
یہ نقش ہو مرعج جسکے نگین دل پر  
سایہ ہو جن پر اذکار او نگونہیں خطر ہے  
رافت بچار یا رب دلبستہ رکھ دل پنا  
مسدوق کا شکر کا عثمانؑ کا علیؑ کو  
چارو لفظ نہ سکھ کیونکر جو پھر اسی کا  
کچھ انس کا نہ جن کا نہ دیو نہ پری کا  
کہ تجھ پر کھل گیا ہے عقدہ رواروی کا

### غزل مومن خان

قابو میں نہیں ہر دل کم حوصلہ اپنا  
لبیک حرم ہم جن نہ ناقوس کلیسا  
نہ بخیر دیر یا رہے یا سلسلا اپنا  
سو آپ ہی پامال کیسا قافلہ اپنا  
تا بومین نہیں ہر دل کم حوصلہ اپنا  
لبیک حرم ہم جن نہ ناقوس کلیسا  
نہ بخیر دیر یا رہے یا سلسلا اپنا  
سو آپ ہی پامال کیسا قافلہ اپنا

انس مال کو پہنچے ترے قسے کو کہ آبت ہم  
زندہ نہوا ہاے دل مردہ اگر چہ  
صورت وہی عظمت وہی گردش وہی گیتی  
انسان کے خوابان ہیں تہیں طالب زحمت

راستی ہیں کہ اعدا بھی کریں فیصلہ اپنا  
تھا شور قیامت سے فزون و لولہ اپنا  
حیران ہے کہ یہ چرخ ہے یا آبلہ اپنا  
تحسین سخن فہم ہے مومن صلا اپنا

### غزل ذوق

شوقِ نظارہ ہے جب سے اوس رخ پر نور کا  
گر لکھوں مضمون اپنے نالہ پر شور کا  
نہیں میں بھی دھیان تھا اوس زگرے پر  
تیرے کوپے میں تہن لاغر ترے رنجور کا  
باندھوں میں مضمون جو اپنی شوخ بختی کا کوئی  
تیرے قامت پہ جو ہو پر پا قیامت سرور کا  
لغنتہ دل وہ ہوں کہ میری داغ سوزان کہلے  
حق تو یوں ہی یہ انانیت عجب غماز ہے  
عشق کے مکتب میں ہو فرہاد سب سے تیز ذہن  
جھانکتے تھے وہ ہمیں جس روزن دیوار سے  
دفن ہے جس جا پہ کشتہ سرد مہری کا ترکہ  
بل بے وحشت آفتاب بھی شاخ آہو کی طرح  
دیکھنا زہرا ب پیکانِ محبت کا اثر  
ذوقِ راہِ عشق وہ کوچہ ہے جسکی خاک میں

ہے مرا رخِ نظر پر دانہ سسبے طور کا  
لون صریح خامہ سے مین کام بانگِ شور کا  
مجھ کو شربتِ مین مزہ آیا ہے انگور کا  
اک غبارِ ناتوان ہے کاروانِ مور کا  
ہو زمینِ شور میں عالم زمینِ شور کا  
کام لے متعار سے فریادِ قمری سور کا  
گر ہی مرہم سے ادھر جا دے اثر کا فور کا  
قصہ پہونچا یا زبانِ دار پر مضمون کا  
تین دن چائے اگر تعویذ میرے گور کا  
و اے قسمت ہو اوسی روزن میں گھرِ نور کا  
بیشتر ہوتا ہے پیداوانِ شجر کا فور کا  
ہج رکھتا ہے دھواں میری چراغِ گور کا  
چشمِ افنی بنگیا روزن مرے ناسور کا  
سے دیر تاجِ سلیمان بیضہ بیضہ مور کا

### غزل معرّف

جب تک کہ میں جیتا ہوں طلبگار ہوں تیرا

تو بیچ بھی ڈالے تو خسہ دیدار ہوں تیرا



حاجہ بین شہرہ کی مورتی گرچہ ہوتا ہے  
سوار بین اوس روز کے قربان ہوں ہوا  
بدن نقش قدم وادہ چو کیلک میری چشم  
سایہ کی طرح جاٹے اپنے مجھے ہمسرا  
انوار محبت تو ہوا واتی مجھ سے  
کس شکل سے ناکم کو نو میرا تماستا  
مہر کم کا وہ خواہاں ہو جو بہ تیغ کے گھائل  
جو یزدایا بندہ سے معروف جہاں میں

پوستید بدوٹ محرم اسرار ہوں تیرا  
میں روز کے قرباں میں یکبار ہوں تیرا  
حیرت زدہ جسد و رفتار ہوں تیرا  
تو یار مرا ہونہ ہو میں یار ہوں تیرا  
جو چاہے سو کر چکو گنگے رہوں تیرا  
میں محبت ہماست سبب یار ہوں تیرا  
لے ابرو جاناں میں دل افکار ہوں تیرا  
جب تک کہ میں جیتا ہوں طالب رہوں تیرا

## غزل ایتھم

چو کہ دریا سے محبت کا ستناور ہوگا  
وصل مہر و امین کب دیکھیں میسر ہوگا  
چشم نہ گھستے تو رخسار بچل تر ہوگا  
دہم بچر میں اگر اس کے دم غیبی ہے  
یا دین باد بخون کہ دل سوزاں ہے  
پاسے بت سے نہ دینا مہر تو بیا بکوتیں  
دیکھ اوس دست حسانی کو منہم نہ کہا  
دیکھ لے اسکو رنگ جان میں لگا کر فساد  
یار کے یاس جو ماہ مرا پونچا دے گا  
تیغ ابرو سے کیا ہے مجھے کاڑھے شہید  
طالب بے چہر دیا ہے ایتھم اب اوس

بے ہا خلق کی اکھ نہیں وہ گوہر ہوگا  
کب مرا خانہ تار یک منور ہوگا  
رتک سبیل ترا گیسو سے مخبر ہوگا  
خندہ کیونکر نہ بھلا کش میری رخسار ہوگا  
جو شر آد کا نکلے گا سو آہستہ ہوگا  
کسی محبوب کی چو کھٹ کا نہ چہرہ ہوگا  
جو ان عشاق کا اس یا بھر سے اکثر ہوگا  
خون سے میرے کبھی تر تر ہا نشتر ہوگا  
مجھے احسان بہت تیرا کبوتر ہوگا  
یہی کہتا ہوا او ٹھرن کا جو محشر ہوگا  
پھر بھی مل لینے اگر وصل مسد ہوگا

وہ منہ جب کہ بسا دیدہ حیران میں  
یار دیتا نہیں گر رخصت گلگشت چمن  
دیکھ اسے اہل نظر سبز خطا میں لعل  
حسن تھا پردہ تجرید میں سب سے آزاد  
حاکم وقت ہے تجھ گھر میں رقیب پنجو  
بسکے مجھ حال سی عمر ہے پریشانی میں  
غم سے تیرے ترجمہ کا عمل حال ولی

آتش عشق پڑھی حقل کو سنان میں آ  
لے چمن زرا حیا دل کو گلستان میں آ  
رنگ پا تو ہے چھپا ہے خطا ریحان میں آ  
طالب عشق ہوا صورت انسان میں آ  
دیو مختار ہوا ملک سلیمان میں آ  
دروکتی ہے مرا زلف تر و کان میں آ  
ظلم کو چھوڑ سخن شیوہ احسان میں آ

### غزل نصیر

دل کو اسے شاہر معنی جو مصفا کرتا  
دست پر نور جو تیرا یہ ارادہ کرتا  
نہ بہا تا جو سرشک نیکہ سے تو کیا کرتا  
سے پرستی جو وہ مہ پارہ ہمارا کرتا  
مژدہ ترے مرے ملنے نہ کی محشی  
دیکھتا تاب فلک گر ترے رخسار کی  
جام سے ساتی کمزور نے بھر کر ندیا  
حشم حیران سے بچے آتش دل یار و خاک  
آتش عشق کو شعلے کو یہ بجھاتا ہے  
گر نہ توئی طلب بوسہ تو زلفون سے ترے  
ساتھ اشکون کہ نہ خون نہو کہ ہا دل در  
کشتہ ناز کو کرتا ہے تیری چشم حیا

تو اس آئینہ میں صورت تیری دیکھا کرتا  
پنجرہ مہر کا کیا منہ سے جو پنجا کرتا  
بند کو زے میں بھلا کیونکہ نہ دریا کرتا  
جام خورشید کو اور چرخ کو مینا کرتا  
ور نہ پانی سے رگ ابر کو پستلا کرتا  
تو شب و روز مہ و مہر کو دارا کرتا  
ور نہ پاسے خم مینا نہ نہ ٹوٹا کرتا  
ابر تغیر سے پانی نہیں برسا کرتا  
پیر پر دانہ نہیں شمع کو پنکھا کرتا  
جنس دل کا نہ سگے پڑنے میں سودا کرتا  
صورت ایک اور ہی پیدا یہ بھیجو لا کرتا  
یہ فرنگی تو ہے اعجاز مسیحا کرتا

### غزل ظفر شاہ دہلی

کشتہ ہوں جسکے طرز و اعتبار شمیم کا  
جلستیں بونخلد کا کہ چمن ہو نصیم کا  
دولت سے عشق کو مرا ہر قطر و سرشک  
دکھلائیں سوزش دل بیتاب ہم اگر  
آتی ہیں یاد ہجر کی ہر سکو اذیتیں  
آنکھوں نہیں اپنے نور اسی کرے اور خطر

خوشبو ہے مرے خاک کو دامن شمیم کا  
کیا دل لڑتے تیری گلی کے مقیم کا  
تکمر ہے میری حبیب مین و نصیم کا  
کانپ اٹھتے تھلے خوف کو نارنجیم کا  
واغذا سے ذکر سنگے عذاب الیم کا  
یہ مرد مک ہے سایہ محمد کے شمیم کا

### غزلِ رفر

دل مری سینے مین یہ کوئی ستم پیدا ہوا  
دل مین آتی ہے نظر اپنے مجھے قصور یار  
مجھے کی سید رو و پہلو تھی جس روز سے  
دیکھتے ہیں ساری عالم کا تماشا دل مین ہم  
اپنی صورت آئینہ مین دیکھ کر کتا ہے وہ  
ہے مرا سینہ کہ نیارب کوئی دارالغریب عشق  
مین وہ مجنون ہوں کہ جسکے باغ جنت مین بھی

جب سے دل پیدا ہوا ساتھ اس کا دم پیدا ہوا  
کیا تاتا ہے کہ کبہ مین حسن پیدا ہوا  
ورو پہلو مین ہمارے دمیدم پیدا ہوا  
ساغر دل اپنا رخک جام جم پیدا ہوا  
کوئی دنیا مین حسین نبیا بھی کم پیدا ہوا  
داغ جو پیدا ہوا شکل ورم پیدا ہوا  
خار صحرائے جنوں زیر قدم پیدا ہوا

### غزل خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ

قتل ناشتی کسی معشوق کو کچھ دوزخ نہ تھا  
رات مجلس مین تری حسن کے شعلے کے حضور  
ذکر میرا ہی وہ کرتا تھا جبریم لیکن  
باوجودیکہ پروبال نہ تھے آدم کے  
پرورش غم کی تری بائے حسنم کو دیکھا  
مختسب گج تری ہاتھوں کو میخانے مین

پر ترے عہد کر آگے تو یہ دستور نہ تھا  
ستمع کے منہ پر جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا  
سینے پوچھا تو کہا خیر یہ مذکور نہ تھا  
وہاں پوچھا کہ فرستے کا بھی متا نہ تھا  
کوئی بھی داغ تھا سینے نہ کہ ہاں نہ تھا  
دل نہ تھا کوئی کہ شیشے کی طرح چور نہ تھا

درد کے پلنے سے لئے یار برائیوں مانا اس کو کچھ اور سوا دید کے منتظر نہ تھا

### غزل حسان

<p>سول اس لعل کا تو نے بہت کافر توڑا نخل الفت سے ثمر پہنے یہ دلبر توڑا گل صد برگ مرے سامنے لا کر توڑا خانہ دل پہ لگا تیر مستمگ توڑا</p>	<p>سنگ بقدری سے دل میرا جو کسر توڑا تیری دیوار سے سراپتا سا سر توڑا دل صد چاک کی پوچھی خبر اس سو توڑا نالہ و آہ بھی آج تو نہ نکلنے سے رستہ</p>
---	--

### غزل ممنون

<p>جھکا کر آنکھ سبب کیا سہ مسکراتے کا اگر خیال ہے تلوار آزار مانے کا مرا ملا نہ ہمیں گالیان بھی کھانے کا یہ میری خاک پہ کر قصد پھول لاتی کا اثر فسون سے نہیں کچھ کم اس فدا کا دل گرفتہ نہیں سینے میں سماتے کا خدا میں زور و یار رنگ مہربانی کا کس سے ہے شعلہ کام آب زندگانی کا تھیں لگانا ہے یہ ہاتھ تیغ رانی کا مترہ نے سیکھ لیا شغل خو نقاشی کا اہلین در بیج بہت سے تری جوانی کا</p>	<p>گمان نہ سمجھ کر دن کیونکہ دل چراغ کا یہ سینہ ہے یہ جگر ہے یہ دل جو بسم اللہ کیکے ہونٹھ کے پلٹے ہی یہ تمام ہوئے مجھے یہ درد ہے معلوم حکم جلیل کے کیا فریفتہ کیکے یہ حال دل کو مرے غموں کی گرہی بالیدگی ہے تو آخر جھکی نگہ میں ہو ڈھب پر سسش نہانی کا اجی میں گرم نس سوز سے کہ بہر چراغ کہاں سے روز دل دہینہ و جگر لاؤں الہی جیسے دامن سے آستین دھوؤں نہیں بچا مرہن عشق کو کوئی ممنون</p>
--	--

### غزل مومن خان

<p>فلک کا حال تہو کیا مرے جگر کا ہوا اگر نہ ہوے گا نقشہ تمہارے گھر کا سا</p>	<p>لگے رنگ جب اس نالہ سحر کا سا زجاؤں کا کچھو جنت میں نہ جاؤں گے</p>
--	--

کہ آب چشم بین جی جوش چشم تر کا سا وہاں وصل نہ کی وقت تما سحر کا سا ترانہ رتبہ ہوا کیون تنگات و ر کا سا مرا سرور ہے گل خندہ سر کا سا مرا بھی حال ہوا تیری ہی کمر کا سا ہمارا حال وطن میں ہوا سفر کا سا نشان پا نظر آسا سہ تاملہ بر کا سا محب حسین کا اور دل رکے شمع کا سا	کرے رخا نہ خرابی تری نہ است جو یہ جوش یاس تو دیکھو تو اپنے قتل کا وقت گئی ان آنکھوں کو ہر وقت اک دل صہ چا ذرا ہو کر مجی صحبت تو خاک کر دی چرخ یہ ماتوان ہوں کہ ہوں اور نظر نہیں آتا جنوں کو جوش کو میگا نہ وارہین حساب خبر نہیں کہ اسے کیا ہو اور ہنس و پر دل ایسے شمع کو مومن نے دید با کہ وہ ہے
---	--

## غزلِ ذوق

اسے دل جو روح نے تو غسل کر اچھا ہوا دلخ او صر تازہ ہوا اگر زخم او صر اچھا ہوا آج مات میں ہمارا خلق گر اچھا ہوا ہو گیا مجنون جو کاٹا سوکھ کر اچھا ہوا بھر دیا لون اسے دل کو چیر کر اچھا ہوا واقعی مجھے بھی یہ شوریدہ صر اچھا ہوا ہو گئی معنی میں وقت شعر پر اچھا ہوا یہ او صر صدقہ دیا تو نے او صر اچھا ہوا زخم پر قسمت سے میرے کار گر اچھا ہوا واہ وا خدایا بہت کا اثر اچھا ہوا آب تو دامن بھی آہلو ہو سے ترا حیا ہوا ویر مت کر ساتھ تیرے ہم سفر اچھا ہوا	پوچھا اب تیجے قاتل تا کر اچھا ہوا ایک دن بالکل نہ میں او چارہ گر اچھا ہوا آب خنجر کی تر سے گر ہو زیادہ آہر و آرہیگا دشت میں لیلیٰ تو نہ تے کے کام روز کو تاتھا مزا جگو چکیا دے عشق کا سنکے مجنون دمرے سو زجنون کو یہ کہا بند چکیا اس موکر کا جبکہ معنوں کو جگو صدقہ کر اگر ہے بد مزہ تیرا مزاج اتھ تو ہلکا پڑا تھا یار کی شمشیر کا کینچ گیا میری طرف سے او یا ب لبر کا دل قتل کرتا ہے نہ اہل سے یہ کہنا کہ تاملہ بر جاتا ہو جلدی تو بھی چل جان جزیرہ
--	---

آئینہ خانہ میں عالم نے سجدہ لے یہ مثال  
ہے بُرا تو بھی اگر آیا نظر تجھ کو جِرا  
ذوقِ کُمر نے کی سنکر پہلے وہ کچھ ٹرکے

تو مجھے جانیں کہ یہ صاحبِ لطف اچھا ہوا  
تو ہی اچھا جو تجھے معلوم کر اچھا ہوا  
بھیر کہا تو یہ کس اُمنہ بھیر کر اچھا ہوا

### غزل میر سخی

چمن بین گلِ فوجِ دلِ دعویٰ جمال کیا  
ہمارے رفتہ پھر آئی ترے تماشے کو  
فلک نے عشق کی آبِ روہن ہمو پیدا کر  
رہی تھی دم کی کشاکش گلے میں کچھ باقی  
لگانا دل کو کہیں کیا سنا نہیں تو

جمال یار نے منہ اوسکا خوب لال کیا  
چمن کو یمنِ قدم نے ترے نہال کیا  
بسانِ سبزہ نورستہ پائمال کیا  
سو اوسکی تیغ نے جھگڑا ہی انفصال کیا  
جو کچھ کہ میر کا اس عاشقی نے حال کیا

### غزل حیدری

برابری کا ترگوں نے جب خیال کیا  
وہیں ہو چمن بچیں غصہ سو کہا مت بہک  
نہ آئی کچھ بھی سیجائی تیری کام مرے  
گرا تھا کٹ کے زمین پر کبھی ترانا سخن  
ادا سا اوسکی ند کیا میں حیدری محبوب

صبا نے مار طمانچہ منہ اوسکا لال کیا  
کبھی جو بوسے کا اوس ہی میں ہنس ال کیا  
بدن سے روح نے آخر کو انتقال کیا  
فلک نے اوسکو اوسٹھا کر وہیں ہلال کیا  
خدا نے اوسکو زمانے میں بیتال کیا

### غزل فدوی

تماشا ہے اگر آئینہ بنے رنگار ہو پیدا  
ترپتی کیوں لاری بلبلِ کمال اتنا تو کر پیدا  
ترے زیبِ قبا سو گر کھلے یا قوت کا تمکھ  
اگر اس مضمحنی رو پر کناری کا کھلے آنچل  
کھلے بالون میں یوں چکر تری یہ غرض تمان

تخیر کے مکان سے عکسِ روی یار ہو پیدا  
گرے جس جا پہ اشکِ پنا گلزار ہو پیدا  
گر بیانِ سحر سے مطلعِ انوار ہو پیدا  
طلائی رنگ کی تحریرِ مسِ تلوار ہو پیدا  
کہ چون ابرسیہ میں برقِ سوسو بار ہو پیدا

جس سے دل کی وحشت کو کمی ہو جائے  
 کریم و حوی اما بحق کا کریم سودا ہو جائے  
 کسی کے مکہ تحقیق کی وہ خبر قدوقی  
 کیسے عشق میں ہے حیدر کرار ہو جائے

### غزل انشا

جگر کی آگ بجے جس سے جلد و دشت لا  
 قدم کو ہاتھ لگاتا ہوں اوٹھ کہیں گھر چل  
 نکل کر وادی وحشت سے دیکھ اور مجھوں  
 گرا جو ہاتھ سے فرہاد کے کہیں تیتہ  
 نزاکت اور دین کھڑکی کیا کون انشا  
 لنگ کے عرف میں ساقی صراحی سے لا  
 خدا کے واسطے اے تو باتوں میں کھیا  
 کہ زور و حوم سے آتا ہے ناقہ الیسا  
 درہن کوہ سے نیکی صہبانے وہ  
 نسیم صبح جو چھو جاوے رنگ ہو جائے

### غزل سودا

سودا غزل چین میں تو اپنی ہی لکے لا  
 حکاک کا پسر بھی میا سے کم نہیں  
 نے چھوڑا تہہ اشک مراد میں کھار  
 شاکی نہیں خدا سے بنی گر یہ شکل رشت  
 غم سے خزان کو خوں جگر چھوٹا اب نسیم  
 دیکے ہے اس قدر تو مجھے دہ کر قریب  
 اسلوب شعر کہنے کا میری نہیں ہے یہ  
 گل سنگے پھاڑیں جیب کو دین طبل صرا  
 فیروزہ بھی ہو مردہ تو دیتا ہے وہ جلا  
 یہ طفل بد مرشت نہ کو اے سے ہا  
 ممکن نہیں کھار کا مائی کر سے گلا  
 غنچے گلون کو کچھ نہیں کھاتے انجین کلا  
 چوسے کر بھانت سے ہے نظروں سے وہ  
 منمنون آبرو کا ہے سودا یہ سلا

### غزل نظیر

منا آج مجھ کو وہ چنیل چھبیا  
 کیا جسے مجھ سے عداوت کا پتہ  
 نکل او سکی زلفوں کو جو سے ایل  
 کہستان میں ماروں یا آؤ کام  
 ہوا رنگ سکر قیبون کا نیلا  
 سملقی علیم خدا باتسیا  
 تو پڑھتا تم الیل الا قلیلا  
 دکانت جب الا کشیبا ہملا

نقل حبیبی اللہ نعم الوکیلا

نظیر اوسکے نسل و کرم پر نظر رکھ

### غزل خواجہ میر درد علیہ الرحمۃ

ہم سبھی مہمان تھے وہاں تو ہی صاحب نہ تھا  
خواب تھا جو کچھ کہہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا  
آشنا ایسا بھی وہاں اک سبز بڑھیکانہ تھا  
وہ دہلی خالی کہ تیرا خاص خلوت تھا نہ تھا  
وہ وہ یہ مذکور کیا ہے آشنا تھا یا نہ تھا

مدرسہ یادیر تھا یا کعبہ یا بتخانہ تھا  
وہ یادانی کہ وقت مرگ یہ ثابت ہوا  
حیف کہتے ہیں ہوتا راج گلزارِ جہان  
ہو گیا مہمان سراسے کثرتِ مہو مہم آہ  
بجول جانخوش و غمیش و دساں قومست یادکر

### غزل ناسخ

تیغ کو طائر جان شاخِ نشیمن سمجھا  
دامنِ دشت کو مین یا رکا دامن سمجھا  
سدا تیرہ کو مین اپنے بھی روشن سمجھا  
وہ مین یا رک کو مین خنجرِ سو سن سمجھا  
مین ترا چاہِ ذوقِ مور کا روزن سمجھا  
شمعِ معکوس لہجہ پر جو مین روشن سمجھا  
معبودہ کو نہ مرے کوئی برہمن سمجھا  
دو زبان سے قلم اپنے کو مین ناگن سمجھا

مہرِ دلی کو چہ سفاک کو گلشن سمجھا  
چھوڑنا اسکا گوارا جو نہیں ہے شاید  
بعد مرگ آیا جو دھیان ایسا ستمگاری کا  
خوب دھوکا مجھ مستی کی اودا ہٹ سنے دیا  
بیگمان مورچہ خط کا اسی سے ہے و فور  
کنے اونگلی یہ رکھی فاتحہ کو فندق بند  
ہنگیا جوشِ تصور سے بتوں کا مسکن  
کالے کھاتی ہر مجھے فکر سخن اور ناسخ

### غزل مظہر

کہ یہ باغ اک گل ہے جسکے چمن کا  
پڑا خون سوکے ہے مشکِ خشت کا  
جگر آج تک خون ہے لعلِ مین کا  
ابھی وصل تھا ز گس و نسترین کا

مراد دل ہے مشتاق اوس گلبدن کا  
وہی زلف ہے جسکی نکمت سے آب  
وہی لعلِ لب ہے کہ حسرت سے جسکے  
عجب سیرِ دلکشی نظیر اس چمن کی



غزل عجب القادری

ابھی یکدگر جمع تھے منہل نکل  
ابھی چھپے لیلیٰ کو عریان تھے  
گھری بھر کو جو بعد دیکھا یہ عالم

ابھی تھا بہم جو شہ سر و سوس کا  
ابھی سو رہا قمری نعرہ زن کا  
کہ نام و نشان بھی نہ ان تھا چمن کا

### غزل امید

ہزار شک کہ خط صبح یار کا پہونچا  
دل سلفیہ کو پیغام یار کا پہونچا  
اگر تین ہر دہائے ہزار لا اکل  
تم اسکو رنگ خاص مت تیار کرو  
ہمارے دیکھے اس مرغ دل کو ہوسیا  
جہان کو مست کیا اک نگہ ز تیری  
امید اپنی طبیعت تو بے باغ ہوتی

اسی کو ہاتھ ہے دار و مدار کا پہونچا  
گل نشروہ کو مژدہ بہار کا پہونچا  
قدم جہان پر مری گھنڈا رکھو پہونچا  
ہر تیل مام و زین نگار کا پہونچا  
خیال بیا تری جی میں شکر کا پہونچا  
ادھر بھی دیکھ کہ عالم بہار کا پہونچا  
پیام جبکہ بت گلزار کا پہونچا

### غزل فدوی

دل تڑپتا ہر صبح و شام پڑا  
گوئے لیو تو نام عاشق کا  
جان سے ہو گیا بدن خالی  
قابل بندگی نہیں تو نہیں  
یار ایسا نہ پاؤ گیلا فدوی

یا الہی یہ کس سے کام پڑا  
اب تو منہ میں یہ سبک نام پڑا  
جسم رہا دے گا تمام پڑا  
کب لگے آگے یہ غلام پڑا  
دیکھ لینا اگر اسکو کام پڑا

### غزل منصور

دل گرفتار کیا کس ز کیا کیا  
اہم جو رہتے سدا گشتہ تنہائی میں  
آپ کسرت میں گیا گوشتہ و جد سے نکل

اب مجھے پیار کیا کسے کیا کیا  
سر بازار کیا کس نے کیا کیا  
عشق اظہار کیا کسے کیا کیا

پہل آت دل زلف جان پہونچا  
دام میں چنیں کریشیاں پہونچا  
بیت رہیں چنیں سو اب دل پہونچا  
منہل نکل کر عریان پہونچا  
آہ نکالتے رہے خوش پہونچا  
معونہ نکالتے رہے خوش پہونچا  
دست و چشت کو دلا ہر دم پہونچا  
پارو پر ہر صبح و شام پہونچا  
آل جھلک اپنی دیکھا کر باہم پہونچا  
پہر نہان وہ ماہ تابان پہونچا  
آئینہ رخسار تھا باجھا وہ ماہ پہونچا  
دیکھ میں جسکو چہر ان پہونچا  
عمر بھر اس کو وفا کرنے پہونچا  
یونہی آخر وہ نادان پہونچا

کئے نے آگ میں ڈالا تھا خلیل اللہ کو  
کون منشور تھا وہ جس سے انا حق بولا  
نار گلزار کیا کئے کیا یار کیا  
برسر دار کیا کئے کیا یار کیا

### غزل جہانگیر شہزادہ

کر یار نہو ساقی یہی سنا ہوا تو کیا  
ہم خستہ کے بندے ہیں نہ ہی نہیں قش  
جب درد نہو دل میں کیا عشق مراد ہو  
اگر شمع کی آتش سے جلے ہیں سبھی کوئی  
میں شوق کا کانون تک بتائیں پہونچا  
جہانگیر سا شہزادہ تھا عشق کو وہ غافل  
معمور شاہیوں سے میخانہ ہوا تو کیا  
گر کعبہ ہوا تو کیا تجھ سے ہوا تو کیا  
کئے کو بھلا کوئی دیوا ہوا تو کیا  
اگر شمع ہوئی تو کیا پروانہ ہوا تو کیا  
یہ اشک مر یا رو در داغ ہوا تو کیا  
آباد ہوا تو کیا دیرانہ ہوا تو کیا

### غزل میر تقی

غم رہا جب تک کہ دم میں دم رہا  
حسن تھا تیرا بہت عالم فریب  
دل نہ پہونچا گوشہ دامن تلک  
سنتے ہیں لیلی کے خیمہ سیاہ  
زلفین کھولیں تو تو ٹھک آیا نظر  
اوسکے لب تلخ ہم سنتے رہے  
جامہ احرام زاہد پر نہ جا  
میر کی روشنی حقیقت جس میں تھی  
دیکھ میرا رونا اوسے منس دیا  
صبح پیری شام ہوئی آئی میر  
دم کے جانے کا نہایت غم رہا  
خطا کے آنے پر بھی اک عالم کر رہا  
قطرہ بخون تھا مژہ پر جم رہا  
اوسمیں مجنون کا مگر ماتم رہا  
عمر بھر یان کام دل برہم رہا  
اپنے حق میں آب حیوان سم رہا  
تھا حرم میں لیک نامحرم رہا  
ایک مدت تک وہ کاغذ غم رہا  
برق چمکی ابر باران تھم رہا  
تو نہ چیتا یان بہت دن گم رہا

### غزل رمضان علی

پھر دوبارہ عشق کا دلیر اثر پیدا ہوا  
اشک جاری رات دن جو چشم گریان تو مرے  
دیکھ کر گلشن مین کہتیں بلبلین اوس ماہ کو  
اب مجھے تیرے بجز آتا نہیں آرام دین  
زخم آئے ہو گئے چیل چیل کس سار جی جسم کے

باش میں تیر سی محبت کا شجر پیدا ہوا  
اُس قدر دویا کہ اشکوں سے گہریا ہوا  
کیا جن مین دوست بار تک فریاد ہوا  
پھر تجھے کیونکر جدائی سے صبر پیدا ہوا  
دردِ دلِ رمضان علی تمام دہریا ہوا

### غزل کنور

آتشِ دل کا جو آکھن سے شرار اچھکا  
دورِ درخت مین جو شب دلو ہوئی بیتابی  
چہرہ از بسکہ بھجو کا سا نظر آتا ہے  
صحنِ خانہ مین جو دلدار ہو خوش رفا  
زورِ دروغ عشق کی دولت سے ہو ڈھم ڈھم  
برق چمکی ہے ہوا ساقی نبیل کو سمجھ  
دل مین آتش جو کنور غم سے تو بھڑکتا ہے

لوگ سمجھے کہ فلک پر سے ستارہ چمکا  
رات روز مین کئی صبح کا تارا چمکا  
ان دنوں نامِ خدا رنگ تھارا چمکا  
آسمان نور سے اوس ماہ کو سارا چمکا  
زخمران زاریہ چہرہ بھی ہمارا چمکا  
چق کے اندر سے جو آنچل کا کسا چمکا  
خوب چمکا نہیں پھر اسکو دوبارہ چمکا

### غزل رند

جا کے گلزار سے صیاد پھر آیا اولٹا  
تس کی عیانی سے بہتر نہیں دیا مین لپٹا  
گالیان دیتے ہیں اوس تو خفا ہو ڈھین  
نام اوسنے جو سنا عشق مین بیماری کا  
یاد آیا جو مجھے کوسے صغیر حشر کے دن  
قیس کی طرح سے ہو جاتا ہزاروں مجنون  
نالہ کرنے سے مرا یار خفا ہوتا ہے

کیا نشید ہے ترا بلبل سید اولٹا  
یہ وہ جامہ ہے کہ جبکا نہیں سیدھا اولٹا  
میرے یاروں نے جو کر ڈھین وہ شکو اولٹا  
میرے ور پر سے پھر آیا جو سیجا اولٹا  
پرو فردوس تک جا کے پھر آیا اولٹا  
پرو محل کا جو رکھتی کبھو لیا اولٹا  
زخم کی جا اوسے آجاتا ہے غصہ اولٹا

## عزل الست

ہمارے آنکھوں کو دیدار کا خیال دیا  
فقیروں نے مجھے اللہ نے یہ حال دیا  
ہلا دیا جو بتوں کو پہاڑ ٹال دیا  
ترے کرم سانسے ہنگو شفیق حال دیا  
جواب صاف ملا لکھکے جب سوال دیا  
ملاں دوست نے دل کو مرے ملاں دیا  
ہٹا کے زلف کو آتش بلا کو ٹال دیا

خدا نے برق تجلی تجھے جمال دیا  
کسی کو ملک دیا ہے کسی کو مال دیا  
چلا تو بتکدے کی سیر کو موزن ہے  
شراب ابرین کیونکر پیئیں نہ ایسا قی  
مترن سے دستخط یار کے پھر محروم  
سرور یا سے حاصل ہوا سرور مجھے  
شب وصال میں اوس حیرہ منور ہے

## عزل فرح

نظر آتا ہے مجھے مطلع انوار جھکا  
کچھ ذرا میں بھی جھکا پھر تو مرایا جھکا  
یک بیگ آن کر وہ لٹ پٹی دستار جھکا  
آج گلشن کی طرف وہ گل گلزار جھکا  
ایک یوسف کے لیے لاکھ خریدار جھکا  
دیکھیے کھسکو کرے قتل ستمگار جھکا  
دیکھ صورت کو ترے فرخ ناچار جھکا

صبح آتا ہے چلا عید میں سرشار جھکا  
دل جھکا دید جھکا ہاتھ جھکا پیروں پر  
کوئی محتاج گلے میں کوئی تھا سرگراویہ  
مچکئی دسوم چمن میں جو پکا دین بلبل  
جب چلا جھکتا ہو حسن کو بازار کو بیچ  
تیج ابرو کے لیے تیج اگر تاتا ہے کھڑا  
حسن تو بہت دیکھے پہ کہیں دل نہ لگا

## عزل فقیہ

اس طرح کا نہیں میں لعل بخشان دیکھا  
اے میان گاو فلک کو دہن قربان دیکھا  
میتے وابے گہر آب میں غلطان دیکھا  
ہمجنے ایسا نہ کہیں پنجنہ مرجان دیکھا

شوخی کو پاں سو جب لال میں دندان دیکھا  
قوس ابرو سے جو گردونہ گیا تیر مرثہ  
بہر روزی کے تو دنیا میں نہ مضطر ہو سچو  
کیا کروں یار کے میں رنگ خنکی تعریف

میرزا بیگم  
اسے قصیدہ پانچ میں مانائی نہیں کچھ حجت

تیسرے لڑکوں کی نعل میں جو گلستان کی

### غزل میری

سحر میں سیل اشک مرا جا بجا پھر  
مجنون بھی از سکی موت بین بہا پھر  
خالع جو خوب تھے نہوا جاہ کچھ نصیب  
سر پر ہر سہ کو زور بر س یک ہما پھر  
آنکھیں رنگ نست قدم چھٹیں سفید  
نامہ کے اشارہ میں قاصد بجا پھر  
ہلک بھی نہ مڑ کو میری طرف تونے کی نگاہ  
یک طرف تیرے پیچھے میں غافل لگا پھر  
دیر و حرم میں کیونکہ قدم رکھ سکے گا میر  
ایہ تم تو اوس آدہ بتا پھر داندہ خند پھر

### غزل صادق

فرط ساق اوس بت کو چو دل لگا لیا جیگا  
کعبہ مقصود تک مجھ کو خدا لیا جیگا  
باز و میرا توڑ کر صیاد بے قابو نہ چھوڑ  
نا تو ان جہون باؤ کا جھوکا اوڑا لیا جیگا  
بعد مڑ کے مڑ کچھ خاک بھی بچتی نہیں  
پھر چپاڑ کو مری ہڈی ہما لیا جیگا  
اُس سحر کو دیکھتے ہی دل مرا او لجا کبا  
چھوڑ دی دنیا کو بھی میرا خدا لیا جیگا  
لے مرے مشکلا کشا مشکلا کشائی کیجیے  
تم بغیر از کون میری التجا لیا جیگا  
وعدہ صادق ہو مزا بیل سوا ب دیکھو  
اُس سر آد اوس سر تک کب خدا لیا جیگا

### غزل مستان

آہ وہ گل جب تک میرے گئے کا ہارتھا  
رات دن چیمو نہیں غیر و ناگھٹنا خارتھا  
کب خوش آتا تھا نگہ میں اوی ہر گل کا بند  
نرگسی آنکھوں کا تیرے جو کوئی بیجا رتھا  
آج گل کاری کا جامہ دیکھ کر اوس شوخ کا  
ہر چین میں گل پہ گل کھا کر کو گل تیار تھا  
یاد کر گل شب کو پروان کا رونا زرم میں  
شمع نے تاج تک رونیکا باندھا تار تھا  
منتظر قوس قزح تھی آسمان پر دیر تک  
کسے گل او سکود کھایا ابرو و خدا رتھا  
ادھنگلیان و انتونین تیرے سبھی پر جوا  
اکل جو دیوانہ ترار سوا سبر بازار تھا

کب اوس کو پتی تھی کل جون مرغِ نبلِ روضِ حبیب  
زلف کے چھٹتے ہی غل چارہ فلفل تھا مارا  
کل کہہ ڈجا کہا اوس ہو کہ مستانِ مرگیا

تیر قمرگان جسکے سینے میں مع سوافر تھا  
رخِ تمناک ہو سہو کی خاطر پوچھنا دستوار تھا  
رو دیا سنا کر کہا افسوس کیا آزار تھا

## غزل واحد علی

کر کے تنہا مجھے اے دوستو گلنامِ گیا  
کیا اوسے خط میں لکھوں کیا میں زبانی بولوں  
وعدہ کر کر جو گیا تب کو نہ آیا ہرگز  
کب خوش آتا ہو مجھے باغ و بہار گلشن  
جسم لاغر کو مرے دیکھ کے کہتے ہیں طبیب  
مینے دیکھا جو وہیں رشکِ تم کو ٹھٹھے پر  
نعرہ گھینچوں ہوں تصور میں شبِ دروزِ دم  
ذکرِ واحد علی کر رہا کہ لاؤ گا دہی

غم المِ سونپ گیا طاقت و آرام گیا  
قاصدِ آبِ تک نہ پھرا لیکے وہ ہنیاں گیا  
انتظاری میں تری مجھ کو صبح و شام گیا  
کل تو سب خار ہو کر جسکا گل اندام گیا  
زندگی اوسکی کہاں جسکا دل آرام گیا  
میں دو بارہ وہیں فی الفور لبِ بام گیا  
دناں چشموں کا ہرگز نہ صبح و شام گیا  
دام میں لیکے مجھے جو بت خود کام گیا

## غزل مقسم

جھپک بتا کہ مجھے دلربا نے لوٹ لیا  
ہزاروں ہیں صدفِ قمرگانِ تیر کو گھائل  
خدا کو واسطے کر رحمِ اے بتِ سنگدل  
نگاہِ شوخ نے کی خانمان کئے برباد  
جہان میں جتنے ہیں معشوقِ یو فانی کر  
نہیں ہے شکوہ زقیو نہ کچھ مجھے ہم  
روان تھا قافلہ اشکوں کا جو مرے یار

بچا لکھ سے تہ شرم و حیا نے لوٹ لیا  
مجھے تو ابرو کمان کی ادا نے لوٹ لیا  
ترے تو روز کے جو رجھانے لوٹ لیا  
مجھے بھی کافرِ زلفِ دو تانے لوٹ لیا  
یہ عاشقوں کو تو یار و وفا نے لوٹ لیا  
کہ دل لگا کر ہی اوس آشنا نے لوٹ لیا  
سوائسِ ہمیشہ غارتِ رُبانے لوٹ لیا

## غزل اصحف

آہ کا بھرا مرا خالی از اسرار نہ تھا ایسا اقرار بھی کرنا مجھے درکار نہ تھا یہے بین قتل بھی کر شیک سزاوار نہ تھا آج بستر ہے فقط اور وہ بیمار نہ تھا ایسی رسوائی سے جینا تجھے درکار نہ تھا	آہ جب تک مروں پلوئین وہ لدا نہ تھا رات کیا بات تھی بتا تو مجھے ای ظالم کر کے وہ تیغ زنی منہ پر ۶۰ جبین بکببین کل چو مر گیا ترسے بستر یہ وہ بیمار پڑا اسکے جاوے تھے موت رانی اصحف
---	--

## غزل علی

پڑے گرد نہ ہزار افسون ہو گا باغبان اپنا کہا نکل سے کہ لڑے یونہا سے مکہ ان اپنا لگتا تھا یون کہ شعل میں چھوڑوں آشیاں اپنا دیکھن طوق قمری کی طرح کر کے نشان اپنا کہ نکل کر آسرو پر یون لٹا یا خانہ ان اپنا بچھوڑا باغی بلبل و حسن میں کچھ نشان اپنا چمن میں کس بھروسے پر بایا آشیاں اپنا اگر ہوتا چمن اپنا نکل اپنا باغبان اپنا ڈبایا پاسے آنکھوں فی تمامی شانیاں اپنا وہ حکم ستار رکھتا تھا دلوں تھا ہر بان تھا	کہو بلبل کو لیو چمن سے آشیاں اپنا اوٹھا کر لیجلی بلبل چمن سے آشیاں اپنا ہوئی جب باغ سے حسرت کہا رو و کتامت مرا ملسا دیوں چو تو جی اور جانہ حاضر ہوں مرا مینا جی اس بلبل میکس کی غربت پر چلی جب باغ سے بلبل لٹا کر خانہ ان اپنا تو نے فل بچا اپنا بلبل باغبان اپنا یہ حسرت رکھنی کس کس مروں سے زندگی کرتے الم کہ اس طرح روئی کہ رسوا ہو گئی بلبل مگر دل سے تبار کھنا علی گوہر سے پیار کیو
---	---

## غزل انشا

مانگتا جو اوس سے تو ساری خدائی مانگتا تم سے دل بد کر نہ کیوں جیسا لڑائی مانگتا واسطے دو دن کو عرش کبریائی مانگتا	کہا خدا سے عشق کی مین رو نہائی مانگتا بر جیسی لیکر آہ کی کتا ہر یون دل چرخ سے اوس کو خلوت کی ٹھہر جاتی تو مین اللہ سے
--	---

یوں کہا رندوں نے جھٹ پٹ سنج کی پگڑی اٹھا  
 وادرس کوئی جو لپٹا تو انشا عشق سے

دو بڑائی ہے یہ سرسکا بڑائی بالکشتا  
 الاماں میں مادتاہ سو رہے وہاں بالکشتا

### غزل میں

علاج در کالہ بہت کیا نہ کیا  
 کیا جنون نے پیچھے میری ٹٹنیر نہ کیا  
 ہوائے کھوٹ کو خوشاب چنبہم سے آخر  
 ہمارے چاک گریبان کا ناصحا سے تجھے  
 وہ ڈاکٹر لب لیلیا کو یہ سہ کا سہ دیر

لبیب سے مجھ کیا کیا کچھ دیا نکلیا  
 اگرچہ خون بھی فدا دے لیا نہ کیا  
 تیری بڑائی میں خون جگر سیسا نہ کیا  
 ہزار شکر کہ اک تار بھی سسٹا نہ کیا  
 مثال شیریں کی لذت کو تو چکس نہ کیا

### غزل سحر

قد ترا سرور و ان تھا مجھے معلوم نہ تھا  
 و صوبہ میں خم کو عیش جی کو جلا یا افسوس  
 خاک تیرے قدم پاک کی اسے نورین  
 شب ہجرت کے اندھیرے تنگ آیا تھا  
 یار نے ابرو و مہرگان سے مجھے صید کیا  
 سب جگت ڈھونڈ رہے پھر اپو کو نیا یا ہرگز  
 روزہ داران جدائی کو خم ابرو سے یار  
 مینے سمجھا تھا کہ اس یار کو ہر نام و نشان  
 دل بیدل نہ کہا تھا سو ہوا آج سراج

گلشن دل میں بیان تھا مجھے معلوم نہ تھا  
 پیو کے ساؤ میں امان تھا مجھے معلوم نہ تھا  
 سرمد دید و جان تھا مجھے معلوم نہ تھا  
 رخ ترا نور نشان تھا مجھے معلوم نہ تھا  
 اوس کو تیرو کمان تھا مجھے معلوم نہ تھا  
 دل کو گوشے میں مکان تھا مجھے معلوم نہ تھا  
 ماہ عید و رمضان تھا مجھے معلوم نہ تھا  
 یار نے نام و نشان تھا مجھے معلوم نہ تھا  
 کیا بلا سیف زبان تھا مجھے معلوم نہ تھا

### غزل تراب شیدا

تو دب آہ دل میں مری تیر کا پیکان رہا  
 نہ کسی دوست نے پہچانہ کسی دشمن رہا

او کماندار تیرا مجھ پر یہ احسان رہا  
 بد تو میں شہر میں اپنا یہی سامان رہا



کوئی باقی نہ مرا تا گر میسان رہا بے رفو برسوں مرا چاک گریبان رہا عشق کا فرک کیا آپ مسلمان رہا	اے جنون ہاتھ سوتیرے ترکو سداؤں بستر خاک ہے ادھر ہر عریانی آفرین ہے تری ہمت کو تراشید
---	--

## غزل نثار

خوب دنیا میں بسر کرتی ہے اوقات حنا تو ترے ہاتھوں میں کہو تری کیا بات حنا اوسکے قدموں سے لگے آب جو کسی رات حنا تسوج جس طرح کو لگتی جو ترے بات حنا جا کے قدموں سے لگی یا۔ کے مہیات حنا آئل مہندی پہ نہ لاوے کبھی آفات حنا	اوسکے قدموں سے لگی رہتی جو وزرات حنا دسترس ہوں نہیں جسکو قدم تک پہنچے عزم کچھ جو ہماری بھی قدمبوسی تک نوبھی نہیں طرح لگا مری چھاتی سے کچھ اہم تو مایوس رہو اسکی قدمبوسی کے مندیں یار کی مشاطہ لگا کر ہن نثار
--	---

## غزل نشتر

جو عمر دیکھو تو دس برس کی یہ قہر آفت غصہ کا پہ دل دہ قہر کے سر اڑا دو خونام لیجے کبھی دغا کا کیا دھوکہ کیسکو چمکد کیسکو گالی نیٹ لڑا کا کہا نہکا اونچا کہانہ نہ چا خیال کسکو قدم کی حاکا نظر سوچی کرے تو کو یا نہ کہ سر پا چمن حیا کا جو چیرا کجراؤتے کجرا نہ بند باز صابو قیا کا کینیں جو چمکا چمکا چمکا کر کہیں جو لپکا جو با جھکا جو قفل عاشق ہا اگر مچلے تو غیر کا پھر نہ آشنا کا جو دیکھ لیں گے وہ سدا تو یار جو جھکا ابھی جھڑا کا	اڑا ایک بت پر پوش نالی سج سج نئی ادا کا رنگ دل دیکھو تو بھولی بھولی جو تین سو تو مٹی مٹی گھر سے نکلتے تو یہ قیامت کہ چلتے چلتے قدم قدم پر راہ چلتے میں اچلا ہٹ کر دل کہیں نہ نظر کر میں ادو آ کہیں وہ عیانی کہ بھر لپکا پلک نہ بار چچا اہٹ یہ چلبا اہٹ خبر نہ سر کی دیت کی نہ لیٹنے میں یہ نشانی کہ مثل بجلی کا منظر ابی دہ سنبالا کیسے سنبلا نہ وہ مسایا منو کیسے لیٹہ ہٹ جا پر سر کا بل اہٹ نہ چچا اہٹ نہ
---	---

## غزل نیاز

یار کو پہنے ما بجا دیکھا کہیں ہو بادشاہ تخت نشین کہیں بولا بھلا دو کیہ است کہیں واجب بنا کہیں ممکن کہیں زامہ بنا کہیں عابد کہیں عاشق تیار کی صورت	کہیں ظاہر کہیں چھپا دیکھا کہیں کاسہ بے گد ادیکھا کہیں وہ بستہ خدا دیکھا کہیں فانی کہیں بقا دیکھا کہیں رند دن کا پیشوا دیکھا سینہ بیان دول جلا دیکھا
--	--

## غزل سوڑ

صہبت کو دام بلا جانتا تھا حلا محے تو بھی خاک بھلا دل بڑی گرمجوشی سے تھا ہوجھ ڈر دنا کھائی آخر دنا کھائی آخر دلا سا تو دو سوڑ کو چلتے چلتے	پہنسا میں تو ادول یہ کیا جانتا تھا تھے میں بڑا آستا جانتا تھا کہ آخر کرے گا دغا جانتا تھا میں کیا جانتا تھا میں کیا جانتا تھا مگر تو جگر ہی جلا جانتا تھا
---	---

## غزل ملی

تجھ لے کی صفت لعل پریشان سے کہو نگا سی حق سے مجھے بادشہی حسن نگر کی میں جیسے دیکھا خواب ہے اسے مایہ خوبی تعریف تر سے قد کی الف داریاں حین بھپ نگر و ظلم تو اسے لیلی آفاق بیابا نہو شور سے تو اسے دلی ہرگز	جاوہرین تری نین غزالان سے کہو نگا جا کشور ایران میں سلیمان سے کہو نگا اُس خواب کو میں یوسف کنعان سے کہو نگا جامر و گلستان کو خورشید احسان سے کہو نگا مجنوں جون تر سے غم کا بیابان سے کہو نگا اُس درد کی دار و کسی در مان سے کہو نگا
--	--

## شہزاد ملناک شاہ

امرار و دل تجھ پر انوار ہو گا	لاہر منہ لے غم سے سار ہو گا
-------------------------------	-----------------------------

ادھر تو جگر میرا ہے پارہ پارہ وہ پل تو جھوٹا جو تیرے ہر بائیک ملنا کشادہ سائین تو میں جگمگاتے	ادھر عمر مریم وصل تیار ہوگا یہ بندہ گنگار کیا یا رہوگا ادھر لعل و گوہر کا بازار ہوگا
---	--

## غزل سودا

جب وہ گلشن کی طرف یار طرہ دار جھکا ہر کس مست تری آئین جو تل و گلش بہاں کی بچے جو نکلی ہے ترے سنبل زلت شب ہوتا بہین بیٹھا تھا جو وہ سین تن سرخ آلودہ وہ پلور حسین او سکی دیکھ بس تیرا ہی کو ترے دیکھکے مٹانے میں تو بخ اوس سے میں تری کیا بے لالہ کش تیرا دک ترے شرکان کر کے ابر تو کمان حسن کی تیرے جو دکاں میں عجیب سودا	محو سب ہو گئے چمن حیران گلزار جھکا لعل مخمور جھکے بلبل بیمار جھکا حیسا پانی سے نکل مار طرہ دار جھکا قرص الماس پہ وہ چہرہ بے بدار جھکا لے ستاروں کو زمین پر مہ انوار جھکا تیشہ پیالے پہ جھکا پیالے پہ وہ یار جھکا بیٹے ہی سسکے ہوا مست وہ شرار جھکا ۲۰ فن دل پہ مہرے جبکہ وہ سناں جھکا جو اوسی جنس گران پر ہر خریداں جھکا
---	--

## غزل اکرام

دم کو سمجھ نہ سکتا دقت ہر دم کی دم کا قرآن میں لکھا ہے کل من علیہا مال جس کو پیاجو پاسہ کمال اور وہ سماں کہتے ہیں لوگ سارے کچھ نہیں ادا کر سکتا کن کو آہہ فیکو کن کن کا کون کن ہے فاعل حقیقی ہر چیز کا وہی سب اکرم تو عبد الحق کی رو بندگی میں	یہ کون ہے دمیدہ دم مارتا ہے دم کا سیتہ سو تیر کیا ہے لے جسکو در دم کا پھر جب تو میں کیونکر دم کا کو قدم کا اور ڈنڈا خستہ گیا ہے خمیدہ و خم کا لکھنے کا تاب نہ لایا سینہ پشیمان کا کیونکر ہوا ہر جگہ میں دوزخ بہشت دم کا ہر دیکھا دور تجھے یہ وہ جو ہے دم کا
--	---

## عزل تشاں

دل مرا نور تجلی سے جو معمور ہوا  
کیا خوشی رہتا تھا گلزارِ عدم میں اُم  
کبریا حق کے ہیں از بسکہ جہان میں معبود  
نخن اقرب جو کہا حق ذبیان کیا کچھ  
دم دیا حق نے نخت کا تن آدم کو  
چونکے جس وقت کہ ہم خواستہ مری شفا

شعلہ جو آد کا نکلا شش بر طور ہوا  
آکے ہستی میں خم و در سے رنجور ہوا  
جو کہ پیدا ہوا عالم میں سو مغرور ہوا  
آپکو بھول کر میں اس سے بہت دور ہوا  
جس سے ہے پارہ گل جو ہر پر نور ہوا  
وہی موسیٰ تھا وہی نور وہی طور ہوا

## عزل شیدا

اجل کے کوچ میں تیرا گذار ہو دیگا  
وہ صرینگے تجھ کو جنازہ میں تخت تابی سے  
لحد کے گوشے میں تجھ کو زمین پر سنا دیگا  
نکر تو فخر یہاں اپنی شہسوار سی کا  
اگر حیر باغِ جہان میں تو مثل گل ہو دیگا  
نڈر خدا سے تو ہو کر گناہ کرتا ہے  
طبع کسی سے نہ رکھ اس جہان فانی میں  
نہ کر کسی پرستم سچ یہ کہ آخر میں  
اگر چھپائے کسی طرح سے تو اپنا کیا  
ہر اک حلال و حرام حساب یونگے  
تو اپنے کوچ کی کچھ فکر کر یہاں شیدا

ترا قرار بدار القرار ہو دے گا  
اگر خسرا نہ دلشک ہزار ہو دیگا  
بدن ترا خورش مور و مار ہو دیگا  
عمل سے پیادہ وہاں شہسوار ہو دیگا  
پہ تیری خاک پر آخر کو خار ہو دیگا  
نجانوں کیا ترا انجام کار ہو دیگا  
سو عمل کے ترا کون یار ہو دے گا  
خدا ہی سے ترا دار و مدار ہو دیگا  
پرایک دن کو وہ سب آشکار ہو دیگا  
ہر اک حرام کا تیرے ستار ہو دیگا  
کلام سعدی ترا یادگار ہو دیگا

## عزل معروف

جنے اس سے مجھے لگا مارا

آہ وہ کون تھا خدا مارا

ایک ہے تو بھی بالائے چشم کیا غضب تھی وہ جنبش اے میں جو بولا کہ سنگدل ہے تو بعد مدت ملے تھے کل اوتے وصل کی سبب بھی میں نسویا آؤ پاکے مرضی کھلا جو باتوں میں جلس مبر و حردیے معروف	دل کو بھر زلف میں بھنسا مارا صاف بستے کہ بچھا مارا اوسنے پتھر بجے اوتھا مارا آج لوگوں نے پھر لگا مارا رہو چراں کے خوف کا مارا یہ ہنسا یا کہ بس لٹا مارا ملک دل موت غم ببارا
--	---

## اغزل سلیمان

غم سے ہو کر رن وں کو کجا کوں کر رہ گیا ہتے جانا آب آئے ہو جو کچھ کھرکا ہوا توڑ کر ناگر تجھے منظور تھا تو کس لیے طائر دل کو ہوا کیا اس قفس کی قید سے لے سلیمان عشق کی آتش ہو مجھ کو دین ڈری	بس مرا سبے میں دلی و سرکہ و سرک کر رہ گیا یاد سے دیکھا تو دور کھڑکا کھرکا کر رہ گیا نیچے کو میان سے سرکہ کا سرک کر رہ گیا چھوڑ کر خنل چین پتھر کا پتھر کر رہ گیا آگ کا آئلہ سا کچھ بھڑکا بھڑکا کر رہ گیا
--	--

## شزل مہر

کب جو وہ سر و قد آیا تو ہوتا یہ پیشا کو ہوتا دہخ حیرت ریخ صحت پہ میں تران ہوا ہون گیا تنہا ترے کشتہ کا لاشہ کھڑا ہون کب تیرے زیر دیوا غروب عاشقی ہے نعرہ بلبل غش آتا طور کو موسیٰ کے مانند	کوئی دم گور پر سایا تو ہوتا خنا کا چور دکھلایا تو ہوتا کوئی تران پڑھوایا تو ہوتا لحد تک اوسکو پہونچایا تو ہوتا تو اپنے بام پر آیا تو ہوتا ہمارے طرح گل کھایا تو ہوتا ریخ پر نور دکھلایا تو ہوتا
--	---

کیا کمان ابرو ذراک تیر نسا راما کھیا تجھے اور نتھا بستی کے جنگل میں تنکا رات تنہائی میں آیا تھا تنہا تنہا تیرا بہنے پھینکی تھی کلی، اسکی حرف لالہ کی غیر کیا چیز ہے محل سے اٹھاؤں میں عشق بازی کے لیے بہنے بجائی پچھو ہر سحر دنیا کے لیے کھینچ نہ سکتا رہنے کیا	جسکے گلتے ہی جگر ہو گیا پارا پارا میخ دل تو نے جو صیٹا دھارا مارا ذکر تیرا ہی کیا آہ کا نسا مارا اوسنے سوخی سے ہمیں بھول ہزار مارا کیا کہوں کہ نہیں سکتا میں تنہا مارا پانسا کرتے ہی گویا رنگ چار مارا آپ کر روز جیا کس لیے دارا مارا
---	---

نزل منتظری

ہوئی صبح جب گھر سے وہ یار نکلا کئی آگے پیچ میں زلف کے وان عجب پھر قسمت کا ہے میری یاد قدنا تیری کا فردا حرا کئی جو خفا ہے شب کو صنم ہوتے ہیں بہت چاہا دل بچ دیکھے صنم کو صراحی سے ساقی نے مچھو پلائی	کہا خلق نے رشک گلزار نکلا مری چشم سے جو گہز بار نکلا جسے یار سمجھا وہ اغیار نکلا بجلی لٹ پٹی باز دھو ستار نکلا مر مٹھ کو لیکر وہ بازار نکلا مرے دل کا مدنا خریدار نکلا نظر پھر اس قدر ہو کے سرشار نکلا
--	--

نزل نسیم

گر بہنے دل صنم کو دیا پھر کسی کو کیا تھنے تو اپنا آپ گریبان کیا ہر چاک ایسی تو زندگیاں مسان مثل جاس	اسلام چھوڑ کر لیا پھر کسی کو کیا آپ ہی سیا سیا نہ سیا پھر کسی کو کیا گو خضر لاکھ مر رہا پھر کسی کو کیا
---	--

آکھین تمہاری لال صنم کچرنتہ ہیا	آپ ہی پیا پیا نہ پیا پھر کیس کو کیا
دنیا میں مٹنے آکے بھلا یا برا سمجھ	جہنم کچر کیا سوچنے کیا پھر کیس کو کیا

## غزل سوز

قضا را وہ قاتل ادھر آن نکلا	تو لینے کو ادھر کے مرا جان نکلا
کھڑا نقش پر ہو کر بولا کہ ہے	یہ کشتہ تو کچھ جان بچان نکلا
چھری لیکے من بعد سے کجیرا	تو دل کی جگہ خشک یگان نکلا
شک سر کہا مے مٹنے کیا کیا	میں سمجھا تھا کچھ یہ مرا جان نکلا
کھڑے رہنے والوں مگر سوز بہت	بھلا اسکے دل کا توراں نکلا
بھلا سوز ایسا بتا جسکی خاطر	یہ خورشید پھاڑ کر بیان نکلا

## غزل مست

آج دلبر کو خواب میں دیکھا	نور حق کا حجاب میں دیکھا
خود فنا ہو کے ذات میں ملنا	یہ تماشا حجاب میں دیکھا
آپ کو سوخت غیر کو لذت	یہ مزا اہم کباب میں دیکھا
بٹھکر سیر ملک کی کرنا	یہ تماشے کتاب میں دیکھا
اک پیالے میں مست ہو مانا	یہ تماشا شراب میں دیکھا

نہ ملتا گلر خوشے دل مرا سرور کیوں ہوتا	جو دیکھا حسن جامان کو تو پھر رنجو کیوں ہوتا
خدا پیدا نہ کرتا جگ میں گردِ آب محمد کو	تو یوں موعجِ موسیٰ کو یہ کوہِ طور کیوں ہوتا
لکھا تھا طوقِ لعنت کا پڑھا تھا سب سے تنقوٹ	اگر وہ جانتا شیطان تو پھر مفرور کیوں ہوتا
نہ پڑتا پر تو حق کا اگر رخسارِ خوبان پر	تو ہر عاشق کی آنکھوں میں حسنِ منظور کیوں ہوتا
کیا دعویٰ انا اسحق کا ہوا سدا عالم کا	اگر سولی یہ نہ چڑھتا تو وہ منصور کیوں ہوتا

## غزل سودا

میں دشمن جان ڈھونڈ کر اپنا بوجھ لگا  
 جب مست چین سو بوجھ لگا کر کوہ لگا  
 کہتا ہے نگہ سے یہ تر آگوشہ ابرو  
 مانگا جو میں دل کو تو کہا میں ہی کیا  
 اموغہ سبب کیا ہو کہ آفریں چین میں  
 اتنا ہو تو یوسف سے مشابہ کہ عدم سے  
 اس آنکھ لڑاؤ سے یہ دل کیونکہ برباد  
 فتنے ہی ادمٹھاڑ سے ہوئی پست فلک  
 سو داجھے کہتا ہوں نہ خود بوسہ دل اتنا

لو حضرت دل مسلک اللہ تعالا  
 غوغیہ سے صراحی لی ادمٹھا گل نے پیالا  
 دیکھ جو کوئی خون گرفتہ تو لگا  
 جتنے ہی تو چاہے مرے کو چوسے ادمٹھا  
 گل جہاڑی ہے دامن تو زلفیے کو سنبھالا  
 یرو میں جھیا اسکے تین تھک لگا  
 نے تیغ سے اس پاس نہ خیر ہو نہ بھلا  
 ہرگز نہ کسی گرتے کو ظالم نے سنبھالا  
 تو اپنا غریب عاجز دل بچنے والا

### غزل

حبسِ ازل پر دہ امکان میں آیا  
 حرمت سے ملائکہ جسے سجدہ کیا  
 گل ہو وہی سنبھل ہو وہی رنگس حیران  
 اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن  
 قانون وہی ساز وہی طبلہ وہی ہے

ہر رنگ ہر رنگ ہر اک شان میں آیا  
 جسوقت کہ وہ صورت انسان میں آیا  
 اپنے ہی تماشو کو گلستان میں آیا  
 مذکور یہی آیت قرآن میں آیا  
 ہر تار میں بولا کہ ہر اک تار میں آیا

### غزل

عشق نے تیرے مجھ کو دل کیا کیا ستم دکھادیا  
 موت سو آگے مرچکا نیکی بدی سے کیا غرض  
 ڈھونڈوں پھرون میں یار کو اپنی نگرین جو نظر  
 میرے سخن کو سمجھو تم اس میں نہیں ہے کچھ غلط  
 عمر میں اپنے آپ میں اپنی سمجھ کو چپ رہا

حلیت و خوشی و زندگی سارا جہان بھلا دیا  
 ہستی کر لیکے تا عدم جا رہم بقسا پلا دیا  
 آپ میں آپ مل گیا پردہ میں جو ادمٹھا دیا  
 آپ ہی خدا ہوا یہ دم جبکہ خودی مٹا دیا  
 جبکہ ملا وہ غیر سے ہنس کے مجھے رو لا دیا



غزل محرابی

مسریت کہ تیرے کریم کو بہشت کا  
نیج بہار چلی گئی کیا خزانہ حسب  
گل محمدی کی کہ سلطان و پادشاہ و خیر  
خویشیہ سے لاس کا تھم بھر د

غزل حمیدری

<p>             ده چادر سا کمره با مرقه اوزر گه سهواً حاصل عالی              و ده گنجه نگار دارالسیاه و وزیر لیسین بن ساین گره              تخی از تخیه پدید می آید که تخی می آید و تخی می آید              و ده اوجهری از بصری سخت مجسمین جوید که با تخی              گوهرین و ده چادر داران از بصری نه سخت است           </p>	<p>             ده گول بان سنجین سید و ده میا تخی              و ده محرم چشم گد و ده دید جو تخی              تخی دانت که جو تخی لوی پراک چکنال عالی              ده طبعی جویرین شک کریم و ده کافشال عالی              لایه حیدری که ده محبوب جهان و ده لبر عالی           </p>
---	--

عزیز مومن خان

کسی کا ہوا آج کل تھا کسی کا  
 کیا تھے قسمل جہان اس نظر میں  
 نہ میری تھے وہ نہ میں ناصحوں کی  
 مجھے مار ڈالا ہے انکار نے پھر  
 جو پھر جاے اوس بیوفا سو تو جانوں  
 صبا نکست یار لائی گمان سے  
 وہ کہتے ہیں بیباک عاشق خوشی پون  
 دم اکھڑا اور عشق تیان سے

غزل شاه و ظفر شاه و بی

کسی نے اوسکو سمجھایا تو ہوتا  
مزدہ رکھتا ہے زخم خنجرِ مستق  
نہ بھیجا لکھکے تو نے ایک پرچہ  
کہا عیسیٰ نے تم کشتے کو تیرے  
رہو لاہنے کنڑ کا یا بہت در  
یہ شغل آہ ہوتا بید ہی کا ش  
جو کچھ ہوتا سو ہوتا تو نے تقدیر  
کیا کس جرم پر تو نے مجھے قتل  
کیا جیسا مرلیش عشق مجکو  
دل اوسکی زلفین اور بجا دیکھے

کوئی یاں تک اوسکی لایا تو ہوتا  
کبھی اسے بوالہوس کھایا تو ہوتا  
ہمارے دل کو پرچیا یا تو ہوتا  
کچھ آیت تک بھی نہ فرمایا تو ہوتا  
وزاد رہاں کو کھڑکایا تو ہوتا  
نہوتا گو ٹمر سایا تو ہوتا  
وہاں تک مجکو پہونچایا تو ہوتا  
ذرا تو دل میں نہ ترمایا تو ہوتا  
عبادت کو کبھی آیا تو ہوتا  
ظفر اک روز سلجھایا تو ہوتا

### غزلِ دارا

سحاب پارہ ہے دامن سے ابدید و نکا  
چراغِ صبح کے مانند کوئی دم کی بہن  
جہاں ہوئے ہیں گلِ سرخ خاک سے پیدا  
اثر رکھے ہے یہ فریاد دردمندوں کی  
عجب شجر ہے ثمر جنگے پارہ یا قوت  
کھلا کسی پہ نہ آسودگانِ خاک کا حال  
کوئی بھی ساتھ کسی کے گھمانے دارا

نمود برقِ طہیدہ ہے دلِ طہید و نکا  
بیانِ حال ہو اجانِ بلبِ رسید و نکا  
اسی زمین میں مدفن تری شہید و نکا  
بڑا ہے صبرِ سنگِ ستمِ رسید و نکا  
یہ رنگ دیکھ لے مرگانِ خونِ حیکید و نکا  
ہجومِ مہدِ زمین میں ہے آرمید و نکا  
عدم کو جاتا ہے کیا قافلہ جبرید و نکا

### غزلِ خواجہ میر درد

جگ میں کوئی نہ تک پہنچا ہوگا  
اوسنے قصد بھی میری باتوں کو

کہ نہ ہنستے ہیں رو دیا ہوگا  
نہ سنا ہوگا کہ سنا ہوگا

<p>دیکھئے غمت اُنبا کی جی میرا دل زماؤ کے ہاتھ سے سالم حال مجھ غمزدے کا جس قس نے قتل سے میرے وہ جو بازار دل بھی لے دو قطر خون تھا</p>	<p>نہ بچے گھبے گھبے کیا ہو گا کوئی ہو گا کہ رہ گیا ہو گا جب سنا ہو گا رو دیا ہو گا کسی پنجو ادے کو سا ہو گا آنسوؤں میں کہیں گرا ہو گا</p>
---	---

### غزل میر تقی میری ملک الشعراء

<p>ابنِ شہدین الہی محبت کو کیا ہوا امید ناز و نندہ ویدار مرچکے جانا بویار تیغ کف غیر کی طرنا بخشتن نے محکوار کرم کے کیا نعل تھی محبت شقی کی ہدایت ہی میری</p>	<p>جھوٹا ناکو اس نے مروت کو کیا ہوا آتے ہی آتے تیر قیامت کو کیا ہوا اے کشتہ ستم قری غیرت کو کیا ہوا اے چشم جوش اشکِ ندامت کو کیا کیا جانے کہ حال نہایت کو کیا ہوا</p>
---	---

### غزل حرات

<p>جو دم لب پہ گھبرا کر آئے لگا نہ آنے کا جب میں سنا لگا وہ دلبر کسی سے ہوا ہلکنار کھیا اوکھنے جو سیر دریا کا غم کہا طبع نے اور لگا اک غزل اوسے رحم جب مجھ پہ آئے لگا کسی نے جو پوچھا خفا کس سے ہو مزاج آیا ہنسنے پہ تو غیر سے سنا نا پڑا اور اولٹا مجھے</p>	<p>تو شاید مرا دل ٹھکانے لگا وہ آئینہ مجھ کو دکھانے لگا کہ دل برین کچھ تلملانے لگا میں اکھونے وریا بہانے لگا قلم جب میں حرات اوٹھانے لگا تو صحبت یہ گردون چھڑانے لگا اشارے سے مجھ کو بتانے لگا لا اکھ مجھ کو لڑانے لگا محبت جو میں آزمانے لگا</p>
--	---

غرض دل کو لگ جاتی ہی عشق آو	عجائب تماشا دکھانے لگا
دیا ادسکے ور پر جو حیرات نے جی	تو احمد بند ٹھکانے لگا

### غزل ناسخ

ساتھ اپنے جو مجھ یار نے سوئے نڈیا	رات بھر خنکے دل زار نے سوئے نڈیا
خواب ہی میں نظر آیا وہ شب جو چین	سو مجھے حسرت دیدار نے سوئے نڈیا
خفتگی بخت کی کیا کیسے کہ خبر خواباں ہم	عمر بھر دیا دوباہار نے سوئے نڈیا
رات بھر در وجدانی سے کراہا ایسا	کہ جہان کو ترسے بیمار نے سوئے نڈیا
یا دوس زلف کی رہ رو کو مجھے دلوالی	بہر میں مجھ کو شب تار نے سوئے نڈیا
یہی صیبا دکھ کر تاس ہے میرا ہر صبح	نالہ مرغ گرفتار نے سوئے نڈیا
سمجھے تھے بعد فنا پاؤں جا بہت ناسخ	حشر تک وعادہ دیدار نے سوئے نڈیا

### غزل لطیف

جوشب کو سویا تو مینو یارہ جمال فخر ب کو دیکھا	اوٹھایا پر دیکھو عین کہ جب تو عین انوار ب کو دیکھا
عجب تھی احمد کی میم روشن وہ صرف آدم خنی کی	وگر نہ نور احسن مینو نہ کوئی حسب نسب کو دیکھا
سر تخت الشری کو لیکر مقام محمود لامکان تک	مین اپنا رنگ دوئی جدا اگر جمال احمدین سب کو دیکھا
بیان سکا سکا کیا رقم ہوتا رانعام کیا بہم ہو	کہ جسکر رحم و کرم کو اور کبھی نہ غالب غلب کو دیکھا
جہان عجبی مین یا الہی ہلکے رویت سے کھنکھار	ہر ایک مومن ہون وہ روزی لطیف ازہو سب کو دیکھا

### غزل رفیع السودا ملک الشعرا

زخم کا دل کو تر و تازہ ہو انگور سدا	جاری رہتا ہے مری چشم سے ناسور سدا
جسکے ہم تیغ نگہ سے ہو دل کا ٹل یا رب	چشم زخم اس کے زماں میں ہے دور سدا
سہ انھیں شوق کی دل کو بو پینے کا	دیکھتا ہوں تری آنکھوں کو مین محمود سدا
گوند و شیشہ گردون کو گل رنگ مجھے	خون دل سے تو مرا جام ہے معمور سدا

یار کی دیکھتے تھکی جو تو موسیٰ کی طرح ایک شب آگونی دلسوزہ رو یا اوسیر دوستو سننے ہو سو وا کا خدا حافظ ہے	سنگ رو سے ترے نکلے شریر طور سا شمع بھی گئی بجاری سے جلی دور سا حشق کو ماتحت رہتا ہے یہ رنجور سا
--	---

### غزل ہدایت

دشت سے قیس گھیا کو سے فر پاو گیا چشم الفت میں مجھے تجھے تو اوٹل ٹک یاو کر گسبزِ خوشا اشک جگر سے نکلا یہ ہدایت سے بنا رختہ کی تھی قائم	کارخانہ تھی سبھی حشق کا بر پاو گیا باسے دنیا سے تو ارکے یونہی نہا شاو گیا رو ٹکڑے گھر سے یہ لڑکا خضر آباد گیا حیث صد حین کہ دنیا سے وہ استاد گیا
--	---

### غزل انشا

اے عشق جلوہ گر ہے تجھ میں ہی ذاتِ مود تھے سکھا دیا کیا جبریل کو نجاف جو شخص جہہ سا ہو خدمت میں یاں تمھاری فرما دین آپ جو کچھ تھا وہی ہے سچ ہے گر حکم ہو تو سائین سلفے کا دم لگ کر سے یا دین تمھاری بیٹھا ہوا مراقب کرو بیان تمھیں سب کیوں پیشوا نہ سمجھیں سبزہ اگر چڑھا منظور مسجد ہو اتنا نہ بکے پھر یہ تشریف لائے بھی	والسا بحات سبغا فالسا بقات بہتا جھٹ نہیر سد رواوٹے جو ہستراجا یا کیونکر نہ پھر دو دیکھے لاموت کا تماشا لے میرے پیر دم شد ہاں بادشاہ و اما پھٹکا ڈن اور بھی مین سزئی کا ایک کوٹرا چارم فلک پہ طیسی کھینچے ہوئے ادو اس روح القدس ہر ادنیٰ اک ہاں کے تمھارا تو بیجے برگ کوئی والنا سطات فضا حضرت سلامت انشا ہے آپکا یہ حیا
---	---

### غزل ذوق

بعدِ مردن بھی خیال چشمِ قمان ہی ہا میں ہمیشہ عاشق بیچیدہ مویاں ہی ہا	سبز و تربت مرا وقت غزالان ہی رہا خاک پر دو میدہ میری عشق پیاں ہی رہا
---	---

بنامہ مکہ ہے نہ مضمون اس بات کی کیا  
جاہل مسئلہ نہ آئے معجزے سے راہ پر  
پانوں کب نکلا رکھا بہ حلقہ نہ نجیر سے  
کب اباس نوری میں چھپتے ہیں روشنی  
آدمیت اور شے سے علم ہے کچھ اور چیز  
حلقہ کیسو میں دیکھی کسے زخار کو کی تاب  
بدتون دل اور پیکر دونوں میں رہے  
سکو دیکھا اس سو اور اسکو نہ دیکھا چون نکلا  
دین و ایمان ڈھونڈتا ہر ذوق کیا سو فتنہ

بات پر اپنا فکر میں رہ رہ نہ خدا ان ہی رہا  
جہل سے مہل پہنے نامسلمان ہی رہا  
تو سن وحشت ہمارا گرم جواں ہی رہا  
جہاد خانوس میں بھی شعلہ عریان ہی رہا  
گنہگار کو پڑھایا پر وہ جہاں ہی رہا  
شب مہالہ نشین سرور گریبان ہی رہا  
آخر بدل ہو گیا خون ہو کہ پیکان ہی رہا  
وہ رہا آنکھوں میں اور آنکھوں تو پناہ ہی رہا  
آب نہ کچھ دین ہی رہا باقی نہ ایمان ہی رہا

### غزل سوڑ

یہ تیرا عشق کب کا آشیہ تھا  
وہ ساعت کونسی تھی یا الہی  
میں کاش او سوقت آنکھیں میں دلتا  
میں اپنے ہاتھ اپنے دل کو کھولا  
ولا کیا آن تھی اللہ اللہ  
وہ مجھ کو زوج کرتا تھا خوشی سے  
نتھا اوس وقت جزا نہ کوئی

کہان کا جان کو میری دھڑکتا  
کہ جس ساعت وہ چار اوس کو ہوتا تھا  
کہ میرا دیکھنا مجھ پر بلا تھا  
خداوندائیں کیوں عاشق ہوا تھا  
کہ جس غم سے چھاتی پر چڑھا تھا  
میں اوسکی تیز دستی تک رہا تھا  
وہ یہ سوڑ پہلو میں کھڑا تھا

### غزل حضرت عشق

یہ کیا غصہ ہے یہ کیا شرم ہے کہ ہمارے پاس آیا  
میں اسکی تیغ نگاہ کی برش کا کیا کردار میں آیا  
کسو کو چٹکی کسو کو گالی کسو کو غصہ ہمارے پاس آیا

اودھروہ ساتی شراب لایا اودھروہ ابر بہار آیا  
کہ ایک یل میں ہزار ہے ستم رسیدہ وہ مار آیا  
غضب ہوا یہ جب سکو یا رفتی کو اپنے خمار آیا

خدا سے بڑھ کر کب محب پیدا ہو سکے کر گیا تو قتل ظالم  
 تری بہت میں مادن ہم ہو ہی رویا کیو پر اکدم  
 میں دین ایمان وہاں دل کیو کر گیا یار و قسبت  
 غزل پڑ حوین اب عشق ایسی ہر اک سچ چہرہ

آج باندھ کر کیا بے آج باندھے کتا آیا  
 ہمارے رونے پہ بچھو ظالم نہ رحم آیا نہ پیار آیا  
 اگر وہر تک بہار آیا اگر نہ شک بہار آیا  
 کہ اس غزل میں قوش اپنی سو کر میں دہر و ہر آیا

### غزل مومن خان

میں نے تم کو دل دیا تھے مجھے رسوا کیا  
 کنتہ ناز بتان روز ازل سے ہوں مجھے  
 روز کہتا تھا کہ میں مرنا نہیں ہم مر گئے  
 سر سے شعلے اوتھتے ہیں آکھ لہو دیر باری  
 روئے کیا بخت خستہ کو کہ ادھی رات سے  
 آتش امت بجا دی دغا دی و رشک نے  
 آکھ عاشق کی کوئی پھرتی چر لے وعدہ خدان  
 دہر میں لے بیوفا میری و فکی و صوم ہے  
 کیا خلش تھی رات دل میں آنہ و قتل کی  
 کیا عمل ہوں اب صلاح بقیہ رہی کیا کروں  
 غرض ایمان و خدا اس غار گردین کو ٹہری

میں نے کسے کیا کیا اور تھے مجھے کیا کیا  
 جان کھونے کے لیے اللہ نے پیدا کیا  
 ابو خوش ہو بیوفا تیرا ہی لے کتا کیا  
 شمع سے یہ کسے ذکر اوس محل آرا کا کیا  
 میں یہاں رویا کیا اور وہ وہاں رویا کیا  
 مدعی کی گری صحبت نے جی ٹھنڈا کیا  
 دیکھے میں مرتے مرتے سوے در و کیا کیا  
 بوالہوس سو کیا کیوں تھا راز جو افشا کیا  
 ناخن شمشیر سے میں سینہ کھجایا کیا  
 دھردیا ہاتھ اوسو دل پر بھی تو دل دھڑکیا  
 تجھ کو اسے مومن خدا سمجھے یہ تو کیا کیا

### غزل ذوقی شاہ

نگر سے ناقد لیلی کو لے جیسا ربان نکلا  
 یہ دل سے آہ گل سے رنگ لیلی تو فغان نکلا  
 خبر کر دیکھ جو غماز خسرو سے کہ لے ناوان  
 توانائی نہ اک ساعت نہ سیر ضحیٰ مستی کی

نواہ عشق سے مجنون کو غم کا کاروان نکلا  
 چمن سے حج ہو حسرت زد و فکا کاروان نکلا  
 یہاں فرما د کا مرنا وہاں شیریں کلجان نکلا  
 حباب سا جو ہمارا یک جسم ناتوان نکلا

عصا موسیٰ کا پس ہر صوفی و جہاں مذہب کو  
اصغر خانہ سے مہدی ہادی حسابا زمان نکلا

### غزل جرات

حزینہ و کیا کمون رونا میں اپنی چشم گرین کا  
جنون میں نہ کیجیہ و تہہ ہر حال پریشان کا  
دل پر دل کی حالت خرابی سے یہ پہونچی ہے  
یہ آیا اس فلک کو اور کچھ آلا تو یہ آیا  
بتنگ آؤ میں ہم جشی کہان ل کو لکر روین  
ہو اوہ خوش تو اب لوگوں کو لکھ پناہ کی  
کیا اس عشق کی وحشت نہ کیا دیو اہ حیرات کا

ہمیں کتنی ہی دریا گر نچڑوں پاٹ دامن کا  
قد موسیٰ کو آیا چاک تا دامن گریبان کا  
نشان رہا جو بون باقی کسی اجڑی گلستان کا  
گھٹانا وصل کی شب کا بڑھانا روز حیران کا  
کہ وحشت پر ہمارے تنگ ہو عرصہ بیابان کا  
نہ وان جاؤ کوئی یا لکانہ یان آؤ کوئی صان کا  
عجب احوال دیکھا ہے کل اس خانہ ویران کا

### غزل لطیف

شکر اللہ کا جس نے کہ مسلمان کیا  
کو نسا شکر کرین ہم ترا ہر شب کور  
غیر عیسیٰ نہ کوئی حاوی انجیل ہوا  
گرچہ ہے خلقت عالم میں رگ و ناک و شعل  
جستجو رزق کی کرنا ہر عیشہ و رازق  
جب نتھو دانت ہمیں آپنا ہے رازق  
بندگی پر نہیں موقوف ہر لطف لطیف

دین احمد کا ہمیں تابع فرمان کیا  
تو نے امت پہ محمد کے جو احسان کیا  
تو نے ہر فرد کو یان حافظ قرآن کیا  
میں نہ جیوان ہوا تو نے مجھے انسان کیا  
جتنے مرزوق ہیں تو ذرا بخین مہمان کیا  
خون مادر کے تئیں قوت رگ جان کیا  
تو نے جب چاہا تو درویش کو سلطان کیا

### غزل میرخی

اے دوست کوئی مجھ سے رسوا نہوا ہوگا  
ملک گور غریبان کی کر سیر کہ دنیا میں  
آنکھوں سے تری ہلکے چشم کو آب ہو دے

دشمن کے بھی دشمن پر ایسا نہوا ہوگا  
ان ظلم رسیدوں پر کیا کیا نہوا ہوگا  
جو فتنہ کہ دنیا میں برپا نہوا ہوگا



صد لکھ تر مرگان خوابان سے نکلا نہ ان | آگے مجھے میرا یہ سودا نہ بڑا ہوگا

غزلِ فتنہ

دیکھ مجھ کو بہت بنے پیر نے منہ بھیر لیا  
سختل نے ہوتس بقتہیر نے منہ بھیر لیا  
میں تیرا بکشی دم قتل میں تو قاتل  
اوسکا نقشہ جوہن چچاقی بواہی پاک  
اوی فطرحرہ و تامل منہ دیکھتے ہی

آج مجھے مری تقدیر نے منہ بھیر لیا  
پس مری آہ سے تاثیر نے منہ بھیر لیا  
کیا سبب جو تری شمشیر نے منہ بھیر لیا  
سہ دور سے فلک پیر نے منہ بھیر لیا  
سہ دور سے فلک پیر نے منہ بھیر لیا

غزلِ فتنہ

وہ کون ہے جو مجھ پہ تاسف نہیں کرتا  
کیا قہر ہے وقفہ ہے ابھی آؤ میں اوسکو  
کچھ اور گمان گری نہ دل میں تری قاتل  
پڑھتا نہیں خط غیر مرا و ان کسی عنوان  
دل فقر کی دولت سے مرا اتنا غنی ہے  
تا دل نگرے صاف سے صاف سو صوفی  
لے ذوق تکلف میں ہر تکلیف سرا

پر میرا جگر دیکھ کہ میں ان نہیں کرتا  
اور دم مرا جاسے میں تو قوت نہیں کرتا  
دم جس لیے میں سو رہا یوسف نہیں کرتا  
جب تک کہ وہ منہ میں تیرے نہیں کرتا  
دنیا کے زرو مال پر میں تفت نہیں کرتا  
کچھ سو دو صفا علم تصوف نہیں کرتا  
آرام میں ہے وہ جو تکلف نہیں کرتا

غزلِ مصروف

عشق کا سا کبھی آزار نہ دیکھا نہ سنا  
تجھ کو جس بزم میں نہ نہا نہ دیکھا نہ سنا  
ہم دوسرے کبھی رد کلام دعا  
عشق کی راہ میں نقش قدم و تیرا جرس  
رگس دل نے اسی رانجہا نہیں

اسکا جیتا کوئی بیمار نہ دیکھا نہ سنا  
تاج اور رگ و بان یا رنہ دیکھا نہ سنا  
اوسکے جز معصفت خسار نہ دیکھا نہ سنا  
گاہ پہنے دم رقتار نہ دیکھا نہ سنا  
چشم اور گوش سے اویا نہ دیکھا نہ سنا

چشم وارہتی ہن ادر گوش برآواز قدیم  
یہ نزل جسے سنی دیکھ کے بہ الامعروف

عاشقون کو کبھی بیکار نہ دیکھانہ سنا  
کہیں اس میں نہیں بیکار نہ دیکھانہ سنا

### نعل رنگ

انس اور جن کی کئی خلقت سب جہان افشا تھا  
ماسوی اللہ بن تھا کچھ کام میری ذات کا  
آہ لاگی آپ سے بہ نام مجہ نام حق کرے  
جر کیا ہو ساتہ میر عزول فرسویں کیا کہ تو  
مستعجب سوچا یہ رہا یہ رنگ کیا بجاتا ہا

کوئی تھا اوس وقت پر میں جب ترا دیوانہ تھا  
میں تھا اس میں وہ مجھ میں حق مرا ہی خانہ تھا  
اسکی کیسا قفسہ کہنا دل مرا بیگانہ تھا  
کچھ کہا حاتا نہیں دشمن مرا اچھا نہ تھا  
سب میں آتش تھی جب شمع کا پروانہ تھا

### نعل مسمون

تجھے نفیس ہستی مٹایا تو دیکھا  
یہ سب تیرے ہی حسن کا پرتو ہے  
بتا مئے مست مرے دیکھتے سے  
نہوں کیونکہ مسمون پر مٹان کا

جو پروہ تھا حائل اوشایا تو دیکھا  
نہ کیا تجھے تیرا سایہ تو دیکھا  
تھیں حق نے ایسا بنایا تو دیکھا  
یہ عالم جو ساغر بلایا تو دیکھا

### نعل انشا

اچھا جو خفا ہے ہوتے صم اچھا  
مشغول کیا چاہیے اس دل کو کسی طور  
گرمی نے کچھ آگ اور ہی سینے میں لگاؤ  
اخیار سے کرتے ہو مرے سامنے باہن  
ہم معکف خلوت تجا نہ ہن ادر شیخ  
جو شخص مقیم رہ دلدار ہن زاہر  
اکر گئے آتا ہوں کوئی دم میں ہن تم پاس

لو ہم بھی نہ بولیں گے خدا کی قسم اچھا  
لے لیوینگے ڈھونڈا در کوئی بار ہم اچھا  
ہر طور غرض آپ سے ملنا ہی کم اچھا  
مجھ پر یہ لگے کرنے نیا تم ستم اچھا  
جانا ہے تو جاتا بھی طواف حرم اچھا  
فردوس لگے اونکو نہ باغ ارم اچھا  
پھر دی چلے کل کی سی طرح مجھ کو دم اچھا

اس ہستی مودود و مودین ترک ہونے کا نشانہ  
والتدکیر من سے بمراتب عدم اچھا

### غزل حسن

دو جب تک کہ زلفین سنو اور کیا  
ابھی دل کو لیکر گیا میرے آد  
تو مجھ سے ہن باز می سدا  
کیا قتل اور جان بختی بھی کی  
کھڑا سپہ میں جاں و آرا کیا  
وہ چلتا رہا میں پکارا کیا  
وہ جیتا کیا اور میں ہارا کیا  
حسن اوسے احسان دوا کیا

### غزل منتظر

گلزار ہے دغ و غم و ہیان تن بدن اپنا  
اشکو کے تسلسل میں چھپا یا تن و بیاں  
کہ طرح ہے ایسے سے انصاف تو دتر  
انکا بیدین آپ کے گھر چلنے سے ٹکرو  
چرخ آ رہا ہے کہ بس گریہ و دہے وطن اپنا  
یہ آہ و ان کا سہ بنا پیر ہن اپنا  
یہ وضع مری ویکو وہ ویکو چلن اپنا  
میں چلنے کو مودود وچھوڑو چلن اپنا  
جس جا پہ کہ بس گریہ و دہے وطن اپنا

### غزل مسکرا

ہر گھڑی رہتا ہوں نیک و نرزی تبار کا  
باتھ بھی اس کا لگا تا ہوں کوئی آب یا سب  
موتیوں کا بار تو پہنا کر سے ہے تو سدا  
ویکھ کر صورت مری حسرت زندہ اید و ستو  
روزی تو ماسہ قفسہ قحبہ سرد و چار کا  
دن بدن بدتر ہو احوال اس تر و بیمار کا  
ویکھیاں اگر تیا سا آنسوؤں کو تار کا  
اک تحیر کا سا عالم ہے درد و یو ار کا  
روستے روستے حال ہر یہ دیدہ و خوبا کا  
اشک کہ برسے لہو آنکھوں سے آہا ہے ہر

### غزل انشا

سے بندھا میں نے تار کا جھولا  
ہو گی کس دن کو قطرہ افشانی  
کیون کے چھوٹے یار کا جھولا  
منتظر ہے ہمسار کا جھولا

مینہ کا اور ملا رکھا جھولا  
تو مرے گلہزار کا جھولا  
نہرا وہ آبشار کا جھولا  
رسن تاج دار کا جھولا  
صرف پھولوں کے ہار کا جھولا  
سے نسیم بہا رکھا جھولا  
مژہ قطرہ ہار کا جھولا

گو نہ اسے مطرب آئے ہو مشتاق  
اسے صبا باغ میں ٹھجلا یا کر  
رونق افزا ہے عکس سے تیرے  
تیرے ہاتھوں میں یہ کہیں نہ کرنا  
تجسسے نازک سے چاہیے گو ہو  
نکرت گل کو جھوٹے کے لیے  
چاہیے طفل اشک کو انشا

### اغزل حضرت عشق

ٹھٹھا نہ ترے صد سے کیا شمار ہوا  
کہ ایک جیب رہا تھا سوتا تار ہوا  
کبھی جو ٹک ول بیتاب کو قرار ہوا  
مجھے یہ غم ہے کہ پھولوں کا کیون نہ ہار ہوا  
ادھر تو دیکھو وہ کیا رات کا قرار ہوا  
کہ داغ داغ جسے دیکھ لالہ زار ہوا  
ہزار حیف تو جس پر نہ دو ستمدار ہوا

لیا جو ایک مین ہوسہ تو کیا آخر یار ہوا  
جنون ضرور ہے اب مجھے دست برداری  
تمام قسم غم تجھ کو مین سناؤں گا  
ترے گلے سے تو رہتا لگا ہوا گلہزار ہوا  
اب ایک بوسے کے دینے پر منہ بناتے ہو  
ہمارے سینے پر داغوں سے ہر وہ گلکاری  
میں تیرے عشق میں صبر و قرار کھو بیٹھا

### اغزل عاجز

سجن کار و ٹھنا . . . سجن کا ہنسنہ  
غضب خدا کا . . . کلی کا کھلنا  
سجن کی زلفیں . . . سجن کی باتیں  
سدا این خوبی . . . سدا این برجاہ  
ترے این کو . . . ترے سخن کو

سجن کا آنا . . . سجن کا جانا  
بہار گلشن . . . نہشت بناوٹ  
سجن کی آنکھیں . . . سجن کی ملکین  
سدا این کیفی . . . سدا این برچی  
تری کمر کو . . . ترے وہن کو

دہم سا بھیا . . . . . عدم ہو گیا	حقیق پایا . . . . . میں خوب سمجھا
سختیوں میں . . . . . قلندر ہوں میں	دبروں میں . . . . . جنوتوں میں
میں ہوں سختی . . . . . میں ہوں قلندر	میں ہوں سیانا . . . . . میں ہوں دیوانا
مری رباشی . . . . . مرا مخمس	مرا تخلص . . . . . خیال میرا
سب سے مسکن . . . . . سب سے کم کہ چہ	سب سے زور عاجز . . . . . سب سے نقش دریا

## غزلِ محم

پھر ہمارے آہ و نالہ میں اثر پیدا ہوا	پھر ہمال سے دست گویا شرم پیدا ہوا
پھر کسی کو کان کر موتی زمین یاد آئے	پھر ہمال سے گھر پیدا ہوا
بن کے اختر آسمان پہ جلوہ آرا ہو گیا	سینہ سوزان سے شیر سے جو شرم پیدا ہوا
ہو گا مال دل کسی کی سند لی پستان	لب طرح پھر اندون کچھ درد سے پیدا ہوا
بے پری میں کھا گیا تیرا دیکر کہتا دو	طاہر دل پھنس گیا جب بال و پر پیدا ہوا
پھر دردندان کے ال سے نہیں کوا بگ	قطرہ اشکوں سے پھر سائب گھر پیدا ہوا
سرو نے دعویٰ ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کہ یہ کیا بچل	گلشن ہستی میں آخر سے شرم پیدا ہوا
کاں لگنے کو تم اب اس دور نایاب کے	اندون پھر اک رقیب بد گھر پیدا ہوا

## غزلِ سوا

تجھ قید سے دل بزرگ آزاد بہت رویا	لذت کو اسیری کی گریا بہت رویا
تصویر مری تجھ بن مانی ز جو کھینچی تھی	انداز سمجھ اسکا ہزار بہت رویا
نالہ ترے لب نہ ختم کی گئی	فریاد مری سنکر صیا بہت رویا
یاں تک مری صورت کو نہ تشنہ لبی پیدا	اوس طرف جو چو گزرا جلا بہت رویا
جو تین پری جتی ہیں جاو کچھ گلستان میں	تجھ قد سے نخل ہو کر شمشاد بہت رویا
آئینہ جو پانی میں ہے غرق یہ کیا باعث	تجھ سنگ دل کے آگے فولا بہت رویا

سہوا سے مین یہ پوچھا دل میں بھی کیوں  
وہ کر کے بیان اپنی رواد بہت رویا

### غزل احسان

کیسی خاک تو پیغام اے صبا میرا  
جو مر بھی جاؤں کیجو مری وفات کا ذکر  
یہ غمزدون کو کھلایا تو کیا ہوا اے عشق  
یہ سیل گریہ ہرگز نہوگی پسند سے بند  
جو بوسہ دیجے مزے کا مزہ بدل جاوے  
اندھیری رات کو مین رہو عیش سمجھا تھا  
کہ مین نہو خفگی تیرے ولی مین فکر ہے یہ  
وہ چند حسن ترا فرط خشم سے چمکا  
نہ در دوسر دو دوا سے مدام بہرہ ور  
تجاری زلف کا شامت زد کو سودا ہے  
نہ کیونکہ روؤں کہ ہے حال جانکنی مین آہ  
کسی نے پوچھا کہ احسان غلام کس کا ہے

ہوا سے یار مین دم ہی ہوا ہوا میرا  
وفا کے نام سے چڑھتا ہے بیوفا میرا  
ذرا تو اور کہ پورا ہونا شتا میرا  
بکا جو ناصح تو دو گنا ہوا بکا میرا  
کہ اندون مین بہت منہ ہے ہمیرا  
چراغ تو نے جلایا تو دل بجھا میرا  
کہ خود بخود ہے کچھ اسوقت جی خفا میرا  
بگڑے کام سن اے مہ سنو رگیا میرا  
دوا پذیر نہیں در دے دوا میرا  
بلا سے عشق مین دل ناگیاں بچتا میرا  
رفیق میرا جگر میرا لاڈلا میرا  
لبوں پہ لاکے تبسم کو یہ کہا میرا

### غزل تازہ از جوش

دیکھ وہ زلف پریشان مین پریشان  
نہ ملا ناقہ اگرچہ دل مجنون میرا  
اک جھلک دیکھنے جانان کی جوش  
ساتھ غیروں کے وہ جانا تھا جو کل برسر  
جوش کس کس طرح آتا ہر مرد لہجہ خیال

فرقت یار مین سہ گشتہ و حیران ہوا  
بہت آوارہ بھڑا و بیابان ہوا  
دل حیرت زدہ مہرگان کا پیکان ہوا  
مجھ کو بس اذکیہ کے پہچان کے انجان ہوا  
بعد مدت کے جوا بخت وصل کا سامان ہوا

### غزل خواجہ میر درد

دنیا میں کون کون نہ یکبار ہو گیا پھرتی ہم میری خاک صبا و بدر لیے اگا داس جہان میں نہیں غیر بخود ان طوفان نوح نے تو دہائی زمین فقط برہم نہو کہیں گل و بلبل کی راستی و اعظ کسے ڈراتا ہے یوم الحساب سے پھولے گی اس زبان میں گلزار معرفت ایمانہ اعتدال پر ہرگز مزاج و ہر لے در و جسکی آنکھ کھلی اس جہان میں	پھر منہ کو اس طعن نہ کیا اونے جو گیا اے چشم اشکبار یہ کیا تجھ کو ہو گیا جاگا وہی ادھر سے جو سو نہ آنکھ سو گیا میں تنگ خلق ساری خدا فی ڈبو گیا ڈرتا ہوں آج ماغ میں وہ تند خو گیا گریبان مرا تو نامہ اعمال و حو گیا یاں بھی زمین شعر میں یہ محسم ہو گیا دے گرچہ گرم دم روز مانا ہو گیا ستہم کی طعنے جان کو ایسی وہ رو گیا
---	---

## غزل ناسخ

سمجھ کے خس نہ بھی کو جہان بے پاک کیا ہوئی جو صبح شب وصل مان ڈوب گئی گلہ نہ یار کا باقی رہا نہ شکوہ غیر عوض شہاب کے انگور سے لہو ٹپکے نہ خط جاوہ سمجھ اسکو مینے وحشت میں ترے جلائے کوئی سنگدل صنم ہمنے خبر کلال کو سہ گشتگی کی تھی ناسخ	ہزار طور کو اسنے جاکے خاک کیا قفسا نے چستہ خورشید کو ہاں کیا اجل نے خوب مرے بجھنے کو پاک کیا جو بعد مرگ مجھے دفن زیر خاک کیا برنگ حبیب یہ دایمان تہمت پاک کیا اک اور صاعۃ ستور سے تپاک کیا جو میری خاک سے تیار اسنے خاک کیا
--	---

## غزل سودا

ٹوٹے تری نگہ سے اگر دل حباب کا دور خیمے قبول ہے لے منکر و نکر زادہ سبھی ہر نعمت حق جو ہر اکل و شرب	پانی بھی پھر پینے تو مزا ہے شراب کا لیکن نہیں ماغ سوال و جواب کا لیکن عجب مزا ہے شہاب و کباب کا
--	---

تا فلخت بیت ہو کے گرم یریز کھنکھنسا  
قطرہ گرا تھا جو کہ مرے اشک گرم سے  
لے برق کس طرح سوچیں حیران ہوں چہ کنو  
سودا نگاہ دیدہ تحقیق کے حضور

چرہ شہسوار برق سودا میں حجاب کا  
میرا بین ہے ہنوز بچھو لاجباب کا  
نقشہ ہے ٹھیک دل کو مرے انتظار کا  
جاوہ ہر ایک ذرہ میں ہے آفتاب کا

### غزل انکش

ہر حال میں ہونے مر یا رول فریب  
مزرگان کی طرح گردیوں و گھین اگر طلبیب  
مزرگان چشم یار کی تعریف کیا کروں  
انداز حسن یا زمین اک ایک خوشنما  
مشتاق زخم کے رہیں اسے ترک شستی  
دیوانہ گرد رہتے ہیں گھبرلین بین یار کو  
دنیا میں آسے جہاں میں جانے کو چاہتا  
سودا سے شوق کو لیے ہے خورش جاں شہر  
مالم میں مجھ کو قائل خوش رو کی ہے تلامذہ  
دیوان سن یار سے ہے اک بیت انتخاب  
اُس گل نے گوش دل کو سنا ایک دن حسیا

گفتار و لہریاں ہے رفتار و لہریاں  
اتنی تو ہے وہ نرگس بیار و لہریاں  
جانکا دجاں خواہش دل آزار و لہریاں  
رکھتا ہے ہر شگوفہ یہ گلزار و لہریاں  
ابر و ست تیرے ہو تری تلوار و لہریاں  
چشم پری سے روزن دیوار و لہریاں  
دلکش ہزارک دکان ہے بازار و لہریاں  
یہ جنس چاہتی ہے خریدار و لہریاں  
جلاد و ڈھونڈتا ہے گنگار و لہریاں  
کیونکر نہ وہ ابرو سے خمدار و لہریاں  
انکش یہ کیلے ہیں ترے اشعار و لہریاں

### غزل سودا

کھولی گرد چغچہ کی تو نے تو کیا عجب  
کل داد عند لب کو پہونچا تو کیا ہوا  
اسلام چھوڑ رہنے کیسا کفر اختیار  
بیگانہ دار آ کے بند چھا کبھی ہمیں

یہ دل کھلے جو تجھے تو ہو لے صبا عجب  
فریاد کو مری ہے ترا پہونچنا عجب  
تو بھی وہ بت نہ رام ہوا ایخدا عجب  
تم بھی تو ہو کوئی مری جاں آستان عجب



کی سیر ملک ملک کی سودا نے بھی ملے | اے شیخ میکہ کی ہے آب و ہوا عجب

### غزل سودا

نالہ سینے سے کریم عزم سفر آخر شب  
سائنس ٹیڈی کسی مایوس کی ہو رہی نیم  
مردہ وصل ترایا رہی یوں ہو چکا  
دوست ہر چند ہمارا ہے مؤذن لیکن  
ابھی قدر شیفہ ہے تسک کا اپنی کہ سدا  
اتھنا میش جان کا جو تو دیکھا چاہی  
صورت ماہ شب بیت و چشم سودا  
راہ رو چنے پہ باندھے ہے کمر آخر شب  
کر کے ہے ترے کوچے گزر آخر شب  
جون مہ عید کے صائم کو خبر آخر شب  
دشمن خواب ہے جون مرغ سحر آخر شب  
آینہ ہاتھ میں مشرق کو نظر آخر شب  
ہرمستان پہ نظر غور سے کر آخر شب  
کچھ دھلا دور سے آیا وہ نظر آخر شب

### غزل سودا

ہمارے پاس بھی گا ہرنگا ہر آئیے حساب  
کیسے لینے دینے میں نہیں کو ذہن بیٹھے ہیں  
پڑو تھے دل کو پیچھے سو تو اوسکو لپیٹا  
یہ لیل جان بھی اللہ اکبر تم ہوئے رخصت  
تیا مت تک رہی گئی کہنے سننے کو دنا تیری  
نہیں کچھ راہ ملنے کی مجھے بتلائیے حساب  
تمہارا غم سنا تا ہے اوسے سچائیے حساب  
اگر یہ جان بھی درکار ہو سنائیے حساب  
تمہارا کام پورا ہو چکا اب جائیے حساب  
کھڑے رہ کر بھلاؤں سوز کو گرداؤ حساب

### غزل تہا بان

ست کرستان تو باغ میں زہنا غنڈ لیب  
سیر حرم کو چوڑ مرے گلاب دن کو دیکھ  
اتنا ہے رحم مچا کہ گلچین کے ہاتھ سے  
اتنا تو ہی خراب نہیں گل خوشکے ہاتھ  
صیاد ہو مبادا خبر دار غنڈ لیب  
تو کس بلا میں رہی گی گرفتار غنڈ لیب  
تو کھینچتی ہے تخت پہ آزار غنڈ لیب  
ایا بان بھی ہو سلطنت سن خوار غنڈ لیب

### غزل نور

کے ہے تو تو کسی کو صنم عجیب و غریب  
ہلالِ عید میں ہے خم پر خیرت خورشید  
شفائے چشم میں ہو جسکو ہر بانی غین  
بیاض کیون نہ جلتے میری سرد نالے سے

وے ہے تو بھی خدا کی قسم عجیب و غریب  
یہ تیغ ہے ترے ابرو کا خم عجیب و غریب  
نہو وئے کیونکہ پھر اوسکا صنم عجیب و غریب  
میں اور سوز کروں ہوں رقم عجیب و غریب

### غزل

دربان نے وان تو بند رکھو پٹ تمام شب  
خانہ خراب جیسے ہے زلفونین تیرے دل  
چھاتی پر مثل مارِ سیہ لوٹتی رہی  
مخمل میں ڈور کو ضبط سے ساقی کو روبرو  
قطرے تھے یا تھے ریزہ الماس جس سواہ  
لگنے بھی دیا نہ مجھے عزم وصل میں

یاں سر تھا اور تھی تری چو کھٹ تمام شب  
روح اپنی گھٹ سورتی ہو پر گھٹ تمام شب  
اوس زلفِ عنبرین کی وہ ہرٹ تمام شب  
آنسو پیا کیا جو میں غٹ غٹ تمام شب  
نخت جگر بہا کیے کٹ کٹ تمام شب  
مچلائوں سے اوسنے کیا ہٹ تمام شب

### غزل میر تقی

کیسی مسجد کیسا میخانہ کہاں کی شیخ و شاب  
تو کہاں اوسکی کرکیدھرنہ کر یوں اضطراب  
موند رکھنا چشم کا ہستی میں عین دید ہے  
تو ہوا درونیا ہو ساقی ہو اور مستی مدا  
ہے ملامت تیری باعث شور پر تجھے نمک  
یہ خرابی کیسے تھی شایان آہوے حرم  
کیا ہو رنگ رفتہ کیا قاصد ہو جسکو خط و  
واو اس چلنے پر اے مستی دو پر حشرین  
خوب حرفے بن الف لبے کے نہیں پہنچتا

ایک گردش میں تری چیم سیہ کی سب خواب  
لے رگ گل دیکھے کھاتی ہو جو تو بوج و تاب  
کچھ نظر آتا نہیں جب آنکھ کھولے ہے خواب  
پر ربط صبا لگا لے اوڑھنے رنگ شراب  
نک تو رہ پیری چلی آتی ہے او عہد شباب  
فج ہونا تیغ سے یا آگ سے ہونا کباب  
جز جواب صاف آئے کب کوئی لایا جواب  
جام پر تو گردش آویزا اور میخانہ خراب  
ہوں میں ابجد خوان شناسانی کو مجھو کیا حسا

مست و صلابت قر کا نسو کو آب او سر شکر دانا  
کچھ زمین بھر جہان کی مچ پر مست بھل مہر

مست میں جاتی رہی تیری موتی کی سی ب  
دور سے دریا نظر آتا ہے لیکن ہے سراب

### غزل سراج

یا آہی گر نظر آوے مرا محبوب خوب  
لمبل گلشن غزل خواں ہے فراق گل سستی  
آرہم گر چلے سہ پر مثال زکریا  
آزماتا ہوں نہ درد سہ ہے فکر دنیوی  
دل کو سپارے کو ہیکل کر کچھ ہین بریں ہم  
سبزہ حلقہ خوست ہے تجھ کو کو آس پاس  
یوسف مصری کب دیکھ کر واپس ہی سراج

ہو حق کے لشکر کو اگر کرے معلوب خوب  
گر طین آپس میں دونوں طالب و مطلوب خوب  
یار کے جو روحنا یر صبر جون ایوب خوب  
سب سے بے پروا ہوا ہے مالہ محمد و ب خوب  
جدول زخم و جفا سے ہے اسے سلوب خوب  
جو نہ کہ پانی کے کنارے یر لگی ست و ب خوب  
از سر نو ہو وے نور دیدہ یعسوب خوب

### غزل فاضل

اُس خوب رو کے آگے اگر آئے آفتاب  
گر وقت شام اوس مہتابان کو دیکھ لے  
اُس قمع رو کے روبرو کب تاب لاسکے  
کب سرخرو ہو ویر و اوس سنج رنگ کے  
اُس مہ جبین کے جلوہ پر نور کو اگر  
فاضل تو سکی آتش ہجران میں جل بجھا

جھلت سے پھر زمین میں سما جاؤ آفتاب  
تا صبح صبح و تاب پڑا کھائے آفتاب  
سو سو طرح سے بن کے آگیا آئے آفتاب  
رنگ بتنی ہزار بنا لائے آفتاب  
ذرا بھی دیکھ لیوے تو کھیرائے آفتاب  
ڈرتا ہوں اُس طرح سے نہ جل جاؤ آفتاب

### غزل آتش

روشنی اوس گل کی کو جاتی دکھا آفتاب  
نامنا اُس آتین رخسار کا اندھیر ہے  
ہجر کی شب میں زبس ہو اشتیاق و زل

خس سے پیدا کیا ہے اعتبار آفتاب  
رات بھر رکتی ہین آئین انتظار آفتاب  
ہم کے رکھتے ہین اگر اختیار آفتاب

نقش کس دل میں نہیں خسار روشن کا ترک  
 منہ ملا ہے تھما ہے چہرہ پُر نور سے  
 حسن مخاوقات سے اشرف جمال یار ہے  
 یہ دسا کرتے ہیں اُس رخ کو ترغیب خواہ  
 کینٹے سے کسبِ جوہر چہرہ روشن ہوا  
 فنا دل میں جگہ دیکھتے جمال یار کو  
 دم فنا اُس رد و روشن کو نظر مٹنے کیا  
 رد و رد و پہلو سے گل میں گزر جاتی ہر رات  
 پائون تیرے ہمیں اوی محبوب ہم دھویا کرین  
 صبح محشر کا ہے آنکھوں میں اونھوں کو اشتیاق  
 عور رہتے ہیں تصور سے شب سہرا میں گم  
 مر گئے پر بھی نہ بھولیگا رخِ زیبایار  
 دل جلا ہے گرمیوں سے اس لیے دیار  
 رویا اپنی طرف سے پھرنے لے نقشِ ندین

### غزل شادان

بہار آئی ہے اب لعلین ہی ہوا شراب  
 عجب مزا ہے کہ ادھنے قبول کر کے لیا  
 سب سب جو خدا چاہا ہے سو پیوین گے  
 جو اسکے نشہ میں آتی ہے یاد دلبر کی  
 کہاں شراب حقیقی میں دُور رہتی ہے  
 نہیں سماؤ میں پھولا ہوئے جو شادان ہم

لونا لھر ہے زمین جس میں کد ارقاب  
 کیجیے اپنے کتب پا کو دیوارِ آفتاب  
 بحساب ان ماضو نہیں جو شمار آفتاب  
 روشنی طور سے پروردگار آفتاب  
 ہم ہمارا رخ لوٹی ہم بہار آفتاب  
 دیکھتے برج شرف میں اقتدار آفتاب  
 طائر جان ہو گیا اپنا شکار آفتاب  
 یاد آتا ہے جو شبہم کو کنار آفتاب  
 ہاتھ آجائے جو طشتِ زر نگار آفتاب  
 ہجر کی شب میں ہیں جو امیدوار آفتاب  
 روی روشن یار کا ہی یادگار آفتاب  
 ذرے اپنی خاک کو ہونگے تبار آفتاب  
 بھاگ جاؤں وان نہو جس جا گذار آفتاب  
 ہو جو ہاتھ اپنے عنان اختیار آفتاب

صنم کے ساتھ مزا ہے نہیں سماؤ شراب  
 جو اپنے ہاتھوں سے آپھی ہمیں پلاؤ شراب  
 بہارِ عیش میں ساتی اگر لے آئے شراب  
 توصاف کہتا ہے ساتی نہیں بہارِ شراب  
 نہیں ہو دُور دیہان دیکھو اب صفاؤ شراب  
 گلاب ملے ہیں اُس گل سو ہم بجائے شراب

گردان تنگ تیرا دیکھ پائے عندلیب  
گر ترے دستِ حنائی دیکھ پاؤں عندلیب  
ہر جن میں نے کیا رز سے تو بہر وید کل  
فرج کر اس غیرت گشتن پر مجھ کو دار کر  
حاشقوئی قدر معشوقوں کو ہوتی ہے سوا  
شمع کے شعلہ کو گر تشبیہ دوں گلگیر سے  
کب قفس میں سخن گلشن یاد آتا ہے اسے  
جامہ سے لبریز ہیں ساقی قسطِ سطرین  
جائی گل دیکھوں انہی منہ اوسے محبوب کا  
نقش پاتیر جو ہر اک گل پر وہ اور خوشخرام  
نالا موزوں یہ کہتے ہیں با واز بلس  
موسم گل ہو چکا آئی خزان مر جا نہیں گے  
بعد مرون اور تو پھرتے ہیں چمن میں بال و پر

عقود گل سے چمن میں تنک آئے عندلیب  
سلاخ گل کو آدہ زان سے جباراؤ عندلیب  
تو چکر سب بال ویر اپنے اوراؤ عندلیب  
بس یہی صیادو ہے التجا سے عندلیب  
دیکھ لو گل سے زیادہ ہے بہاؤ عندلیب  
بزم میں گلگیر سے لکے صدا سے عندلیب  
عارض صیادو ہے حاجت رور اور عندلیب  
گل کھل رہی باغ میں خالی ہے جاد عندلیب  
ہے یہی ہر صبح گلشن میں دعاؤ عندلیب  
ہر صداؤ پائے رشکِ نفہا سے عندلیب  
آج ہم باطل کرینگے دعوائے عندلیب  
کھینچ گلشن میں شبیہ اپنی براؤ عندلیب  
عشق گل میں دیکھ اور نل سچ وفاؤ عندلیب

عزل فوق

پنی بھی جاؤ قنکر پیش دیس جام شراب  
باز گشت اپنی ہر یون جانبِ قسام رہاں  
جوشِ مستی ہے عجیب قافلہ جس میں کہ زمین  
مقتسبِ ستلہ آواز سے جل جاؤں گا  
رات میں خانی میں ساقی جو نشے میں بہکا  
مرغ دل نرگس میگون کو ہے مرگان میں سہرا

لب پہ تو بہ ترے دل میں ہو جس جام شراب  
جیسے ساقی طرب باز دیس جام شراب  
نہ شکست ایک صداؤ جس جام شراب  
مگر چھ ٹوٹا دل آتشِ نفس جام شراب  
خس کو شیشے کو لگا کئے خس جام شراب  
مازہ مضمون ہے جو بانہ خونِ نفس جام شراب

دل شکستہ ہوں میں وہ ٹوٹ کے ہو سو گلیاں  
 ساقی اُس وہ میں کب تک چرا سگتا ہے  
 نوش دارو پوچھی نہیں ہر دم ذبح خمار  
 لے خبر تافلہ عیش کدو رجاتا ہے  
 اب بقی چسپم سیہ مست کو تیری دیکھا  
 سخیل مینا سے غدا اجائے کہ ساقی کس کو  
 بھٹکوا اُس بوسہ دانا نے پس زبوسہ لب  
 باد صاف مین آیا ہے کہان سے بھٹکا  
 توفیق جلدی ہے گلزار سے دے ساغر لب

نام لکھ دے جو کوئی میرا پس جام شراب  
 رات بھر گشت کر دے غس جام شراب  
 ساقیا ستر بہت فریاد میں جام شراب  
 بے زبان ہے جو دیوان جرس جام شراب  
 ورنہ اب تک تو ترستا فرین جام شراب  
 پہلے پہنچا تے عمر پیتس رہی جام شراب  
 نقل نکلیں ہین دے چند پس جام شراب  
 عکس شکرانہ تو تیرے مین خس جام شراب  
 لب نازک کو سب سے اس کے ہوس جام شراب

### غزل سلیمی

لے مرے رشک قمر ناز سے آنا کیا خوب  
 تو نے بیگانہ سمجھ مجھ کو بچایا ہے دور  
 دام کا کل میں تو ہو طائر دل میرا میر  
 شکل پر داز کے اُس دل کو جلاتا ہوں سدا  
 چاہنا پان کا مہی کی دھڑی پر آفت  
 مانگی زلف کی جب بامک نکالو ہو صنم  
 اُس سلیمی کو صنم مہر و ناسے ہر دم

دل عشاق کو غم سے بھانا کیا خوب  
 اپنی خلوت میں رقیبوں کا بلانا کیا خوب  
 تپہ لے رشک پری مجھ کو ستا کیا خوب  
 شمع و تیرے لیے جان کا جانا کیا خوب  
 لعل لب کول کو دانو نکا دکھانا کیا خوب  
 دل زخمی کا مرے شانہ بنانا کیا خوب  
 رات دن اپنے چہرہ کھٹ پر ستانا کیا خوب

### غزل ناسخ

سے مری مستی کو عشق ساقی کو تر شراب  
 ہے تصور کس کی چشمیت کا جوا د فون  
 خون نظر آتا ہر صاف او کو تین نازک سو یون

رات دن پیتا ہوں مین بوشیشہ و ساغر شراب  
 جا سے اس کا گھوڑو جاری ہوتی ہر اکثر شراب  
 جسطح مینا سے بلورین مین ہو اجھر شراب

سے دل مجروح کی اس چشم میگردن پر شمع  
گرچہ جون میکش تو احوال نہ نکشیت مری  
کا پختہ ہیں ازل عصیان و حشمت قدیر سے  
گر می خورشید محشر سے کیسے تاگزیر  
لذت عشرت ہوئی ہے تلخ کامی کب حصول  
مے کشی سے راہ دون کو اس لیے انکار  
ہیں جو حالی ہمت ادنا کو میکشی سے توقیر  
ہوں جس پر حیدر لیکن پاک کر دے گا وہی

کام مرہم کا کہے کیونکہ زخمون پر شراب  
گوشت کھانے سے برابر کے یہ ہر بہتر شراب  
عشہ دار انسان کو کر دیتی ہر اکثر شراب  
اسی لیے کرتا ہے واعنا مجھ کو دامن تر شراب  
ذائقے مین ویکہ تو رکشتی ہے تلخی تر شراب  
مانہ ان بد طینتون کو کول و دوحہ شراب  
آدمی کو عرش پر فاری کو ہے تہہ شراب  
جسکی نزدیکی سے ناسخ ہوتی ہر اطر شراب

## غزل سودا

الحسنہ

گرچہ ہوں زیر فلک نالہ شبگیر نصیب  
جب تک اسکو ہر تری زلف گوگیر سے کام  
ٹوٹے دل کو نہ بناتے مین کسی کو دیکھا  
جرم کو غیر کرے تو بھی معاتب ہوں مین  
کوئی تو کشتہ ابرو ہے کوئی فرکان کا  
کہمبا خاک در شاد بخت سے سودا

براد سے کیا گردن یار و نہیں تاثیر نصیب  
کستد یہ دل دیوانہ ہے زنجیر نصیب  
ماہر ادب میں یہ گھر میں تعمیر نصیب  
بیا یہ محسا کوئی دیکھا ہے تقدیر نصیب  
تخت قسمت میں کسی کہے کوئی نصیب  
حق تہائی کر کر اس طرح کی اکسیر نصیب

## غزل شاہ ظفر شاہ دہلی

کیا ہوا مجھے کشیدہ ہر وہ گراپ سے آپ  
اوس ل آزا کا کیا جاز ہے کیا خون مجھ  
سے ابھی رات کمان جا رہے ماہ لقا  
بخت برگشتہ جو ہو جائیگے میری سیب  
کل بھی دیوانہ ہیں تیرے جو کہ آتے ہی با

کشتہ دل اوسے کھینچیں ادھر آپ سے آپ  
دل دھڑکتا ہے مرا و دودھ پر آپ سے آپ  
بول ادھیا یہ یونہی منغ سحر آپ سے آپ  
وہ چلے آئے گئے یہ میرے گھر آپ سے آپ  
لکڑے کر ڈالتے ہیں حبیب دھجکا آپ سے آپ

آتش شوق سے اورتا ہر رنگ سیما  
دل سے ہے راہ اگر دل کو تو ہو جاوے گی  
دلکے آئینہ کو تو صاف تو کر دیکھ ذرا  
جبکہ ہو جاوے گا اس زلف سے دل کا سوا  
لے پری دوش تری آنکھیں وہ بلا ہین منگو  
فکر و تدبیر سے کیسا ہو گا کہ جو ہوتا ہے

ہمسے نصیر  
لک گئے ہین دل بیتا با کو پر آپ سے آپ  
بے خبر تھک جو محبت کی خبر آپ سے آپ  
اوسکی صورت تجھے آدین نظر آپ سے آپ  
چہرہ کھلیا لگا تب سود و مہر آپ سے آپ  
دیکھ کر ہوتا ہے دیوانہ بشر آپ سے آپ  
وہی ہوتا ہے جو قسمت سے فخر آپ سے آپ

### غزل ناسخ

تیرے کوچے میں کھڑا رہتا ہوں میں اویا چپ  
کاروان شہر خاموشان کو ہین رہبر خدنگ  
قیمت اہن شیرین زبانی سے بیان یوسف شاکی  
فاش ہو تو ہین کمال عشق میں اسرار عشق  
ہین یہ بت والدہ بیدار و انگوٹہ کس کا خیال  
تیرے کوچے میں جو کرتا ہوں فغان خند و ہوا  
سہ قیامت صحبت اور باغ غفلت کا اثر  
خواب میں بھی یار کے شکوے کا گریہ خیال  
روند فدا لے نہ ہرگز دوسے ہوں نعرہ زن  
خوش کلامی اسکی ہو جس بزم میں حیرت فزا  
کیون نہیں دیتا کسی کو تو جواب کے سنگدل  
لال ہوتی ہین زبانی ناسخ لینے سامنے

راوند جس شکل سے جو صورت دیوار چپ  
اسیے رہتے ہین اویا قاتل ابھ سو فار چپ  
رگیا حیرت سے سارا مہر کا بازار چپ  
جوش مستی میں نہیں ممکن کہ ہو میخوار چپ  
سمجھیں صحت مر کے ہو جاوے اگر ہمار چپ  
کس طرح گلزار میں ہو لب لب گلزار چپ  
پاس سوتا ہو جو کوئی رہتے ہین میدار چپ  
بول اوٹھا پاس ادب بان او لب لب ہمار چپ  
صبر سے گر پایا ملی میں نہو ہر خار چپ  
ہوں وہن انسان کی مثل روزن دیوار چپ  
سکے جب آواز کو رہتے نہیں کوسار چپ  
بغض سے دشمن ہین بس سکو یہ اشعار چپ

### غزل آتش

بل کی اسکے نہ صورت کیسے یار سانپ

توڑے مڑوڑے اپنے بدن کو ہر لہر سانپ



احول کی آنکھ سے۔ جن میں سودا کی دیکھا  
 کیونکر نہ پھاڑ پھاڑے کہ یہ گنہگار ہیں پیر  
 انشان پر سر رک کے یار کی زلف پاؤں  
 سودی بھی مستور اثر حسن سے ہر  
 ہر حسدہ کا ٹھہرہ کی سودی جو بال باب  
 اس زلف میں ہی جیسے مراد اغدار دل  
 سودی زلف میں ہی جو کچھ حال کیا کہوں  
 رو سے صلیح پر نہیں اہر رہی وہ زلف  
 موذی کو چاہتا ہو سدا آسمان دون  
 آتش یہ شاعر نکا نقطہ اختراع ہے

دو زلفین یار کی نظر آتی ہیں چار سائب  
 سودا سے زلف یار میں ہے تار تار سائب  
 دکھلا دیا وہ سنتے تھے جو مالہ ارساں  
 کرتے ہیں گنہ یار کے اوپر تار سائب  
 کاکل ہے ایک یار کی کال ہزار سائب  
 طاؤس کو سمجھتے ہیں اپنا تکرار سائب  
 رہتا ہے رات دن مرے سر پر سوار سائب  
 بو پاس کے یاسمین کی ہر بے اختیار سائب  
 اکثر بنایا کرتا ہے یہ بد شکار سائب  
 رخسار گنجین نہ تو گیسوی یار سائب

### غزل انشا

پھر جو آنکھ میں اس زلف عنبرین کا سائب  
 کھجوری چوٹی یہ جس کی تھی جکے دھوکہ میں  
 لٹا اسکے بالوں کی غصہ میں ملک جبرین پر کچھ  
 مگر وہ زلف مددگار چشم تھی کہ مرے  
 غمازہ والے سے دل تو بچکے نکلا کر  
 شب فراق تو ایک ہی تھی اژدہا تھال  
 صباح کفر و زریں آفتاب کو دیکھ  
 نگل ہی لینے کو نکلا ہے غار مشرق سے  
 عمامے حضرت موسیٰ ہو اپنی آہ انشا

کہ موج اشک ہوا اپنی آستین کا سائب  
 جگر کو کاٹ گیا شوخ یاسمین کا سائب  
 نہ ایسا ہو دیگا صحرا کی ملک چین کا سائب  
 دسے ہے دل نگہ سحر آفرین کا سائب  
 کہ ہے یہ زاہد مکار راہ دین کا سائب  
 کہ تھا خیال میں اس جگر عنبرین کا سائب  
 کہا یہ سینے پر کاہ نہیں زمین کا سائب  
 وہ بچن نکلا ہوئے چرخ چارمین کا سائب  
 کبھی کہیں جو کر میری تصدیق کا سائب

### غزل انشا

دکھلائی ہے رنگینی رخسار عجب روپ  
 کہتا ہے گل والا کوئی کوئی میرے  
 نثار وہ پرستگت ہو زلیخا کو مبارک  
 مشتاق نہ کیونکر ہوں تری دید کی آنکھیں  
 دالوں کی قیمت کا یقین آتا ہے کسکو  
 اوس رشک سیما کا جو کرتا ہر کوئی ذکر  
 جب دیکھیے کچھ اور ہی عالم ہے تمہارا  
 چلتے ہو جو تم ناز سے انگلیلی کی چالیں  
 کھا جائیں تجھے معنی توحید اگر آتش

رکھتا ہے ترے حسن کا گلزار عجب روپ  
 لایا ہے تما جلولہ ویدار عجب روپ  
 بدلتے ہوئے ہے مصر کا بازار عجب روپ  
 دیکھا نہیں سنتے ہیں گریا عجب روپ  
 پاتے ہیں ترا تیرے خریدار عجب روپ  
 ہوتا ہے مرا صورت یہاں عجب روپ  
 ہر بار عجب رنگ ہر بار عجب روپ  
 ہر گام دکھا دیتی ہے رفتار عجب روپ  
 پھر دیکھو تو دکھلائیں گل و خار عجب روپ

### غزل ناسخ

اُس چمن میں بین بیشمار درخت  
 وہ ترا سرو قد ہے بے سایہ  
 تیرے سوز و درون سو کیا نسبت  
 ہر روش پر ترے ہی مجرے کو  
 آنکھیں بادام ہیں زرخندان سلیب  
 سر غم شاد سدرہ و طوبے  
 ہیں وہ دیوانہ جو ہیں اہل شاع  
 سوز دل سے زمین چلتی ہے  
 فندقی میوہ ہاتھ میں شاخیں  
 لیک مجھ دل جلے کی تربت پر  
 ہوں میں عاشق انار پستان کا

پر کہاں مثل قد یار درخت  
 صد تہ میں لاکھ سایہ دار درخت  
 میں آوں انسان اور چنار درخت  
 ہیں کھڑے بازہار قطار درخت  
 قد جاناں ہے میوہ دار درخت  
 صد تہ اُس قد پر ہیں دیہ چار درخت  
 سنگ کھماتے ہیں بار بار درخت  
 سبز کیا ہو سب مزار و پخت  
 گل ہیں رخسار قد یار درخت  
 سبز ہو گا نہ جز چنار درخت  
 ہونہ تربت پہ جسد انار درخت

وڈے آئے ہیں لاکھ بار درخت  
نخل عسم کا ہے پائدار درخت

اومی کیسا کہ تیرے فرمان سے  
ماتیا مت حلل ہین نا سخ

### غزل شاہ نصیر

بادشاہ ملک تہ ہے تو نکل لشکر سمیت  
توڑتا گلچین ہے غنچے کو گل احمر سمیت  
کٹ گئی تب کہستان دنبالہ دار اختر سمیت  
آر و تب ہو صدف کی جب کہ ہو گوہر سمیت  
دیکھ لوشق التمر انگشت پنہر سمیت  
عاقبت ٹوٹی رسن طفلان بازیر سمیت  
اے قمر طلعت نکلتا ہے ہلال اختر سمیت  
ڈوبتی کشتی ہے ایں گرداب میں لنگر سمیت  
گاڑ ہی دینا تھا آئینہ کو اسکندر سمیت  
رات کو خونی ہے لالہ کی مہ انور سمیت  
رکھتی ہیں خاکستر افسردہ کو افکار سمیت  
کی جو سو گڑھے قباہر گل نے بالا بر سمیت  
زہر ہے لسنے دیا پارو تو وہ ان لشکر سمیت  
دب دینا تھا کہیں گلشن میں بال و پر سمیت  
گر نہاؤں تابینہ میں دل مضطر سمیت  
دیکھتے ہیں اصغفانی تیغ کو جو یہ سمیت  
ساتھ اپنے تجھ کو لیکر تیغ اور خنجر سمیت  
رو برو اللہ کے جلنے کے ہم محضر سمیت

چل دل اس کو جو میں فوج اسکا چم تر سمیت  
کیون نہ ہم شیشے کو شلین بائیں ساغر سمیت  
دیکھی ادھی رات کو ماہگ کی جب جھومر سمیت  
چشم وہ کیا ہو کہ حسین ایک بھی امون ہین  
قشقاس بت کی حسین پرچون ہلف یار ہین  
آنسو و مکی بوجھ کی لائی نہ مزرگان تاب با  
ابرو پر خم کے پہلو میں بنا کا کل کا خال  
ناف کے حلقہ سے بچ اس بجر خونی کو دلا  
حسن سے آگاہ گر مغرور خوبان کو کیا  
ہے نمودی خط تر کر رخسے اوٹھا دے رخسار  
گوہن یار و پیر ہم پر عشق سے خالی نہیں  
ذکر کھسکی جامہ زیبی کا چمن میں اے صبا  
میں خط پشت لب دلبر کے ہون بودی پخت  
تو نے کیون مسیاد پھیکا لاشہ بلبل کو آہ  
موہما سے بجر کی ہو مشق بیتابی دو چند  
ابرو سے پرچین پہ او کو دل نشتر کر غور سے  
حشرہ کو چاہیے تجھے خونبا و دل حشرم  
مہر ہلے داغ سے معمور ہو سینہ تمام

<p>اے مرے سلطان خوبان شکیو کرو فرسمیت          عقد پروین کی حلیم گردون کی جو اتر سمیت          خرقہ و کشنیز تورب انار ترسمیت          تخم ریحان و دیرجھے عناب نیلو نرسمیت          زاوراد تو لیکے جا احرام کی چادر سمیت          نقشہ محراب بیت اللہ کو منبر سمیت          لعل کر رکھتا ہوں کوئی بھی خاکستر سمیت          دوسری بھی وہ غزل مضمون تازہ ترسمیت</p>	<p>توق اگر قلیان کشی کا ہو تو متابی نہ بیٹھ          بچوان نیچے سہے ہالہ حقہ سیمین ہے ماد          ہے تپ بجز ان نہ لکھ سٹین میر کو طے سبب          یار کے خال و لب و رنگ مسی کا جو خیال          ہلکو تر غیب طواف کعبہ مست کر د اہدا          ابرو و بلینی سے اپنے رخ پہ دکھلاتا ہر یار          پان کی سرخی و کھامت کرسی ہو لب سیاہ          پڑھ بہ تبدیل توانی اس زمین میں انور نصیر</p>
--	--

### غزل آش

<p>ہو آج ہی ہونا ہے جو فردا سے قیامت          جنت کی نہ دوزخ کو ہوئے وای قیامت          دیدار کے بھوکوں کو ہو صحرا کی قیامت          بے دانہ بے آب ہے سودا کی قیامت          کیا مصرعہ برجستہ ہے بالائے قیامت          فردا سے قیامت پس فردا سے قیامت          جسے نہ سنا جائیگا غوغا سے قیامت          پامال ہوئے فتنہ صحرا سے قیامت          اللہ نہ دکھلا سے تماشا سے قیامت          گرمی تری ہوتی ہے ایذا سے قیامت          صحبت میں شریک انجمن آرا کی قیامت</p>	<p>قیامت سے دکھایا رہتا ہے قیامت          دونوں سے علاقہ نہ رہا چاد کے تھکو          و اعظا سے تری جلوہ نمائی جو سنی ہے          اس مرحلہ میں خون جگر کھانا پڑیگا          شاعر ہوں یہی عرصہ محشر میں کوئی لگا          رحمت سے تری ڈر نہیں ہر چند کہ ہو          گشتے تری شلحال کو آواز کے ہین ہم          دو گام جو محشر میں چلے تم روتس ناز          اس قیامت کشیدہ کا نہ مشتاق ہو ایدل          اے داغ جنون حشر کا خورشید ہو تو بھی          آتش نہیں بج رہنے کے تھکو بھی کریگا</p>
--	---

### غزل سودا

آہندہ ہین بت پرست سلمان خدا پرست اُس دور میں لکھی ہر مردت کی آنکھ پھوٹ دیکھا ہر جہت رنگ کنگدہ پانوں میں چاہے کہ عکس دوست رہے تجھ میں جاوے گر آوارگی سے خوش ہو نہیں اتنا کہ بعد مرگ سو داسے شخص کو تین از روہ کیجیے	آہم پوجتے ہیں او سکھ جو ہوا شاپرست معدوم ہے جہان میں چشم حیا پرست آتش کو چھوڑ گئے ہونے ہیں حنا پرست آئینہ دار دل کو رکھ لپٹے حنا پرست ہر فرد میری خاک کا بودی ہوا پرست لے خود پرست حیف نہیں تو وفا پرست
---	--

## غزل میر

میر کیے ہر میں بھی یا قسمت ہے دیکھی بہت را قسمت دان بھی ہر اک کی ہر قسمت رخم تیج او سے ایسی تھا قسمت بھی ہماری بھی میر کیا قسمت	دہل دلبر نہ ملک ہوا قسمت ایک بوتے پہ بھی نہ صلح ہوئی سج بخت تجھے مجھے دیدار بھول جن ہاتھوں سے جو کو دے کیا ازل میں مانا لوگوں کو
---	--

## غزل آتش

خون تھید مار ہمارے حنا و دوست و تمن خدا نخواستہ ہون آیا و دوست آنکھوں کو کچھ نہ تر نہیں آتا سو دوست کیا کیا نہ غل مجا نیکی کے خلیاں پای دوست آہم بھی ہیں سائل درد و لہر دوست مردی کو زندہ کرتی ہر آواز پای دوست	مہدی کو لال لال ہو کر دست دیا دوست حصے میں دوستوں کا ہر جوہر دغا و دوست دلو جو رہیں معنی تو حید منکشت لاتین چلیں سینے پہ اپنے شب و سال کیسا مال ہے ہزار کوئی مالدار جو زندہ سنے تو مردہ ہو ہو جاے دم فنا
--	---

## غزل سلیمی

جو موتیا کے گلے دیکھے روی پار پر دانت	نہ پیسے کیونکہ حیران رہا کہ بہار پر دانت
---------------------------------------	--

۲۷ نہیں ہے خوار خیال ان مزارِ مجنون پر  
بسرِ دک گیا وہین شبِ بوی تکلفی کو سبب  
کہ یونانی قسمت سے خلقِ عالم کے  
یہ بختِ اولٹ گئے اکدن بھی کچھ اثر نہوا  
مراد دل کی خدا پر رہے تو ملے ہی گی  
شبِ وصالِ سلیمی کو جو نہ کچھ سکے

### غزلِ سلیمی

زمین کو کھوڑا ہین لیلیٰ کو خاکسار پہ دانت  
لگے جو عالمِ مستی میں گلفزار پہ دانت  
تمام عمر سے ہین جانبِ مزار پہ دانت  
میں پیتار ہارات اپنے تیرہ نار پہ دانت  
ہے کو کہن نے لگایا یہ کو ہمار پہ دانت  
آلہی اوسکے لگیں وصل اور پلید پہ دانت

یہ ہنک جی کہ ہین اسکے ہر بہار پہ دانت  
فلک پہ چاندنی حسرت کو پیتی ہے سدا  
شبِ وصال پر اسکے خدنگ آہ لگے  
غضب ہے ہر گھڑی جبرِ یونانی عالم  
آلہی کیونکہ ہوں بوسِ دکنار اوس بست سے  
مساس خونِ تہیدان و سفلِ نشتہ کی  
سحر کو افی نالہ رقیب کا اسے جان  
یہ وہ فلک ہے کہ حاسد جو ہم پریم کا  
سلیمی غم کی بیابان پر ہے آہ بدم

مدام پیتار ہتا ہے لالہ زار پہ دانت  
ہمارے رشکِ قمر کنگے کے ہار پہ دانت  
رکھے جو اپنے کوئی روزِ انتظار پہ دانت  
رکھے ہے نشتر و سوزن کو دلفگار پہ دانت  
رکھوں ہوں عمرِ کس جس شوخ کی ہمار پہ دانت  
یہ دیکھ لو جو نہ کچھ ہوں تیغِ یار پہ دانت  
فلک اتا ہے ترمی زلفِ تابدار پہ دانت  
مدام کھوڑا ہی رہتا ہے نور و نار پہ دانت  
ہمارے جان و دل و عجز و انکسار پہ دانت

### غزلِ حرات

بلائین ہاتھوںِ آہیرہ جو لین تمھاری رتا  
پڑے تڑپتے ہین بستر پہ آہین بھر بھر کے  
یہک نہ رات جھپکتی تھی دل دھڑکتا تھا  
اگرچہ دن بھی کٹھ ہے بری طرح سے ملے

بلائین ہاتھوں کی لیتا رہا میں ساری رت  
جو یاد آتی ہے صورتِ پیاری پیاری رت  
کیسے وعدے پہ حالت تھی یہ ہماری رت  
ترے مرلیں پہ لانی ہے سخت خواری رت

<p>سڑپ ٹپڑپ کر یہ کی تھنہ بقیاری رات          قدم شمار ہی ہے دنگو تو دم شمار ہی رات          کرے ہے حال زبون بریر آہ و زاری رات          کہ لوگ کرتے تھے گرد آؤں اسٹکباری رات          کہ تاکہ نہ کوئی وصل کی سبب جاری رات          میسر آئی ہے ایسی بھی لاکھ باری رات          اسی خیال سے ہم جاگتے ہیں ساری رات          بے رات وہ ہے کہ کتنی ہیں جسکو بھاری رات</p>	<p>محسوس کو پارہ بستر فطر پڑا نہ کہین          آب اس کے وعدہ یہ یوں دوزخ شب کو تہین          صدای شب نہیں بیوجہ تیرے عاشق کی          ترے مریض پہ کیا جانی کیا ہوا صبح          الٹی پہلے مریض کی جی روانہ ہو          جدا ہوئے ہوں جو اس لبت لب تا دم صبح          یہ ہاؤ آب تو وہ صحبت نہیں ہو جو ابین بھی          شب فراق کو کس طرح سے اے حرات</p>
--	--

## غزل مسافر

<p>روتے روتے کٹی ہر ساری رات          سنکے احوال کو مرے ہیہات          الغرض لے گیا بس اوقات          چھوڑ دی تھمے تو نے روضہ لکات          کب تک اس طرح ہمارے سات          جان جاتی ہے وقت ہر سہرات          بس مسافر کو ایک تیری رات</p>	<p>ہائے کس کو کون بین دلی بات          پر نہ رحم آیا بھی تجھے ہر چند          تجھے گالی وہ جھڑکیاں کھائیں          کیا بھلا ہو گیا تیرے دل کو          یہ کبھی خط نہ گاہ پیچھے سے          اب تو آ مجھ طرف ارے قاتل          ہر دو عالم سے کچھ نہیں مطلب</p>
--	--

## غزل اختر

<p>جدھر دیکھو ہے وہاں نگار بسنت          کھلا اس سبب لالہ زار بسنت          ہو آنکھوں نہیں اتنا خار بسنت          کہ اس کو بھی ہو گا دقار بسنت</p>	<p>عجب آب کی آئی بہار بسنت          نشے میں ہے مرست کی بسنت          پلا تھکو ساقی بسنتی بیوج          بیان قلوب دین کو مبارک ہو</p>
--	--

تماشا بھلا دیکھ لے تو یہ اختر | کہان ہم کہان پھر بہار بشت

### غزل سودا

نگار سطر ابرو یا رسم اللہ کی صورت | زلف و لیلِ سخن و انقباضِ نگہ چشمہ کوثر  
نمایاں ہر سودا خط کلام اللہ کی صورت | زلیخا کی منظر و دولہا میں سورہ یوسف  
قد رعناسرا ہے الف اللہ کی صورت | ہے سکر احمد اللہ بعد مدت میر منزل  
جو تجھ کو جامِ سدا کرے دُخواہ کی صورت | الم شرع ہوا عالم میں تیرا عشق ای سودا  
دکھائی عشق کی صحرا میں تہ کو راہ کی صورت |

### غزل سراج

اداسے دل فریب سر و قامت | شہیدِ خجہ الفت ہوا ہون  
نکرتا جی کو قربان تجھے قدم پر | جماعت میں پریر و یونکی تجھ کو  
قیامت ہے قیامت ہے قیامت | سراج آت عشق کو درین کا قتل  
سلامت ہے سلامت ہے سلامت |

### غزل آتش

وصل کی شب نہیں عاشق کو سزا دل لپیٹ | مثل گل تو جو پہنچے ہر قبا اے محبوب  
لا لکھ کر بھی لٹ پٹی و ستار لپیٹ | جان پر پنتی ہی ہو جاتا ہر ملک سودا سا  
دلوں لیتے ہیں تری گیسو و خمدار لپیٹ | قتل پر میرے اوٹھایا ہو جو بیڑا تنے  
خوب کس کمر اے ترک جفا کا لپیٹ | داغ عشق آپ ہی کھھا او سکونہ کھلا و بند  
ساتھ اپنے بھی جگر کو نہ دل آزار لپیٹ | چاند سے منہ کو دکھا ابرو سیہ سی زلفین  
کبک و طاؤس کو بھی اپنی طرف یا لپیٹ | بھیڑ سی بھیڑ رہا کرتی ہے درد و از سے پر  
رکھے کس کس کو تری قصر کی دیوار لپیٹ |



روز روشن کو بھی لیتی ہے شب تار لپیٹ  
اسے خوش نامہ میں اب جامہ لگے ہار لپیٹ  
منہ کو لیتے ہیں کھن سے ترسے ہار لپیٹ  
حون ماحق دین مرے اپنی نہ تلو لپیٹ  
خس دل کو کوئی دشر نہ سا خرید لپیٹ

بخظ مشکین سے رخ یار کو منہ پر یہ کھلا  
شان مریخ بھی دکھلا چکی قاتل مجھ کو  
آمد آمد کی اطبا کی جو سنتے ہیں خبر  
کافی اورو کا اشارہ ہے بہت لیے قاتل  
ابھی بازار جہان میں ہے تناسل

### غزل میر

کسو کی زلف ڈھونڈھی مولو کاکل کو سب لپیٹ  
میں چو کھٹ پر تری کرتا ہر سہ کو شک کھٹ  
چمن میں توڑتا ہر سہ کھٹ کو تیش چٹ  
ہوا ہر خواب سونا آہ اس کرٹ ہوا اس کرٹ

نیا یا دل ہو اروز سے جسکا جا لپیٹ  
تو کن نیتہ من پڑا سوتا تھا وہ ارکھو نہ سب  
چٹین لگتی ہیں لہر لہو نگو باغبان تو جو  
تری جہان کی بیماری میں میر ناتوان کو شب

### غزل سلیمی

تو آکے صبا نو لین بلامین مری چٹ چٹ  
جنہما کے لگا کئے کہ چل دور ہو نہ کھٹ  
آٹے سے لگی رہتی ہے ہر روز کی کھٹ کھٹ  
بولا آجین بھاتی نہیں یہ آپ کی سٹ پٹ  
تو خوب ہوئی چل کی شب یار سٹ پٹ

بوسے کا خیال آیا جو دین مری جٹ پٹ  
ہنستے ہوئے بھولے کچن پر جو گرا ہاتھ  
کل تیرے قیون فوجرک کہ کہا تجھے  
ہر چند کہ میں عجز و تلبق سے رجھایا  
کھینچا جو خیمہ ہر جیمہ نے بیک غم

### غزل انشا

ہو گی وہ بات وہاں یا کہ نہیں تو پوچھو  
صحن میں دیوڑھی یا او کہ میں منہ سو تو پوچھو  
کس کجا کہ وہ کہ جہان کہ وہیں منہ سو تو پوچھو  
تیری کین انکھیں بھلا بھوٹ میں تو پوچھو

آج کیا ٹھہر گی ہاں یا کہ نہیں منہ سو تو پوچھو  
کوٹھے پر ٹھہرے میں یا کہ منڈیری کا اوچھو  
سر بلالی سے بھر دسا نہیں پڑا کس قوت  
لوگ انکو چریے کا انشا جو سچے ڈر ہوتا

## غزل عشق راز

آنکھوں کو پڑ گئی ہے لوٹا لوٹ  
نالہ پھولا ہے داغ سودا لوٹ  
اس میں کعبہ ہو یا کلیسا لوٹ  
زر گل کا ہزار توڑا لوٹ  
دل ملین تجھے بے تحاشا لوٹ  
مرد ہے کچھ تو بہر عقبا لوٹ  
آئینہ ہو تو ہو تماشا لوٹ  
یہ سمجھ لے ہے من و سلا لوٹ  
لین متاع دل احبا لوٹ  
نہیں سردار پھر لیتا لوٹ  
رکتی ہے جان کا بھی کھٹکا لوٹ

دولت حسن کی بھی ہے کیا لوٹ  
چل رہی ہے دلا ہوا ہے بہا  
سامنے تیرے جو پڑے لئے ترک  
چاروں ہے بہا راسے بلبل  
صفت مرگانِ سحر کہ رہی چشم  
صرف بند مال دنیا کر  
صاف دل ہو تو جلوہ گر ہو یار  
نعمت خوان حسن جو ملا ہے  
کیا عجب جبہ کیسے سر ہنگ  
جانے ہیں کہ فوج جنگی سے  
کام مردوں کا تیرے لئے آتش

## غزل سلیمی

تو فرس چشم نظر تک کردن زمین کو  
وہ سے نہ ناگنی زلف اسکی کیوں لٹانی او  
وہ خط حسن سے جسکے ہے بہار لپٹ  
ہو اسے رشک بہار چمن جگر بھی پھٹ  
بجائے کعبہ سلیمی کو بس تری چو کھٹ

پڑے جو کان میں میری تری کہنیں  
ہارے دل پہ جو کالی بلا سی لہرائے  
و میدہ سبزہ کر ہے رشک باغ چہرہ یار  
غم فراق میں کھا دیو ہم ہزاروں داغ  
کوئی ہے قبیلہ کوئی بتائے ساخر مسبود

## غزل سلیمی

تب رمز معانی کے کھلے راز جھٹا جھٹ  
ٹکرائے لگے سر کو بھی چو کھٹ سی کھٹا کھٹ

پینے لگے جب ہم ہے توحید غٹا غٹ  
کل دیکھ شب نعل میں رند و نکی بُرائی

انوار میں کنار کے پڑ جائیو مٹا ہٹ گروں میں لپٹ لینے لگے برسے چٹا ہٹ کھا تار با آخون جی کے بیدر مٹا ہٹ جھڑتے ہیں برادر شجر سے چٹا ہٹ اوستا دون آواز بانڈو منسا میں جھٹ	جب تیغ نکلے تیری سے اسلام کو ٹوٹ وارا جو میں سر پر ڈر نایاب سخن کو طلی ہی سے کتب میں ترک و حیا نہیں اگر لمک و یکہ خزان مرگ کی نازل نہو شیا دعوا سے سخن کا نو سنا کر دیکھی
---	---

## غزل سودا

سیر کو وقت خزان بخش میں جانا ہے عبث چہرے کو اندر نقاب جسے چھپانا ہے عبث گدڑی سو گدڑی جو کچھ اسکا نسا ہے عبث جل چکا سب کچھ تب تک اس کو بچانا ہے عبث جی سے دوری میں پھر اسکو نہ دیکھا ہے عبث	جسکے خطا میرے تیرے سے دل لگنا ہے عبث اب میں لے پار رہ سکے ہے کتنا آفتاب پوچھتے کیا ہو کہ شب کس طرح گزری ہے عبث ناصحا و راجہ جو نیت ہو نیا تا قدم غیرت کے سودا نہیں ہوتی اس کی
--	---

## غزل منشا

بل کھائے اتنے گیسو نے ہم پر عبث سو گند کھانا میری قسم پر عبث خدا پر عبث عبث ہے قلم پر عبث رکتا ہے ہاتھ دیدہ نم پر عبث بدنامی میرے شور و ستم پر عبث تھمت سے صرف بلخ اجم پر عبث	زلزلوں کا دام بچنے کا سر ہم پر عبث ہر طرح کرنا جھوٹی مری جی بات کو اتساح پر فراز نہیں ہے خدا و شوخ پلکوں کی آسکین سے کافی ہے شمع تو سائے اشک چشم یار کا تھرا نہ کر ذرا نقشہ گلی کا اس کے منشا ہے ولی نقش
--	---

## غزل سہمی

آئے کل رات مری گھر میں سر شام عبث آخر الامر کو ہے عشق کا انجام عبث	رات چاٹانان فرمایا ہے پیغام عبث خاک کرنا میں گرا تا ز محبت میں کہ ہے
---	---

رات صہبا کو پہنچنے کتنی جام عہشت گالیان دیتا ہے بلبل کو گل اندام عہشت کھینچتا ہے گھاسہ انجو و صمصام عہشت	ہاتھ سے اوس بت پر فن کو بامید وصل اہل گلشن کا یہی طور تھا کل گلشن میں رات دن سر پہ بھی کے لئے ظالم خونخوار
--	--

غزل لاش

گر لٹا کرتے ہیں نذر گر چاند سورج جوان ہے تو عمر چاند سورج نہیں تیرے برابر چاند سورج سراسرے یار کا در چاند سورج نکل جاتے ہیں بچکر چاند سورج رہیں روشن نہ کیونکر چاند سورج سفید و زرد اکثر چاند سورج رہیں حیران ہو کر چاند سورج ہلال آسا ہوں لاغر چاند سورج اوڑیں پیدا کرین پر چاند سورج کہ جسکے ہیں دو ساغر چاند سورج	نہیں گے کسا زبور چاند سورج چڑھیں کیا تیرے منہ چاند سورج قسم ہے سر کی مجھ کو لسنے یار جبیں ہو تو ہیں جب وہ دیکھیں وہ رخسارے جو ہوتے ہیں بل چراغوں میں جو تیرے راستے کے تھارے، و برو ہو کر ہوتے ہیں وہ بگا نور کا ہے تو جو دیکھے چڑھے میری طرح سے جو عشق وہ بالوئیں اگر رکھ سکے نہ یاد سے ہم اُس میخانے کے ہیں مست لاش
--	--

غزل شجاعت

ظلام آسا ترے پیرو جوان آج ختم لبس کر گیا ہے باغبان آج نچل چل جا یہاں سے نخران آج کہ یکتا حسن ہیں ہی مومیاں آج ہوئی دشوار سمجھ کب زبان آج	نہیں تجھ سا ہے کوئی دلستان آج یہ قد سروسی پر چشم زنگش ہزار بوستان گلرو ہے برین مستور کھینچ لے تصویر اسکی وہیں بولا ترش ہو چین چین ہو
--	--

خود را جو جاتو اکت شکر نشان آج  
دلادرسے وہی شوکت نشان آج

مری طوطی مسج باشندہ نشان  
شیجا عمت کیا چلے اس جاد لیری

### غزل حاتم

چیر ڈالے فاختہ آ رہ بنا تہیر سے آج  
دل ہمارا سم آج کھاتا ہجر کا راتیر سے آج  
حق رکھتے ایمان سلامت ایسے کفر و شر سے آج  
ایک حبیبک بھی رہتا رہا گر بیان سر سے آج  
اگو کہ ہوں محتاج پر حاتم ہوں اس چہر سے آج

سر و کچھ دعویٰ کرے گرفتار دست و لبر سے آج  
خال دانہ زلف دمام ابرو کمان چرخان سے آج  
زلف چشم و خال خط چارون پین تین دین سے آج  
ہاتھ مست نہ بچنے اچھوٹون تنجھ کو مرے سر کی تم سے آج  
رات دن جاری ہر عالم تین مرا فینس سخن سے آج

### غزل میر

کوئی ٹھری تو اس ہون پر دن فرصت کیا ہے آج  
دلنشکی سے رکتے ہے دم کیا کہہ صورت کیا ہے آج  
اس ظالم میر جم کی میری بیعت کیا ہے آج  
کو سے بادہ فروشان دین یہ میری مٹ کیا ہے آج  
نا نہیں کیا نصف کو دین جی بیک کیا ہے آج

حال برا ہی ہو تھے اتنی غفلت کیا ہے آج  
سنا ہے وہ آئینہ رہ پر آنکھ نہیں کھل گیا ہے آج  
فرق متغی رہتو میں مجسور دل کی لاگ لگی ہے آج  
شیشہ صراحی ساغور دینا سب کچھ کیا ہے آج  
میر ٹھری کیا ہے میں پیش تم کر کے آج

### غزل سراج

عاجز کی التماس کو کرنا قبول آج  
تیر مرثہ کے دروسے ہے دلیں بول آج  
دل میں لگی ہے ہجر کی برجی کی ہول آج  
مرحبا رہا ہے محسن گلستان میں بول آج  
دین محمدی کو کیسا ہے قبول آج

اپنا جمال مجھ کو دکھانا رسول آج  
اسے مہربان طبیب شتابی علاج کر آج  
مرہم ترسے دھال کا لازم ہے اسے صم آج  
پیو باج بزم لبیل نالان خواب ہے آج  
بے فکر ہوں غذاب تھامت لے سراج آج

### غزل ترقی

۴  
ہے عجیب لذت شکار آئین ترقی و ترقی و ترقی  
مل جو دیکھی شکل مجنون ہوں تصویر و ترقی  
خون کو قطرہ کا عالم تو میری اشکو نہیں دیکھ  
بلبلو تلو مبارک ہو یہ کلکشت چمن  
آگے دل ہوتا تھا بیکل اوسکا میری آہ کو  
کو مریخ میں کھینچی ہو اس مسیحا کی شبیہ  
وہ خمار می انگلیں بان کج کر ہو تو بالو نہیں دیکھ  
اقاصد کیا خط لکھوں میں اوسکو فرط شوق  
گفتگو یار کی کیا بات ہے کیا گات ہے  
اور تو صورت ترقی کوئی بخشش کی نہیں

### غزل سودا

سودا اگر فتنہ دل کو نہ لاؤ سخن کو بچ  
پانی ہو بہ گئے مرے احسانین کی راہ  
جن نے نہ دیکھی ہو شفق حسن کی بہار  
وہ خار سرخ و نہین اہل جنون کو پاس  
کل خصیت بہار تھی شبنم صفت میں تو  
آتشکدہ میں دیکھ تو شعلہ ہے بے قرا  
بعد از شباب ہوں تری نگہیان زیادہ ست  
سودا نے اپنے پار سے چاہا کہ کچھ کہے

### غزل انشا

بیگمان چاہ کو دریا کو پڑے پاٹ کو سوچ

۵  
جسکا چرچا ہو رہا ہے سادے نچیر و ترقی  
ایک مشت استخوان تم کو لاکھ زنجیر و ترقی  
لعل کے ٹکڑے چمکتے ہیں پڑی میر دنگے بچ  
لالہ و گل کا نہ کیجو ذکر و لکیر و ترقی  
آگیا ہے فرق اب آہوں کی تاثیر و ترقی  
جان پڑ جائے مسطور ساری تصویر و ترقی  
جس طرح دوست جاکڑی ہو دین نچیر و ترقی  
فوت ہو جاتا ہے مطلب مجھے تحریر و ترقی  
ساری محفل کو لگا لیتا ہے تشریف و ترقی  
ہاں مگر باعث ہو یہ تقصیر تقصیر دنگے بچ

جون عینچہ سوز بان ہے اوسکا دہن کو بچ  
باقی ہے جون حباب نفس پیرہن کو بچ  
اگر ترے شہید و ن کو دیکھے گفن کو بچ  
پابوس کو مرے جو نہ پہونچا ہوں کو بچ  
رویا ہر ایک گئی کے گلے لگ چن کو بچ  
آرام دل جاؤں کو نہیں ہو وطن کو بچ  
ہوتی ہے زور کیف شراب کہن کے بچ  
ایسی کی اک نگاہ رہی من کی من کو بچ

جیہڑک پاؤں نہ کہہ پھلتا لکھ گھاٹ کو بچ

بے جہانے بین پہاڑ آئین کو مان محل ہیرا  
 لے دے دیا نے چلی جا تو دے پاتوں بھی  
 مات کو لکڑے کچھ بچا جو انہیں تو بولین  
 موتیوں میں انہیں آنکھوں کی تر ازوین دل

## غزل ش

بیا اُس زلف چچان کا ہے ہر چ  
 اکی خیر کیم کساری ہے  
 ہونے ہیں زلف چچان کی بھی طر  
 سو اُس زلف چچان کا جو سوا  
 جواب خط خبر داری سے لانا  
 تری زلفوں کا دھوکا تھکود لگا  
 نہیں دم باز ہم تھکوندہ دم سے  
 فراق یار سے کشتی پڑی ہے

خم اندر خم ہے ہر سوچ در ہج  
 ادھر وہ زلف ادھر مارک کمر چ  
 ترے دستار کے بیدار گر چ  
 سمجھ لے اپنی قسمت کا بشر چ  
 نہ پڑنے پائے کچھ ایسا نہ ہر چ  
 سرا سر خم ہے سنبل سر سبز چ  
 کرے جو چ اے یار اوس سو کر چ  
 بچھاڑ چل گیا آتش کا گر چ

## غزل میر

عشق میں اسے طبیبان تک سچ  
 بے مائل ادا سے کین مست کر  
 سر بسر مست جہان سے جان مال  
 یہ جیل اتنا پڑا ہے کین بان تو  
 جو نٹھ اپنا ہلا نہ سمجھے بن  
 کل ہر رنگ بہار پر دے بن  
 نالہ و سر جھکے سے شیب میں میر

پانی جان در میان ہو مان تک سچ  
 قتل میں میر کو تک مہر ان سچ  
 پاؤں تیرا جہان پر ہو تک سچ  
 یار اگلے گئے کہاں تک سچ  
 یعنی جب کھولے تو زبان تک سچ  
 ہر عیان میں ہو وہ نہان تک سچ  
 چیری سو آگے ای جو ان تک سچ

## غزل حسرت

آنکھیں سلتے ہی بس جان مری جان کو بچ  
 آگ بھڑک رہی اسی سینہ سوزان کے بچ  
 نام نہم کا نہا دیدہ گریبان کے بچ  
 خاک مجنون کی بھٹکتی ہے سیابان کو بچ  
 حسرت اس شعر کو پڑھتی تھی گلستا کو بچ  
 اور ہی رنگ ہوا باغ کا آگ آن کو بچ

کل جو پونجی تری آواز مری کان کو بچ  
 سخت ہے خوف مجھے دل کا خدا خیر کرے  
 یان تلک رو تو ترے غم میں کہ رو تو روتے  
 ساربان محل لیلیٰ کو او دھڑکے چل  
 رو رو یک شاخ پہ کل بیٹھو ہوئی بلبل زار  
 واسے اسے فصل خزان سیر نہ کیا گل کو

## غزل کشت

کہیں ہر چند مسک تجھ کو درخ  
 یہ دولت ہو چکی ہے پیشتر خرچ  
 تماشے میں ہو تو بہن خج ز خرچ  
 نزاکت کرتی ہے انکی کمر خرچ  
 نہ حاتم نے کیا ہوا اس قدر خرچ  
 مسنون کرتا ہو جو رازق شکر خرچ  
 ترا ہوتا ہے کیا اسے سیمبر خرچ  
 کرے کیا عقلہ زری یان بشر خرچ  
 کیا کرتے ہیں ہم خون جگر خرچ  
 یہی تو شہ یہی بہر سفر خرچ  
 توکل پر رہا شام و سحر خرچ  
 رہا فرمایا شون سے خرچ پر خرچ

رہ الفت میں نقد عمر کر خرچ  
 کہان آب طاقت صبر و تحمل  
 وہ کالے سانپ وہ گیسو بہن جگر  
 نہیں یہ یار گیسو سے لچکتی  
 خداوے دولت قارون تو کیجے  
 وہی دیگا لب شیرین کا بوسہ  
 ہم اپنی نقد جان پر کھیلے ہیں  
 جنون عشق ہو غار تگر پوش  
 رہا کرتی ہے فکر شعر گوئی  
 چلے دنیا سے داغ عشق لیکر  
 ملاجو او سکھ سچے من و سلوا  
 حسینون نے ہی کشت کو ہر لوثا

## غزل سودا



سیر چمن عمر جو کی پہننے تو کیا ایچ  
 شیشے کو بھی توڑو تو نکلتی ہر اک واز  
 اسباب جہان دل کو مہیا جب نظر انداز  
 ناصح تو نہیں پاشنی دروست آگاہ  
 مانی نہ بندھے گا کبھی نقش او سکی مکر کا  
 ہم سنج کی سلتے تھے مرید و فتنے بزرگی  
 سو داسے کہا میں جو ترے شعر کو شکر  
 بولا کہ تجھے یاد ہے وہ مصرعہ بیدل

رنگین ہے جوانی کا گل امین سونہا بچ  
 عاشق کا یہ دل ہر کہو توڑ تو صد ایچ  
 پوچھا جو میں کیا دیکھے ہو وہ اپنے کہا بچ  
 بے عشق بتان جینے کی لذت بچا بچ  
 فرہودہ نکر خامہ کو اب فائدہ کیا ایچ  
 دیکھا جو اونچین جا کو تو عمامہ سوا ایچ  
 جو دیکھا تجھے آگے تو ہے بے سر و پا بچ  
 عالم جمہ افسانہ مادر و دوا ایچ

غزل

بہار آئی چمن میں چلی ہے اسے قح  
 دکھا رہا ہے عجب آئینہ صفا سے قدح  
 زمانے میں کوئی مجسا نہیں ہو دیا پوش  
 شراب خوار کرے گی بہار صوفی کو  
 صراحی دار ہی گردن ہلین فٹلا او کی  
 مزے کے ساتھ جو غم ہو کہ آئین شادی ہو  
 شراب خانے میں کرتا میں سیر و یار کی  
 بلند بعد فنا ہو گی قدر مستون کی  
 سپوشیشہ و خم کسکی کی نہ پا بد سی  
 جہان کی سیر دکھاتا ہے ستہ منیا  
 ان انکھریوں میں جو کندن کو رخ جو دوش  
 حجاب دور کیا کیف حور نے اوس بت کا

پڑے وہ مست جسے یاد ہو و عاے قح  
 سرور او ہے جو ہے صورت آشنا و قح  
 حباب دار ہے سرین بھری جو او قح  
 دکھائے گی لب بیگانہ آشنا سے قدح  
 دو چشم مست کی گردش بھی ہو سو قح  
 مثال گریہ مینا و خند ہا سے قدح  
 دکھایا کرتا ہے لہر آب با صفا و قدح  
 بنے گی خشت سیر حم کی خاک پا و قدح  
 کسی نے منہ نہ لگایا مجھے سوا و قح  
 دماغ رکھتے ہیں جمشید کا گدا و قدح  
 کوہ کا نقشہ و وزنگ میں طالع و قدح  
 جزا سے خیر دے ساتی تجھے خدا و قدح

دیکھو

کنا یہ سہ یہ کر تے ہیں ہم تنہا سے قدح  
کہ ابدا میں ہو حال انتہا سے قدح  
لڑا کر شیشے سے توڑوں یہ ہر سزا قدح  
ہنوز باقی ہے دو بر فلک میں جا کر قدح

دو چشم مست کا ساقی کو صف ہر مقصود  
شراب عشق کی پیتے ہی جوش اور مولیہ  
فراقِ یار میں دورانِ سرحد و پیر ہا  
یہ جلوہ مہر و خورشید سے کھلا آتش

غزل ناسخ

سہ شفق سے مجھے آتشِ صبح  
ہوئی ہے ہر رات سو سو بار صبح  
کیون شبِ فرقت سے ہے بیزار صبح  
سہ ہماری جان کو خوشوار صبح  
شام سے کر پشتر تیار صبح  
زلفِ جانان شام سے رخِ صبح  
سہ وصالِ یار میں گلزار صبح  
ہجر کی شب مجھے ہے بیزار صبح  
دیکھ پائے اے پری رخِ صبح  
کار چوبی مہر کی دستار صبح  
نور سے ہیں سایہ دیوار صبح  
دیتی ہے ہر شب نیا آزاد صبح  
ہو چکی ہوگی ہزاروں بار صبح  
شام کو کرتا ہے نورِ بار صبح  
ہو یہ شام کا کل دلدار صبح

کیون دکھائی اسے فلکِ باری صبح  
یاں کسی خورشیدِ رو کی یاد میں  
زلف سے رخسار کو ہوتا ہے ربط  
کھینچ کر فرقت میں تیغِ آفتاب  
وصل کا سامان ہر آج لے فلک  
حسن کا عالم بھی کیا عالم ہے دا  
سیلئے پرداغ و چاکِ پیر ہن  
وصل میں تھا صبح سے بیزار میں  
تھم ہو گر شملہ پُر زرا  
چاک کرتی ہے گریبان دیکھ کر  
شام کیا ہو تیرے گھر میں بار بار  
وصل میں حاضر تو غائب ہر میں  
سہ نہاں کسکو شبِ فرقت میں ہن  
وصل کی شب کب ہوئی ہو کون نصیب  
سہ دعا اے خالقِ لیل و نہار

غزل بان

<p>دل میں مریگی ہے یہ تلوار بے طرح          پیدا ہوا ہے مجھ کو یہ آزار بے طرح          زہد کی فکر میں ہے وہ میخوار بے طرح          تھے سجا ہے چہرہ بلندار بے طرح          کینی ہوا ہے اب تو مر یا رہے طرح          بلبل ہوئی ہے اب کی گرفتار بے طرح          ہے فوج خط کے گرد نمودار بے طرح          اب کی ہوا ہے مجھے دو بزار بے طرح</p>	<p>ابروں نے ترے مجھ سے کیا وار بے طرح          ممکن نہیں کہ عشق کو ہاتھوں سے جی بچے          عالم تمہارے سج میں آویگا آج جاں          بگڑی کہ بج او سکی پیے گا شراب آج          کیا جاوے گا آج کس رشتی کی جہاں          نمک نہیں قفس کو گل تک پہنچ سکے          مارت خدا کرے یہ ترے ملک حسن کو          تا مان بتا کہ یار کو کیونکر مناسیے</p>
---	--

## غزل صیا

<p>اقرار وصل کرتا ہے انکار کی طرح          باندھا ہے تار روئے کا بیمار کی طرح          جہر غنیمت ہے یہ تری رقتار کی طرح          سنتا ہر گد ودا ایسے ستمگار کی طرح          بھاتی ہے اپنے دل کو طردار کی طرح          کل پوچھتا تھا شجک وہ غنوار کی طرح</p>	<p>دل کو پسند ہے بت عیار کی طرح          بارش ابھی ہر دور پر آنکھوں نے ابرو          چیریکو بل جو دیکے دیے سج اوئے چوڑ          گرچہ مراقب یار میں دل و دہیم ہوں          دودن کی زندگی یہ مناسیے کب خرو          شجک یہ کیا ہوا ہر ضیا کچھ تو حال کہہ</p>
---	--

## غزل شاخ

<p>سوئے درون سو میں ہوں چنار کہن کی شاخ          کھاتی ہر چیخ و تاب غزال غن کی شاخ          خنجر کا دستہ کیون نہ بنے کر گدن کی شاخ          سیدھی کسی طرح نہو جیسے ہرن کی شاخ          بگو ہوا گمان کہ ہر سبب ذقن کی شاخ</p>	<p>ہے ناز کی سے قامت جانان سخن کی شاخ          و جی جو اس کے سلسلہ پر شکن کی شاخ          خالم کو بعد مرگ بھی ہر خالموں سے ربط          ہم و شیدوں کو سخت جو برگشتہ ہیں سوہن          رکھی چھڑی جو ناز سے اسنے بہ ذقن</p>
--	---

دیکھتے ہیں یہ جو پہیلی کی گلیوں سی اور نگلیان  
 دکھلا دیا یہ فندقی یا کی جو تو ہوسار  
 مرتا ہوں میں کسی کی نزاکت پر دوستو  
 وصف صبا صحت نیک جانان اگر لکھوں  
 لے غنڈ لیب جھڑو ہین کیا تیر منہ سوچو  
 معنی ثمر حردن درق صنعتیں ہین گل

وہ تیرے دست و پا کو کہیں پائوں کی شاخ  
 پاؤں کو چھن کو جھکے نارون کی شاخ  
 بہرہ بدینین جو نازک بدن کی شاخ  
 درکار ہو براسے قلم نستر کی شاخ  
 گویا ہر ایک نالہ ہے انجل چس کی شاخ  
 ناسخ ہے کلک فکر نہال سخن کی تان

### غزل آتش

ہو ادھن حسن سے خال سیاہ جانان سخن  
 حال ہو نیکو سب ہین پہلے ہم موجود  
 یہ اشتیاق شہادت میں خون بہتا ہوں  
 ہوئی ہین غصہ سے کیا لال لال وہ عزیز  
 عجب عداوت اخوان و ہر سے نہیں  
 ترا وصال ہے لے سیمبر عجب دولت  
 ہمیشہ کرتی ہے اس بحر حسن سے چنب  
 ترے شہید و فدا گے نہ رنگ پکڑے گا  
 سفید کپڑے پہنتا نہیں وہ غم و حسن  
 چمن میں لالہ گل رہتے ہین گریبان چاک  
 شراب دینے میں وقفہ نہ کیجیو سانی  
 اثر پذیر طبیعت بھی شرط ہے آتش

نہ کر سکا رخ کا فر کو نور ایمان سخن  
 وہ پان کھا کر میں توب اور دندان سخن  
 بریدہ حلق سے ہے حلقہ لگیاں سخن  
 نظر پڑا ہے کبھی جو لباس ترکان سخن  
 کرے جو خون سے یوسف کو گرگندان سخن  
 خوشی سے ہونا کی کندہ بارنگل نسان سخن  
 حنا کارنگ ہو کیونکہ مثل مرغان سخن  
 ہزار رنگ سے ہولالہ گلستان سخن  
 سنا ہے جب سے کہ تاج و قبا سلطان سخن  
 دکھا دیا کسی رنگین اداسے دامان سخن  
 ہوا نہیں ابھی رخسار یار چندان سخن  
 نہ کیف سے ہے وہ آنکھوں کی طبع مرگان سخن

### غزل سودا

یہ ہاتھ ہو سکے زلف او کی سرکھان گستاخ  
 نسیم و شانہ بگر ہو تو ہو وہان گستاخ

چمن کی سیر میں ادسکو اگر تے دم مسح  
سمجھ کے کوچہ میخانے سے گزرنا  
کچھ اوکی بے ادبی کا گلہ نہیں مجھ کو  
نہا یو کبھی اسے شیخ بزم زندان میں  
نہیں ہے میرا سخن طبع زاد لے سوا

چلی نہ جاسے صبا سے بوستان گلستان  
کہ زندہ ہوتے ہیں اکثر ہزا دہان گلستان  
نظارہ باز دہن ہو تو ہیں مہوشان گلستان  
کہ تو دقا طلب اوکی سہ دہان گلستان  
کسی بزرگ کی خدمت میں درجہ ان گلستان

## غزل آتش

کر تا ہے زندگی کو تمہارا حجاب تلخ  
آغاز سر عشق کا انجام ہے بغیر  
شرت کے گھونٹ کا مزہ لے لیکے پیچھے  
سائل ہوں بوسہ لب شیرین نگار سے  
عاشق ہی میں جھکتے ہیں ادنو نہال جس  
بیار کا مزا ہوں میں بجز یار میں  
سودا و زلت یار سے نیند اور گئی مری  
شیرین لبو کی کیون نہ گوارا ہوں گال  
بختا ہے جبکہ عشق کی آتش سے دل مرا  
شیرین ادائیو سے جو محظوظا تو کرے  
وصلت کی شب میں ہوتا ہر بات بترق  
غافل نہ ہونے سے محبت کے آشنا

الٹو نہیں تو ہمسے کا کتاب تلخ  
کیفیت شراب ہے شیرین شراب تلخ  
ہر چند تیغ کا ہوتا ہے لہا ب تلخ  
شاں کریم ہے نہ اگر بے جواب تلخ  
خنڈل سے ہیں بڑے سخن ماصواب تلخ  
کم ہے طعام میرے لیے اور آب تلخ  
اُس در دوسرے کر دیا آنکھوں کو خواب تلخ  
ملنے سے قند کے نہیں ہوتا گلاب تلخ  
شکے ہیں اشک صورت اشک کباب تلخ  
شکر کو مور شہد کو کھجے ذباب تلخ  
عیش و نشاط کرتا ہے انکا عتاب تلخ  
یہ چاشنی ہے آتش خانہ خراب تلخ

## غزل کنور

غمرۂ یار سے ہے میرے جگر میں سوراخ  
تیر مرگان سے ہوا میری نظریں سوراخ

جیسے کرتا ہے کوئی لعل و گہر میں سوراخ  
جیسے ہر سوزن فولاد سے زمین سوراخ

اُس دلِ تفتہ سے برلاؤن اگر آواں  
قبر سے کشتہ تیر نگہ مویش کے  
بنکیا نیش سے شرکان کو مرا سینہ یوں  
کثرتِ گریہ سے ڈرتا ہوں مبادا ہو کہ  
ہے کسی شردہ کی آنکھ شاید یہ اثر  
دلِ مشک ہے مرا خاتمِ ہجر سے یوں  
دلِ مرا یوں ہو کنور تیر نگا جو نہ فکا

چرخ پر ہوا و مروہین شمسِ قرین سوخ  
روز و کیون ہوں نئی را گزریں سوخ  
ہو دے جس طرح سے زنبور کے گھر میں سوخ  
روتے روتے نہ کہیں دیدہ ترین سوخ  
دیکھتا ہوں جو عیان گھر کربین دین سوخ  
جس طرح تیرون کی پربا بین سپرین سوخ  
ہر قرین کرے کوئی تخم قرین سوخ

## غزلِ ضیا

دلِ رہا ہے مرا بڑا گستاخ  
آبِ تودہ شوخیان لگا کر  
نازِ بجا کہی نہ کرتا تھا  
جانفشانی ہم سپہ کر ہین  
اے ضیا کیجیو سمجھنے کلام

سینے اتنا نہ سمجھا تھا گستاخ  
یک بیک ایسا ہو گیا گستاخ  
کیا قیدیوں نے کر دیا گستاخ  
رام ہرگز نہ وہ ہوا گستاخ  
وہ صدم تو ہے بے وفا گستاخ

## غزلِ آتش

پری پسند طبیعت پہ ہے نہ حور پسند  
ہر ایک شخص خردا رہے دل و جان سے  
اوتار دی برے اوڑا کہ بہار میں آبت کی  
نگاہ اپنی ہے دلہنگی کے سودی میں  
نگہ میں اپنی سمانہ میں ہر ایک حسین  
ہوا ہے جیسے کہ ساقین یار کا سودا  
ہوئی ہے خانہ دل میں جو روشنی منتظر

تھار سے بند کرین ہم ہکولین حنا و پسند  
وہ جس حسن ہے تو جو ہے دور دور پسند  
برہنگی کی قبا ہے جنونِ غور پسند  
مبصر دن کی نہیں سمجھیں کچھ ضرور پسند  
پری کو چہرے کے اوپر ہے چشم دور پسند  
زیادہ تر مجھے ہیرے سے ہے بلور پسند  
کیا ہوا نکھون نے اپنی چراغ دور پسند

زبان کو مرے سے ذکر یا غفور پسند ہوا ہے دل کو بھی آنکھوں کی طرح نور پسند کھلوے مٹی کر کے تین بے شعور پسند کر بن جو آپ سے بے حرف، بے حرف پسند	گناہ عشق کا جبے کہ مرکب دل ہو خیال یار کا رہنے لگا ہے اس میں بھی نہ طفل بن نہ دلا محو حسن صورت ہو دل اک نگاہ کو اور ہے جیتا آتش
--	--

غزل ناسخ

جیسے ہو آبد سلطان مین در و ماہ سنید ہو خجالت سے دین باد گلشام سنید دید غمہ ہون مثل گل بادام سنید جو گیارنگ مرکب دم ارقام سنید پہنے پوشاک جو در سر و گل اندام سنید کفن اک روز لیکہ تجھے خود کام سنید رنگ سب رنگونین ہوتا رہت غلام سنید ہوئی اسے نسج اسید البق ایام سنید بھیجتا ہے مجھے کاغذ وہ دلا رام سنید جو گیارہ جوڑا سنتے ہی پیغام سنید	یار آیا تو ہوئے دیدہ ناکام سفید یڑے غس او کرب سنج کا گرساغر مین دید اس چشم سیر کی نہ میسر ہوا سے سو جھے مخمور بیاں بخ جانان جو مجھ سرخ پوش آفر نظر تو بخ تہ رنگ بدن گو ہوتا نہیں جز جامہ رنگین تو آج غرو کہ حسن دور و زوہ نہ لے سیم اندام اپنے خستہ پر چڑی نہ کبھی تو جو نقاب حرف مشبہ جو لکھوں مسادہ دیتا ہوا نیرے میرے قاصد نے کہا کیا ناسخ
--	--

غزل میر

ہوتے تڑپا کیا بدن مرغ پر بند رہا ہون بیٹھ مین بھی کر کے گھرب پڑا ہے ناگہ اگر بند پر بند مگر کیا ان نے عالم کی نظر بند بلند از بسکہ ہے دیوار و در بند	زمین پر مین جو پچھینکا خط کو کرب گرفت دل سے ناچار می ہے یعنی بھنسا دل زلف و کاکل مین نہ پوچھو سب ادسکی چشم پر نیزنگ کے محو چمن مین کیونکہ ہم پر بستہ جاوین
--	--

ہر تہ پہچان تیسریار تو سنے  
 ہو یکن رون کی مانے میری پلکین  
 کہا کیا جاسے ان جو ٹوٹ کر آگے  
 کھلے بندوں نہ آیا یان وہ ادب  
 یہی اوقات تھینکے دید کی میان  
 بچار ہوتا تھا چہر حسن سواب  
 فرن اشعار میں ہوں پہلوان میر

تمام آہن ہے اب میرا جگر بند  
 بندھا خاک شاگ سے سیلاب پر بند  
 ہمارے لب کرے ہے یہ شکر بند  
 پھر اموٹھے پہ ڈالو بیشتر بند  
 رکھ اپنی چشم کو شام و سحر بند  
 اگر بیان میں آتا وہ دست ہر بند  
 مجھے ہے یا اس کشتی کا ہر بند

### غزل اشعار

نہ ملی مجھ کو جب اوس یار طہر دار کی گیند  
 دسترس ہو تو ترے سیدھا و فخر پر ماروں  
 جھٹ پلٹ آن لگی پنج بہن چاتی کمر سے  
 رنج ہے ماہ شب چار دہم دل میں چوک  
 لیجے اسکے بدل آپ جبریا نے مین  
 گرد مقیش طلانی کے کرن ٹکو اگر  
 گو کہ وہ لہر بہشت ڈانک ستاروں کی سمیت  
 نشانی رومال کی تو چوٹ مجھ کو نہ لگی  
 لگے فرما دینے وہ پھر پھر غزل اشعار کو

اُن نے محرم کو سنبھال اور بھی تیار کی لپٹا  
 فخر خورشید کی اور لمحہ انوار کی گیند  
 تھی یہ رو کو ہوئی کس محرم اسرار کی گیند  
 کہ وہ غالب بنے اور ہو تری دستار کی گیند  
 گم ہوئی جیسے جو کل رات کو سرور کی گیند  
 بن گیا یہ لایا ہوں بنا اعلیٰ گلزار کی گیند  
 اور اک کھینکے زربفت نمودار کی گیند  
 اب بناتے تھے ہے کہو اب کی شادمان کی گیند  
 وہ کہا خوب بنی کاغذ اشعار کی گیند

### غزل نظیر

چھوٹا بڑا نہ کم نہ مجھ کو لا ازار بند  
 ہر اک قدم پر شونخ کو زانو کو درمیان  
 گوٹا کناری باو لا مقیش کے سوا

ہے اوس پر می کا سبے امولا ازار بند  
 کھاتا ہر کس جھلکے جھکولا ازار بند  
 تھے چار تو لے موقی جو قول ازار بند



ہلستے میں ہاتھ میرا کہیں لگ گیا تو وہ  
ابرو دھو نہیں تو پھینک دو میرا پاک ہو گیا  
اک دن کہا یہ بیٹے کہ اے جان آپ کا  
سنگ لگی یہ کہنے کہ کیا خوب لوجہ خوش  
اک رات میری ساتھ وہ عیار مگر باز  
جب سو گئی تو بیٹے بھی دہشت میں آدھی آ  
آخر بڑی تلاش و ادس توح کا نظیر

لوٹھی سے بولی جا مرا دھولا ازار بند  
وہ دوسرا جو ہے وہ پر ولا ازار بند  
جمنے کبھی خرمین نہ کھولا ازار بند  
ایسا بھی کیا میں رشتی ہوں پولا ازار بند  
لیٹی جیسا کے اپنا مولا ازار بند  
پیلے تو چپکے چپکے ٹٹولا ازار بند  
جب آدھی رات گزری تو کھولا ازار بند

### غزل خاشاک

کاش یار کی دیکھی جو ہن تنویر سفید  
کالا منہ کرتے ہن مجرم کا یہ سہ رسم بلاد  
سادہ کا غرض نامہ دیا قاصد نے  
وہ نون رخسار و نہ یہ عکس نہیں ہو تیوں کا  
داغِ فرقت نہیں جاتا کسی جھوٹ لے  
لاکھ تہہ بیر کی کچھ بس نہیں چلتا میرا  
کوئی جانان کا تجس کیا سینے یاں تک  
سنگے آواز مری ہوتا ہے بخود ایسا  
بوسہ لیتے تو لیا پھر جو ہن تویری ملی  
رنگ چہرہ یکا مری دیکھے فق ہوتا ہے  
آسمان پر یہ نمایاں نہیں سیاری ہن

ہو گیا سکتا مجھ بن گئی تصویر سفید  
منہ کیا یار نے میرا دم تغیر سفید  
ہوئی شاید مری تقدیر سے تجریر سفید  
گرد و خورشید کو یہ کھینچی ہے تھریر سفید  
زنگی ہوتا نہیں ہرگز کسی تہہ بیر سفید  
گروں کس طرح سے یار و خطا تہہ بیر سفید  
کوچہ گردی سے ہوئی پاؤں کی زنجیر سفید  
جس طرح ہوتا ہے کافر دم بکیر سفید  
رنگ رو میرا ہوا باعث تقصیر سفید  
پیدا کی آدہ ستاید مری تاثیر سفید  
دیکھو خاشاک کے ہن نالہ شبگیر سفید

### غزل خان

آکے سجادہ نشین قیس ہو امیر سے بعد

نرہی دشت میں خالی مری جا میری بعد

کیا عجب ہے جو اوتھو مرقہ لیلی سے صدا  
تیز رکھیو سہر خوار کو اور دشت جہین  
وہ ہوا خواہ چمن ہوں کہ چمن میں ہر صبح  
مہر پہ رکھ دامن گل رود نیل و مرغان چمن  
اسیلے کرتا ہوں میں چاک کفن کو اپنے  
جیتے جی قدر بشر کی نہیں ہوتی پیارِ زور  
لاش مجھ کشتہ کا کل کی لٹکوا دو کہ میں  
دل پہ اک سانپ سالہر اتا ہر مرقہ چنم  
جا کر کہد پوسے کوئی خان کی زبانی اتنی

میرے مجنوں تر کیا حال ہو امیر میرے بعد  
شاید آجائے کوئی آبلہ پا میرے بعد  
ہلے میں جاتا ہوں اور باد صبا میرے بعد  
ہر خوش خاک اور آئینگی صبا میرے بعد  
کون کھولے گاترے بند قبا میرے بعد  
یا آدے کی تجھے میری وفا میرے بعد  
تا نہو دے کوئی مجھوس بلا میرے بعد  
کون سونگے گاتری زلف و دما میرے بعد  
آج نہیں آتی ہو پھر آؤ گے کیا میرے بعد

### غزل رقیع السودا

اشک کو کب ہے شناسانی گھر سے پیوند  
دل کو میرے نہ جدا دل سے کر اپنے ظالم  
دامن ابر نہ چڑھتا ہے جو اتنا شاید  
کون ایسا ہے جسے دست ہو دلسار بکین  
کھینچتا کیوں ہے بخت نازِ طلیب اسودا

صاحبِ درد کے ہے اسکو نظر سے پیوند  
میں کیا ہے یہ بہت خونِ جگر سے پیوند  
کسی عاشق کے نہو دیدہ تر سے پیوند  
شیشہ ٹوٹے تو کرین ہم بھی ہنر سے پیوند  
درد کو دل کے نہیں دردِ جگر سے پیوند

### غزل ش

رتبہ رکھتے ہیں تر و ابرو سے خدا ربند  
کیا کہوں کہتے ہیں مضمونِ قد یا ربند  
دیکھیے کس کو شرفِ ہر تری یا بوسی کا  
گوش گل تک جو نفس میں سر سائی لری  
تیری درگاہ کی اندر و رخت لے دو

طاقِ کعبہ سے ہیں یہ طاقِ خوش آثارِ بلند  
سر و شمشاد سے ہیں مصرعہ اشعارِ بلند  
رکھتے ہیں دستِ دعا کا فر و دیندارِ بلند  
تیری آواز ہوا سے مرغِ گرفتارِ بلند  
آستان سے کسی گھر کی نہیں دیوارِ بلند

گوشت عارف سے تہ تو تہ ہر کج قبر حسن سیکڑوں مصر محبت میں دہر کنگان سے تمت پر بیٹھ کے کر سیر حین امی محبوب شمعدیا رشب جسم میں جو یاد آیا تشنہ زخم ہے دل دیکھتے کب کرتی ہر	نعرہ فاسر دایا اولی الابصار بلین چاہیے اختر اقبال خریدار بلین پایہ رکھتا ہے ترے حسن کو کلزار بلین شعلے کی طرح ہوئی آہ شر بار بلین پانی اپنا مرے سر سے تری ہو پو بلین
---	--

### غزل میرا

لڑکے پھر آئے ڈر گئے شاید شب پریشان دلی میں شب گذر ہیں مکان وسر او جا بجا لی کچھ خبر ہوتی تو ہوتی خیر آنکھ آئینہ رو چھپاتے ہیں لو جو آنکھوں میں اب نہیں آیا آب کو میں جنگو نہیں ملتے نہیں بیگنی بھی قفس میں ہے دشوار شور بازار سے نہیں اٹھتا	بگڑے تھے کچھ سنور گئے شاید ہال او سکے بگڑ گئے شاید یار سب کو ح کر گئے شاید صوفی بے خبر گئے شاید دل کو لے کر مگر گئے شاید زخم آب دل کی بھر گئے شاید حضرت خضر مر گئے شاید کام سے ہال ویر گئے شاید راست کو میر مر گئے شاید
---	---

### غزل انشا

فروغ ہر کا پیدا کرے ہمارا چنانہ تمام رات ہنی کر گیا کتا راجا نہ نصاب اولن کے رشک مادہ و کلاؤ ودادہ آج جو آیا تو کل کیسا غم وہی ہے خوب جسے چویند خاطر ہے	ہال سامنے سے اسکے ہر دو سارا چانہ لو او تر و بام سے تم جیتے اور ہمارا چانہ انہیری ان میں سو ایک ایک تارا چانہ نشاط عیش میں گزرا کبھی نہ سارا چانہ نگاہ کبک میں سوچ سے ہے پالیا چانہ
---	---

انکر سکا تر سے ابرو کا یار اشارا چاند  
حرارہ لادو کا غور شدید کا نتھارا چاند  
گران ہے ہر جہاں تاب و ناگوارا چاند  
یہ بقرار ہوا اڑ جاے سبکے تارا چاند  
جبین کے داغ کو رکھتا ہوا آشکارا چاند  
طلوع نیر اعظم ہوا سدا حار اچاند  
پری کو بدلتے ہو اس شیشہ میں اوتا اچاند  
کبھی ادھر سے کر دیکھا نہ کیا گذارا چاند  
اگر وہ حسن سے شعلہ ہے تو شرارا چاند

بال بدر سے ہر جاؤ زمین ہوا جہنم  
شراب پئی کر کر و گریخ صبیح کو سسغ  
فراق پارمین کوئی حسین نہیں بچتا  
مقابلہ جو رخ آتشین یار سے جو  
تری غلامی کا دعویٰ ہوا یاد کو کبھی  
زمانہ یار کا آیا گذر کیا یوسف  
ہمارے ولین نہیں نقش رو در شین یا  
بلارے گھر سے پاؤں شکر تار و سن سے  
رخ حبیب سے ممکن نہیں فرغ اس

### غزل سودا

ہوئی کسی کی نہ اونہیں سے مانگنا فریاد  
تھاری ہاتھ سے آو چشم خو نشان فریاد  
تھاری کیجیے کس پاس کو بتان فریاد  
یہ دوستوں کی ہر دور می و دشمنان فریاد  
کبھو ہوا ہے کرے مرغ نیم جان فریاد  
جو تو کیا کرے ملے ہر زمان فریاد

نلے آئے در پر ترے جو ستم کشان فریاد  
کیا ہے قید کو مرے شاخ ارغوان کا شک  
مین دیکھتا ہوں جس سے وہ آپ ہے نالان  
تم اپنے جو سے مست سمجھو کہ نالان ہوں  
نہ میرے دل کی خموشی ہو موجب آرام  
قسم ہے گل کی تجھے عند لب سوداوی

### غزل سجاد

صید کس کس کو کیا دام بلا میرے بعد  
یشہ سر لپنے پہ مارا سو پھر میرے بعد  
تا کوئی آتا نہو آبلہ پا میرے بعد  
یہ شہادت کی گواہی ہو بھلا میرے بعد

دارت تخت نشین تیس ہوا میرے بعد  
دشت کریشہ میں مرا حال سنا ہوا میرے بعد  
خار صحرای جنون بچینکد و چین کو صبا  
اسیے سرخ میں رکھتا ہوں گریبان کفن

جیتے جی اتنا نہ ترساؤ کر دے پھر یاد  
یاد اوس کا کل زیا کی مرے سینے میں  
طاق ابرو میں پڑھو میری جنازہ کی نہ  
اسکی دلہیز پہ سجاد کا کر یو مدفن

## غزل

نہ دہر کے ہے زمستان میں مجھ کو ایزد خستہ  
پڑا ہر جب سے دم سرد سے مجھے پالا  
برہنہ پھرتے ہیں جاڑی میں تیری دیوانہ  
دکھائی ہے مے گل رنگ و سبزہ مینا  
زراق یار میں لی ہو چوینے ٹھنڈی سانس  
خضب خدا کا صنم تیری سرد مہری کر  
کرونگا سوز درون و جوان میں سر ہاں

## غزل

ہو کچھ آسپ دان چاہیے گندا تعویذ  
دل کو جس وقت یہ جن عشق کا لپٹا ہیر تو  
ہم توجہ ہوش میں آدین تو کہیں سراپا  
نور تعویذ کا چلتا تو عرب میں یار  
کوہ کن کوہ کو کس واسطے کا بنا کر تا  
آخر اوس کے بھی گیا دل کا دھڑکنا اوس  
ہم کو بھی کتنے ہی لوگوں نے دیے آہ نظیر

## غزل

اور جو ہو عشق کا سایہ تو کرے کیا تعویذ  
کیا کرین دان وہ جو لگتے ہیں پلٹتا تعویذ  
یار کے ہاتھ کے بازو کا گلے کا تعویذ  
کیا کوئی ایک بھی مجھ کو نہ دیتا تعویذ  
دیتے غمخوار نہ کیا اُس کے تئیں لا تعویذ  
قبر کا تیشے نے جب اوس کے تراسا تعویذ  
پر کسی کا کوئی کچھ کام نہ آیا تعویذ

دختر و ہر کاہے پیش منظر ہر کاہند  
لکھ رہا ہے نہ ٹ گوتری پاں ظلم کی داو  
لکھنے سے وصف ہنگوش کی تیر و لایہ  
او کی مین راستی قد کی شنا لکھتے وقت  
ناسے اس ستوخ کو مین کر کے رقم اتویار  
وہ تر مجھ مین طح عود کے دی ہے آتش  
بسکہ رنگینی معنی ہیں مرے وہاں مین

لکھ لپٹے کا نہیں علم ہے کیونکر کاغذ  
دو نگا حاکم کو ہونگا مہ محشر کا غنہ  
پاؤں ہر ملک مین اب قیمت کو ہر غنہ  
نہیں پانا کبھو محتاج یہ مسطر کاغذ  
اتنا رویا ہون کہ لیجا دے شاد کاغذ  
جب او کی بھیم ہون مین کر کے مسطر کاغذ  
ہر ورق کا ہے گلستان کو برابر کاغذ

### غزل عشق

مرغوب طبع کیون نہوا ایسی چسک لذت  
لے حور اپنے سیب نوقن کا مزا پوچھ  
مستی مین بو سے اوس البالین کو لیجیے  
کس کس طرح کے ذائقہ و لذت پیر مین  
شیرین کلام کا بھی مزا بھوتا نہیں  
شیرین وہ لبس یا نگین جو ہر خوب  
بریان ہو سو زغم اسی محنت کو ساتھ دل

چلکا تو حسن کا ہے ٹھارے نمک لذت  
جنت کا میوہ مغر سے ہے پوست نکلتی  
کیفیت شراب مین ہے یہ گزک لذت  
کیا کیا طعام رکھتا ہے خوان فلک لذت  
شیر و شکر سے ہے یہ بلا شبہ و شک لذت  
شکر نمک سے ہو تو شکر سے نمک لذت  
آتش کباب کرتا ہے و خل نمک لذت

### غزل نشا

لکھا و آخون جی صاحب کوئی ایسا تعویذ  
کچھ تو دیکھ اپنی نشانی مجھے بند بالا  
دل دھڑکتا ترے عاشق کا نجا دی ہرگز  
غش ہوئی کو تو اجی قہر تھا اس کا فر کا  
سر کے بالوں نے لٹک جھکے سے الجھا تو کما

کہ مرے منہ سے لگاؤ کے گل کا تعویذ  
تو طرازِ نجیر کذا قول کا چھلا تعویذ  
گرچہ سو لاکھ طح لکھ دے مسیحا تعویذ  
لال ناز سے مین بندھا ہا دی وہ نیلا تعویذ  
اب لگا مجھ کو ستانی یہ نگوڑا تعویذ

خیر انشا کی جو پیا ہو تو پلا دو دھوکہ اور اسکے بازو کا وہ تھا سار و پہلا تعویذ

### غزل سچ

<p>قند و نبات و شہد و شکر بہن کہاں لڈیہ          بہن سوز غم سے بسکہ یہ جلتے برنگ شمع          ساتی ہو سیر باغ ہو اور گلخدا رنجی          ہو کیون نہ معج شربت علیٹی مری زباں          ہر میوہ و مٹھائی کو لذت سے دل بچرے          جب ہاتھ میں نہو وہ سیف قن معج</p>	<p>شیرین لبو نکلی جلیسی کہ ہوں گلیاں لڈیہ          کام جہا میں میرے نہیں استخوان لڈیہ          مشرب میں اپنی تہ ہو ہے ارغوان لڈیہ          نام اسکا لیتے ہی ہو امیراد ہاں لڈیہ          میرے مدام ہوئے شیرین زبان لڈیہ          کیونکر لگے ہمیں ثمر بوستان لڈیہ</p>
--	---

### طرح غزل شاہ ظفر او خلد اللہ فی الجنت

<p>تری ہی پازیب سر کا جو زمین پہ گوہر فلک اختر          دلوں کو نکال دیا ہمارے نکلنے آہو زمین ہیں سر اسرار          یکہ چھو پانویں ہیں نمایاں تو سر پہ تلخ جنون دلا          فلا جہیں عرق فشان پر تو انی انسان کھا لیا          نہ سبز گل نہ جوش تبسم نہ چمکے جگنو ہوا پہ ہر دم          اوچر تو ڈار چلتے ہیں ان اور زمین شجار چرما          زمین نہایت ہی تھی مشکل ظفر و استاد پر دھا</p>	<p>ہو زمین جاو نہا پاک کر میں پہ گوہر فلک اختر          کیونکہ ہوں غرض ریختا دوزخ میں گوہر فلک اختر          نہ کیسین یو از تیرے کیونکہ زمین پہ گوہر فلک اختر          کہ ما نظر آدین ماہ پیکر زمین پہ گوہر فلک اختر          نظر سب تو تھے مجھ کو کیسے زمین پہ گوہر فلک اختر          نئی جو سیر اک چمن کر اندر زمین پہ گوہر فلک اختر          نہ زمین و کلا وہی بنا کر زمین پہ گوہر فلک اختر</p>
--	--

اب اس کی ہوتی

### غزل غزل بن

<p>چو سر کیون نہیں کیلون پیا کو سنگا ہر مٹا          سات پانچ کی کچی پکی مارن ہو جو ہر مار          جو جیتے سو پیا کر جیتے جو ہر سو سو پیا لا          اب تواری کہا بند چلے کر رہے دعا خدا لا</p>	<p>اس او سر کو نہٹ سار جا تو یہ دن ہیں تن جا          داؤ رکھے سو رنگ ہے وا کو وہی جیتے سو با          تیری تو طبع جیتے جیتے ہمت کہ سو ج بجا          چھپ چھپکے چھوٹ جاو نگر ت کیا کر گی کھال</p>
---	---

اٹھ جام انکی سدھ بدھ راگو یہ جو کھل دس ۱۱  
 کر می کرت میں پیاس بجھاؤں سق لگاؤں  
 دس میں واراد پانچ تین ان پندرہ کوٹھا  
 آج تو دورنگ سے یک ایک ہو جا اور نکر تکر  
 بارہ میں بائیں اٹھارہ میں پندرہ چالیس میں  
 گھڑی گھڑی پل پل چین چین پیری پیری یکا  
 سب کچھ پانسوں میں پانسو ہاتھ میں چمکیں  
 اوپر والی کو خوب سوچھی ہو اسکا کماست تار

فونند بار اسد ہون تب جو نتون انکو شمار  
 تیرا بھلا اسمین ہے پیاسے کام کی اتنی زور  
 چودہ بھون تب ہر کلین تو کو جو سوچو ہنکا  
 جا کوست مہر سولہ پیا کو اور کر پیا پیار  
 تو چل کر دو کتا میں چالین یا نہ اور تکر پار  
 لال ہری سولا جو چاہی تو شام سوچت تھا  
 چاہی کچھ اور آدین چھو اور ہاتھ میں لایا  
 جگ جگ جیو عزیر الہین پر اوٹھنا ہر کبا

### غزل درد

اہں قدر تھا یا کرم یا ظلم انی سقد  
 جان کو آنسو سے لب تک نہ عین کیا  
 کیا کہوں دل کا کسی سوچتہ آوارگی  
 درد تو کرنا ہر معنی کو تین سوچتہ

مہربانی اہں قدر نامہربانی سقد  
 دشمنی مجھے نکلے ناتوانی اس قدر  
 کوئی بھی ڈر لپٹ ہوتی ہر کہانی سقد  
 دسترس رکھتے تھے کب ہزار دہائی سقد

### غزل عشق

دکھاؤ حسن کی انچر جسے کہیا رہبار  
 ظہور دایع محبت سے یون مری دل  
 فراق یا تبدیل وصال تو جو ہو  
 چمن کی سیر میں مجھ سے کو دلاتی ہو  
 شباب کا ترے یار رنگ لاکو ہونی  
 شگفتہ خنچے سے اُس گل کو آتی ہو  
 پیادہ پاہون پری کی تماش میں بھرتا

یہ عشق ہو کہ پکارا کر و بہار بہار  
 چمن کی جیسے ہو پروردہ کنار بہار  
 نکالے دل کو خزان کا بیخار خار بہار  
 دکھاؤ آتش گل آب خوشگوار بہار  
 بلا سے عالم آشوب روزگار بہار  
 تری فدا ترے صد ترے تار بہار  
 جنون کو رکھتی ہر سر پرے سوار بہار



یہ دماغ چھوڑ چلی اپنا یا د کا رہبار  
 بٹا شراب کا کھلو اتی ہے شکار بہار  
 شگوفے اے کھایا کرے ہزار بہار  
 ترا دیا ہوا رکھتی ہے اعتبار بہار  
 چہار فصل میں آنکھوں سے دیا رہا  
 ادھامے پر وہ در سے نقاب دار ہوا  
 خدا جو چاہے تو آتش ہو ساز و بار ہوا

نمود کی خطا مستکین نے لالہ مخ پر  
 کنار جوے چین جھومتے ہیں مست سے  
 وہ رنگ و بو بدن یا زمین جو ہو سو کھان  
 کرم سے ابر کرم کے ترے یہ فیض ہر نام  
 تصویر مخ رنگین میں بند رکھتا ہوں  
 شگفتہ ہو کے نیم سحر سے غنچے ہوں گل  
 نظارہ ویدہ بلبل سے کیجئے ا بلی

### غزل نمبر

ساقی ترے کوچے سے نجاؤنگا سلجھ کر  
 آئے ہو لیے ہاتھ میں کیون تیج چل کر  
 بیٹھے ہو لبین باندھ کے باہر جو نکل کر  
 خاموش ہو رہا ہوں پروانہ ساجل کر  
 مست آنکھ چوراہے تو ایسا نہ خلل کہ  
 تیرا سٹکے کھڑا ہوتا ہے وہ شوخ اوجھل کر

ہرگز نہ پلائے مجھے تو آنکھ بدل کر  
 میں گشتہ ابرو ہوں ترا کو مرے قاتل  
 تم نے تو دل اپنے سے کیا قتل ہے مجھ کو  
 جب ہم سے خفا ہو کے وہ جاتا ہے شمع و  
 میں عاشق پیدل ہوں ترا کو مے جانی  
 کہتا ہے ظہیر اوسکو ذرا پیار سے سو جا

### غزل نمبر

ٹھہرے ہے آسے کبھی دانتوں میں بکر  
 مرتے ہیں خاک رہے کوڑی رگر رگر  
 پایا پھل اس کے آخر کیا مروتے اگر  
 کھو یا ہمیں نے اوسکو ہر کھٹا پائون بکر  
 مشہور ہے نگین جو بیٹھا ہے گھر میں بکر  
 آدھا نہیں ہا ہوں تجھے تو میں بچ کر

دیکھ اوسکو ہنستے سب کے دم سگے او کھر  
 کیا کیا نیا ز طینت ای ناز پیشہ تجھ بن  
 قد کش چین کی اپنی خوبی کو پوچھتے ہیں  
 وہ سر چڑھا ہے اتنا اپنی فروتنی سے  
 پائے ثبات بھی ہی نام آوری کو لازم  
 دوری میں دلبر و نکل گئی ہے کیونکہ سب

آب کی ساز ہا۔ دلقوی وارد ہوا اور ہم میں  
دیکھو نہ چشم کم سے معمور ہوا جان میں  
اس تشنہ لب کے اوپر دانے عرق کو یوں بہن  
ناساز گاری اپنی طالع کی کیا کہیں ہم  
لپے مزاج میں بھی ہے میر ضد نہایت

بنت العنب نے اپنا سب کچھ کیا ہوا  
بتا ہے ایک گھریاں سو صورتیں گھڑ  
یا قوت سے رکھیں جون موتیوں کو جڑ  
آیا کھونہ یاں تک غیر دن سے یار اڑ  
پھر مری کو اوٹھیں گے بیٹھیں گے اہم جوار

### غزل سودا

اوٹھ جانے میں ہے روز فریاد سے لڑ  
پوچھوں ہوں میں جس بت کو خدا کا ہر تراشا  
خود کردہ کا درماں کہو آب کیا کروں یار  
کہتا تھا یہ سودا دہ پیاسہ کا کہاں تک  
نادان ہو سچے کہ محبت نہیں وہ شے

سٹے میں تو پھر چپاتی کو چپاتی سے رگڑ  
آذر نہیں لایا وہ مرے واسطے گھڑ  
دل اوٹھ لیا مجھے نہ لڑ نہ جھگڑ  
جا بیٹھوں گا درواز پر آب اوٹھیں گے  
وہ کیسے بیٹھے جسکے لیے اڑ

### غزل ناسخ

جیسے جی جاؤں میں کیونکر کوئی جانان چھوڑ  
چاہیے وحشت میں جامہ چاک ہوا روح کا  
وصل جانان میں نظر آیا ہر شعبان مجھے  
کاوش غم دور ہو میرے دل ویران ہو گیا  
روح لیلے کا عیش ہے تجھ کو مجھ کو نہ تھا  
وصل جانان کس کی قسمت میں ہمیشہ ہوا  
میں جب نکھونکی مضمون کا پڑھا وحشت میں  
جو رہے ساتی مرا کیونکر ہے مجھ حیران  
ہو آئی وصل جنت میں بھی مجھ کو یار کا

بلبل نالان کہاں جاؤ گے گلستان چھوڑ  
دامن قاتل کو یوں اپنا گریبان چھوڑ  
سبز کیا دیکھوں خلیہ رخسار جانان چھوڑ  
خار آتے ہیں کہیں مہر کا دامان چھوڑ  
بوے گل کب دور کرتی ہے گلستان چھوڑ  
جاتی ہے اک روز آخر جسم کو جان چھوڑ  
کوئی جانان کو چلے آہو بیابان چھوڑ  
و اعطا کرتا ہو کیا باتیں تو ایمان چھوڑ  
کب وہ انسان ہو جو مانگا جو انسان چھوڑ

سانپ کو قابو میں لا کر چھوڑ دینا جہل ہے  
سر پٹنتی پھرتی بین اور وح سنگ و شمسے  
استدار اصلا نہیں گرسہ حمان زیرین  
زاہد انکیونکر کرون میں ترک یہ دنیا وہ ہر  
آج تو پوشاک پر مڑتا ہے کل تو دیکھیو  
روشنی کی سیر جب بنو شب فرقت میں کی  
دیکھ لو فرقت نہ کیجی ہو جو برق وابر کی  
عیش تنہائی ہو اور وہ کی کثرت سے محال  
ہو وطن میں خاک میری گو ہر مشمولی قدر  
کو سے قاتل کو چاندشت میں لیں محرا سہم  
ہوتی ہو غریب میں ثروت پر بڑی ایذا اگر بعد  
اہل جو ہر کو وطن میں ہے دیتا اگر فلک  
مر گیا کیا ناسخ میکش جو سار میں فروش

جان سیرا یوس ہون میں زلف جہان چھوڑ کر  
چل بے ہین جسم کیا کیا قصر والو ان چھوڑ کر  
اوتھ گیا دنیا سے خاتم کو سلیمان چھوڑ کر  
سیر کو آتے تھے آدم باغ رضوان چھوڑ کر  
جائیگانا ش تیری لاش عریان چھوڑ کر  
شعلے آلیٹے مجھے سر و چراغان چھوڑ کر  
خندہ زن جاتا ہر عالم مجھ کو گریان چھوڑ کر  
جاؤں یارب اب کہاں شہر خموشان چھوڑ کر  
لعل قیمت کو پہونچتا ہر بدخشان چھوڑ کر  
بھاگتے ہیں جس طرح ویر میدان چھوڑ کر  
رنج اوٹھایا کس قدر یوسف کی کنعان چھوڑ کر  
لعل کیوں اس رنگ آتا بدخشان چھوڑ کر  
مسجد و نمین بیٹھے ہیں وہ اپنی دکان چھوڑ کر

### غزل نصیر

دست انداز نہ گلچین ہو یہ مرغان چین  
گذری شب صہل کی کر قتل مجھے تو لیکر  
کیا اسی تحفے کے قابل یہ گنگا رتھا آد  
لطف بن سکے ہر کیا بادہ کشی کا ساقی  
قتل ہونے کو نہ باندھے اگر عشاق کمر  
دیکھتا کیا ہے کہ ہے معرکہ آرائی آج  
چاہتا ہوں کہ ہے ابر مرثہ تجھ سے بھی

رکھتے پہلو میں مرن شاخ گل تر سے تلوار  
پنچہ مہر گر میان سحر سے تلوار  
تم مرے قتل کو لائے جو سفر سے تلوار  
لب ساغر کے نہیں کم یہ تیر سے تلوار  
قطرہ خون کو ستگا تر سے تر سے تلوار  
برق چمکا کر ہے انداز دگر سے تلوار  
موج ہر اشک کی تلوار پہ بر سے تلوار

امتحان کی ہوس ایک بھی ہوس خال کو  
 دم چورا نیکا گمان ہے یہ کہ کر تاسہ تیز  
 لخت دل یہ نہیں تار مڑ پڑھل سرشکا  
 قیس و فراد کمان جائیں تری اتھ سحر  
 خار صحرائے خون خیر لیے ہے بر بھی

مر گیا تا بکر کھا کے مین سہ سے تلوار  
 میری تربت کی سدالوح حجر سے تلوار  
 پانوں مین باند کے پھر تار ہے ہنر سے تلوار  
 کاش لین راہ عدم یار کے سر سے تلوار  
 کمر کوہ مین ہے سبزہ تر سے تلوار

### غزل بادشاہ

بلبل شیدائے پوچھا گل سے یوں روز بہار  
 کیا نازا کت سے گران سر سے چشم یار کو  
 مطرب و عینا و ساقی نعمہ و جنگ اور ہبا  
 جو گل رخسار جانان کی نہ آئی انکو تاب  
 گل نے کر چاک گریبان یوں کہا رو کو  
 تیرے مقدم کو لیے لے سیمبر گلزارین  
 تیغ ابرو و دیکھ کر آئی نہ ایتے بادشاہ

لے گل رعنا تر سے دھن سو کیوں لپٹے ہر خا  
 بار کا گل سے کر کیونکر نہ لچکے بار بار  
 سب مہیا مین دل تیرا فقط ہے انتظار  
 چھپ ہے غنچہ و گل غیرت سے ہو کر مسرا  
 چشم گل کو نوک شرکان کی جگہ ہے نوک خا  
 گل گریبان چاک کر آیا نکل بے اختیار  
 لاسے الّا علی لاسیت الّا ذوالفقار

### غزل سودا

پھینکے جو کھاندا مر تیر ہوا پر  
 مرقد پر مری اوج نسیم آوی تو یوجان  
 کر خانہ گردون پہ نظر چشم فنا سے  
 تو سن پہ تجھے دیکھ کسے مانی و نراد  
 سودا کی در دوست جو یار بن گئی خا

سیخا بیچے پھر نہ عصا فیر ہوا پر  
 دیوانہ تر خاک ہے زنجیر ہوا پر  
 ہے شکل حباب اسکی بھی تعمیر ہوا پر  
 اللہ نے کھینچی ہے یہ تصویر ہوا پر  
 اس جسم کی تو کبھی جو تعزیر ہوا پر

### غزل ذوق

جب چلا وہ مجھ کو بسمل خونین غلطان چھوڑ کر

کیا ہی محبت یا تھا مین قائل کا و اماں چھوڑ کر

کیونکہ نکلے تیرے دل میں پیکان چھوڑ کر  
 طفلِ اشکِ ریا اگر دامنِ مرگِ کان چھوڑ کر  
 کام یہ تیرا ہی تھا رحمتِ سچے اے ابر کرم  
 جسکو ہولتِ اوشانی زخمِ تیغِ عشق کی  
 صیروں کو کیونکہ چھوڑ دی جبکہ دکھلاؤ تو  
 سرورِ مہر سے کسی کو آگے سے جی سرور ہے  
 دیکھیے بھیا ہو کر ہے اب جان کو پیچھے پڑی  
 لے دل اوکو تیرے ہمراہ سینے سے نکل  
 کیونکہ نرم کر جائیں آہو ایسے وحشی ہو کر  
 سرخی پان دیکھ لے زہرِ جو دندان پر ترے  
 پیتلِ خیمہ لے کے نکلا گردِ باد و درو  
 اوٹھ گیا وہ آج سب تی کا سایاں چھوڑ کر  
 گر خدا دیوے قناعتِ مادیہ کینہ کی طرح  
 ساغرِ دل بچتا آیا ہوں کو موتِ ماتم سے  
 پڑھ غزلِ ای فراق کوئی گرم سی ابو بخا

پھر نہ اوشا کو چھوڑ چاکِ گریبان چھوڑ کر  
 جاسے سینے کو کہاں یہ مرغِ پتران چھوڑ کر  
 ورنہ جادوِ داغِ عصیان میرا دامن چھوڑ کر  
 کب وہ مرہمِ دان کو ڈھونڈے گی کہ ان چھوڑ کر  
 نمچلیان دستِ خانی میں مری جان چھوڑ کر  
 یانِ سرِ شادِ جادو پیا ابر بہار ان چھوڑ کر  
 دل کو لے کا فرتری زلف پریشان چھوڑ کر  
 ورنہ بچتا میگا تو یہ ساتھ ناوان چھوڑ کر  
 شیرِ بجائیں جسکے نالوں نے فستان چھوڑ کر  
 اوٹھ کھڑا ہو ہاتھ سے تسبیحِ مرجان چھوڑ کر  
 ہے جو سرگرمِ سفر تن کو مری جان چھوڑ کر  
 حم گئے تھے کل جسے بیمارِ ہجران چھوڑ کر  
 دڑے ساری کو کبھی اوشی انسان چھوڑ کر  
 چوکتا ہے کیونکہ جس در گردان چھوڑ کر  
 جانبِ منعمون طرازِ گفتہ جاناں چھوڑ کر

### غزلِ عشق

پڑ گئی آنکھ جو ان چاند سے خسارِ دہر  
 ابرو سے یار کا سر میں ہے جنھوں کو سوا  
 روز و شب تہو میں بھل کی طرح کو نالان  
 باد کے جھونکے لگنے سے ہیں میلے ہونے  
 موسمِ گل میں جو ہوتا ہے زیادہ ہونا

لوٹے کب نظر آگئے انگاروں پر  
 رقص وہ لوگ کیا کرتے ہیں تلواروں پر  
 ٹوٹی پھولوں کی چٹری سے گھٹکاروں پر  
 ناز کی ختم ہے اون پھول سے خسارِ دہر  
 دوڑتی پھرتے ہیں ہم باغ کی دیوارِ دہر

شور نالے کا مڑے جبے سناڑا آتش

قتل مرغان چمن رکھتے ہیں منقار و پیر

### غزل مطلب

ماتا جون تمھاری میں ہر بار  
تکو لازم ہے پکڑو گے میرا  
مجھ کو پیاری ملی تمھاری آج  
خوب کرو یا اب تو مت کروا  
اک ذرا بھی تو مجھ کو کرنے دے  
حکم ہووے تو آج بارون میں  
گرچہ مطلب کا خوش لگے تنگو

آشناؤں میں سب بڑائی یار  
ہاتھ میں ہاتھ بامحبت دپیار  
حال دھیمی اسے سرخوش فقا  
مجھ کو رسوا بکو جسے دبانار  
یار میں در و دل کی آج تکرار  
کھینچ کر پیٹ میں عدو کے کٹا  
تو پڑھوں ریختہ سخن لکھار

### غزل غمور

تجسین بھی نکلی شیریں دل کچھ تیشہ زنی پر  
اوس لب نے نہ اک لعل کا بازار کیا سر  
اؤں زلفوں کا عنبر کے تپن دیکھ جو اچھا  
آج راجی کے نام کی چلتا ہوں میں ستر  
کیون سیلہ و سہرا پائین تجھ سے نہ چھوڑوں  
کیون غنچے کے مانند گریبان نگر و چاک  
شاہاں عقیو را فرین صدہ مر جیا تنگو

پتھر پڑین شہزاد تری کوہ کنی پر  
چھ آگ سی ہے ایک عقیق یمنی پر  
سیر پوش و حرا ناسہ مشک خطنی پر  
دل جب سے گرفتار ہو اک نہ راجی پر  
وہ وعدہ شکن ہے مرو آب دل شکنی پر  
گل کھاؤ جو ہا تھوں پر وہ اس گلبدنی پر  
کیا خوب غزل کہتے ہو اس کم سخن پر

### غزل حلیق

سہ حسن ترا مہ درخشان کے برابر  
کیا چاہیے عاشق کے تجھے قتل کو خنجر  
اوس تو خانی کا تصور میں حلیق اب

وہ دان در لب لعل و رخشان کے برابر  
ابروہین تر سے خنجر بران کے برابر  
جی ڈوب چلا چنبرہ مرجان کے برابر

کشت بر تخم عمل کے اپنے جتنا چاہو روستہ نفع یان رختی ہے سودا آبیاری بیشتر  
غزل حسین

کس مژدے کے رنگ سے بن کر آئی ہے ہوا  
چاندنی ہے سیر ہے اور باد گل رنگ ہے  
ماہتابی کے مژے میں ہا مودہ مناسبت  
جھومتی جھکتی جھکتی جھجھکتی چاندنی  
واہ واہ کشیدین اپنی شاہی سرخ موزوں ہوا  
حسن کو اپنے عجب سر سے دکھائی ہے ہوا  
گر نہیں ساقی تو کس کا فر کو بھاتی ہے ہوا  
حیف اسکے جو میں کیا مفت جاتی ہے ہوا  
چاندنی کے رنگ میں کیا دل لہجائی ہے ہوا  
جو وہ گل و یان نہیں کس کو خوش آئی ہے ہوا

غزل انشا  
جا سکتے نہ تھے جسکے چہر کٹ کے برابر  
انس ملکی پوشاک پر مسکی ہوئی چوٹی  
انس موسم برسات میں کیوں گزر میں ہم  
وہ پردہ اوٹھا گھر سے جو باہر نکل آیا  
کب ادس کو اثر کرتی ہیں انشا دعائیں  
شب ادسے سلایا چین کر وٹ کر برابر  
سہ بگڑی ادا لاکھ بناوٹ کے برابر  
آنکھیں بھی برستی ہیں مہاوٹ کر برابر  
عش کما کر اپٹ سے میں چو کٹ کے برابر  
تعوذ لگتا ہے پڑاٹ کے برابر

غزل راقم  
کس پہ جان قربان کرین ہر دہر چوڑ کر  
ہم چلے ملک عدم کو پاؤ قاتل کے تلے  
آج تنہ کر دیا اندھیر عالم میں بپا  
رشتہ الفت ہے باہم ہر جدا لگن نہیں  
خانہ اسلی سے نزدیکی روش اوٹھ اوٹھ کر  
بوسہ لب کی عوض میں گالیان سنائی ہم  
کس پر راقم اپنی جھاتی سے لگائیں جھرن  
کسے سودا ئی بنیں زلف معنیر چوڑ کر  
تن تر پتا چھوڑ کر اور لوٹا سر چوڑ کر  
روسے رشک مہر پر زلف معنیر چوڑ کر  
تیغ سر کو چھوڑ کر اور تیغ کو سر چوڑ کر  
کیسے کیسے فوجواں دنیا کی چو سر چوڑ کر  
زہر کھایا کرتے ہیں قند مکر چوڑ کر  
اوس برسی پیکر کی تیغ نازیر در قید کر

## غزل انشا

لے دل سمجھ کر اسکی نہ زلف و دوتا کو چھڑ  
 نچھون کو روند گل کو نسل اور صبا کو چھڑ  
 میں فندقیں جو انکی رچنے لگا تو وہ  
 نالوں سے میرے بچے جو بلبل تو بولہ آب  
 لے ہفتشیں یہ موسم ہولی ہے اندنوں  
 لیکن تو اور سانگ نہ لاسر پہ اپنے ایک  
 شوریدگان عشق سے باتو نہیں مت اور کج  
 چمکانہ میرے سامنے لے مہر آئینہ  
 اک بوالہوس ڈانکے جو اتنا سے کچھ کہا  
 برقع اولٹ کے منہ سے دہکنو لگے کھینچے  
 دیکھے بھی ہے کسی کو دانا تو کچھ نہیں  
 لیجا کے چپکے چپکے دو شالو کے نیچے ہاتھ  
 انشا جو ہونی ہو وری سو ہو دل کو ہری بون

## غزل سودا

ہے دیکھ نخل وادی ایمین ہر ایک جھاڑ  
 تیری نگہ نے تیرے دلوں کو اولٹ دیا  
 کتنا شکستہ دوس ہے کہ مانند آرسی  
 منعم نہ مرنا سے عمارت کی فکر میں  
 بدتر ہے سے کو پیٹنے سے رشوت کلال کی  
 تنہا نہ شمع دوسرے سودا کی خاک پر

کج بخت کیا کرے ہے نہ کالی بلا کو چھڑ  
 لیکن نہ اس کے عقدہ بند تبا کو چھڑ  
 بولے کہ چل پرے ہونہ میری حنا کو چھڑ  
 واہ لے اجڑ گئی نہ مرے آشنا کو چھڑ  
 منتظر رہے جو سیر تو اس خوش ان کو چھڑ  
 نیلا قصا بہ باندھ کے انکی ددا کو چھڑ  
 لے سب ادب پر ہی نہ گروہ خدا کو چھڑ  
 کہتا ہوں بات مان نہ اہل صفا کو چھڑ  
 سے میں اپنے تو سن حرص و دہ کو چھڑ  
 بھینا کو اپنی چھڑ اور اپنی بوا کو چھڑ  
 بیٹا کسی جوان سے ناز و وفا کو چھڑ  
 ناخن گزروں کے چٹکی لی انگشت پا کو چھڑ  
 تاجند ضبط آج تو اوس دلربا کو چھڑ

## غزل سودا

روڑا ہے کونسا جو نہیں طور کا بہا  
 مرگیاں تری زدی ہین صفوں کا صفین  
 چھاتی کے جسکے سانہ کھلتے ہین کو  
 یہ سب حوئیان تھیں جہانک سے ایجا  
 کچھ محتسب سے دختر رز کی نہ کا  
 گل بھی تو لوٹتے ہین گریبان کو بھار



کروں میں کہان تک مدارات رو بجے گھر کے لوگوں کا ڈر ہے کمال مرا تیرا چرچا ہے سب شہر میں کہاں تک سون کان تو اور گئے گئے ہیں مری گھر میں سب تجھ کو مار ڈ	تھکین چاہیے ہی وہی بات روز کردن کس طرح میں ملاقات روز بجلا آؤں کیونکر میں ہر رات روز ترمی سنتے سنتے حکایات روز کیا کر نہ رنگین اشارات روز
--	---

ایضاً اولہ

ناس کرباجی از جب میری بڑھائی پشوار برسحیا اور علی نے اک آن کو قصہ بانڈھا کرتی جانی کی مجھے بھاتی ہے ہلکی چٹکی تو دوا ایکسٹم اللہ رمی او حرفت باز بو جھستے اوسکے کمر لچکی ہی پڑتی ہر رمی	میں نے تب پیر سے وہ مگر ہے اوڑائی پشوار اوس نے بندی نو دودھائی چودھائی پشوار کیوں مرے واسطے باجی نو سلائی پشوار قادری مانگی تھی تو دوڑ کے لائی پشوار کیون مجھے گھیر کے اتا ہے پنچائی پشوار
---	--

رتک سے منہ پر بستی کو گئے پھول بستی  
میں نے رنگین یہ بستی جو رنگائی پشوار

غزل مشفق

کنج تنہائی میں ہر صحبت اغیار عزیز اپنی عروانی کا یون دلو خوش آ یا خلعت دل سے تاحشر اثر اوسکی رنگہ کا نہ گیا اپنے عاشق سے تکلف نہیں اتنا لازم عشق سے میں بخدا کھاؤں قسم ای مشفق	جیسے بیمار کو پر خیر ہونا چار عزیز جس طرح شیخ کو جو جیہ دوستا عزیز جان کو تھا تیر مرثہ تالب سو فار عزیز تجھ سے تو جان بھی مجھ کو نہیں ای عزیز ترک الفت کو نہ سمجھے کوئی دشوار عزیز
--	--

غزل سودا

اں دیر جوئے پائے تھے نمودار ہونور  
 ہوئے پامال نگر ہکدور ہالے حیات  
 زخم شمشیر ستر گرنے کیا اپنا کام  
 حق تعالیٰ سے جیتا رکھے اس دنیا میں  
 قیاس و فرہاد کے ماتم میں تو جنگ میں تنگ  
 تیری دوری کو عجب حال تو اس سودا کا

تہمت ہم کچھ محسوس میں ہر گرفتار ہونور  
 عشق پر داز نہیں تاسر دیوار ہونور  
 یار و تم و خونڈستے ہر دم رنگار ہونور  
 اس قیامت سے نہیں ہر تو خبر دار ہونور  
 دشت میں خاک بسر و دہن کوسا ہونور  
 میں تو دیکھا نہیں ایسا کوئی بیار ہونور

### غزلِ نصیر

خوش نہیں آتا جو بن مجنون کہیں صحر ہونور  
 اب تلک کرتا ہر عیشہ کام میں پتھر کو خیل  
 سو نکالو پر بھی مستی حسن کی اور تری نہیں  
 بادِ جود اسکے کہ ہے زخموں کو اسے خونیں غرق  
 ہے نقیہ کا شوق میں ہر موزان احتیاج

اے غزالوں سے ہمارا جی نہیں لگتا ہونور  
 داتا جو کہن کے نقش کو خسار ہونور  
 بھر رہا ہے حوسے یہ معشوق کی مینا ہونور  
 آہِ بخیر کو ترستا ہے جگر میرا ہونور  
 اس پہ کم ہوتی نہیں او کی یہ استغنا ہونور

### غزلِ اسد اللہ

نہ گل فتنہ ہون نہ پردہ ساز  
 تو اور آرایشِ خم کا کل  
 لافِ تنگین فریبِ سادہ ولی  
 ہون گرفتار الفتِ صیاد  
 وہ بھی دین ہو کہ اوس نگر کو  
 لے ترا غمزہ یک قلمِ انگیز  
 اسد اللہ خان تمام تھا

میں ہون اپنی شکست کی آواز  
 میں اور اندیشہا سے دور واز  
 ہم ہیں اور راز ہا سے سینہ گزار  
 ورنہ باقی سبہ طاقت پر واز  
 نازِ کھیلچون بجا سے حضرت ناز  
 لے ترا ظلم سر بسر انداز  
 لے در لقا وہ زند شاہ باز

### غزلِ نشا

اپنی آنکھوں کی جھری بھی کم نہیں برساتے  
اشک کا قطرہ جو چپکا رہے وہ الماس تھا  
مشق میں ہونے نہیں پائی کسی عنوان سے  
کیون نہو سر سبز آتشا مثل سر و سبز آفتاب

فیض سے جسکے ہر ہین سیکردن فرشتان  
کیا تعجب گزارا سو اس کے ہو سیر سنگ سبز  
غیرت و عار و حیا و شرم و عار و تنگ سبز  
سبز و نوخیز ساقی سبز تیر سنگ سبز

### غزل غالب

کب رہا ہوا آبِ ہرین حور و بشر کا اقیار  
اوسکا کوچہ چھوڑ کر کو جاوے بے گلشن کھیر  
ناز کی جسے رگِ گل کی ند کی بھی ہو بھی  
ہے یہ سودا سے محبت ہی کہ بیان بس بات  
جستِ اغیار کی پہلو میں ٹھہری یار کو  
اہلِ ہمت بوجھتے ہیں خاکِ جبِ کسیر کو  
آئے اپنے یار کے غالبِ ہرینِ حیدرِ ہرین

دیکھ کر جاتا رہا تجھ کو نظر کا اقیار  
جو گیا معلوم بس با دِ سحر کا اقیار  
ہو میان کیونکر اوسے تیری کمر کا اقیار  
کچھ نہیں رہتا میانِ نفع و ضرر کا اقیار  
تب ہمارا رہ گیا پھر دان کہ صر کا اقیار  
آنکھ کب ہوتا ہو صرف سیمِ ذر کا اقیار  
درز ہے کسے اسے عیب و ہنر کا اقیار

### غزل میر

ہوتا نہیں ہے بابِ اجابت کا و اہنوز  
دن رات کو کھلینا ہے قیامت کا اورین  
خطِ گاہِ طرہ لا کو تم تو مٹا بھی چلے ملے  
غنچے چین چین کھلے اس باغِ دہرین  
احوالِ نامہ برسے مرا شکے کہہ اوٹھا  
غنچہ نہو چہ دل ہر کسی مجھے زار کا  
توڑا تھا کس کا شیشہ دل تو زنگدل  
چلو میں اسکے میرا لہو تھا سو پی چکا

بسل پڑی ہو چرخ پہ میری دعا ہنوز  
پھر تاروں منہ پہ خاک ملے جا بجا ہنوز  
ہو فی نہیں ہماری ٹھہاری صفا ہنوز  
دل ہی مرا ہے جو نہیں ہوتا ہر دن ہنوز  
جیتا ہے وہ ستمزدہ جو رک گیا ہنوز  
کھلنا نہیں جو سعی و تیری صبا ہنوز  
ہے دل خراش کو چو میں تیر و صدا ہنوز  
اڑتا نہیں ہر طائر رنگِ حنا ہنوز

سے بال و برہہ بیون کنج قفس میں میر جاتی نہیں ہے سر سے چمن کی ہوا ہنڈ

غزل شہیدی

تیرے پر تو بھرنے لگے سر نہ تریب تہ لب لب لب  
انہیں کہ بارہوان بال ہونے مجھے یہ تھیال ہے  
کوئی کاروان جو نگلیا سو و خج قیس ہوا انکشا  
تر و غم بیکار ہون بیدہ سرار و جنگجو ہون  
نچلی کیسی فسو گری کہ وہ زلف سپاسی گری  
نچے دیکھا جسو ہے آپری بخدا کسی کی نظار کی  
تو شہیدی ابر سے کہ وہ شہادت ہو جن حکم

جلجلیکا قفس جلیکا قفس جلیکا قفس جلیکا قفس  
ابھی تو ترس ابھی تو ترس ابھی تو ترس ابھی تو ترس  
وہ بجا جرس وہ بجا جرس وہ بجا جرس وہ بجا جرس  
نہ کمر کو کس نہ کمر کو کس نہ کمر کو کس نہ کمر کو کس  
گئی دل دس گئی دل دس گئی دل دس گئی دل دس  
نرہی ہوس نرہی ہوس نرہی ہوس نرہی ہوس  
وہین جابر بن ہین جابر بن ہین جابر بن ہین جابر بن

غزل محکم

مجھے حیف ہو ترا و صنم کہوں کہ جا کر کس میں  
یون پکارا و طحتر و در پشیم جو کہ کو وہ بقیہ  
تر کہ چرمین مجھ اہنم ہیان پور و رتہ و ماہم  
تب غم کا آتے اوٹھا بھرک بخدا صنم جیکر مرا  
مجھے بر میں محکم کہ بامین جان کر جو لپٹ گیا

نہ ملا ورس نہ ملا ورس نہ ملا ورس نہ ملا ورس  
ترا آج عس ترا آج عس ترا آج عس ترا آج عس  
ہو و ورس ہو و ورس ہو و ورس ہو و ورس  
نہ پیا چرس نہ پیا چرس نہ پیا چرس نہ پیا چرس  
ہر خار و خس ہر خار و خس ہر خار و خس ہر خار و خس

غزل نشا

پھنس گئی عندلیب ہو کیس  
قیس لیلی سے مل گیا شاید  
شب جو میں ادھر راہ میں لپٹا  
ہاتھ پائی ہوئی کچھ ایسی بس  
لگے کہنے کہ میرے دامن کو

وہے تہائی اور کنج قفس  
نہیں آتی ہو آج بانگ جرس  
خوف حاکم رہا نہ عجم عس  
اونکی اونگلی کی چڑھ گئی جھٹکس  
نہیں اب تک کیا کسو دس

مفت جہل جا بجا پر مہجی سرک جب یہ سب کچھ پڑتا ہی نہیں گبن کے دس لپا گیا رھو نہی ایک روٹین چار پانچ جیسہ ستا	ارحی میں آگ ہون اور تو جس تب تو ٹھہری کہ دیگر بوسے بس تھا پٹے کرے جو زیادہ ہوس اتھ نوڑس ہو ڈیرا قسا بس
---	---

### غزل مشق

آپ بھیا تھا خط جو پڑا اس اتر کے پاس دور ہی سو دیکھ کے دربان خفا ہوئے لگا کانو نہیں بند تو تمہارے دیکھ کر ہستی ہو خلاق اور بھی غموں پر چشم یار ہو جاتی ہے مست عقد و دل فنا لکھی گیا کاغذ مشفق سے	وہ ہمیشہ رہتا آواز بالائے تکیہ سر کے پاس ڈر تو ڈرتے چوئیے ہم بدم تمہاری درک پاس کیا ہی روشن دو ستار ہو میں میرا نور کو پاس سیکدو میں شیشہ جیلا تا جو ساغر کو پاس حل مشکل ہو فتنہ خالق اکبر کے پاس
---	---

### غزل بے عدیل ستم خاں معروفت

لیچلو مجھ کو تم اوس آئینہ رخسار کے پاس زر گنس مست کا مت رکھو دل بیمار خیال فوج کرتا ہو تو کر پر ذرا استا کیجو جی میں آتا ہو کہ اب بھیس بدل جوگی کا	خاک ہو زندگی جو یا نہیں یار کے پاس یعنے بیمار کو رکھتے نہیں بیمار کے پاس رکھو قاتل تو مجھے اپنی ہی دیوار کو پاس دھونی دھوٹیے اب زلف دھواں دار کو پاس
---	---

اب خیال ادس کا سر افرات فرات ہے معروفت  
شہ قدم رنجہ کرے جا کسی ناوار کو پاس

### غزل رضا

تھنے کچھ قدر مری آہ منجانی افسوس داستان درد کی اپنی میں کہوں کس سو آجی	قدر ذاتی سے کوئی بات نہانی افسوس کوئی سنتا ہی نہیں میری کہانی افسوس
---	--

دل اگر کہنے میں ہوتا تو یہ دیکھ کیوں ہوتا  
چشم تر صف بہن خشکی لب ز روی ناب  
رحم آتا ہے رخصتا دیکھ ترا حال مجھے

سے بغل میں بھی مراد شمن جانی افسوس  
یہ ملی در وصیت کی نشانی افسوس  
منقت برباد گئی تیری جوانی افسوس

### غزل میر

لے ابر تر تو اور کسی سمت کو برس  
حرمان تو دیکھ پھول بکیر کتنی کل صبا  
مترگان بھی یہ لگیں مری روز سے چشم کے  
مجنون کا دل ہوں محل لیلی سے ہوں جوا  
لے گریہ ادس کے دل میں اثر خوب ہی کیا  
ایکی زبان کو عہد سے کیونکر نکل سکوں  
حیران ہوں میر نزع میں کیا کروں بجلا

اِس ملک میں ہمارے ہی چشم تر ہے بس  
اک برگ گل گر آنہ جہان تھا کمر افس  
سیلاب موج ماری تو ٹھہرے ہے کوئی جس  
تنہا پھروں ہوں دشت میں جان مار جس  
روتا ہوں جب میں ساؤ اسکے تو دیو جس  
کتا ہوں ایک میں تو ستاؤ مجھ کو دس  
احوال دل بہت مجھ فرستے ہیں کس جس

### غزل انشا

پھر تو کہہ بھر کے دم نہ دھرے ہونٹہ نجوس  
تھرے لعل سے زینت سے ترا یوں کہنا  
رفضیت نہو چاؤں تو بے چوڑے نہو  
مجھ کو حیران نہو چوڑے تری دہشت سے  
صد سے اس ناز کو انشا سے یہ کہنا آج

ہاں وہ کس طرح کو بیدار دھرے ہونٹہ نجوس  
رنگ یا قوت ہے نہ گرد مری ہونٹہ نجوس  
دیکھ جاگہ ہی یہ بے پرد مری ہونٹہ نجوس  
دیکھ رخسار ہوئی زہد دھرے ہونٹہ نجوس  
چوٹ لگتی ہے جوا در دمری ہونٹہ نجوس

### غزل شہید

نہو گا مجھ کو دنیا میں کوئی ناکام نہو کو  
ہماری شکل سے ہیں آپ ہی مالوس کو ہم  
مبارک ہو کہین لے ہمنغیر دگر کشن کی

کہ مطلب بجا گاتا ہے شے میرا نام سو سو کو  
بلاؤ تھے ہمیں جو بھیجے کہ پیغام سو سو کو  
ہماری اہ میں کھیا ہونے ہیں دم سو سو کو

لگا لا آسمان سے جس گہری کو چسے ہا ناؤ  
مریض عشق کی اپنی خبر سے جلد سے علم  
ناکدن خضر کو بھی آؤ میری رہنمائی کی  
غصہ سے سال کو اپنے نہیں دانت تو دیک

ہو اتھانا تو ان تم کو ہر ہر گام سے سو گوں  
تو وہیں دور اس طاعت و آرام سے سو گوں  
بھنگتا سی رہا میں صبح و شام سے سو گوں  
شہید می جسی خاطر سے ہوئے بدنام سے سو گوں

غزل حجازی

تم خفا ہو مجھے تو میں بھی علی ہذا القیاس  
تم جو کہتے ہو کہ تجھے کچھ غرض ہو کہ نہیں  
کون تو میرا میں تیرا کون ہو تم کہتے ہو  
کوئی امید و فخر سے لگاؤ اوس سرور  
پہلے ہیں جس طرح نزدیک تیرو لگے غیر  
بیچھے بدنام مجھ کو ب لیکن میرے ساتھ  
پوچھتے کیا ہو کہ میں حاجی ذول کو بطرح

آپ کی خوشی وہی میری علی ہذا القیاس  
ہو کہ کبیر داہ آب تیری علی ہذا القیاس  
کچھ مر و دل میں بھی آب سو جی علی ہذا القیاس  
ہو کہ اک مجھے نادانی علی ہذا القیاس  
ہو گا میرے پاس بھی کوئی علی ہذا القیاس  
ہو گی حسبا کی بھی رسوائی علی ہذا القیاس  
کھو دیا تھا جان بھی کوئی علی ہذا القیاس

غزل شاہ ظفر حیدر اللہ علیہ السلام

جو کہ سینے میں ہو داغ دل سوزان کی لہر  
خاک پر میری خوش خار کیونکر جلبا نہیں  
ہنسنے کو آگے نہ رو رو کہ ہائے دریا  
نبض پر رکھتے ہی انگشت پیچھو لاڑ جائے  
نہیں معلوم یہ کیا عشق کی بھڑکائی آگ  
لکھ یہ تبدیل ردیف اور خزل گرم ظفر

وہ تو حشر کے دن مہر و نشان کی طیش  
آب تک دل میں ہو سوز غم نہان کی طیش  
نہ بھی پر نہ بھی ہاں غم جانان کی طیش  
اے طیبیو وہ بلا ہے غم جہان کی طیش  
پھونک دیتی ہے مجھے میری دل جان کی طیش  
جس کو ہوسکے زیادہ دل یاران کی طیش

غزل میر

اسکا خیال آؤ سے عیار کی روش

کچھ اوسکی ہنسنے پانی نہ رفتار کی روش

<p>کیا چال ہے گی زہر بھری روزگار کی  وہ وقت خیز گرم تو مدت سے جو چکے  جاتے ہیں رنگ بوی گل و آب جو چلے  مائل ہوا ہے سر و گلستان پہ دل مرا  زندہان میں جہان کو بہت ہیں خراج مال  یون سر کجیر سے عشق میں کھیر تو نہیں میں نیم</p>	<p>سب اس گزند کی ہے سیدہ مار کی روش  رہتے ہیں اب گرے پڑے بیمار کی روش  آئی نہ خوش ہمیں تو یہ گلزار کی روش  کچھ آگئی ہے اس میں قدیار کی روش  کرتے ہیں ہم معاش گنگار کی روش  اظہار بھی کریں تو ہیں اظہار کی روش</p>
--	---

### غزل شاہ ظفر

<p>ساقی نہ دکھا بزم میں تو جام کی گردش  پھرتی ہے مری خاک بگو زمین ہمیشہ  اک شب نہ مرو پاس وہ آیا میرے تابان  آنکھوں کو قصور میں تڑو صاف ہے لکھا  مے بھرتے ہی ساقی کو ظفر ٹوٹ گیا جام</p>	<p>یا دا آئی ہے چشم بت خود کام کی گردش  آب تک بھی مے ساتھ ہوا یام کی گردش  گردون فتنہ کی ایک مری کام کی گردش  خامہ نے نکی جب دم ارقام کی گردش  قسمت ہی میں تھی رند و آشام کی گردش</p>
--	---

### غزل سودا

<p>دین شیخ و برہمن ڈھیلا یار فراموش  دیکھا جو حرم کو نہیں وہ دیر کی وسعت  بھولے نہ مرو دل کو مرا مصرعہ جا نگاہ  دل کو نہ گئی آہ ہوس سیر چمن کی  یا نالہ ہی کر مخ تو یا گریہ کو ناسخ  بھولا پھر دن ہوں آپ کو اک عمر و لیکن  دل درو سے کس طرح مرا خالی ہو سودا</p>	<p>یہ سب فراموش وہ زنا ر فراموش  اس گھر کی فضا کر گیا معمار فراموش  نالہ نکرے مرغ گرفتار فراموش  اور مہنے کیا رختہ دیوار فراموش  دو چیز نہ عاشق سے ہو یکبار فراموش  تجربہ نہ کیا دل سے عین زنا ر فراموش  وہ ناشتہ حرف میں گفتار فراموش</p>
--	--

### غزل سودا



کس کی صحبت میں تو جو ادب بات میں اگر جانتا کہ بانگ ہے کوئی منصف نہیں کون کس ناخن پانظر پڑا تھا کہ میں جسکو دیکھا سو ہے وہ رشک بری	آفرین میرے من چلے شاباش دل نہ دیتا تجھے میں پہلے کاش کیونکہ گذریگی اس کو میری معاش اب تلک میری دل میں جو وہ خراش سوز تو دیکھ صنعت نقاش
---	--

## غزل انشا

کیون سا قیام لعل ہوا پناہ رنگ فروش جون کریم ہے اسکے جہان چاندنی تجھے تسے پلنگ دور بچھا پا تو کیا ہوا شیخ و راز قدرے جو مجلس میں ڈک و صر ٹک نہ بھی کوشش کے دیکھو کہ ہے زیاد جو مجھ میں اور ان میں دھما چو کر می جھی وہ بیاڑا جو یا توں کو مسند یہ بولا آپ	تیشے شراب سب کو ہین جامی سنگ فروش وان عرشوئے بالو نگارو سایہ لنگ فروش تم جانتے ہو مجھ کو کہ میں ہوں پلنگ فروش پچھلی کھی سجون کو کہ آیا کلنگ فروش دریا کو بھی نہنگ سے ہے یہ نہنگ فروش فراش بوئے زور ہوئی یہ تو جنگ فروش کیا سخت بے لیاہد ہے یہ نہنگ فروش
--	---

## غزل عقین

راہن خوبانکو ہر دہما ہر منقون کا تلاش اشک رنگین سو گلی کو تو نے مشہد کروا جس طرح سو محو نہ تو ہین لوگ خاطر ہا ش حی سے میری لگ رہی ہر سانور و ناکی جستجو شاعری و لفظ و منی کو پئے لیکین عقین	روز و شب لیا کو تھا و پیش مجھوں کا تلاش مرگو ہین دیکھ کر اس چشم پر خون کا تلاش اس طرح رہتا ہر مجھو جان محزون کا تلاش جس طرح ہوتا ہر افیدی کو افیون کا تلاش کون سمجھو یاں تو تر الہام مشغون کا تلاش
---	--

## غزل سراج

کیا شراب محبت نے دل کو خم میں جوش	عجب نہیں جو قیامت تلک ہوں بہ جوش
-----------------------------------	----------------------------------

منہ حسن کی خورشید لی خجالت سے  
 نہدین بجای بجز مرہم نوازش ولطفت  
 نمود و کرم در قیامت کی شہر سے بیدار  
 ترے دو ابرو ہر سر کو دیکھ حیران ہوں  
 فسرہ دل ہوں زمانہ کی سرد مہری سے  
 کند عقل سے آزاد ہے مثال سرسراج

ہو اسے چاند نقاب سحاب میں روپوش  
 جفا کے زخم سے کرتا ہر دل فغان و غروش  
 جو کوئی خیال میں اس چشم کی ہوا ہوتی  
 مٹا نہیں ہوں کہ میں دو ہلال دوش ہو گیا  
 عجب نہیں ہے اگر مثل شمع ہوں خاموش  
 جو اسکی زلف کی زنا کا ہے حلقہ بگوش

### غزل نسخ

اس قدر زیر خلک ہی سرور گل اندام قفس  
 سیکڑوں مردی شکل پڑا ہین ہر ٹھوکر کے قفس  
 مرغ خوشخوان اس حین کا ہوں کہ جبکہ سخن  
 لگتی ہین بینا گردون کو ہزاروں ٹھوکرین  
 چکیا بھونچال تیرے قفس سے مغل میں ترا  
 ہو گیا پیری میں عیش اپنا جوانی سے و چند  
 حال میں صوفی اگر ناچو ہے خامی کی دلیل  
 دو بردا من ہو گیا ہے مجھ کو مثل ہسیا  
 اگر عوض ناقوس کو جا کر میں اک نالہ گردن  
 تو ہے وہ صیاد اور ظالم کہ تجھ کو دیکھ کر  
 جی اوٹھے مردی ہزاروں کو گھنگرو کی صدا  
 ناچنے گانے کا کیا رتبہ ہے اسکے سنے

کر رہا ہے لولی گردون کو بے آرام قفس  
 فتنہ و محشر دہے سب کا رکھا ہوا نام قفس  
 آسمان طاووس کرنا ہی صبح و شام قفس  
 کرتے ہین مستی میں جب زندان و آشام قفس  
 سب کرنے درو دیوار سفت و باج قفس  
 ہاتھ میں عیش سے کرنا ہر جوئے کا جام قفس  
 کرتے ہین گلشن پہ جیسے دانہ می خام قفس  
 پیسا ہے دل کو تیرا ہے بت گلفام قفس  
 بتکد کو میں ہر طرف کرتے پھرین اصرام قفس  
 کرتے ہین بدلتے ٹہنے کے ابھر دام قفس  
 واسطے زندون کو لایا موت کا پیغام قفس  
 ہر سخن اسکا ہر لے نسخ عناصر کام قفس

### غزل سودا

آرام پھر کہاں ہو جو ہر دل میں جاو حرم

آسودہ زیر چرخ نہیں آشیائے حرم

دن میں کر دور گھر جو بھرا ہو کر گدا ہو جس ذلت کسی کو کوئی نہ دیوی سواستہ جس جون شمع یہ نمبو کہ ترا سہ کما ہو جس کی قطع روزگار نے مجھ پر قبا ہو جس پر در میان نہ ہو دی بشر ضیہ پاسے جس	مکمل نہیں ہے یہ کہ بھری کا سہ طمع انسان نہ ہو ذلیل زمانہ کے ہاتھ سے نادان تلاش طرہ زر سے تو باز آ اپنے سوا کسی کو نہ پایا حرص میں سو دوا بسر ہو خوبی سے اوقات ہر طرح
---	--

### غزل میر تقی

دین و نہ ہب مرا ہر پیارا خلاص ہو و مظلما ہر میں یوں نہرا خلاص میر رکھتا نہیں ہے یا را خلاص	شاعری شیدہ ہر شارا خلاص آج کہاں وہ مودت قلبی سورت اخلاص کی پڑی برسوں
--	--

### غزل رنگ

تھے رکھتا ہے دل مرا خلاص الفت دل عجب ہے خاص اسی جس طرح سے بنا ہوا رہا معصیت رو سے سو کہو خلاص ہاتھ آیا سخن کا ہو غوا جس	مرتبہ حق نے کیا خاص اسی غیر کی بومرے دماغ نہیں حال قلب طالب دنیا آپ انا فتنہا ہو و مینا بحر معنی میں غرق ہو گا رنگ
---	--

### غزل کنور

جذب باطن سے با صفا مخلص عرض تھے کرے وہ کیا مخلص برقع منہ سے کہیں اوٹھا مخلص آپ کا میں ہوں بے ریا مخلص جس دعا میں ہمیشہ محتا مخلص	میں نہیٹ دل سو ہوں تر مخلص دل کو فرقت میں کیا ہر بتابی منتظر تیرے دید کے ہیں سب بے سبب سہتے ہو خفا ہے شکر حق آج کنور وہ بر آیا
--	--

## غزل انشا

زہے نسائم فیضانِ مبداءِ فیاض  
مدام ناصیہ ساہنِ حضورِ مین جسکے  
بدیعِ نظرت و خیاطِ غلبہٗ تنویر  
حکیمِ حاکم و حکام و ہر جس سے ہیں  
ریاضی اور طبعی سے حاصل یہ ہے  
کہ تیری ذات کو مخلوق بے مواد کیا  
شفاء اب اسے تسدیق سولپنے وی مجھ کو  
وگر نہ دیکھ کے انشا کی نبض ہوتا تھا

نمود جس سے ہوسے سب جو اہر و اعراض  
سوادِ چشمِ شب و گردنِ سحر کی بیاں  
ہو جسکے ہاتھ گریبانِ صبح کی مقرر  
ہمیشہ خلقِ جہان کو ہزار ہا اغراض  
الہیات سے نافرہم کو ہوا عراض  
سیاستِ بدنی سیکھ کجاوین تا مژدن  
ہزار شکر کہ سب دفع ہو گئے امرض  
غریقِ بحرِ تحیر مسیح سا نباض

## غزل سودا

چشمِ بینا ہو تو لیکر گل سو ہے تاخار میں  
فیض ہے وابستہ تھا عقیدتِ دریا  
نخشے ہے یون تقویتِ دل کو مری و شامِ پا  
مہر سے چون کہ پہونچے ہے ضیا جو خور  
جی نیچے دون ہمتوں سے تو غنیمتِ جانو  
کر کے صاف آئینہ دل آئین تو دیکھ آپ  
تو نے وہ سودا از بانِ ریختہ ایجاد کی

نخشے یار و ن کو نہرِ صورتِ جمالِ یار فیض  
انفع نے تسلیجِ مین ہے اور نہ کچھ زبا فیض  
چون و داسے تلخ سے پاوی کوئی بیار فیض  
میرے شکم ہو تو پوچھا دی ترا خبا فیض  
کسکو گنج اپنے سے پہونچا دی ہے یار و بار فیض  
نخشے گا اے یار تیرا ہی تجھے دیدار فیض  
پڑ سکے اک عالم اوٹھا تا ہر تری شای فیض

## غزل سراج

ماٹل ہوں گلبدنِ مجھ اس گل سو کیا جن  
خونی و لون کے قتل کو سیدھی نگاہیں  
رسوائی جہان سے مجھے فکر کچھ نہیں

کا کل مین اُسکے بند ہوں سنبھل سو کیا جن  
اس تیغ کو فسانِ تغافل سے کیا جن  
دیوانہ جہون کو تامل سے کیا جن

بہس سے عبارت راہ لباس شہد ہستی  
جام سے است سے خود ہون ای سر لاج  
سلطان بیخودی کو تحمل سے کیا غرض  
دور شراب شیشہ یر مل سے کیا غرض

## غزل نقیبن

کب نہ خیر مجھ مروج دیوانہ کی خوش  
کرمی اہلی بزم سے مست کر کہیں تاج ہون اف  
شیشہ مجھ دل سیانا و اور تری نگین سا جام  
خصل جاتی ہے تھلن اور بانہاں پر کیا  
پتو پختی پختی کان تک اور نین کر شاہ کی نثر  
سمیع کی خدمت میں ہر اپنے ہی پرانی کی خوش  
گر کرے ساتی ہزاران سال میخاؤ کی خوش  
کوئی کر دینا نہیں ہر لٹا میں جان کی خوش

## ہذا تبرک غزل مولوی عبداللہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

دیکھ کر تری لطف سیہ نظر ہو گئی مہرین و غم غلبا  
نہیں شجوا غرض کج تر کلمات حسین لے تو غنڈاری  
نہیں حسین ہر دگر آواز کہ برہاری کوئی ہو چکا  
دیکھو بلبل گل کا نہاہ صنم کہہ کر تہہ ہن یہ کجا بلبل  
زور چشم کرم سے تو دیکھ ادھر تری جڑیں ہون ان غنڈا  
جسے ماریا کدھر مریجو کر کیوں نہ وہ ہون قدر  
تیرا تیرا گھر ہے اور بار و گمان جو کہ وصف کر کے غنڈا  
کہاں اسکا تھما من ہے بجا جو ہوا ہی ہے غنڈا  
نہیں کوئی ہر نین و چشم نہم جو ہو قول قرار غنڈا  
جیسے سبل من ادھر کدھر کر کہہ تو اسکا تھما غنڈا

## غزل انشا

کیا دخل تیری غم میں رہی تن میں جان غلط  
دو چار دن جو ہے نبوسے تو کیا ہوا  
میں اور ترک عشق بھلا کچھ بھی ربط ہو  
تقصیم غزم گھبرا نہ تو بھی زار ہوا  
لے میر حاج چپ ہو خدا کا بھی نام لے  
آوارہ دشت شوق میں مانند گرد بار  
افشا سے اب خیال یہ انشا و راز کا  
ماشا غلط غلط غلط اے مہربان غلط  
پر چاہے ہمیشہ بھی یہ کہاں غلط  
اے مہربان غلط غلط لے قدر دان غلط  
گوہنے کی ہی ہو رو کو سے بتان غلط  
مجھے ہو ترک صحبت پیر مغان غلط  
بھٹکا پھر دن ہون کر کرہ کا دوان غلط  
سہ وہ جو کچھ کہ آپ کی خاطر نشان غلط

## غزل میر سی

بسکودہ دستہ اوس نیم یونما سے ربط  
گل : کر برگ برگ جو بڑا ہو۔ ہوا ہو ہے  
زہنا رشتہ پاسو نہیں اوتختی اوسکی آنکھ  
شاید اوس کی کوتاہی میں دہن ہو دیا رکا  
کرتی ہے آدمی کو دنی صحبت فقیر

اوس کو خدا ہی ہو جو تو کچھ جو خدا سے ربط  
رکتے ہیں اس چمن کر جہنم ہو اسی ربط  
اس چشم شرمگین کو بہت ہے حیا سربط  
ہو جس ستم رسیدہ کو دست دعا سربط  
اچھا نہیں ہے میر سے بے تگدا سربط

## غزل سودا

تو جو ہو پاس تو جو بیج طرب شام نشاط  
فصل حق جسکی طرف ہو تو اد سے بخشے ہو  
دل جنہوں کا ہوا سیری کو مرے سے لگا  
عکس تا اوسکی نگاہ نہ پڑے جام کر بیج  
دیکھ جوتی ہے تجھے قمری و بلبل شادان  
شیشہ ہے زیر غزل آئینہ دل سودا

دیکھنا تنگ کو ہے لے جان دول آہام نشاط  
دور ساغر کی طرح گردش ایام نشاط  
ہے نفس بیج او نہیں حدیش تیر دام نشاط  
ہو سکے نشہ مرے نہ سہ انجام نشاط  
تو ہوا اس باغ میں او سر گل اندام نشاط  
مرے ہو کو نہیں ہو ساقی گلغام نشاط

## غزل سوز

آب غم رکرنے لگا دل کو بتان کا اختلاط  
آب کوئی دم میں چا دیگی خزان میں لگا  
ناکسوں کی دوستی دے دین و ایمان کو اوجا  
خاک سے جسے بنایا حضرت انسان کو  
سوز سے مرست دل لگا و مشفقو بچتا و گرا

سچ تو ہواں ہو فنا و نئے کہا نکا اختلاط  
عندلیو چھوڑ دو تم گلستان کا اختلاط  
پوچھو لو جا کر گلستان کو خزان کا اختلاط  
فیض گر چاہے تو کر اس باغبان کا اختلاط  
کا ہش جان سے عزیز و مہمان کا اختلاط

## غزل رضا

ستم ہی مجھے تھا اے بیونا شط

مرے دل کی تو کیا بلایا بجا شط

بھلا اب تجھے کیا بازی لگاؤں نگہبانی سے کیا ہوتا ہے یا رو اگر باور نہیں جانتا بازی دل لگا کئے یہ باتیں غیر سے کر رضما اسکی رضا پر وہ تو رضی دیا میں بار پہلے دل لگا شرط غرض ہے خبر و کو کچھ بجا شرط تما شاید دکھاؤں بھی بھلا شرط کرے ہے تجھے جا میری بلا شرط کہ راہ عاشقی میں ہے رضا شرط	
--	--

## غزل سودا

رہے وہ معنی قرآن کے جو تو واغت بتوں کو حسن پرستی سے کیا خلل میں ثبوت حق کی گریبی سبھو نہ ہے لیکن ڈرون ہوں میں نگرین رندی واری سخن ہے وہ کہ سو شرد لون کا ہونا دلنا کہا تو مان لے سودا کا تو بہ کراؤں سے	پچھے دہن کے تپیں اپنے کر فہ و غنا خدا نے دوست رکھا ہے رخ نکو و غنا تری تو نشی کرم پر ہے گفت گو و غنا تبرکات میں داخل ہر ایک سودا غنا یہ پوچ گوی ہے جس سے ہر تجکو و غنا لب و دہن کے تپیں کر کراشت و غنا
--	---

## غزل میر تقی

لکھن جوتانی کو ساتھ لگا پیری ڈکپا پر کیا غنچ روڈ کرلے کویش کہو پوچھ تو تھا روڈ دیا کویش ندی منہ کی اتک کی سرخو اردن تو بک غنچ	کینا جیون پار بہت ہے مڑا ہی نہ غنچ ہر دین ہریشہ عشق میں اکو رکھے ایسا غنچ شاید میر بہت دیکھتا اس پر کہ عبد غنچ
---	--

## غزل انشا

کسکو سنا کر کہا آپ نے وہ بے لحاظ کر یہ کنان دیکھ کر مجاہد کہا ستور خراب ہو نٹھ ہی بل ڈالتا ہی پٹھنی ال میں خراب آج جو کچھ دل میں ہے پار سے کہہ لٹھیا	مجھے دانتے آجی ہوتے رجو بے لحاظ تاڑتے ہیں لوگ سب جپ ہر بڑا لحاظ اسکو مجھے اکئی تم کہنے تو دوسے لحاظ ایک گھڑی کر لے ہو جیے گو بے لحاظ
---	---

پانوں لگا دیا بنیں وہ تو قصہ ہورات  
یکہ ادب لاکھ بار بھنے کہا بات بن  
چھوڑی آب انشا کوئی آپ کو کیا دل

کئے لگا چومک کر چھوڑیہ خوب لحاظ  
پھر وہی کرنے لگا کرتے ہیں جو بل لحاظ  
اور بھی دو گالیان اور کوبے لحاظ

### غزل سراج

عمل سے پرستو کچھ کیا کام لے دے غلط  
لگے لگا سنگ تھلت شیشہ ناموس پر تیرے  
نہیں ہر امتیاز نیک و با شیم حقیقت میں  
نیاز چنودہی بہتر نماز خود نہائی سے  
ہر ت مکتب کے علم ختم میں یہ معافی تو  
وہ شیریں لب کی کرطوی بات میں ہر حق  
سراج اس کعبہ جان تصور کو کیا سمن

شراب شوق کا تو فی پیانے جام لے دے غلط  
عبث ہم بیگیا ہو نگو نکر بد نام لے دے غلط  
مجھے یکساں ہوا ہر کفر اور اسلام لے دے غلط  
نکار ہم بچتہ مغز و نگو خیال خام لے دے غلط  
نہیں ہے زہد کو طومار کو انجام لے دے غلط  
تجھے معاوم کیا ہر لذت و شام لے دے غلط  
یہی در و سحر ہے اور دعا شام لے دے غلط

### غزل حاجی

مٹھ چوڑا سج کے نکلا گھر سے دلبر کھینٹا  
تیری یہ ٹیڑھی مٹھ اور تیج ابرو دیکھ کر  
اوسکے کوچی تو کر لے دل سکونت ختیا  
دیکھے ہوتا ہر کیا رہتی ہر یا جاتی ہر جا  
حاجی اوس نا آشنا سے دیکھے کیسی بے

آگ رکھتا ہے یہ کس کس کو جگہ پر کھینٹا  
اچھو اچھے بول اوتھے ہیں بہادر کھینٹا  
ساکن کو جو صنم کہتے ہیں اکثر کھینٹا  
ان دنوں بگڑی ہیں سے کینہ پرور کھینٹا  
آج کہتے ہیں پکارینگے پیمر کھینٹا

### غزل کنور

جاتا ہے مرے برے دلبر کا خدا حافظ  
کوچے میں سنگر کے سر تک بھی تو ہم کھوٹ  
اک عمر نفس میں ہوں بل بال و پری کی

دل بسکہ مشوش ہو مضطر کا خدا حافظ  
وادی طلبہ میں اب بوسہ کا خدا حافظ  
زندہ میں غریز و آب و ہر کا خدا حافظ



سحر اسے پرانت میں ہر عشق کو پروا نہ  
سب ڈیرہ کھنڈر ہو کہ فوراً نہ کہیں ڈوٹا

## غزل شام

ایسا پروانہ زمانہ میں کبھی دیکھا نہ شمع  
جل رہی ہیں جو میرا تیشہ پروانوں کی طرح  
مجھے نہرت غیر سے اوس شعلہ رو کو ہر تپاک  
پلٹھٹھے دیکھا نہیں اوس کو کسی نے ایک دم  
گر تباہ و برباد ہوئے آتش میں جو باغین  
سر پر سوزان داغ سودا ہوا نہیں زخمیر شاک  
لنگ ہی اوس کو بناؤ ہیں کہ تجھ کو دیکھ کر  
منہ دکھا دیتا ہوں پروا نہ کہ روئے شعلہ رو  
شاد ملک عشق ہوں لیتا ہوں ہر ذرہ بھی بچ  
ہے بجا دشمن اگر جلتے ہیں پروانوں کی طرح  
کچھ فقط تو ہی نہیں ماسخ دل جان فرستار

دلی بستان

## غزل سودا

گواہ نہ مجھ غریب کی بالین پاؤ شمع  
پروانہ کے ہوں میں اثر عشق سے جمل  
آتا ہے جی میں یہ کہ قدم تیرے چھو کر  
بیگانہ تیرے چشم سے مجھ پر تو اشک گرم

## غزل میر تقی

یہ دن سر پر جو آئی تھی شمع

کیا کیجیے اس دل کو بے ڈیرہ کا خدا حافظ  
ان تیرنگا ہوں کہ خنجر کا خدا حافظ

طور کا شعلہ ہے پروانہ شمع بمانہ شمع  
آئینہ قانوس عکس غرض جاہل شمع  
آپس کو آشنا پروانہ سے بیگانہ شمع  
کہتی ہے جس بزم کو ایسا مسافر خانہ شمع  
ستارین خجائو بلبل شمع گل پروانہ شمع  
تیری محفل میں کھری ہو صورت پروانہ شمع  
بہر باہوشی نہ دھڑکی آئے ہیں بمانہ شمع  
بھول جاتی ہوں ابھی سب ناز معشوقانہ شمع  
کل چڑھا جاتی ہوں بلبل قبر پر پروانہ شمع  
جس میں ہر ایک تنک جڑ جاتا نہ شمع  
بزم میں پروانہ ہیں سب درجہ فائز شمع

دل بے کسی کا مجھے جیل ہے بجاؤ شمع  
کیون منقل تجھے نہیں کرتی وفا شمع  
کر رہتے جو ان تنگ بزم ہو کو پاؤ شمع  
جلتے سے اسکے آپ کو اگر جاؤ شمع

سحر کا بے سبب ہی کمانی تھی شمع

بنگے کے حق میں تو تیر ہوئی  
 نہ اس سرور و شرف تھی شب بزم  
 وہ ہے ساتھ میر و شب بزم  
 پتنگ اور وہ کون نہ باہم جاوین  
 فروغ اوس کے چہر کا تھا پردہ  
 تفت دل ہی میر اک کفن خاکست

اگر موم کی بجی بنا لی تھی  
 نکالا تھا اسکو چھپائی تھی  
 کہ تاب اوس کے رخ کی نہ لائی تھی  
 کہین سے گر تک لگائی تھی  
 ہوا کیا جو مہنے مجھائی تھی  
 مری خاک پر کین جا پائی تھی

غزل

بدقت صبح ہو یوں نہ شراب طلوع  
 یکلاک ابر سے شبتے کے ہو گیا ساقی  
 جو دیکھے اشدہ لمعات کی جب تک اوس کے  
 افق سے میر طفل کی کے ناگہان وان تو  
 شب فراق کی ظلمت ہو سے بیتنگ انشا

کہ جیسے شرق سے کہ تاب ہے آفتاب طلوع  
 و فور نور سے غور کشید زور دما ب طلوع  
 شمع شمس کی ٹمک لا سکے نہ تا طلوع  
 بسان نیر اعظم جو اشد شہاب طلوع  
 خدا کے واسطے اسے مہر کشتاب طلوع

غزل

عریانی جنون میں مری کام آئے داغ  
 سوداگران مشک کا ملنا نہیں داغ  
 جلاتا ہوں سر و پائون تلک مثل آفتاب  
 ہوتا ہے گرم خوردہ گل لالہ جس طرح  
 بے داغ آسمان نے نہ کھا کسی کو یاں  
 شکہ نہیں ہے جو شش سودا و عشق کا  
 سودا می بین ہم ایسے کہ ہر سال لالہ راں  
 جراح ناپنے پنہ مہم کو دور رکھے

طاؤس کی طرح ہے بدن پر قبائے داغ  
 مہم کی ہے تلاش جو ہکو برائے داغ  
 حاصل ہوا خاک نہ سے نہ مجھو سوائے داغ  
 ناسور یوں ہیں میری بگڑ میں سچا داغ  
 ہر ایک مہ جہین نے چھپا کئے پاتوں  
 دانہ شمع سر سے ہمارا برا سے داغ  
 ہو گا ہمارے خاک سے نشہ ہمارے داغ  
 بھڑکین گراں سے اور مری شعلہ داغ

لڑکھنوی

کیونکہ قانون کی خاطر نازک کو توڑ دوں مرنے کا غم نہیں یہ گردن سے مجھ جنت کو جاننے کے لیے دوزخ بنل میں ہم	کلیں میں ہندو کیسے بیٹے بچپانے دماغ دہن سے اٹنے میری لہو کا چوڑا دل تاسخ یہ نہیں جو بے قناسیہ بقا و دل
---	--

غزل میر تقی

ہم اور تیری گلی سے مسرور دماغ تم اور مجھے محبت نہیں خلات خلات غلیہ سنا کہ رہیں تھے ہم تنگ نائل فراخ کچھ نہیں دھوی کو بیج صادق کے کسی کے کہنے سے مت بدگمان ہو میر تو	کہان دماغ ہمیں اس قدر دروغ ہم اور اللہ خوب ذکر دروغ دروغ تم اور پوچھتے ہماری خبر دروغ دروغ شب فراق کو کب ہے سحر دروغ دروغ وہ اور اسکو کسویہ نقشہ دروغ دروغ
---	--

غزل اشا

لے آتش فراق مرا بل بوسہ داغ آکھو نہیں تاکہ نشہ وحدت کا جو حلو بیٹھا ہے آج مجلس ندان میں شیخ یون پیدا لگاوٹ آدکسی ساتھ کیجیے پوچھو نہ میں کیا کہ نہ حقیقت کو آج تک	جسکے ہے دہنیں دوسرے دن دیر کا پتلا ساقی سے مغانہ سے بھر دے مرا ایاغ طوطی کے پاس جیسو کوئی ہم قفس ہو داغ لیکن دل دواغ کہان کسویہ فراغ انشا مجھے باخیزین اپنا ہی کچھ سراغ
---	---

غزل سودا

سرد مہری سے بتولی مست کیا ہر سوز و حال و اسے اس پیشہ پر تو بلبل کہ جبکی ہو قید ملکت ساری میں باہر کر سلیمان کو تمل بلبل خوش نغمہ ہوں ایک اس گشتا میں چن خوش کبھی اس بزم میں دودل نہ کچھ اکیلا	کہ یہاں غلاموں نے لکھ لکھ کا لہو چراغ خواب میں کوچہ کیوچہ تو بہت رسوا باغ بلان کو تہ خاطر میں اپنی تہ مجھے جو کچھ فراغ تالہ مرغ چین سے کم نہیں فریاد داغ وہم بدم دینا ہی روتا تو تو ہست ہے ایلان
---	--

حیف اس گلشن میں عاشق ہر طرف ہر طرف  
دل اگر کھویا ہو سو وہ پتھر مست و نال شک

میں سدا بل سے ناخوش مجھے تو ہر سید طبع  
شاید اس میں ان کا طمان سے تو یاد و سر

### غزل میر سخی

میلان دل تو زلف سیہ فام کی طرف  
دل اپنا عدل و ادب محشر سے چھینے  
اُس پہلو سے فکر کو بستر سے کام کیا  
کب شب نظر او تھا کوئین تو سو و بام کیا  
آنکھیں جنھوں کی زلف بچہ رخ یار سے لکین  
جو چشم یار بزم میں اگا پڑے ہے آج  
خارا تر گماں سینہ خراش آیا بھی نہیں  
دل پاک رہی ہیں جنکو اونچیت مجھے ہر وقت  
دیکھی ہے جیت اوس بت کافر کی شکل میر

جانا ہے صید آپ سے اُس دام کی طرف  
کرتا ہے کون عاشق بدنام کی طرف  
موت ہوئی کہ چھوٹی ہے آرام کی طرف  
رہتی ہے کون چشم تر سے بام کی طرف  
وہ دیکھتے نہیں سحر و شام کی طرف  
ٹپک دیکھ شیخ ہو کے بھرے جام کی طرف  
لیکن نظر نہیں ہے تجھے کام کی طرف  
میلان طبع کب سے کسو خام کی طرف  
جاتا ہی جی نہیں تنکا سلام کی طرف

### غزل سوز

زندگی آخر جوئی آیا نہ وہ دلدار حیف  
میں بھی بندہ تھا اگر ملے ترکیا انا مل  
لے چلے دنیا سے ہم ارمان تیرے دل کا  
حسن صورت کو ہی لازم میری بیمار و حسیق  
شعر پڑھنا بات کرنا مسکرا نا آت کہاں

مرے مرے بھی نہ کھلایا مجھے دیدار حیف  
پر تر نے دلیں نہ آیا حیف میری حریف  
گور میں نکلیگی یہ آواز لے غیار حیف  
یہ تری صورت فلائی اور یہ اطوار حیف  
سوئے کے غنہ کو یہی سنتے ہیں لاکھوں بار حیف

### غزل سووا

دیکھو ن ہوں یونہیں اُس شمع ایجاد کی طرف  
بے مشورت نگہ کی تری طبع روزگار

جون صید وقت فرج کے صیاد کی طرف  
اُن سے نہ تازہ جوہر کے ایجاد کی طرف

<p>پھنس گئے قفس میں دیکھ کو شاد کی طرف          لیکن کیسے تو میری بھی فریاد کی طرف          قمری گئی ہے کاشٹے شمشاد کی طرف          مائل ہونے میں اداس لاشاد کی طرف          میں دیکھتا ہوں تیری ہمارا کی طرف          بولیں گے اہل حشر بھی جبار کی طرف          سودا دیکھ لکھتے فساد کی طرف</p>	<p>سے دانہ اہم قیاس کیا نہ محاذ و ام          غیر دن کی بات پر نہ کہوں موت و کھیا          طرے کے تیرے واسطے عہد چو شاد          جو و ستم قعدی دانہ و دور و دوام          سماں نالہ سب ہیں مہیا پر لے اتر          ثابت نہ ہو خون مرارہ روز باز پرس          خون کر رہا ہے جو تر رگ جان میں ستر</p>
--	---

### غزل اشعار

<p>ایاد و سب یاد میں لوہو بھر کر حرف کو نہ          بن گئے ایشہ تار نگہ شرف کے حرف          اوسکے گویا کہ ترا شید میں مہینے کے حرف          زیب و دیر گئے کہ میں یہ دو طرف کو حرف          کہی دو چار وہ سنتا ہی جو کم ظرف کے حرف          بس ہی چون کہ میں حرف ہی حرف کو حرف</p>	<p>لیکھ کر قتل کے محشر پہ شجرت کو حرف          یا اعلیٰ سر ر مژگان میں پڑا دلہ تو          موتس جان نہ ہے جو ترے نام باؤں رکھا          پنجتن پاک کے حوام میں سب گوارا          قتل قتل قتل قتل ہی چرتے سے قاتل          تیس حرف و تین سبھی کچھ تو پراشتیاں</p>
---	---

### غزل میرا

<p>بجھا دل اوساؤ سنہ کسیر کا ورق          کہ ہاتھ آئے کاغذ کشمیر کا ورق          یہ کتاب کہ تیرا تیرا کا ورق          ہر کہ غزل بتیبت ہے پیر کا ورق          ہے مسکت مجھ کی نفس کا ورق          ہے یہ کسی کے عاشق کاغذ کا ورق</p>	<p>دیکھا جو سیمت تری تصویر کا ورق          منہ دن سز نہری سامانِ تم کو          کہ دن ستر کھلشانی مریں کو          دیکھ دو لب کو جتنے دیکھا ہوا          بقرین تیرے رو مخشاں کے          لکھنے خط کو کھول کر تیرا</p>
---	---

تب اوستے غرض کی کہلت دیکھے یہ ہے  
تم نینچنے کے کھیل میں خنجر بکھ نہ ہو  
تو وہ ہے آج دیکھے جو چاہے یہ رخ ترا  
خط پر نظر ٹرے تو زمرہ ورق کرے  
لیلیٰ نے جب مرقع عالم کی سیر کی  
پہچان کر لگا لیا چھاتی پہ ان نے پھر  
سودا نے دیکھ کر ترے دیوان کو قصیر

احوال قیس پاسے بزمِ نجیبہ کا ورق  
رکھتا ہے یہ غلام بھی شمشیر کا ورق  
دھولا دے آبِ شرم سے تصویر کا ورق  
سو ٹکڑے ملنے ہاتھ کی تحریر کا ورق  
دیکھا ہے ایک عالم دلگیر کا ورق  
مجنون پاسے بسنتہ زنجیر کا ورق  
پھاڑا بیاض منتخب میر کا ورق

### غزل حافظ

نہ کوئی ہو جیویان مجھ سا مبتلا و فراق  
غریب و عاشق و بیدلِ حقیر و سرگردان  
مے فراق مجھے گر تو جان سے ماروں  
فراق تیرے کو فرقت کا مبتلا یہ کردن  
کہ صر فراق کہاں میں کہ صر کو بیچ و قب  
میں داد پاؤں کہاں کیا کروں کہوں کس  
یہ بیدلی ہے کہ حافظ کے اور مری مہ سے

گذر گئی ہے مری عمر در با سے فراق  
اوٹھا چکے ہیں سبھی رنج و داغ و فراق  
سرسک دیدہ ہو بھر ددن میں خونہا و فراق  
کہ صرف خون جگر و مین دیدہ ہا و فراق  
فلک کے ہاتھ سے اب ٹوٹ جاوے فراق  
فراق کو کوئی ہیگا جو دے سزا و فراق  
برنگ مرغِ سحر نکلتے ہے صدائے فراق

### غزل سودا

رنگ سے چہرے کے رسوا ہو چکے ہیں عیش  
گاہ اشک تر گئے خون گاہ سے نکت جگر  
کیا کروں ان کو مجھے تہہ کر دیا بے خانمان  
تھا سکندرِ طالع اس مہ تک کہ دل تھا بے پایاں  
ابنِ حنین میں طرحِ بیل کردہ مالان کو

عشق کو یار و چہپا سکتا نہیں انکار عشق  
ابنِ طح جاری ہوا ان آنکھوں کو کار و بار عشق  
سہر پہ کافر کے نہ پڑیو سایہ دیوار عشق  
کھا گیا افسوس اس آئینہ کو زنگار عشق  
روز و شب کھٹکا کر دے سینہ نین جگر عشق

## غزل میر تقی

گر باد یہ میں مجھ کو صبا کے جلے شوق  
وصل و جدائی سے رہے مبتلا وہ کام جال  
ہر چار اور اڑتی پھرے ہو ہماری محبت  
ویر و حرم میں ہلکو بھرتا ہے دیر تک  
افسوس ایسے کوچے سے تم آستنا نہیں  
دہر اور آہ بھی جو کرے ہے دم سحر  
کیا پوچھتے ہو شوق کما تک ہو ہلکو میر

مجنون کو میری اور سے کیوں دسا شوق  
معلوم کچھ ہوا نہ ہمیں یاں سدا شوق  
سر سے گئی نہ جی سے گئی پر ہوا شوق  
پھر بھی ہمارے ساتھ ہو وہی ادا شوق  
کیا در و تاک میں بھی کوئی ہو نوا شوق  
اک مشت پر ہے مرغ گلستان ہا شوق  
مرنا ہی اہل درد کا ہے انتہا شوق

## غزل مومن خان

وہ روز ندکی میں نصیب تھا ہی بعد مگ ہات  
کسی کو خرام کی یاد میں رہ خاک بھی یہ ہات  
برہم حالت جان کو غرضات تو جان پہنچا  
یہ کہان کی جی کو بلا لگی مری ہا کیونکہ ہر ندگی  
شب ہجرت ہر دو سال کی تری تو خیال آخرت  
نہیں چاہ میری اگر اوسید نہیں ناہ لیں گے  
غم ہجر یار کے ہاتھ سے شب و روز غم میں  
شب وعدہ جذب شوق کی ہوئی کشتن ستم ہوا  
کہان جاں بلب ہون جاؤ تو مری ندگی ہو تو کیا  
یہ شرارتوں کی شکایتیں یہ جانا غیر کا کھنڈ  
نظر ابر پر جو کبھی ٹپے تو خیال سو کا پاس

یہ خلق ہو کیسا کہ ہر ستم گئی جان پر نہ گیا خلق  
کہ زمین کو زلزلہ ہی رہی حولا دی مجھ کو نہ خلق  
یہ خدایا بر گ ہو پیش یہ خدا کا تھر یا خلق  
کوئی کیا جو ہو ہو ایک شب روز صبح و شام  
کہوں کیا تیرے حال لکھی تھا سکون کبھی خلق  
بچے رو تو دیکھ کے رو یا مرا حال لکھو خلق  
یہ ہمیشہ ایک نئی پیش ہے ہم ایک نیا خلق  
کہ وہ آواز آئے جو تم گئے تو کسی طرح کا تھا خلق  
تری جینے کی مجھ کی خوشی ترے مرنے کی مجھ کی خلق  
کبھی مجھے وہ تیرے ساتھ نہ نہیں جس مجھ کو خلق  
جو پیش کی برق کی دیکھوں تو مجھ کو یاد آیا خلق

## غزل نشا

عشق سچ ہو تو نہ معشوق بہ کینہ کو عاشق  
 مجھے روکا جو کسی نے تو وہ بولے لے دا  
 تیری تصویر کے بدلے مجھے دیتا ہے تما  
 حیف درد از کی کندی نہ کھلی اور تیرا  
 دیکھ تو عشق کو دھڑکے کو شب وصل میں آہ  
 آنسو بھرا لائے جو ہم آنکھوں میں تو کہنے لگے  
 دیکھ کر اونکی طرف سستی رہا تو بولے  
 سنگ و خاک در معشوق حقیقی کے سوا  
 بادشاہت ہے اگر عمدہ در بانی میں  
 ادب آموز ہو مانند اسطفا طیس  
 سیکھ لے تقریر تو وہ شستہ و رفته جس سے  
 فارسی پر تری آوے شہ ایران کو غسل  
 نہ کہ صحبت ہو زوالونکی جو یون تجکو گویمین  
 تو دیکھتا تجکو جو میں ہاے تو کن آنکھو آج  
 شرط تھا عشق کو گر حسن تو پھر کیوں ہوتے  
 کہ نہ تبدیل توانی غزل ایسی اور گرم

جسپیش ہم ہیں اجی وہ بھی ہر ہر عاشق  
 ایک میرا ہے وہ لاکھوں کے برابر عاشق  
 شیخ سعدی کی گلستان مصور عاشق  
 مرگیا رات کو چو کھٹ سے شک سرجاں  
 گرچہ ہے پاس تری تو بھی ہر شہد عاشق  
 آپ اس شکل پہ ہیں میرے مقرر عاشق  
 خوبی قسمت کی ہوا مجھ پہ چندر عاشق  
 خو گرفتہ نہیں بابا بالمش و لبتر عاشق  
 ہو دی معشوق کے دروازے پہ نوکر عاشق  
 تا جہلت پہ تیرے ہو دی سکندر عاشق  
 قلزم علم کے ہوں پختہ ستار عاشق  
 عربی بولے تو ہو روم میں قیصر عاشق  
 دمن کی خیر ہے دولہ بہادر عاشق  
 تک رسد ہے طرف غرقہ و منظر عاشق  
 چھوڑ کر گل کو بھلا ورنہ صنوبر عاشق  
 جسکے مطلع پہ ہوا انشا شہ خاں عاشق

### غزل ناسخ

برنگ گل مجھے کیا چاہیے گریبان چاک  
 تصور اس گل صد چاک میں ہر اس مہک  
 ہر ایک لالہ صحرا ہے تیرا داغ بدل  
 تو ایسا ماہ نقاس ہے تیرے سامنے ہو

کہ مثل گل ہزاروں ہیں گل میں پنہاں چاک  
 ہوا جسکے اشار سے ماہ تابان چاک  
 ہر ایک گل ہر چمن میں ترا گریبان چاک  
 کتان کی طرح گریبان ماہ کنعان چاک



یہی دعا ہے خدا سے رہون بیابان میں جو زیست چاہے کرے مال و تھی پہلو تہیں ہر جا وہیں جوشی پھنسا جو زندان میں کیا کمال قضا نے خمیہ خاک بتان	نہ میرے قم میں ہوا پیر ہن عزیز ان چاک معدن کو سینے کو کرتے ہیں دیکھ یار چاک مرے خزانے میں ہے سینہ سربابان چاک یہ ہر ماہ پیالے ہن جیخ گردان چاک
--	---

### غزل میرنی

سرت ای اب نہیں ہر بار کو منظور ملک حال میرا شہر میں کتے رینگے لوگ دیر پست پاماری ہن شاہی پر گدا کو کسے حق چاہیے گا مجھے بے قدرت کا کیا ہے استیا حق تو سب کچھ بخا ہی حق جان دی کسوا منکر حسن بتان کیونکر ہو دی شیخ شہر یہ کھربین کیا دل لگا یا میر جو ہے آرزو	پاس بابا ہون تو کہتا ہے کہ بیٹھو دور ملک اگر خساوی کے تین ہون تو دو مشہور ملک دیکھ تو یاں کا خدا کے واسطے دستور ملک عشق کر نیا کو کسی کے چاہیے مقدور ملک حوصلہ سے مات کرنا کا شے منصور ملک حق ہے اسکے اور داکھو ہے خدا نور ملک منہ پہ آیا تھا سرے دو چاروں کے نور ملک
--	---

### غزل انشا

گر بون افاک و عتول اور نظر بیسوں ایک رعد و برق و تنق و ژالہ اور اوکھیل در اسطقتات و موالید و جواہر خمسہ سبحہ سیارہ دارا کین جہات و ابعاد جو وہ علم اور سب جلال و ذکا و دانش جسکے ہیں ادن یہ نواں جد و نوح و اس حامل وحی خضر چاک کسب یار ہون اس	مدرکات اور مقولات عشر بیسوں ایک چار سمت اور قلق شام و بحر بیسوں ایک ہفت اقلیم جہان معدن زر بیسوں ایک ہو دین گوٹکے یہ جون شیر و شکر بیسوں ایک فے المثل ہو دین ہم یہ بھی اگر بیسوں ایک کب ہون پابستہ مردم بشر بیسوں ایک طرح میں انکھ میں بائیس و قمر بیسوں ایک
--	--

والتفح آپ جو اور گیارہ امام آئندہ  
سات دن اور سب جمعہ چھینے بارہ  
پنجتن چودہ دن مخصوص حق انشاء اللہ

جس پر اشتاق کریں منہ یہ آدھریوں ایک  
رکھتے ہیں اسکے اطاعت کا ہر بیرون  
رکھیں الطاف کی سب تجھ پہ نظر بیرون

### غزل سودا

شیخ اوس ملازم کی رکھتے ہیں پوچھی تو تک  
بس چاڑ تو دیکھنے ہرگز تجھ بجھو نہ دون  
انکار میں میکہ کے بیچ جز حسیں پر آب  
رہیو مست غافل نگاہ حسرت آباؤ کی  
کوئی عارف کو بیان دعویٰ انما کی  
جو ہے اس لفظ کی تشبیہ دینا شک  
یہ غزل سودا کہی ہو تو اس انداز سے

جیسے جو پوچھے کوئی ہے حرف شیخ طور تک  
آئینہ گھر میں تری رہنے نہ دون مگر دور تک  
قسمت اپنی ہم نہ پانی ساغر معمور تک  
ہوئے وقت جان کنی گرائے تو رنجو تک  
یہ ترانہ ختم لیکن ہو چکا منصور تک  
شاعر دیدہ بات ہوئے گی دراز دور تک  
ہند سے ہو چو کی ہاتھوں ہاتھ نیشا تو تک

### غزل سوز

مجاہد تمنت مست لگا ہر خدا تو اسے فلک  
بان مارے تقصیر کی تو کہ کیشب با نین  
اس گنہ پر جو ترے دلیں ہو سو تو کر سلوک  
اور بھی اک یاد آئی ہو کہ میں جھوٹا مین  
دیکھ کر مجھ کو نہایت طیش سے بولا کہ وہ  
رہ گیا اپنا سامنے لیکر قدم پیچھے پھرا  
اس گنہ پر جو ترے دلیں ہوا و خیر کہ

ہاتھ بھی ہو چکا نہیں اب تک مراد میں تلک  
رخنہ دیوار سے دیکھی تھی قاتل کی جھلک  
لیگیا تھا اس شرابی کو لیے میں ل گزک  
جون گیا میں پاس او کا اوٹھ گیا نہ جھنک  
اپنے رتبہ سے نہ رکھ تو پاؤں آکر چل ہرک  
ہر قدم پر مار دی خلیج کے میں ہوتا تھا کجک  
اپنے اس ل سوز کو تو ہاتھ میں کچھ یا ٹیک

### غزل سلیمی

ایک تو آفت تھی اس مرگ کا ہر بھال کی جھنک

تسہ قیامت اور ہوئی سرگردن بال کی جھنک

سوزشِ غم سے جان ناتوان کر دینا  
 شوقِ مین اس شعلہ رو کو جانان لند  
 مست لگا جاوین اور رشکِ قمر سنا  
 بجتے ہیں سارِ محبت زمر مین اوس شیخ کو  
 پڑ گیا ناسور سا شاید کہ دلیں مین عشق کا  
 ایں بھر بھر زخم سے آفت کلیجہ اجل گیا  
 سر ہی جاتا ہوں جو یاد آئی جو زہرِ جیس  
 ناز کی اتنی کہ جبک جاتی جو گردن ناز سے  
 بار بھو لون کہ کسکھی جس کو لاتی یہ سبھا

کب اوٹھا سکتی ہو دل کو جو ایک جھونک  
 پھونک ہی ڈالو اسے اپنی آستین نال کی جھونک  
 بس قیامت ہو ترودا مین کی ہوا کی جھونک  
 آ گیا جو عشق مین عالم شکوچہ نال کی جھونک  
 روز و شب جاری جو عواکھ کو مینا کی جھونک  
 پر نہ سمجھا مین کہ کیا ہر دل کو تنہا کی جھونک  
 وصل کی شب کی جو اپنی سست سستو کی جھونک  
 جس گٹھری پڑتی ہوا کے کانوں کی جھونک  
 وہ اوٹھا سکتے نہیں یک شیخہ لال کی جھونک

غزلِ ناسخ

ایسی شبِ غم سے دل نالائین لگی آگ  
 یہ سوزشِ غم ہے پس مردن بھی کہ مینے  
 ساتھ ساتھ کئے آنے لگے نختِ دل ہون  
 ہے صبحِ شبِ وصل ہو تو گرم فغان ہم  
 یہ آتشِ رنگ لبِ جانان نے جلایا  
 چو لو کی جلیں ہڈیاں نالان جو ہوا دل  
 تیرے لبِ جان بخش ہو تو یا مے جب ش  
 آیا رہے نظرِ تجو مین جب رنگِ گلون کا  
 ریا مین لگا دھوئے جو تو دستِ جنائی  
 بنام ہر ہی آہِ شہر بارِ مختاری

جب نال کیا عالم امکان مین لگی آگ  
 جیسا نس بھری روضہ رضوان مین لگی آگ  
 دیکھو کہ خنجرِ شکر گان مین لگی آگ  
 سمجھو نہ شفق گنبد گردان مین لگی آگ  
 آخر جوئے یا قوت بدخشان مین لگی آگ  
 یہ شیر کے نالو سے لیستان مین لگی آگ  
 عالم نے کہا چشمہ حیان مین لگی آگ  
 سمجھا ہوں یہی سخن گلستان مین لگی آگ  
 مشعل کی طرح پیچہ مرجان مین لگی آگ  
 ناسخ جو کبھی کو چہ جانان مین لگی آگ

غزلِ میر تقی

خانہ میں ایسے سو تو ہیں سارے ہوا کو لوگ  
 مجنون کو کو کہن نہ تلف عشق میں ہوئے  
 کیونکہ کہیں کہ شہر و نامین جنوں نہیں  
 رونق بختی دلیں جنہیں بہتو تھے دلبران  
 تو ہم میں اور آپ میں مست وے کی کھیل  
 مرنے ہیں اس کے واسطے یوں تو بہت ملے  
 پتی کو اس چمن کے نہیں دیکھتے ہیں گرم  
 بہت چیز کیا کہ جس کو خدا مانتے ہیں سب  
 فردوس کو بھی آنکھ سے پھر دیکھتے نہیں  
 کیا سہل جی کو اتھ اور اٹھا بیٹھے ہیں ہا  
 منہ تکتے ہی رہتے ہیں سدا جہاں کو بیچ

حالانکہ رفتنی ہیں سب اس کاروان کو لوگ  
 مرنے پر ہی جی دیتے ہیں اس خانہ کو لوگ  
 اس خضم جان کو سارے دیوانہ ہیں نا کو لوگ  
 آج کیا رہا ہے اٹھ گئے سب نے نا کو لوگ  
 جوتے ہیں فتنہ ساز یہی درمیان کو لوگ  
 کم آشا ہیں طور سے اس کام جان کو لوگ  
 جو عزم روش ہیں کچھ اس ہنگام کو لوگ  
 خوش لعل تھا دکتے ہیں ہندوستان کو لوگ  
 کس درجہ سیر چشم ہیں کو سے تہان کو لوگ  
 یہ عشق پیشگان ہیں آئی کہاں کے لوگ  
 گویا کہ میر محو ہیں میری زبان کو لوگ

### غزل اش

ایک سے ایک ہے تماشا رنگ  
 سامنے تیرے روئے رنگین کو  
 آنکھیں ہیں اور زلف یار کا  
 تم جو خنجر نے میں نہیں لے  
 زلف و رخ سے ترے کلا کو  
 مست تیرے نہ لین جو نہ بھی  
 حسن نے گیسوؤں کو تیرے دیا  
 فکر رنگین نے تیرے لئے آتش

دیدنی ہے جہاں رنگا رنگ  
 لالہ و گل نے بھی ہے پکڑا رنگ  
 کچھ نہ کچھ لاوے گا یہ سودا رنگ  
 ہے گلز رنگ کا ہے پتلا رنگ  
 ایسا کالا نہ ایسا گورا رنگ  
 ہے سرخ آسمان مینا رنگ  
 مشک کی بو کے ساتھ کالا رنگ  
 کیسے کیسے کے ہیں پیدا رنگ

### غزل انشا اللہ خان

جھونک دی عشق از جباس دل تیا بھیں لک حبس و دشعلہ برق آنکھوں میں پھر تار ہر سے جی یہ چاہے ابھی شیشہ نہ ہیا کو افدیل تجھ بن لے ماہ شب چار و جم بر لب جو یاد مسجد میں جو آیا خسم ابرو تیرا	غل پڑا یہ کہ پڑی معدن سیاس میں لک چونک چہ نک اوٹھوں ہو نہیں لکیر ابھی تیرے تیم سے دیکھے پس جیاد رہتا باہن مال پڑ رہی ہر سے اس بدو پڑ آب میں لک لالی امتا کے دم گرم سے محراب میں لک
--	--

## غزل سودا

دل سخر کر نہیں کتے بہ تیغ و تیر و جنگ یگر مہر و محبت سے جو ہاتھ آنے تو آئے جنبش ابرو نے مارا لک صبر و قرار سامنے چہرے کے تیر کو ہر دم کا ہر حال کب سپاہی کام میں آقا کوئے ہر اپنا جی یہ نہیں ممکن کہ وہ جشی کسی کا ہو کرام رور و آیا جو تھا سودا کی قسمت کا لکھا	ملک تو کچھ یہ نہیں جسا کہ بے تسخیر جنگ اسکے ہاتھ آؤ کی لے پیار ہو نہیں جگر ہو وہ ہے فیصل کہ جب ہو چکے ہو تاخیر جنگ زنگ رونامہ دکا کرنی ہو جو تفسیر جنگ بجو کھ سے کرتا ہو کر زندگی و سر جنگ کرتے ہیں اسپر عست باہم جو ہر جنگ کر چکے اسکے قلم باخامہ قندہر جنگ
--	--

## غزل شیدا

جی نکل جادے کا سن او گلبدن عاشق زار کا طور مثل گل غم سے ترے غنچہ دہن سے کشی کا جو مزا یار ہو ساقی ہو اور سیر چمن خوبرویوں کی دلا دل کو لے لیتے ہیں کر سیکڑوں فن	جو ہوا ہے تو یک آن الگ اندنوں سے کچھ اور چاک دامن ہے گریبان الگ ہے یہی نام خدا پیوین خلوت میں مری جان الگ ٹپٹھی باتو نہ بجا ان سے رہتا تو کسا مان الگ
---	---

زمیست عاشق کی

مار ہی ڈالے ہے مستی کی پھین  
دیکھ کس کس کو یہ دل

سچیدرا مانگے ترے بالوں کی پھین

جو دے کس طرح بھلا

خون کہتا ہے ادھر پان الگ  
ماجرا ہے مشکل

بکھری ہے زلفت پریشان الگ

غزلِ ذوق

کہ جیسے عرشِ خدا سے غفور کی قندیل  
خجل ہے اختر صبحِ نشور کی قندیل  
کسی کی تاب کمالِ ظہور کی قندیل  
کہ لٹکے اوس پر سرِ میزور کی قندیل  
سیاہ بختون کو بالینِ گور کی قندیل  
حباب بادہ تجلی سے طور کی قندیل  
کہ جیسے شب کو نظر آوے دور کی قندیل  
کبھی پسند نہ ایں رشکِ حور کی قندیل  
ہوئی ہوا میں بصورتِ طیور کی قندیل  
کہ انکے رکھنے کو لازم ہو صورتِ حور کی قندیل  
نہ گل ہو باد سے آوارا صورتِ حور کی قندیل  
یہ روشن آئینے کیون پیشِ حور کی قندیل

ازل سے یوں دل عاشق ہو نور کی قندیل  
سمجھو وہ دُور بنا گوشِ نور کی قندیل  
ہمارے کعبہ دل میں ہمیشہ روشن ہو  
جہان ہو خانہٴ عشرت جسے ہوا کا فرخ  
رہے ہے جو نغمہٴ مختلِ سدا ہے نور  
پڑے جو عکسِ ترا جامِ مین تو ہو روشن  
سیان ہے یوں مرا روزِ سیہ میں اخترِ دل  
سو کا دل کے ہوتا یخِ باغِ خلد سے کبھی  
اوڑے جو آہ کے ہمرہ نکل کر پارِ دُور  
وہ تیز ہیں یہ ترے نالہٴ قیامتِ زرا  
نسیم کرتی ہے روضہٴ مینِ نغمہٴ جانوکی  
سمجھتا قدر ہے ناقص کب اس غزل کی قندیل

غزلِ عارف

نہ آفتاب کو پھر سمجھے نور کی قندیل  
اثر سے اوسکے وہ ہو جا نور کی قندیل  
بھڑک اٹھیں گی دلِ ناصبور کی قندیل

فلک جو دیکھے مرے رشکِ حور کی قندیل  
حبابِ بحر میں گر عکسِ رخِ پڑے تیرا  
سوانہٴ حد سے کہیں شعلہٴ زنِ ہوا تشِ غم

وہی کوسہ در و در العداالت یزدان  
تھارے تیر پا کرتے تھے مرے ولید  
فروع حسن سے روشن ہوا کی لکھا دو  
ہوا کو دخل کہاں از دحام رحمت میں  
یہ شیخ جی کا سامہ تو دیکھتے کو یا  
جہان عیش کا اک آسمان مجھے کیے  
ہمارا گھر ہے ست تنگ ہر آسائش  
ستارا سا جو چمکتا ہوا نکلے کوٹھے پر  
ہزار تیر نگہ چلتے ہیں جواک پل میں  
ہمارے آئندہ دل کو پاس سو دیکھو  
بچاؤ کچھ تو ہے پرانا کار کا لے ہوئے  
سب کو سے نظر آئے جو نشہ میں عارفنا

جہان لر سے سہر پرورد کی قندیل  
ہجراد سکو توڑ کے کیون چور چور کی قندیل  
وہ بے چراغ جو گھر میں بلور کی قندیل  
بجیگی کب مرے بالین گور کی قندیل  
منٹھی ہوئی ہے کسی باشعور کی قندیل  
کے سے یہ ترے بزم سرور کی قندیل  
ہمیں جو بھیجے تو چشم مور کی قندیل  
اونچین نے رانگوروش ضرور کی قندیل  
نہاں چشم میں کیا رشک حور کی قندیل  
دکھائی دیو ہے چوٹی سی دور کی قندیل  
قدیم سے ہے کسی باشعور کی قندیل  
تو سمجھے اہم کہ یہ ہے بزم سرور کی قندیل

### غزل

کام تو نہیں توے دیکھتے سونے کو کرن پھول  
پیدا کرے سوز گئے گوشاک چین پھول  
ساقی یہ بہار چمنستان سہجہ دو ہفتہ  
دم ساوگی یار کے اوپر ہے نکلتا  
زلفون کی ایک دیکھتے سودا کی سبیل  
سنتے ہیں جو شہرت تری تاو کنگنی کی  
دکھائی گیا کیا شام غریبان کے شگوف  
عشرت کہہ عاشق و معشوق نہیں باغ

اے سرور وان بھول گئے مرغ چین پھول  
نکلن نہیں رخ سے ترے اک غنچہ چین پھول  
پانی بھی جو بانگوں تو پلا مشفق چین پھول  
جھکے ہے نہ مد نظر اپنا نہ کرن پھول  
نازک بدنی پر ترے کھاؤ نہ سمجھن پھول  
ہوئی ہے خوشی ایسی کہ جاتی ہیں کرن پھول  
ہر چند کہ غنچوں کو کرے صبح وطن پھول  
دولہ بنی بلبل نتویک شب و لہن پھول

سولھے ہوئے بلبل کے جو وہ غنچہ دہن چل	تاوونکے تلے رکھ کے طے یار نے سمجھا
پچل ہی نہیں کھتا ہونہ کچھ سر و چین چل	بنیادہ قمری کا ہے یہ در دہم عشق
الکشی سے سخن گو کہ ہین یہ اہل سخن چل	قرآن کی عوض چلکے پڑھوں مطلع لہین

### غزلِ انشا

مثل میہ شہور ہی جہانیں چراغ روشن مراد حاصل	فروغِ موت نہ ہو کیونکہ ایامِ روشن مراد حاصل
کہ جسکے پر تو سوی عکس کے ہی سراغ روشن مراد حاصل	ہمارے پاؤں میں آبلہ ہین سان گو کچھ پیرِ روشن
یہاں لازم ہے تجھ کو رکھنا کہ داغ روشن مراد حاصل	چراغِ روشن مراد حاصل مزارِ پر دل جلو کو مست رکھ
بجے ہے ڈھولک دھڑا دھڑا سے چراغ روشن مراد حاصل	خوشی و گشت کیہ ن بھری نہ صوفی کو دکھتا کچھ ہوا
سردور سجد مزارِ خاطر داغ روشن مراد حاصل	نشمہ و انشا کو آج ایسا طلوع ہو جسکے کہ ساقیا

### غزلِ میر تقی

چشم بصیرت وا ہو سے تو عجب دید کی جا بول	دل دل لوگ کہا کرتے ہین تم جانا کیا بول
صورت میں تو قطرہ خون ہو مٹی میں یا بول	اوج و موج کا آشوب اکی گوی زمین سے تالیا بول
بند کر آنکھیں نہ دکھو تو ویسا ہی حشر ہو دل	جیسے صحرا کو کشادہ دہن ہم تم سنتے آئے
عشق جنوں کو شہر و دین ہر جا طرف رسوا بول	کوہ کن و مجنون و اہل حق جسے پوچھو بتا دے
جی ہو جسکے لیے جاتا ہو اوس کو بے پروا بول	ہائے غیور مئی کی اپنے داغ بھیا ہو خود دے
ہجر میں او کو اہم لوگوں نے برسوں تک مارا بول	مست پوچھو کیوں نہ لیت کر وہ مر ہو نہ نہ دے
خاک میں ملے کیوں پھرین آبِ خون ہو بگیا بول	میر پریشان دل کو غم نہیں کیا کیا ناہی داری کی

### غزلِ مہر شاہ

یہ گیا دل وہ گیا دل آہ دل افسوس دل	لے گیا وہ دل بادل آہ دل افسوس دل
اے گرفتارِ بلا دل آہ دل افسوس دل	میں نہ کہتا تھا پریشان ہو گا اور سودا کلف
بے درم ستا لیا دل آہ دل افسوس دل	نقد کو دل کے سمجھ کر قلب اس لبر نے آج



گاہ گئی کس کی نظر جو ہو گیا یوں مضمل  
مین نہ کہتا تھا تو نے لے دل کتر نہ مل  
تھا بجا اچھا گمراہ دل آہ دل افسوس دل  
پھر خدا کی جو رضا دل آہ دل افسوس دل

غزل شہید

لے گل اندامِ حین مین تو نہ مل برسرِ گل  
کچھ تو شبنم کو محبت ہے کہ ہر رات نسا  
کان تو پھوٹ گئے شور و فغان ہو کبیل  
عرق اوس چہرہ گلہ ناک پر یوں لہرایا  
جو رہے آمد گلشن کی تمنائیں شہید  
ڈھیر جو تو ہین ابھی ٹوٹ کے گل برسرِ گل  
ایہ صراود صر سے یہ آہتی ہو وصل برسرِ گل  
ایسا بیہودہ تو کیوں کرتی ہو غل برسرِ گل  
جیسے شبنم ہے بیتابی سے وصل برسرِ گل  
عند لیون کو پڑھا چاہے قل برسرِ گل

غزل سودا

اِس حین کی سیر مین آیا سپوین مل کمال  
یہ نہ دو دریا کہ جس مین گذریا مل باندھ کر  
قتل کا کس کے کیا ہر آج ان اکھوں نے غم  
عہد مین تجھے حسن کو جسکو جو اسے شغل عشق  
حل مشکل کس سے ہو سودا کی تم بن یا علی  
کیا بناؤ صنائعِ قدرت نے زلف مین گل کمال  
موج چشم عاشقان کو توڑ مل مین مل کمال  
کھینچ کر تیغ سے ہین بارو اس قاتل کمال  
مچ رہی ہین شرق سے لے غرب اس شاعِل کمال  
مکحول دھو شکل کشا عہد سے شکل کمال

غزل علیم اللہ

پلیم کے دیکھتے کے تماشا کو جا مین چل  
دونوں جہان مین جسکی تجلی سے تابدار  
جلسہ کیا ہے یار نے محل چلے ہین آج  
پروا نہیں پیا کو کسی کے وصال سے  
دم کا سرود کر کے ارادے کا تار باندھ  
ناسوت سے گزر سکے تفرج سے بے لعل  
اپنے پیار کے عشق سے آپ ہی جہان مین چل  
وہ آفتاب سن نظر مین بجائیں چل  
خلوت مین اب خفی کو پیا کو پائیں چل  
فن سے اسی کو اسکو آپس مین بجائیں چل  
شر کو سدا کا صورت بنا کر بستائیں چل  
لاہوت کے مکران مین سدا غل مچائیں چل

## غزل مومن خان

ٹخانی تھی دل میں اب نہ ملیں گے کسی سے ہم  
سہنتے جو دیکھتے ہیں کسی کو کسی سے ہم  
مجھے نہ بولو تم اسے کیا کہتے ہیں بھلا  
ہزار جان سے جو نہ ہوتے تو مانگتے  
اس کو وہ میں جا میرنگے مدد اور جو عشق  
صاحب نے اس غلام کو آزا دکرو یا  
بے روئے مثل ابرہہ نکلا خبار دل  
ان ناتواں یونہی بھی تھے خار را وغیر  
کیا گل کھلیگا دیکھیے ہے فصل گل تو دور  
ہے چھتر اختلاط بھی غیروں کے سامنے  
وحشت سے عشق پر وہ نشین دم بکا  
کیا دل کو یلیگا کوئی بیگانہ آستنا  
لے نام آرزو کا تو دل کو نکال دین

پر کیا کرین کہ بول گئے ناچار کی سے ہم  
منہ دیکھ دیکھ رو بتے ہیں کس بیکسی سے ہم  
انصاف کیجئے پوچھتے ہیں آپ ہی سے ہم  
تاہد شکایتوں پر تر سے مدعی سے ہم  
آج اور زور کرتے ہیں بیطاعتی سے ہم  
لو بندگی کہ چھوٹ گئے بندگی سے ہم  
کہتے تھے اذکو برق تبسم ہنسی سے ہم  
کیونکر نکالے جانے نہ اوکی گلی سے ہم  
اور سو دردشت بھاگتے ہیں کچھ ابھی سے ہم  
ہنسنے کے بلے روئیں کیوں کہ گدی سے ہم  
منہ ڈھانکتے ہیں پردہ چشم پر ہی سے ہم  
کیون اسے جی کو لگتے ہیں کچھ اجنبی سے ہم  
مومن نہوں جو بطور کھین بدعتی سے ہم

## غزل ابراہیم ذوق

شع نا اذان نہواک رات بہا انسو گرم  
بل بے لے آتش غم دل کو کرے یہ تو گرم  
لطف بوسہ نہ رہا ہم پہ ہوا جب سے تو گرم  
تن رہا یونہی غم ہجر سے گر گرم مرا  
پیشتر جل کے نہ کیوں کشتہ فولا و ہواک  
کس کا صید محبت سے نہ قاتل کا کھلا

برسون یاں چشم سے چکا ہر مرے لو ہو گرم  
کہ زمین پشت سہک تاک ہو ترے پہلو گرم  
شریت قند دیا کر کے بر آتش جو گرم  
سج آہن کی طرح ہو سنگے بدن پر ہو گرم  
نکلے ہے آتش سودا سے مری لو ہو گرم  
اس سے پتھر پہ اسے رگڑا کہ ہو جا تو گرم

آتش دل سے پس از مرگ بزم شعلہ  
 ہر دہن بلے تر حسن جہان تاب کی تاب  
 کیا کہوں نامہ مانوس کی اسینے تاثیر  
 سر مجروح کو نکرا کے گیا اور دو میں  
 دست خورشید کے رختوں سے پہرہ پاؤ چھوٹ  
 دل عاشق کے جلائے کا ہر سارا سامان  
 کون سا سوختہ جان صبح سے سے گرم فغان  
 ہم تو سنتے تھے سدا کل جھوٹ مارو

خاک عاشق سے نکلتا ہر گل خود و گرم  
 رخ سے گرم آئینہ ہو آئینہ سے زانو گرم  
 جل گیا بسکہ کیو تر کا ہوا باز و گرم  
 چو کا او سوخت کہ جب منہ پہ بہا لو ہو گرم  
 کھینچ کر تیغ کو جب ہو وہ ہلال ابر و گرم  
 بینی تعلق ہے ترا نگ بھو کار و گرم  
 کہ ہوا آتی ہے کوپے سے ترے گلہ گرم  
 ذوق پہتا ہے وہ کیوں ہو کو ترش ابر و گرم

### غزل شاہ نصیر

کب دل ہر پھپھو لون سے عمارتیں چم  
 تو وہ جہن آرا ہے کہ ہر دستہ بر گس  
 اسے ترنگن ہم ترے ہاتھوں کی دین قربان  
 برقع کو اولٹ منہ سے جو کرتا ہر تو بانین  
 کیا خاک ہو صیانت مجھے چشم رہائی  
 اسے رشک قمر شب کو کہاں نکلی ہیں تار  
 وہ سے پیہ گر جام بلوری میں ہو ساقی  
 آنکھوں کے قصور میں نصیر کے شب و دن

نظارۂ ساقی کو ہے مینا ہمہ تن چشم  
 دیکھے ہے ترا بن کے ناشا ہمہ تن چشم  
 تو دے کی طرح کجاو بنایا ہمہ تن چشم  
 اب میں ہمہ گوش بنوں یا ہمہ تن چشم  
 حلقوں سے بنا دام ہے تیرا ہمہ تن چشم  
 نظارے کو تیرے ہے فلک کیا ہمہ تن چشم  
 بن جاے حبا بونے یہ دریا ہمہ تن چشم  
 دل صورت آئینہ ہے اپنا ہمہ تن چشم

### غزل ناسخ

ساتھ لائے ہیں ازل سے دید کا آزار ہم  
 جانہ کو یار میں ہیں بات دن بیدار ہم  
 بہ گئے ہیں واعظا گر داب دو رجام میں

گلشنِ عالم میں کیا میں نہ گس بیار ہم  
 آنکھیں وار کئے ہیں مثل روزن دیوار ہم  
 زلیست بھر ہو گئے نہ اس ریاضے کی پار ہم

گر نظر آتا نہیں یک لمحہ وہ نور بنگا  
جب چمکا کلبرک میں کاٹا ہمارا دل دکھا  
ہیں جو غافل او کو سولی پر بھی آجاتی ہو نید  
عمر گزری ایک بت کا فر نظر آتا نہیں  
ہو وہ کافر جسکو دیدار خدا کی ہو ہو  
دوڑتے ہیں بچو قاتل کے گریبان بھاگر  
نفرت ایسی ہو گئی نظارہ بازی ہو کہیں  
داغ سودا ہیں بجای پوشش کعبہ ہیں  
سب گین تن پر نظر آتی ہیں مثل تار سار

کرتے ہیں اپنی نظر کو آنسوؤں کا تار ہم  
فرکس بیمار کے غم میں ہوئے بیمار ہم  
پیڑہ تو تک پہ ہیں منصور سے ہشیار ہم  
حشر میں کیونکر خدا کا پائین گے دیدار ہم  
او بت کا فر ترے ہیں طالب دیدار ہم  
رکتے ہیں کیا اشتیاق زخم داس دار ہم  
رکتے ہیں تار نظر کو رشتہ زنا رہم  
واعظا اپنے حرم دل کو ہیں زوار ہم  
کرتے ہیں ناسخ جو اک مطرب سپر کیا ہم

### غزل حدرات

کو چہ یار میں جو ہو وے سو ہو بیٹھے ہم  
اپنا تو قصہ یہ ہے یا نے نہ اونٹن کے ہم  
پھر توقع یہ نہیں ہے کہ یہاں آویں گے  
آج جلتے ترے کوپے سے نہ ہم جاوین گے  
کبھی رنجش کبھی غصہ کبھی پیارا وراخلاص  
دل کو اوس یار سنگر سے لگا کر حرات

بد کہو دوستو یا نیک کہو بیٹھے ہم  
آگے تم رہنے دو یا رہنے نہ دو بیٹھے ہم  
ایک دن آگے تری ہزم میں گو بیٹھے ہم  
سندھ مرنے پہ ملے عر بدو جو بیٹھے ہم  
نت نئی دیکھتے ہیں آپ کی خو بیٹھے ہم  
اپنی سب راحت و آرام کو کھو بیٹھے ہم

### غزل میر تقی

بے تہ دل بتوں کا کیا معلوم  
یہی جانا کہ کچھ نجانا ہاے  
علم سب کو ہے یہ کہ سب قی ہے  
گرچہ تو ہی ہے سب جگہ لیکن

نکلے پردے سے کیا خدا معلوم  
سو بھی اک عمر میں ہوا معلوم  
پھر ہے اس کی سانا معلوم  
ہم کو تیری نہیں سہے جا معلوم



دیں آبا و اجداد کو پیش رو جس میل دل کو یہ سیر مکہ  
 دل اس کے پر و کش جگ میں تو جس دوا و دھند تک  
 تیرے عشق و دل میں یہ درد ویا تو کہچہ اس میں نہ ہوتا  
 لگی ہمدی کہچہ تھو میں اس کے بانج وہ سر کی کپڑی میں تھی  
 سے دیکھا نظیر خواہی نہیں تو وہ شرم ہی ہو کر مروت پر

### عزل سودا

نہ غرض کفر سے رکھتے ہیں نہ اسلام کو کام  
 دل نالایق کو مرے کس کے سبب آرام کو کام  
 کیوں نہ افنی چلے ہر ایک جگہ مکر و کر  
 ہوں اسیر اداس کا جسے بعد گرفتار ہی صید  
 اگر اکیلا کہیں ملجا سے ہیں تو دل کا  
 جو میں آغاز ترے کام کا دیکھا سودا

### عزل وزیری

جون مہر و دوزخ آگے ہی پیروں کے تلے ہم  
 روتے ہیں شہنشاہ و راسی فکر سے پار ہاں  
 ارمان بہت رکھتے تھے ہم دل کے چین میں  
 جس گل پہ نظر کر کے ہیں آتا ہے نظر خاں  
 ہم وہ نہ قلم تھے کسی مالی کے لگاائے  
 افسوس کہ اس دل کا کنول کھلتا نہ پایا  
 اب پہلی ہی آغاز میں پامال ہوئے ہاں  
 دکھ اپنا عجب کتنے ہیں بیدار و کوائے گے

اس گردش افلاک کو بھولے نہ پہلے ہم  
 غمخ کی طرح باغ میں گل ہو نہ کھلے ہم  
 بیٹھے نہ خوشی سے کبھو مایہ کے تسلیم  
 گلشن کے تلے جاتے ہی کا شوقین ہستیم  
 نرگس کے نہالوں میں تھے آصف کو پہلیم  
 کوئی دنگو چلے جاتے ہیں مانی کے تاریم  
 فریاد کریں کس سستی قسمت کے جہنم  
 بے بس چہ جہان اگر سے ہرگز نہ بٹلے ہم

زندان مصیبت میں بھلا کس کو ملائیں  
رہتے ہیں طریر می سحری دن رات شہم

## غزل ذلی

میں تابک بکھرتاں تم کو اپنے ہی فتن فکری کی تم  
پہلو مانتی بار بار بیان مجھ کو کئے آتی مہ ملن جہاں  
سودہ مدد از میر سے ملتی پانیال واد کہیں  
شب و صبح کی ہر گھنٹہ حیاں کہہ کر چوڑی لہنتی  
کہ کرنا ڈکھ کر چوڑی ہو کر شوق سے ہر دن فتن ہو  
مجھے میں کی ملتا گری کی تم مجھے مست کیا ہے  
کوئی دیکھا تو مجھ ہی سوتے جہاں مجھ کو نہ پاتا  
ابج ہوش کی پٹہ جبری میں مجھ کو لہ پیری کی تم  
سر و رو نہ ہو کاشکلات میں مجھ کو شہ قاسمی کی تم  
تو سر سے آتی ہر خون کی ہر بجے تیری جی بجے تیری

## غزل میر تقی

آزاد ہیں اوکے کیا ہو مجھ کو  
دہن پار کا دیکھتے ہیں کب گئی  
مجھے یکہ نہ پریشان کی زلفت  
سر شام سے رہتی میں کچھ ہشیم  
قباحت میر بان شہم دل کو ہے  
نہیکہ جہاں کوئی آنکھ نہ کے اور  
جہاں میر زبرد و زور ہو گیا  
سکے کہ نہ شہ طلیہ السلام  
سخن یہاں نہ ہو ختم و عمل کہ  
غرض یہ کہ جاوے بی اب تو شہام  
ہمیں شوق اس گدہ ہے نہ نام  
پہلے میں تو دان جاو کر سدا مقام  
نہیوت کوئی جس جگہ دل کو ہم  
خرامان ہوا تھا وہ محشر فرام

## غزل سوز

اسے گل قبا کی طرح پھر دس تین میں ہر  
ستہ کی طرح شام سے دور دکھاتا  
فانوس بج تیس جلے جلے ہے مہو  
تعلو اوٹھا ہر سر سے ہارے کبھی بھی سوز  
پانی نہ ہر دن کی ترسے ہر دن میں ہر  
خالی کریں ہر دن دل کو ترسے ہر دن میں ہر  
حلتے ہیں تیری جبر سے کلم کنن میں ہر  
بھٹی کی طرح جل گئے کہ ہر دن ہی میں ہر

## غزل نظیر

دور سے آئے تھے ساقی لئے خیانت کو ہم  
 سبھی پر مینا بھی مگر ساغر بھی ہر ساقی نہیں  
 کیون نہیں لیتا ہماری تو خبر اسے نہ خبر  
 ہر کو چھیننا تھا نفس میں کیا گامہ صبا و صفا  
 طاق ابرو میں سرمے کے کیا خدائی رنگ بھی  
 باغ میں لگنا نہیں چھرا سے گنجر اما چرل  
 کیا ہوئی قصہ سے تو بتا دے اس کو نظیر

میں ترستے ہی چلے افسوس بیا سنے لو  
 دل میں آتا ہے لگا دین آگ میخانے کو ہم  
 کیا ترستے عاشق ہوئے تھے درد و غم کھا کر کو ہم  
 میں ترستے ہی رہے ہیں آب اور دانے کو ہم  
 اب تو پوچھیں گے اسی کافر کے بچا ہے کو ہم  
 اب کہاں لہجہ کے بچیاں ایسے دیوانے کو ہم  
 تاکہ شادی مرگ بھیجیں ایسے مر جانے کو ہم

### غزل سودا

کیا مجائی اسے میرے دل کے کاشاؤں میں ہم  
 زلف کو کھولا تو کراں اس دل کی شورش کا علاج  
 مٹ گئے وہ شور و دل کے آؤں کی بھا  
 تجھ لگاؤ کر ہم کی حسرت سے دل مارو تو خوش  
 اس قدر ہیں بلا غمی میری سو خوش اناؤں  
 دل کو سن کو جو دین تیرا ات جلی سے تیرا شک  
 کب سے لے شود اثر اب میں ہر دم میں تیرا

خوش رہے جسکے لیے کعبہ میں تجھانے میں ہم  
 سخت دیوانے نے کی زنجیر کھل جانے میں ہم  
 ورنہ کیا کیا ہم بھی کرتے شہر ویراؤں میں ہم  
 رات کو دیکھوں ہوں میں جیسے شمع پرواؤں میں ہم  
 چون ہلال عین ہے میرے نظر آؤں میں ہم  
 ہو کی بیوجہ و ان اطفال دودیاؤں میں ہم  
 تو دل کے کلم ظرف کی پہلے ہی پیانے میں ہم

### غزل ہوس

ابھی تھی تھی لیلی پروردہ نشین نہیں کشتی ادب سے خدا کی قسم  
 روکا پایا جو سیل سے مومن کا بھی کیا کیوں ہر خار سے سدا  
 سر کر یہ جو باد ہے شہر و سکون فریاد سکون کی کڑی کڑی  
 شب بھر میں انکس لکھنؤں بھاؤں سے دیکھ کر رگ خونی کا  
 جس کے کشتہ ہم کا جو حال تیرا ہی کیون جو حال تیرا ہی

غم قیس سما جو کچھ نہیں غم اسی کشتہ ماز و ادا کی قسم  
 نہ تو میں نہ کسی سنگ بات بھی کی مجھ میری ہا شہر و ملک  
 تو کیا ہو قمری زار زبون مری سرور کے فراق پا کی قسم  
 نہیں اس میں مبالغہ ایک ذرا محو تیرا ہی ہا خاک کی قسم  
 تجھے قاصد مویں ہم مریں ہر کی شبکی ہا کی قسم



کبھی کبھی گستاخ ہوں سے بولتا ہوں اور کہتا ہوں کبھی کبھی گستاخ ہوں سے بولتا ہوں اور کہتا ہوں	کبھی کبھی گستاخ ہوں سے بولتا ہوں اور کہتا ہوں کبھی کبھی گستاخ ہوں سے بولتا ہوں اور کہتا ہوں
--	--

### اختر میوہی

نظام کے پیچھے الم پر الم نظام کے پیچھے الم پر الم	نظام کے پیچھے الم پر الم نظام کے پیچھے الم پر الم
--	--

### اختر انصار احمد خان

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے	میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے
--	--

بجھو قسم ہے غریز بنق کے تاک کی  
 فرس کے اکٹھ کی قسم اور گل کو لان کی  
 سونکی گاسے کی قسم اور رد و نیل کی  
 بستر مرا ہے خارِ میلاں بیانِ نہیں  
 ایسی بڑی قسم بھی نمانے تو یہ ہے  
 کوٹے میں باغ کے وہ جو رہا چراگِ پیش  
 دیو سفید کی قسم اور کوہ قاف کی  
 لونا چاری کی قسم اور کلو ابیر کی  
 قسمیں تو ساری چکین باقی ہی ہر ایک  
 بان پھر تو کیو اسے وہ کہیں نہ غیب

اور شورِ غنایبِ غزلِ خوان کی قسم  
 تجھ کو سہ غریزِ کستان کی قسم  
 فرعون کی قسم تجھے با مان کی قسم  
 لیلے کی ہے بچے صدفِ شکران کی قسم  
 جنوں کے قبلہ گاہِ ابوالجبان کی قسم  
 بجھو اوی کی شوکت و دنیان کی قسم  
 باغِ ارم کی اور پرستان کی قسم  
 کالی بلا کی غولِ بیابان کی قسم  
 پیل تے کے بختے و شیطان کی قسم  
 انسا نچھو تجھ کے و مری جان کی قسم

### غزلِ میر تقی

کون کہتا ہے منہ کو کھو لو تم  
 حکمِ آبِ روان رکھے ہے حسن  
 کیا سراپین وہ اپنے حسن کو لیک  
 جانا آیا ہے اب جہانِ بزمین  
 جب میسر ہو ہوئے اس لب کا  
 پنہ مر جان کا پھر دھرا ہی رہے  
 دست دے سے کسی پلک کی سیل  
 آئے ہیں متہل سے آئے  
 رات گزری سب شبِ ٹپتی میر

کھانکے پردے ہی میں ہو لو تم  
 بہتے دریا میں ہاتھ دھو لو تم  
 دل عجب ہے متاع جوئے لو تم  
 تھوڑی تو دور سا تھ ہو لو تم  
 چپکے ہی ہو رہو نہ ہو لو تم  
 ہاتھ خون میں ذرا ڈبو لو تم  
 دل جہان پاؤ اب پردہ لو تم  
 آد کب تک یہ موتی رو لو تم  
 اکٹھ لگ جائے ٹک تو سو لو تم

### غزلِ نارسا

یان ازل سے داغ سودا پر دل کا دین  
جاسکے کیا کوئی اس قاتل کی جوت کا دین  
حسن جہان ایک عالم پر ہر رنگ نہیں  
دل میں رہتا ہر پراکھون میں نظر آتا نہیں  
وہ ہشتی زولنگا پھر نے جو پاسے ناز سے  
سوں تری تاثیر کا قال جو اسے عشقوں ترقی  
ہے وہ مجنون تو نظر آتا ہے زیر آسمان  
مثل فرگس اک حسن بر کی بین اکچین منظر  
بعد مرون اسکو راحت اور سکو حسرت پیریب  
چشم کا پید و بستہ تم سے دل پر سوزین افح  
رنگ انفل وادی اکین ہے ہر برگ سیا  
خوش حسرت ہزارین ناداں ماد کو کو دیکھ  
سیرتون کے آستانے سے نہ اٹھنے شکر تک

شک اسو جس طرح ہر لمحہ بہت اندر  
سایہ ترکان بچھا دیتا ہے کانٹے راہ میں  
یان کمی مٹی، ہا کر فی ہے نور ماہ میں  
کیا تفاوت اب با اس بت میں اور اندر  
راہ میں آیا نظر خورست عید یوسف چاہن  
یار کو مکتوب ہوئے نامہ ہر پر راہ میں  
اکون لیلی ہے جنون انگیز اس خرگاہ میں  
گل گیلے گل یہ تیری فرقت جانے دیر  
فرق آتا ہی نظر آیا کد اور شاہ میں  
تعلہ آتش نامان ہے اپنے برگ بچہ میں  
سنگیزے طور میں اسکی تجلی گاہ میں  
اک مینا سر کا ہوتا ہے کم ہر راہ میں  
یہ دعا مانع کی ہے ہر بزم تری دھیمہ میں

## عزل ورد

ہم بکتے گیس ہوس کی فلک جستو کرین  
تو دامن ہی پہ سنج ہمار ہی نہ جانیر  
سرتا قدم زبان میں جون شمع گو کہ ہم  
ہر چند آئے ہوں ہر آنا ہوں ناقبول  
نہ گل کو ہے ثبات نہ ہکو ہے اعتبار  
ہے اپنی یہ صلاح کہ سب زامان شہر

دل ہی نہیں رہا ہے جو چہ آند و کرین  
داسن خود دین تو فرشتے و خسو کرین  
پر یہ کہاں حبال جو کچھ گشت جو کرین  
مٹے پھیرے وہ جسکے بٹھے رو بہ کرین  
کس بات پر چمن میں ہوس رنگ بر کرین  
لے درد دلکے بیت دست سہو کرین

## عزل ذوق

بے یار و زعیب تب غم سے کم نہیں  
 دیتا ہے دورِ چرخ کے فرصتِ نشاط  
 ازل زلفِ فتنہ زنا کے لیے اسی مسخِ دم  
 زیبا ہے رویِ زرد پہ کیا اتک لالہ گون  
 سرعت، سبے بنف کی رگ سنگِ مزارین  
 دوستی کو تیری چشم کے مژگان ہر غزال  
 ہوتی ہے جمعِ زر سے پریشانیِ آخرش  
 ساقی سے ہزاروں فلاحونِ یخاک میں  
 اس حورِ اش کا گھر مجھے جنت سے ہے سوا  
 شورِ اہلِ سرشک سے دھوتا ہوں زخمِ دل  
 ہاتھوں سے تیرے پارہ الماسِ زخمِ دل  
 لے دوں کسی کو چشمِ حار سے دیکھے

جامِ ستاراب وید پر غم سے کم نہیں  
 ہو جس کے پاس جامِ ودا بجم کو کم نہیں  
 کچھ دستِ تانا پنہ مریم سے کم نہیں  
 اپنی خزانِ بہار کے موسم سے کم نہیں  
 دل کی طیش کچھ اب بھی تب غم سے کم نہیں  
 صحرا میں نیز نافرینِ غم سے کم نہیں  
 درجہ کی شکلِ صورتِ درہم سے کم نہیں  
 جو خم بنے ہے قالبِ دم سے کم نہیں  
 لیکن رقیب ہو تو جہنم سے کم نہیں  
 تیزاب میرے حق میں یہ مرجم کو کم نہیں  
 مجھ کو تو جلاؤ گل و ستہم سے کم نہیں  
 سب سب سے میں زیادہ کوئی ہے کم نہیں

### غزل میر تقی

دلِ عجب جس گراں قدر ہے بارِ انہیں  
 کچھ تمہیں ملنے سے بزار ہو میرے دہ  
 ایک دو بات کچھو سے کہو یا نہ کہو  
 ناز و اندازِ واداعتوہ و اعطاس و حیا  
 صورتِ آئینہ میں دکھانے کو کیا صورتِ حیا  
 دل کے دلچسپ کو کیا تجھے کون مرچ  
 اوسکے کاکل کی پہیلی کو تم بوجھے آئیں

دے بہا سیل جو دیکھ کر بین خریدار نہیں  
 دوستی ننگ نہیں غیب نہیں غار نہیں  
 قدر کیا اپنی ہیں اس لیے تکرار نہیں  
 آبِ گل میں تری سب کچھ جی رہی پار نہیں  
 بد زبانی تجھے اس منہ سے سزا و انہیں  
 تو کسی زلف کے پھندی میں گرفتار نہیں  
 کیا ہے زنجیر نہیں دام نہیں مار نہیں

### غزل نصیر

تیم زلف منبر چور و سہ یار سے لون  
قدم رکھے مرے سینے پر کسے گرد و نگار  
اگر ملے ترے ہاتھوں نے لئے جنوں فرست  
مرے حضور یہ لوٹیں ہیں تیری چھاتی پر  
ولا بچے کہیں گھر یاں تا میں گھڑیوں کا  
عجب ہے کیری ان تو ساتھ بلغ میں جل  
یٹائی کا مرے پاس گر نہو خیمہ  
جیسے کسی کا ارادہ ہو کچھ تری دل میں  
اگر صراحی غنچہ میں بو نہ باؤ سترخ  
نہو دے مطرب نغمہ سرا تو اسکا کام  
لگے نہ ہاتھ جو کوئی رباب چنگ فوار  
یہ جی میں ہے کہ نہ دیکھے کوئی بھی پروہ کو  
بلائیں لینے سے میری اگر خوشی ہو تری  
گرا سیم بھی گل عارض کا تو نہ سے بوسہ  
نصیر مدرسہ عشق میں مطول کا

تو پھر خطا ہے مری مشک کرتار سولون  
جنا کا کام میں خون دل فگار سولون  
قصاص ابلہ یا میں نوک خار سے لون  
جو پہونچے ہاتھ تو بدلا کلون کے بار سولون  
حساب اس تبہ تجھ پر سیاہ کار سولون  
کہاں ملک میں قدم عجز و انکسار سولون  
تو یار تیرے لیے ابرو بہار سے لون  
چمن میں ساغر گلست ساخسار سولون  
تو شیشہ ہے خس سرو جو تبار سے لون  
قسم ہے مجھ کو ترے حنا لب سے لون  
تو لینے دوش پر رکھ میں کو کنار سے لون  
کنار آب روان چادر آبشار سے لون  
بلائیں مہر سے اخلاص دل سپار سولون  
تو پھر میں جبر کروں اپنے اختیار سولون  
سبق نہ کیونکہ میں زلف و راز سولون

### غزل آتش

بہاء لالہ و گل سولگی ہے آگ گلشن میں  
جنوں کے جوش میں اک جا نہیں دم جھڑا  
عذاب گور کاوان سامنا پاں رنج دنیا کا  
کھلا زانو کھرا سنے سے اس رخسار نگین  
شریف کعبہ کو کعبہ مبارک ہم تو آتش

گریبان چاکر جل بیٹھے صحرائے دامن میں  
کبھی گلشن کو صحرائے کبھی صحرائے گلشن میں  
نہ گھر میں جہنم نہ دون کو نہ مردوں کو نہ فرشتوں  
زر گل کی نگہبانی کو دو کالے ہیں گلشن میں  
جنوں کے گھورنے کو جاؤ میں میر برہن میں

# غزل مومن خان

نہ تن ہی کے تری سہل کے ٹکڑے ٹکڑے ہیں  
 جنون مستی پر دے دل شکن ہے بلا  
 اوتھا اسکے سوتے میں ہی پکارا ت سر شاید  
 دراز دستی یہ کس بے ادب کی دم صبح  
 یہ کس کی حسیں منو گرنے کی فنون بازی  
 یہاں ہر چاک گریبان تو وہاں بھی چستی ہو  
 نہ کیونکہ رشک و خون ہو کسی کا اوس دور پر  
 غزل سرائی کی مومن ڈکیا کہ رشک سے آج

سہے پاش پاش جگر دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہیں  
 کہ روز طوق سلاسل کے ٹکڑے ٹکڑے ہیں  
 کہ زیر سر کے مری سل کے ٹکڑے ٹکڑے ہیں  
 تمام دامن قاتل کے ٹکڑے ٹکڑے ہیں  
 طلسم جادو سے بابل کے ٹکڑے ٹکڑے ہیں  
 قباے کشوخ تھائل کے ٹکڑے ٹکڑے ہیں  
 ہمیشہ اک نئے سہل کے ٹکڑے ٹکڑے ہیں  
 چمن ہین سینہ عنادل کے ٹکڑے ٹکڑے ہیں

## غزل معروف

ڈبا دیا مجھے اس حسیں تر کو کیا کو سون  
 کے تھاب مجھے کہ سو کو کس روز جلتا ہوں  
 یونہیں بغل سے مرے مفت لگی دل کو  
 رقیب ایک دم اس سے جدا نہیں ہوتا  
 شب وصال کے ہو تو ہی چاک جیب کیا  
 نہ آنکھ بھر بھی اوس ہر دوش کو دیکھ سکا  
 پڑی ہین سینہ میں دل تک ہری ہزار دن چھید  
 کل اوں سے بزم میں دوسرے طلب کیا تو کہا  
 جوائیں جب تری آتی ہین یاد آخر شب  
 دیا ہر اپنے سے ظالم کو اسنے دل معروف

جلا دیا مجھے سوز جگر کو کیا کو سون  
 گیا تو مری گیا نامہ ہر کو کیا کو سون  
 بغل بھی گرم نکلی مفت ہر کو کیا کو سون  
 یہ جم کے بیٹھے ہے اس رے سبر کو کیا کو سون  
 طرب کو کر دیا ماتم سے کو کیا کو سون  
 وفور اشک قصور بصر کو کیا کو سون  
 غضب کیا قرۃ رخنے گر کو کیا کو سون  
 حیا کسی کی نہیں اس بشر کو کیا کو سون  
 لحاظ آئے ہے پچھلے پہر کو کیا کو سون  
 ابل ورا دس بہت بیدا گر کو کیا کو سون

## غزل حسرت

لگیا گئے سے طاقت ایمان زمین میں  
کیا رک کے وہ کے جو پاک اس سرگ ملک  
پہلو میں کیا کہوں حکم و دل کا کیا ہر رنگ  
فرست حیا کے کیسے کجیو درد دل سوہا  
آتش سی ٹھیک ہی ہے مروت بن بدن میں آہ  
اوس بن جہان میں کچھ نظر آتا ہوا رہی  
کیا مائے کیا وہ اوس میں ہے لونی جی  
سنا ہے کون کس سے کون جو دیکھی  
ہر چند ہے بلبل تہ باد سیر باغ  
آنکھوں کی راہ کھلے ہر کیا حسرتوں نے جی  
طوفان گریہ کیا کہیں کس وقت ہمتیں  
حیرت ہر جگہ کیونکہ وہ جرات ہر دین سے

سہ ہے خدا کیواسے مت کر نہیں  
میں میں بری سو تو یہ ایسے تئیں نہیں  
کس روز اشک خونی سے تراستیں نہیں  
وہ بد گمان کے ہے کہ نکو تئیں نہیں  
جب سے کہ رو برو وہ رخ آتئیں نہیں  
گو یا وہ آسمان نہیں اور وہ نہیں  
یون اور کیا جہان میں کوئی حسین نہیں  
ہم نہ نہیں ہے کوئی مرا ہمتیں نہیں  
اندھیر یہ بھی سے کہ وہ مدھیں نہیں  
وہ رو برو جوتے دم واپس نہیں  
میں میر تک تا فلک ہمتیں نہیں  
جس بن قرار جی کو ہمارے کہیں نہیں

### غزل سودا

کہ دوست اہل کرم دیکھتے ہیں  
نہ کچھ جو کچھ جام میں جم نے اپنے  
یہ رنجست میں بکھو ہے بے اختیاری  
غرض کسر کو کچھ نہ دین سے ہر مطلب  
جباب لب جو میں ہیں باغبان ہم  
نوستے کو میرے مٹاتے ہیں رورو  
خدا دشمنوں کو نہ وہ کچھ دکھاوے  
مٹا جاوے حرف حرف آنسوؤں سے

ہم اپنا ہی دم اور قدم دیکھتے ہیں  
سو یک قطرہ سے میں ہم کو کھتے ہیں  
تجھے تیری کھا کر قسم دیکھتے ہیں  
تماشا ہے دیرو حرم دیکھتے ہیں  
چمن کو ترے کوئی دم دیکھتے ہیں  
ملا ناگ جو لوح و قلم دیکھتے ہیں  
کہ جو دوست اپنے سے ہم دیکھتے ہیں  
جو نامہ اوسے کر رقم دیکھتے ہیں

اگر تیرے نہیں کام سنبھل کے ہکو	کسی زلف کا بیج و خم دیکھتے ہیں
ستم سے کیا تو نے ہکو یہ خوگر	کرم سے ترسے ہم ستم دیکھتے ہیں
مگر تجھے رنجیدہ خاطر ہے سودا	اوسے تیرے کو پہن میں ہم دیکھتے ہیں

### غزل احسان

کیسے کیونکر طفل اس کا پتہ گلے کے ہار میں	اس زمانے کے تو کچھ لڑکے ہی نامہوار ہیں
بسکے خاطر دشمن جان یار اور انبیاء ہیں	ہاسے رسی قسمت کہ وہ بھی سسے انبیا ہیں
جھیر تو دیکھو سنا کر تجھ کو غیر دن سے کہا	آج عاشق ہکو صدمہ تیرے کے لیے درکار ہیں
جیتم پوٹی تیرے مذہب میں کیا عین ثواب	سہسے یوں پر ہیز تجھ کو اور ہم سیار ہیں
یا خدا اپنے کرم سے تو کسی موسیٰ کو بھیج	سیکڑوں مانند فرعون اب تو عویدار ہیں
فائدہ اس کج ادائی کا نہ سمجھائیں بھی	یہ الف قدر استی کئے سحر کیون بیزار ہیں
لاغری کی کچھ نہایت کہ میں تیسرے ہی ہوں	اور مجھ کو ڈھونڈتے پھرتے مری غمخوار ہیں
شیخ نجی کہ ہم ہیں قائل کیا ہی اک دانا ہے	سب کے پردے میں وہ پیچہ ہونڈنا رہا ہیں
آتش و دوزخ تملک مجبور ہے سہے کہ ہم	خانہ زاد و دوان احمد مختار ہیں
مے سو میں توبہ کروں استغفر اللہ سب غلط	نام توبہ سے سدا ہم پرستے استغفار ہیں
اہل دین ہم جانکر ہر زیارت تھے گئے	حضرت احسان کو دیکھا اک دنیا دار ہیں

### غزل انشا

دھوم اتنی ترے دیوانے چا سکتے ہیں	کہ ابھی عرس کو چاہیں تو ہلا سکتے ہیں
مجھ سے اغیار کوئی آنکھ ملا سکتے ہیں	منہ تو دیکھو وہ مرے سامنے لے سکتے ہیں
وہ یہاں آتش نفسان کہ بھریں آہ تو جھٹ	آگ و امان شفق کو بھی لگا سکتے ہیں
سوچے تو سہی سہٹ بھری نہ کیجے صاحب	چٹکیوں میں مجھے کب آپ ڈرا سکے ہیں
حضرت دل تو بگاڑا کر ہیں اس دایک	اب بھی ہم چاہیں تو پھر بات بنا سکتے ہیں



<p>خشی اتنی نہ کر اسے شیخ کرندان جهان تو گر وہ فقر اکونہ سمجھ بے جبر و ت چارہ ساز اپنے تو مصروف بدل ہیں لیکن سے محبت جو ترے دل میں وہ اک طور پر کر کے جھوٹا نہ دیا جام اگر تو نے تو حل ہنستیں تو جو یہ کہتا ہے کہ قدغن سے بہت اپنی آواز سننا دین مجھے دیکھ اگر ایک ڈھب کے جو قوافی ہیں ہم انہیں انشا</p>	<p>اور ٹکلیوں پر تجھے چاہیں تو نیا سکتے ہیں ذات مولائی میں بھی لوگ سما سکتے ہیں کوئی تقدیر کے لکھے کو مٹا سکتے ہیں ہم گھٹا سکتے ہیں اور سکون بڑھا سکتے ہیں مارے غیرت کو تو ایفون تو کھا سکتے ہیں اب وہ آواز بھی کب تجھ کو سنا سکتے ہیں اپنے پاؤں کے کر ڈونکو تو بجا سکتے ہیں اک غزل اور بھی چاہیں تو سنا سکتے ہیں</p>
--	---

### غزل غالب

<p>دھوتا ہوں جب میں پڑی کو اس تیس کو پاؤں مریم کی جستجو میں پھر اہوں جو دور دور الدرے ذوق دشت نور دی کہ بندہ سے جوش گل بہار میں یا تک کہ ہر طرف شب کو کسی کے خواب میں آیا نہ کہیں غالب مرے کلام میں کیونکر اتر نہ ہو</p>	<p>لکھتا ہر مند سے کھینچے وہ باہر لگن کے پاؤں تن سے سوا لگا رہیں اس خستہ تن کے پاؤں سہلتے ہیں خود بخود مرے اندر کفن کے پاؤں اڑتے ہوئے اوچھلتے ہیں مرغ چمن کے پاؤں دکھتے ہیں آج اس نبت بازک بدن کے پاؤں پیتا ہوں دھوکہ خسر و تیرین سخن کے پاؤں</p>
--	---

### غزل نظیر

<p>کل نظر آیا چمن میں اک عجب رتک چمن مہر طلعت حور پیکر مشتری رومہ چمن نازنین ناز آفرین نازک بدن نازک کمر زلزلہ و کاکل خال دابر و کھینچا ہون غلام جتلا ایسوں کے ہوتو ہیں وہی ہیں ان نظیر</p>	<p>گل رخ و گلگون قبا و گلزار و گلبدن سیمبر سیاب طبع و سیم سباق و سیتھن غنچہ لب رنگین ادا سکر دہان شیرین سخن متک تبت مشک چین مشک خلائک خشن بے قرار دل نگار و خستہ جان و دیو ملن</p>
---	--

## غزل مضطرب

ریشک سو خون چکر کھا گئی مرغان کی جان  
کف زنان برگہیں سن لیلستان کی تان  
گور کو جا کے کسی ہیر مسلمان کی مان  
ہو تو اس جا یہ ہوئے صاحب مرفا کی مان  
تبع ہمت کو چڑھا لیجیے اوسان کی سان

پھیکا اس لب کو ہوئی لعل برخشان کی تان  
تلخ گل رقص میں ہے وجہ میں آتی ہوسیم  
بست کے پوچھے سے جو مستعد نہ برآؤ تیرا  
کہنہ ذات میں جب فکر کیا انسان نے  
ہماوہ دہر سے امداد نہ ہونا مضطرب

## غزل ناسخ

ماہ کا ل صورت رو ہے مگر ابرو نہیں  
کوں گل ہے جو ترا مسکن برنگ بو نہیں  
پچ ہیں سنبل میں مثل موگر خوش بو نہیں  
یار کے آگے مری آنکھوں میں اک آنسو نہیں  
مجھے یہ پچھتی کہتے ہیں موبان میں گیسو نہیں  
دیکھا کہتے ہیں سب تعویذ ہے بازو نہیں  
چین مثل گوہر غلطان کسی پہلو نہیں  
نشہ ہے جام ہے الفت میں لیکن بو نہیں  
یہ عجب تار ہے جو ایک بھی آہو نہیں  
یار کے رخسار آتش رنگ پر ابرو نہیں  
آگے آنکھوں کے صنم جبے ترے گیسو نہیں  
دیر سے بہتر ہے کعبہ گرتوں میں بو نہیں  
باغ میں اک سرو مثل قامت بو نہیں

ماہ نو ہے مثل ابرو لیکن اوسکارو نہیں  
کون تان ہے کہ مثل روح حسین تو نہیں  
شکس میں خوشبو ہے پچ واپ مثل بو نہیں  
جام نرگس میں کمان سبتم جو شکل آفتاب  
یا دیکھو میں ہوا میرا یہ دیکھی سا بدن  
جسم ایسا گل گیا ہے مجھ مریض عشق کا  
دیکھ میں سنہے میں جسدن سرور وندان یار  
شوق میں بدست بو نہیں یہ کوئی واقف نہیں  
زلف بان میں نہیں کوئی دل حشی اس  
ہو گیا ہے یہ فراق آفتاب ماہ نو  
ہو گیا ہے مثل موتار نگہ اپنا سیاہ  
رات دن ناقوس کہتے ہیں یہ اواز بلند  
قرمان یوانی ہیں کیونکر گلے ڈالیں نہ طوق

## غزل آتش

<p>سمہ تن ہو کے زبان درو تر نام کرین          نو بھی رسوا نہوں مجھ کو بھی نہ بد نام کرین          حال پر صوفیوں کے خندہ زنی جا کرین          کعبہ اللہ کے چلے کا سہ انجام کرین          پختگی تو کہیں پیدا عمر غام کرین          وہ نہیں ہم کو جو تجھے طلب بیام کرین          حشر برپا ہو وہ دیدار اگر غام کرین          خلوت خاص کو کیا بارگہ نام کرین          نشہ عشق سے مستی سر و سام کرین          نیند آئی ہے بہن آپ بھی آرام کرین          قصد چٹ پڑنے کا آتش نہ در و دام کرین</p>	<p>آرزو ہے مجھے ہی سے سر و سام کرین          میرے ماتم میں نہ کپڑے وہ سیہ نام کرین          گریہ تادیبنا سے ہے ظاہر ہو نا          کو چہ یار کاہن پانوں ارادہ رکھتے          منہ پارسے ہوئے ہیں ہم بھی مڑ چاکر کو          مست رکھتی ہے تری گردن چشم اے ساتی          رخ روشن میں جو رسید قیامت کی جبک          دل میں کچھ یاد نیا کفر ہون کا خیال          ایک طرح حسن رخ زلف جبین تو دکھایا ہے          تسب کو جاتا ہوں تو منہ پھیر کے وہ کہنا          بیٹھ کر گوتہ عزت میں رول آنا مجھ کو</p>
---	---

### غزل مومن خان

<p>وہ کبھی رسوا ہو خدا جسے کیا رسوا ہیں          یا کہیں عاشق ہوئے یا ہو گیا سو دا ہیں          بند کرنے کو نفس میں دام سے چھوڑا ہیں          لیچلے مرے ہی زندان سے سو سو سحر آہیں          خست پڑے تھے پھر گیارہ جا کر سو آہیں          بے سحر کہتا ہے ناصی تو فر کیا بھی آہیں          یار کے ناز بجا سے شک و گویا ہیں          آگیا دل یاد اے آئینہ روایا ہیں          مرے مرے پاس اوس یو نشین کا ہیں</p>	<p>بولی گھر میں خبر ہے منع دان جا نا ہیں          و مہدم رونا میں چار و لطف نکنا ہیں          یہ ستم صیاد کا کیا التناات آمیز تھا          یار تھے یا دشمن جان تھی کھی چار و گرا          طالع برکت تہ بہت خستہ مت پوچھو کہ ہم          تو نجائے عشق بازی اور ہم نادان ہیں          یہ ستم کیا غیر پر کرنا وہ ج پوچھو تو ہے          کیا کہیں ہم رگ و حیران تجھ کو دیکھ کر          اہل ماتم اپنے روئین کس طرح منہ ڈھانپ</p>
--	--

سہسہ نازک طبع سر کیا، ٹکھ کے بیاہ چرخ  
مومن ان کا تو تھا ملنے میں ہرگز اختیار  
مر گئے مضمون جو ریا جو سو بس ہمیں  
یہ تسکایت ہے خدا سے ہے تو فکریا ہمیں

### غزل نصیر

قدم نہ کہ مرے چشم پر آب کے گھر میں  
کے گرد و کیکہ کے دو عکس رخ بسا فرے  
مرا م رند کریں کیوں نہ آستان ہوسی  
ہمارے دل میں کمان بیلے ہیں ایسا قی  
ٹریپ کو دیکھ مرے دل کی برق آتش بار  
ولانہ کیونکہ کروں اختلاط کی باتیں  
نصیر دیکھ تو کیا جلوہ خدائی ہے  
بجھرا ہے موج کا طوفان حباب کے گھر میں  
نزدول ماہ ہوا آفتاب کے گھر میں  
حرم ہے شیخ مشیخت آب کے گھر میں  
بچنے ہوئے ہیں یہ شیشے شراب کے گھر میں  
جبل ہو چھپ گئی آخر سیاب کے گھر میں  
حجاب کیا ہے ابلاس بر حجاب کے گھر میں  
ہمارے اس بہت خانہ خراب کے گھر میں

### غزل معروف

میں رنج محبت کبھی راحت سوز نہ بد لون  
تجھ سے کبھی دوسرے کو اگر بدلے زلیخا  
یہ رنگ رخ زرد جواب دیکھو ہو میرا  
گر لاکھ کوئی مجھ پہ قیامت کرے ہر پا  
اس عشق کی رسوائی میں ہر یہ مری عزت  
مالوف ہے دل اس غم الفت سوز ہانک  
دوسے خضر اگر چشمہ حیوان بھی تو ہرگز  
جنبت کو اگر بدلے کوئی ادسکی گلی سے  
تو چاہے کہ اے شعلہ خواب بدلے یہ کروٹ  
ایسی ہے حلاوت تری بوسہ کی شکلب

عیش دو جہان ادسکی مصیبت سوز نہ بد لون  
زندہان میں پڑوں پر کسی صورت سوز نہ بد لون  
قارون کو اگر بدلے دولت سوز نہ بد لون  
تو بھی ترے قامت کو قیامت سوز نہ بد لون  
حرمت سے کوئی بدلے تو حرمت سوز نہ بد لون  
گر بد لون خوشی سے غم الفت سوز نہ بد لون  
دائم تری چشم عنایت سے نہ بد لون  
مر جاؤں دسے تو بھی میں جنت شہ بد لون  
یہ یاد رہے تیری شرارت سے نہ بد لون  
میں نزع میں بھی قند کے ترہت سوز نہ بد لون

معروف مرے یاس پر وہ گنج قناعت | اسکندر و دارا کی بھی شوکت سے نہ دلون

## غزل میر تقی

جنوں میر کی باتیں دُشدا دُشدا دُشدا میں جب چلیاں  
 گریبان شورِ محنت کا اڈا یا دھجیاں کر کر  
 نعاوت کچھ نہیں شیریں و شکر اور یوسف میں  
 تر سے غم مرنے حور و ظلم سے آنکھیں غراؤ نکلی  
 یحسین کو آج مارا یہ بیان تاک تک گلستانے  
 مری آؤ سحر کی بر چھیاں سحری کی تڑپوں پر  
 صدم کی زلفت میں کو چہرہ سر بستہ ہر اک ہو پر  
 دیو اسہ جو گیا تو میر آخر ریختہ کہکھر

نیچوب گل قدم مارا نہ جھڑپاں بید کی بلیاں  
 فغان پرنا کر تا ہوں کہ بل بوتہری تجھ بلیاں  
 سسی معشوق گر چوچھ تو سب مصری کی ہن ڈلیاں  
 بیابان میں دکھا مجھ کو کو اکھوں کستے بلیاں  
 کہ ٹہل سکتی ہے نہیں نہ نہ کھولتی کھلیاں  
 نگاہیں کر کے گر پڑتی ہیں بجلی کی بھی اچھلیاں  
 نہ کبھی ہوئی تو نے خضرِ ظلمات میں گھلیاں  
 نہ کہتا تھا میں نے ظالم کہ یہ باتیں نہیں بھلیاں

## غزل انشا احمد خان

حیف ایام جوانی کے چلے جاتے ہیں  
 سامنے آنکھوں کے ہستا ہی چمن زنگس کا  
 ہاتھ کیا بھیر ہو عارض پہ ابھی کیا ہوا ہن  
 یاد میں ادس خط نو خیز کے جون دا نہ نمط  
 آسپا آپکی ہے چشم ترانی جس سے  
 گرم ہو آپ حوٹک ملتے ہیں انشا سے کبھی

ہر گھڑی دن کی طرح ہم بھی ڈھلے جاؤ ہیں  
 ککے آنا ہوں ابھی آپ چلے آتے ہیں  
 خطا کا کچھ دخل نہیں گال ملے جاؤ ہیں  
 اتک سمبر آنکھوں نے ہر وقت بے جاؤ ہیں  
 روز چھاتی ہے مرے مونگ ملے جاؤ ہیں  
 آتش رشک ہے اعیار ملے جاؤ ہیں

## غزل نظیر

صفائی ادسکی جھلکتی ہے گوری سینے میں  
 نہ موتی ہے نہ کناری نہ گوکھر و قس پر  
 جو پوچھا سینے کہاں تھی تو ہنس کر یوں بولی

چمک کہاں ہے الماس کے گھٹنے میں  
 سچی ہے شوخ کی اگیا بنت کی سینے میں  
 میں لگ رہی تھی اس انگلیا موتی کر سینے میں

پکارے آگ لگے آداس قرینے میں کبھو جو آگے تو ہنستے میں یا مینے میں دماغ کرتے تھے کیا کیا شراب بنو میں تو میں نے بالیا او سکواودھر کز تو میں لپٹ کے تن سے وہ تر ہو گئی پیسے میں مرے تو آگ سی کچھ لگ رہی ہو سینے میں	پڑا جو ہاتھ مرا سینہ پر تو ہاتھ جھٹک جو ایسا ہی ہے تو اب روز ہم نہ آؤں گے کبھو منک کبھو بس کبھو پیالہ ٹپک چڑھی جو دور کے کوٹھے پہ وہ پری کیا وہ پھنکرتی تھی لگیا جو سرخ لای کی یہ سرخ انگیا جو دیکھی تو اس پری کی لپٹ
---	--

### غزل غالب

ایک بھی بات تھی یوسف کفانی میں دسترس ہی یہ کہاں قیس بیابانی میں سوزش یا تک ہو مرے اشک کی طیفانی میں کیا میسجانی ہے اس لعل بدخشیانی میں داغ اسکا ہوازل سے مری پیشانی میں ہم بھی ہیں شادا و غالب تن عریانی میں	ہیکاجو نازداد اس بت لاثانی میں شوق میں بیتا ہوں اس لیلی کی کاوش انگبو چرخ نے پلٹے مہتاب کو کانون میں دیا جان مردوں کی پھر لب سے جو نکلتے دینا کار تمشیر کا کرتا ہے خیال ابرو پہنکر ہو دیکھا خوش شال دو شالہ کوئی
---	---

### غزل رضا

دیکھنا ایک نظر تمکو ہے منظور میں دیدہ حیرانی سے پلے نہیں مقرر میں اس تکالیف سے یار و رکھو معذور میں کیا دکھاو گی اب آخر شب و بچور میں استدراہ کیا ضعف نے رنجور میں	خواہ نزدیک رکھو خواہ رکھو دور میں صورت حق تو ہر آئینہ میں سہم جلوہ نما دشت گلشن کی کر سے سیر یہ کس کا دل پر بہر کی راست تو ٹلتی ہی نہیں ہے یارب اب ترپنے کی بھی طاقت نہ رہی بکھر چٹا
--	--

### غزل شاہ عام

کر چاک گریبان تجھے بد نام کروں میں	عاجز ہوں تری ہاتھ سے کیا کام کروں میں
------------------------------------	---------------------------------------

<p>رم رہتا ہے اکوند جو کو اب کی تو مجھے اس دور جہاں بن مجھ سب شکوہ تجھی سے حیران ہوں تری ہجر میں کس طرح سے پیار سے اوسے جو قصر میں مرے میکدہ بناتی مجھ کو تہ عالم کیا اور بن رب نے نہ کیونکر</p>	<p>پر دیکھ تو کیسا ہی تجھے رام کروں میں کیون کچھ گلہ گردش ایام کروں میں تب دیکھو اور صبح کے تین شام کروں میں یکدم میں غم کے غم انعام کروں میں اندکاست گرائے اکرام کروں میں</p>
--	--

## غزل درو

<p>فرکان تر ہوں یا رگ تاک برید ہوں کھینچے ہر دور آپ کو میری فروتنی ہر شام مثل شام ہوں میں تیرے روزگار کرتی ہے بوچھل تو مرے ساتھ احتلاط یہ چاہیے ہر اب پیش دل کہ بعد مرگ اے درد جاکا ہے مر کا کام ضبط کر</p>	<p>جو کچھ کہ ہوں سو ہوں غرض آفت رسید ہوں افقادی ہوں یہ سائے قد کشید ہوں ہر صبح مثل صبح گریبان درید ہوں پر آہ میں تو موج نسیم وزید ہوں کنج مزار میں بھی نہ میں آرمید ہوں میں خرد و تو قسرت اشک یکسید ہوں</p>
---	---

## غزل مجھو

<p>یوں دوسرے ہر حجاب میں روشن اوسکی بینی میں یہ بلاق نہیں چام سے میں ہے عکس چہرہ یار اوس سے گورے بدن میں بال تباہ بہا تھ رہتا ہے فن قیاس سے سوز چسپے بہ برنگ شمع مرا یوں سدا روؤ گے تو پھر سمجھو</p>	<p>راو ہے جون سحاب میں روشن شمع ہے آفتاب میں روشن یا میرا آفتاب میں روشن دیکھو آتش ہے آب میں روشن یہ پنج شاخہ رکاب میں روشن نام ہے تیغ و شتاب میں روشن آنکھیں دیکھو گے خواب میں روشن</p>
--	--

## غزل حسین

میں عشوہ زدہ کوچہ بازار کھڑا ہوں  
 قاتل تو مرے قتل کا اندیشہ نہ کر آہ  
 افسوس ترسے دہل کی شب بچو تو کب پر  
 مجلس میں ترسے خالی کسے پیشے جو مستان  
 ملنے کا حسین اداس کے نہ پیغام بھجو ہے

لال کی طرح داغ سا گلزار کھڑا ہوں  
 کر قتل مجھے مین بھی تو تیار کھڑا ہوں  
 مین منتظر اس بات کا دلدار کھڑا ہوں  
 مین بھی تو ترسے چشموں کا خمار کھڑا ہوں  
 ممد سے کے لیے بر سر اقرار کھڑا ہوں

### غزل سوز

شہدین جیسو گیس ہم حرمس مین یا بندہ مین  
 رزق کا ضامن خدا اشاہ کلام الہی  
 مقبروں میں دیکھو مین اپنی ان اکھو نسو رو  
 تو بھی رہنمائی سے لکھو کر مار کر چلتے ہیں یا  
 جب تلمک اکھیں کھلیں مین دیکھو دیکھو کھلیں

داغ غفلت اس سیر زندان مین یوں خرسند ہیں  
 نسپر اتنی صورتوں کے روز حاتمہ مین  
 یہ برادر یہ پدر یہ خلیس یہ فرزند ہیں  
 سوچتے اتنا نہیں ہم خاک کے سوند ہیں  
 زندگین جب تک کھڑے ہیں تب سوز سب بند ہیں

### غزل سلطان

کل یہ بستریت بستر تجھ بن  
 میرے حق میں تو دہی دوزخ ہے  
 کفر کس کا ہے اور کیا اسلام  
 ہو درخت امید بار آور  
 آرہی ہے لبون یہ جان حریں  
 تو ہی بلے ماد ایک ہدم ہے  
 کر مین سلطان بہت کشور ہوں

ایک آفت تھی رات بھر تجھ بن  
 جاؤں مین خلد مین اگر تجھ بن  
 آب اپنی نہیں خبر تجھ بن  
 عمر کا کچھ نہیں مزا تجھ بن  
 دم کا دم مین نہیں اثر تجھ بن  
 کون لیا دے دان خبر تجھ بن  
 لیک مفلس ہوں سیمبر تجھ بن

### غزل حاجی

نگہ مین تری آنکھوں کو اتر چمن مین

کیا چکی کھتری نرگس جیسا رہن مین



<p>تو جانیو مت زینت گلزار چمن میں شاید کہ وہ ہو چاہے طرہ دار چمن میں اب میرے مطلب ہونہ کچھ کا چمن میں آجائے یہ حاجی نہ خبردار چمن میں</p>	<p>ہو جائے کی ہزار ہر اک بھول سے بھول جو آج تو آئی ہے صبا اور طرح سے ہم وحشیوں کا رہو بیابان سلامت تا کہیدے دربانوں کو یہ بلخ میں جاگ</p>
---	---

### غزل عاشق

<p>ایرو اور خال چاند تار سے ہیں تم ہمارے ہو مجھ تمہارے ہیں چاند کے منہ پہ یہ رستا مری ہیں کب سے مشتاق ہم تمہاری ہیں سچ تھاؤ یہ کیا اشارے ہیں تسکین میں تین کے دن گذاری ہیں وہ مری آؤ کے مت ہمارے ہیں مال کے لیے سنوارے ہیں تیرے ابرو نہیں یہ آسے ہیں چو گئے سب مدد ہمارے ہیں</p>	<p>دونوں رسا را دیار سے ہیں ہیں سنہ و بول سکے ہمارے ہیں ہیں نونہل عرق کی جھری پر ایکباری تو خواب میں آؤ عین مجلس میں آنکھ مار دو راتیں کاٹیں ہیں تار و گن گن کے جنگہ گتے میں غول صحرائی پتہ میں کسے لاؤ گے صاحب دل بتیاب کو دو رسم کیا عاشق ہو بیٹے ادس پرورد کے</p>
--	--

### غزل روفی

<p>نامہ صبر کی والدہ مجھے تاب نہیں بس ترے دید کی لے ماہ مجھ کو تاب نہیں بت پرستی کی اب اللہ مجھے تاب نہیں بس زبان کیجیے کو تاہ مجھے تاب نہیں اوڑے دنیا سے کہیں چاہے مجھ کو تاب نہیں</p>	<p>تاب کی ضبط فغان آد مجھے تاب نہیں دل کے یان نگہ جو نہ بین کہیں ماند کتاں صفحہ دل سے مٹاؤ مرے تال تال حوصلہ تنگ ہے یاں ہیودہ کوئی تاجند ہمنشین چاہ میں یوسف جو پھینسا باغ غضب</p>
---	--

جی ہے لکھو یا غم پر دانی میں رو تو روتا  
آہ اے شمع سحرگاہ مجھے تاب نہیں  
غم بھران کر ہوئی رونق تبدیل کو نجات  
اگے غمخواری کی یا شاہ مجھے تاب نہیں

### غزل سودا

باتیں کہہ کر گئیں دہتری بھولی بھولیاں  
سہرات سے لطف و ہر اک سخن سے دہریہ  
جبریت نے اوسکو بند کر کے دی بچہ بھو  
اندام گل پہ ہونہ قبا اس مری کی چاک  
ساقی پوچھ کہ تجھ بن اس ابر بہاڑین  
کس طرح ہو ویرا نگہوں کی کاوش کر دل کو پین  
کیا چاہیے مجھے سرائگشت پر حسنا  
جون برف ہو گویا ہین خاک و تیان بہند  
سودا کو دل سے صاف نہرتی تھی زلف بار

### غزل مصاصم

رات دلبر نے جو آنکھوں سے ملائی آنکھیں  
ہم اسیر و نگونہ کچھ گل سے نہ گلشن سے خبر  
منہ ملا دل کو چھنسا دور ہوئے آخر کار  
کس بد آموز کی صحبت کی بربا رہ تاثیر  
اور دنیا میں طر مدار نہ تھا کیا مصاصم

### غزل اسین

صبح سے شام تلک تابہ سحر روتی ہین  
جادو کرتا ہے رقیب ہم پہ تو کیا ہوتا ہے  
اتک آنکھوں کے بہاری یہ کہہ ہو تو ہین  
سامری کے کہیں موسیٰ پہ سحر ہونے ہین

کیا جہان میں نہیں ہے تم تجھ ہوتے ہیں نالہ سے نالے و گریہ سے بحر ہوتے ہیں دوست کہتے ہیں کہ میں ایسی عجیب شعر ہوں ہیں	بیوفانی کا بتوں کے جو کرے ہے شکوہ اس قدر روتے ہیں شب کو بیتان میں جا کہ عدو جلتے ہیں ترے شعر کو شکر احسن
---	--

### غزل نظیر

ماہ بھی چھپ کر نکلتا ہے دلائل سے دن نسنے بدلے ہیں جہان کو حکمائے سرور دن ورنہ دو باہوا نکلے ہی سدا تیسرے دن خاک سے دانہ کو پر نشو و نما تیسرے دن سانپ کے کاٹے کو دیتے ہیں مہاتیسرے دن ہوتی معلوم ہے تاثیر دو تیسرے دن منہ دی ہاتھو کو تو قاتل نہ لگا تیسرے دن رنگ بدلے ہی زمانے کی ہوا تیسرے دن آپ سے آپ جو ہوتے ہیں خفا تیسرے دن	کیدن نہ ہو بام یہ وہ جلوہ نما تیسرے دن ہاتھ سے اتو قلم رتک مسیحا رکھ دے عوق و ریاسے محبت کی نہیں ملتی لاس دل بیمار ہے عشق میں کیونکر سد سبز ہمیشہ مست زلف کو مارے کو تو دریا میں نہ پوز تین دن چشم کے بیمار کا کر اپنے علاج لوگ کہتے ہیں کہ ہیں بچوں تری کہتے کو عمر اک ہفتہ نہیں باغ میں اگل بت پھول چار حرف اوس بت پر خون کو اور کچھ نظیر
---	---

### غزل عبد البعد

لکھو دیا دل کو عبث یار کی عیاری میں آشنا پورا اندیکھا میں کہیں یاری میں گھر ویا سر دیا اور دل و یاد لداری میں ہاتھ کیا آیا ترے ایسی ستمگاری میں اتر شمری گئے عشق کی بیماری میں	شب کٹی سچ میں اور دن کٹا غمخواری میں جسے دیکھا او سو خود مطلب خود غرضی کا یا کم نہا عشق میں ہو گا جو سنا ہو گا کہیں فرج کرنے سے مرے فائدہ کیا تجھ کو ملا قیس و فریاد سے لاکھوں میں یہاں عبد
--	---

### غزل جہادی

رہا فراق میں جیتا تو شرمسار ہوں میں	تسبہ صال میں کیا یار سے دو چار نہیں
-------------------------------------	-------------------------------------

منع مکر مجھے روئیے اسے گل خوبی  
 سمجھے خیال جوت صیدا انگنی کا ہے  
 جو دیکھی ہے ترس کا ٹوکے بالے کی مچلی  
 جو تیری تیغ ہما دمی نہ مجھے منہ موڑے

چمن ہر کوئے ترا ابرو بارہون بین  
 لگا دے تیرے تھے مہلت کا سکار ہونین  
 مثال ماہی کے بے آب و بیقرار ہونین  
 تو پہلے وار میں دریا سے تم کو پار ہونین

### غزل آصف

تری تیغ جب ہم علم دیکھتے ہیں  
 جو جلوہ صنم تجھ میں ہم دیکھتے ہیں  
 تو جلدی اسے آؤ نہ میرے سجا  
 گذرتے ہیں نوٹو خیال اپنوں میں  
 جو چاہوں لکھوں کچھ میں احوال دل کا  
 ملے تم ہو میرے رقیبوں سے جا کر  
 بہت مجھوٹے وعدے کی توئی ہے  
 تو آؤ نہ آؤ سے میان ہم تو ہر  
 بتوئی گلی میں شب و روز آصف

وہیں سر کو اپنے قلم دیکھتے ہیں  
 خدا کی خدائی میں کم دیکھتے ہیں  
 کوئی دم میں راہ عدم دیکھتے ہیں  
 کسی کا نقش قدم دیکھتے ہیں  
 تو ہاتھوں کو اپنے قلم دیکھتے ہیں  
 ہمیں ہیں کہ سو سو ستم دیکھتے ہیں  
 کھلا ہم تو تیری قسم دیکھتے ہیں  
 تری راہ تا حبس دم دیکھتے ہیں  
 تماشا خدائی کا ہم دیکھتے ہیں

### غزل نظیر

تفرقہ ہوتا ہے ایسا بھی گل اندام کہیں  
 دل کی بیتیانی نہیں ٹھہرنے دیتی ہر مجھے  
 ایک دل کیسے کس کس کو سبھی مانگتے ہیں  
 نامہ برنامہ لکھوں یا میں زبان کی کہدوں  
 دل بھی اور جان کنایت نہ سبھی کی ہر نظیر

مے کہیں شیشہ کہیں ساقی کہیں جام کہیں  
 دن کہیں رات کہیں صبح کہیں شام کہیں  
 بندے اور بالے کہیں زلف یہ قلم کہیں  
 خط کے پرزے بہ لکھوں قاصد انبیا کہیں  
 گل کہیں غنچہ کہیں بلبیل بدنام کہیں

### غزل فیض

خطِ جاوید ہوں یا میں نقشِ پا ہوں جو ناکارہ ہوں یا میں کام کا ہوں کون کیا اپنے جینے کی حقیقت عشِ رکتے ہیں مجھ پر تھمت مرگ کہے جو شخص کوئی سگس کوئی نہ پہچانو مجھے گر آپ کو کیا نامِ مستطہ ہے اے اہل معنی انکر اس چشم کا پھر محب کو بیار	غرض افتادگان کا رہنا ہوں تجھارا ہوں بھلا ہوں یا بُرا ہوں جو اکدن خوش ہوں بسو تک خواہوں سمتِ راتوں جکا تھا سوراہوں خداوندانہیں معلوم کیا ہوں مگر میں آپ کو پہچانتا ہوں کتابِ فقر کا میں مدعا ہوں ابھی اے فیض مر مر کے گیا ہوں
---	---

## غزلِ ہدایت

میں خطِ تقدیر کو یہ سب کی سب پتیا نیاں خیر نے باتیں جو کچھ کہیں تو زود سب مانیاں دیکھ صورت کو ترے آئینہ سا میں رہ گیا بے نصیبی سے نہ پہونچو منزلِ مقصود کو کھینچ سکتا ہے مصوریہ کوئی ناز و ادا گاہ گریبانِ گاہِ مالانِ گاہِ خندانِ گہِ خموت میرے ہی سر کی قسم تجھ کو ہدایتِ مست تبا	بیش آتی ہیں ہی باتیں جن ہیں پتیا نیاں اور ہے تیری اے لالہ یہ نافرمانیاں جس تم تھی حیرت زدہ وہ دن دیدہ قربانیاں خاکِ راوِ دستِ صحرا ہم کو کیا چھانیاں مانی وہ ہزار دنے بھی تیری آئینِ مانیاں ہم دیوالوں کی ہیں باتیں سب کو کچھ دیوانیاں کس سے سیکھی حیم تیری یہ گہرا فسانیاں
---	---

## غزلِ رحمت

سارے جسم میں خوب کہاتی ہر یہ زبان مجلس میں شور تارِ مچاتی ہے یہ زبان بھرجو کوئی نہ قید کرے اس زبان کو اسے یارِ دلِ ندیکو کسی بیتدر کے تین	ہر اک کو دوستدار بناتی ہے یہ زبان باہم کے فقرہ فقرہ بتاتی ہے یہ زبان جو قی سرِ نزار کھلاتی ہے یہ زبان ہر کار بھی بدکار بتاتی ہے یہ زبان
--	--

رحمتِ خدا کی اسپہ جس نے کسی میں میت

حق کی بنا و وصفِ جہاں سے یہ زبان

### غزلِ انشا

ہون صبا اور بائیں اور تیری بہا میں لوٹ جائیں  
ادن سے کیا کوئی برآد سے جو ذرا سی ہاتھ  
در باہر دوزخ : از بیسہم بلاستہ و سہ  
بزمِ خوابان میں : انشا ایک سوا نکھیں لڑا

تجھ کو جو گھوڑیں اُسی اوٹ کے دیدی ہوٹ جائیں  
آگ ہی ہو کہ اوٹھیں اور اپنے ہاتھ کوٹ جائیں  
کاش جو ہوتی ہو جلدی ہو بلا سچھٹ جائیں  
خاطر میں نازک بہت اذکی میں تباہ ٹوٹ جائیں

### غزلِ نسخ

سہے جب طرح کی وحشت تری دیوانے میں  
ہوں وہ میکش کہ نہ مستی میں کون از کجی  
آفتاب اس میں اگر آوے تو آہن جاوے  
حشر تک جی ہی میں ہو کشتن ہوں ایسا قی  
ناز کی سے ہوا قاتل مری حالت کا تھرکین  
کس طرح طاقتور دل ہو ترے چہرے پہ تار  
بال تو ترے تری زلفوں سے نہ بیدری میں  
عشق میں دل سے چنسا یا تو ہوا غیر دکنو بج  
پارہ شیتہ دل نسب ہے ہر روز میں  
یاں تو بجلی بھی سنبھل جاتی ہے گڑ گڑتے  
نوش کر سونق سے دل کھول کے مرقہ کیا

جی نہ آبادی میں لگتا ہے نہ ویرانی میں  
لاکھ قفل کے شیتہ مجھے میخانے میں  
نور کا دخل نہیں میرے سیدہ خانے میں  
کاش سے بخر دے مرے عمر کے پانی میں  
پان لگا زخم تو دان درد اوٹھا شائے میں  
تسوع روح طاقت پر داز ہے پردا نے میں  
حس مرے ہاتھ کے ماند ہو گر شاؤ میں  
نہیں اپنے میں مروت جو میگاتے میں  
کیجیے عیش زمستان مرے کاشانے میں  
تسوع کے ٹھہر میں قدم کیا میرے ویرانی میں  
خوف بد ہنسی کا نسخ نہیں عم کھانے میں

### غزلِ کمر شاہ

خریدار سے کب نہان بیچتا ہوں  
خریدار تم ہو لیسا چاہتے ہو

متاع دل اپنا سیان بیچتا ہوں  
میں دل بیچتا ہوں میں جان بیچتا ہوں

زینتِ ساہوگر خیر اور یوسف کہا مجھے قاتل نے مر جیتا ہوں اگر تو مرے چیرنے کو ہے کستا بچا نام یہ اوسکے وال میں تو کتر	تو میں سب کا سب کا روان جیتا ہوں کہا نیٹے اے مہربان جیتا ہوں نہیں جیتا ہوں تو ہاں جیتا ہوں اب آگے رہا کیا عیاں جیتا ہوں
---	--

## غزلِ نظیر

نیتا ہے جان میری تو میں سر پرست ہوں یکدم کی زندگی کے لیے مت اوجھا مجھے تو مست کر شراب سے لے گلبدل مجھے دو روی طریق مجھ کو سمجھ دیو نہ زاہدان ان سجدل ہوں کا گلہ کیا کروں نظیر	اے یار میں تو کتہ اور ذراست ہوں اے بھر میں نقص زبیں کو نکست ہوں میں آپ اپنے تیتہ دل کا نکست ہوں گر تو خدا پرست ہے میں بت پرست ہوں ظالم میں تیری چشم گلابی سے مست ہوں
---	--

## غزلِ میر تقی میر

عام حکم شہاب کرتا ہوں نیک تو رہا اے بنا سے ہستی تو کوئی بھتی ہے یہ بھڑک میں عبث سرتک آبِ تیغ میں ہوں خرقہ جی میں پھر تارے میر وہ میر سے	مختب کو کب اب کرتا ہوں تجھ کو کیا ہی خراب کرتا ہوں تشکی پر عتاب کرتا ہوں اب تین آب آب کرتا ہوں جاگتا ہوں کہ خواب کرتا ہوں
---	---

## غزلِ انور

پری بوجب سے وہ میری نظر میں نشان ہرگز نہ پائے بے نشان کے ٹپکتا ہے جگر خون ہو کے آخر چمکتا ہے اسی سیرنگ کا رنگ	گلی ہے آگ سینہ میں جسکے میں بہت ڈھونڈھا میں اوسکو بحرِ زمین رہا باقی نہ آنسو چشمِ تر میں بچشمِ باصبر و لعلِ دگر میں
--	--

جدائی میں جفا جو کی عزیز و  
نہیں باقی ہے حالت کچھ کنور میں

### غزل اواس

باغبان نخل محنت میں ٹھہرے کہ نہیں  
موسے باریک بتا تو بین کمر اوس گل کی  
ٹھٹھے کو ہے میں مجھے دیکھا تو رک کر بولے  
ہجر کی سبب نہ لکھی گھٹ گئی سب عمر مری  
سچ بتا مجھ کو صنم تجھ کو خدا کی سو گند  
بال و پر توڑ کے صباد لگا یوں کہنے  
وہ جو اس طرف سے گزری تو لگے یوں کہنہ

کوئی اس باغ میں النت کا تبر ہے کہ نہیں  
نہیں معلوم کہ اوس گل کی کمر ہے کہ نہیں  
یاں سے اوتھ جا بیٹے اب کیا گھر ہے کہ نہیں  
یا اسی شب ہجران کی سحر ہے کہ نہیں  
وہ تری مہر کی اگلی سی نظر ہے کہ نہیں  
کوئی بتلاؤ کہ اس مرغ کے پر ہے کہ نہیں  
میان اوباش کا اسہ میں گزری کہ نہیں

### غزل مفتون

بتان جبکہ زلف دو تا باندھے ہیں  
نہیں ہنستی پہل سے اپنے چمن میں  
میں پان خون و تار ہوں ہاتھ نہ اپنے  
جنا پہنچنے پر نہ مارین گے محی کو  
گرہ دیکے سر پر جو بالوں کا جوڑا  
ہر اک تار میں اوسکے دلہا و عاشق  
میان حال مفتون کا دیکھا نہیں کیا

گرہ میں دل مبتلا باندھے ہیں  
ہم اب آشیانہ جدا باندھے ہیں  
جو پاؤں پہ اوسکے جنا باندھے ہیں  
یہ ہم تم سے ستر و وفا باندھے ہیں  
یہ نازک بدن خوش ادا باندھے ہیں  
ہم جمع کر کر بلا باندھے ہیں  
کمر اک کیش پر بھلا باندھے ہیں

### غزل سراج

عید وصل سر قد سے ہیں مر مر گھر شادیاں  
کیا قسم کیا ادا کیا ناز کیا انداز ہے  
صاف ہو لوں نے لگا ہوں کے مجھ کو تانچل

عالم بالا سے آتی ہیں مبارک بادیاں  
یاد ہیں اوس شوخ کو کئی طرز کی تاساریاں  
ختم ہیں اس ظالم خونریز پر جلا دیاں



کہہ دل وحشی کو میرے کیونکہ ہو آزا دیاں صید ہو جاوین یاں صیاد کی صیادیاں چھوڑ تیا میں ابتک محنوں میں ایسی ادیاں یاد آتی ہیں مجھے حسب و کی طرحیں تادیاں	پاٹو نہیں زخمیر الفت اور گلے میں لایق علم کیا چلے دام نگاہ ہر بانی سے ترے گرچہ لیلی اپنی شوخی سے نہیں آتی ہے نہ طاق پر سے دل کے گر جاتا کر آئینہ سراج
--	--

### غزل سوز

کردن سخن میں لایا یاں مرقہ دکنی و تورہ اپنی کوئی یا کے شے کا طور کردہ تو تو بونی تسائی میں کروں کہ مر رہیں بے میں کیا کچھ رست یہاں کی کچھ بھی کیا نہ لے رہے ہوں کسی گل کو اس جہاں میں ہم عمر تو کر کے انا ملل مارے ہل ہل کھائی میں	مر و دل میں ہر باتیں وصل تان کیسے کیونہی ہین مر و دل کی طیش تو تو مر کر مرے واسطی فکر نہ کر کچھ نہ چلے سے یہ دل کھاتا ہے رنے پر مردم پیدا تو کر کو رست گل میں ملے میں تارباہ صائب ہو نام ایسی لمحہ کی کوئی تاہل اسی بحر کا یہ سوز دل
--	--

### غزل

دیوانہ ترا عاشق زار ہوں میں فریہوں میں کب تیرے آہوں ظالم جسے تو نے کاٹا ہوا بے اجل دو اگرچہ تو گل ہے ویاہت ہم ز گس	فدا تجھ پر ہر شے سے یا ہوں نہیں فریہی جو تو ہے تو عیا رہوں میں سمجھتا تری زلفت کو مار ہوں میں ترے لیغ تازہ کا اک خار ہوں نہیں
---	--

### غزل مصحفی

بزم سرور خوبان میں گو مر و دنیاں شایین بچین نالہ کتی ہورات جو گلشن شکب بزم عشرت تھا سمع ہی جب تب لگ ملتی نیند نہ آئی چکھوڑا بل بے مزاج نازک ترانین ادھرت گئی اوس گل کی میں نہ مجھے کہتا تھا زارہ میخانہ کی راہ نہ چل	ساتھ فقیر کے و مو ایک کراہے دم دھمیان گلین مقارین مرمان میں کی تیج ملک چن میں چین جہاں بچیں بریوانوں کی پردوں کی جگہ سہلہ میں بایاں جو تو سے اوچھلکرات سہرا لہیز میں آخر تمھیر رستے میں ہایاں او بے دین کین
--	---

اسے بھرتی ہو سکے ملاک مرچو کیا ماسق تیرا  
شب خروبو کیا دھڑکا مصحفی تجھے کیا بین کون  
بہترین کیا کیا اتاری مرقد بہ دم تغین کبیر  
جان گل گئی تن کو جب پھر تین ہیر مرتین کجین

### غزل ایمان

کر نہ انکی ہر تری زلف کی زنجیرین جان  
آجیو ان سے بچا ہے مگر اوس کا پیکان  
آہ جانی رہے اک نالہ شبگیرین جان  
تازہ پڑتی ہے تر سے تر سے پھرین جان  
یاں تو جانی سے گل ایک ہی تغیرین جان  
نر ہے صید حرم کی کمین تجھے تیرین جان  
باتا گئے من پڑے قالب تصویرین جان  
جب تملک معنی شیرین نہوں تحریرین جان

### غزل شاہ ظفر اوجھہ اللہ سنے الجنتہ

کون نگر یہ لے ہم اور کون نگر میں باسین  
کیسا ملک پر کیا رو پہ کیسی تال در کیسی فعال  
جائینگے پھر ہم کون نگر کو ہوں میں ہر اسین  
یا ہی من کو اندیشے میں اور یا ہی چیکو سا سین  
کون ایند کرے تھی ان اور شو کون اور اسین  
اب جو پھلے اسین چل میں اور ہی انین ہا سین  
کوئی جناد یہ آؤ کو جو لڑتے لوگ ہوا سین  
اؤنے کدو سونا جاوے نیند میں جو کہ نند اسین  
دنیا کے جو ناتے رستے لیتے ساتھ تلاسین  
جگر کو سین کو پہلو کو دل کو جسم کو جان کو  
الم کو پاس کو حسرت کو بیتابی کو حرمان کو  
سین کو دارغوان کو مسرور کو سنبل کو ریحان کو  
کٹاری کو چھری کو بانک کو خنجر کو پیکان کو

ترے دندانِ دلب کو رو یا مقدرِ سالمین لڑا اگر آنکھ اونسے پہنے دشمن کر لیا اپنا نسبِ قتل دعا دیتا ہر تیسرے دمِ مہم سانی نہو جب تو ہی ایسا قی بھلا پھر کیا کرے کوئی بنایا اسے ظفرِ خالق نے کب انسان سے بہتر	کہہ کو فعل کو یا قوت کو ہیرے کو مرہبان کو نگہ کو ناز کو انداز کو ابرو کو مڑگان کو سب کو خم کو سنے کو میکہ کو سنے پرستان کو ہوا کو ابرو کو کل کو چمن کو صحنِ بہتان کو ملک کو دیو کو جن کو پری کو حور و غلمان کو
--	--

### غزل شاہِ ظفر او خلمہ السد فی الجنتہ

کہوں کیا رنگ اوس گل کا انا یا انا ہو ہو ہو مک چھڑکے ہر وہ کس کس مریہ دل کو زخم ہو تسرا و برق میں کیا فرق سمجھو نہیں کہ دو ٹوٹیں بلا گردان ہوں ساقی کہ جامِ عشق سے محکمو مری صورت پرستی حق پرستی کو کہوں میں کیا خدا جاسے جلالت کیا ہر اب اس تیغِ قاتل میں ظفرِ عالم کہوں کیا میں طبیعت کی رودانی کا	ہو ارنگ چمن سارا انا یا انا ہو ہو ہو مرے لیتا ہوں میں کیا کیا انا یا انا ہو ہو ہو ہے شعلہ اک بھوکا سا انا یا انا ہو ہو ہو دیا گھوٹ اونسے اک ایسا انا یا انا ہو ہو ہو کہ اس صورت میں کیجا ہے انا یا انا ہو ہو ہو لب ہر زخم ہے گویا انا یا انا ہو ہو ہو ہے اک انا ہو ہو ہو یا انا یا انا ہو ہو ہو
---	---

### غزل آتش

تھو کرین مار کے مردوں کو جلا تے نہ چلو اونکی پازیب کی جبکار کی آتی ہے صدا بارغ میں آئے ہو ساتھ اُنکے تو پھر لود و گام برق و تسمیر کی اچھی نہیں چالیں چلنی مائلِ حسن کو منہ پھیر کے کہتا ہر وہ تنوخ اگر سے پڑتے ہیں کو ٹون اور گر ہو نہیں رہ گبر	ریشک سرخاک میں زندون کو ملا تے نہ چلو فتنہِ خشر کو بد خواب جگاتے نہ سیلو کبک و طاؤس کا جھگڑا ہی چکا تو نہ چلو راہ کو کاٹتے جادہ کو جلا تے نہ چلو خاکِ طینت ہو تو وہ ذاتی جلا تے نہ چلو ذوقِ نمان کے عالم کو دکھاتے نہ چلو
--	--

دو قدم ساتھ جو چلتا ہوں میں گریاں اوسکے گوشتالی دوونہ گلاشت میں کل کو پیار سے پر مشقت ہے رہ عشق چلے ہو دو گام مٹھ چھا کر یہ نکلنا ہے تمہارا اندھیر منق زرقار کر دو گرم روئی کی نہ سہی بجاگ کر عاشق شہید اس کمان جاؤ گے اپنے ہاتھوں سے تہ اندھون کا گلا کٹاؤ کوئے مستوق میں لے عاشق بابتو تو جاؤ اونے کھدے کوئی آتے ہیں جو یہ لکھ کر	یہی فرماتے ہیں نہیں ہنسکے ہنسائی نہ چلو طفل خنچہ ہے غریب اوسکو ڈراتے نہ چلو کو سون دریا جو پسینے سے بہاتے نہ چلو روستہ عاتقون کو راہ تباہ تباہ نہ چلو کون سی چال ہے یہ آگ لگاتے نہ چلو قدم آہستہ رکھو ٹھوکرین کھاتے نہ چلو یوں چلو پاؤں کی آواز سناتے نہ چلو یہ شگون خوب نہیں ناک وڑا تے نہ چلو چشم آتش کی طرح آنسو بہاتے نہ چلو
---	--

### غزل جرات

اب اذیت میں بھلا ہم ہیں گرفتار کہ تو جاسکے ہم روتے ہیں ہر دن میں ہوا کہ تو کف افسوس اب ہم سستے ہیں ہر بار کہ تو اب بھلا بیٹھے ہیں ہم شکل گنہگار کہ تو سے اندوہ سے اب ہم ہوئے سرشار کہ تو طعن و تشنیع کے اب ہم ہیں مزاوار کہ تو ہم چلے دشت کو اب چھوڑ کے گھر بار کہ تو اب بھلا کینچون ہوں میں آہ شرر بار کہ تو اب بھلا ہم ہوئے رسوا سر بازار کہ تو دیکھیں ہم اسلمین کے اور بھی اشعار کہ تو	اسے دلا ہم ہوئے پابند غم یار کہ تو ہم تو کہتے تھے نہ عاشق ہوا اب تنا تو تباؤ ہاتھ کیوں عشق تباہ سے نہ اٹھایا تو نے وہی محفل ہے وہی لوگ وہی سب چہ چا ہم تو کہتے تھے کہ لب سے نہ لگا سا عشق بے جگہ جی کا پھنسا نا تجھے کیا نھا درکار دشت عشق بری ہوتی ہر دیکھنا نادان آتش عشق کو سینہ میں دجست بھسٹر کایا ہم تو کہتے تھے نہ ہمارا کسی کے لگ چل غور کیجے تو یہ مشکل بر زمین اور جرات
--	--

### غزل شہیدا

موت نہ دو دو ہی دو ہو کر میان اس مہربان دو ہی دو ہو رہی دو جی دو جی تباہی سے کہیں ایک پہننے کب لیا دونوں میں دیر چہن نمود آکھ بوسوں کا ہوں کو کر اس بتا دیا اس کا بوسے اس رخ کے پیاسے ہم جو بس لہو لہو لکھ شیدی او جی شعرین بر تبدیل رویت	سبے مثل مشہور بن مطلب کو سب مطلب کو خال کے در خطا کے دور حسا کے دو لب کے جود دو سبب تن کے خواہ دو غنم کو صبح کے دو نام کے دور روز کے دو تب کے ککے یوں یہ اب کو دو یہ جب کو دو رب کے دیر یا کو بچھنے میں ریتے اس سب کو
--	--

### غزل میری

قتل کیے یہ غصہ کیا ہر لاش مری نمود جان سلامت لیکر جاوین کعبہ میں تو سلام کریں اوسکی گلی کی خاک جو کو دامن دل کو کچھ چھو کرتے ہو تم سبھی نظر میں یہ بھی کوئی مرد تھی کیا کیا اپنی لوہو بنیں گروم میں مرگروم میں اب کی بہت ہو شوز بیمار ان بکومت زخم کرو عرصہ کتنا ساری جہان کا دشت پر جو ابا وں کیا جا باہر اس میں ہمارا چکے ہو تم بچو ہیں صفت بہت ہو میر جین کچھ اوسکی گلی میں بہت جا بات بنا مشکل سب شعر ہی یان کیر ہیں	جان کو بھی ہم جاتے رہیں تم بھی تو جانی دو اک جرات ان ہاتھوں کا سعید حرم کھا کر ایک اگر یہی جی بھی گیا تو آتے ہیں مرنے نہ رسوں سے بھرتے ہیں بدایم آکھ کو کھ لائے دل جو نعلین رو نہیں سکتا اسکو کسی سر کا زانو ملے ہوس حکم ہم بھی خالیں مہرین بکوی پے دو پاؤں تو ہم بھیدا وین کے زوہر صبت ہو پاؤں دل جو سمجھتا تھا سو سبھی نام صبح کو سمجھتا ہے صبر کرو نکلا بھی صاحب ثبات جی نہیں زور نکریں دے یار کو اک ایسی غزل کہہ لائے نہ
---	---

### غزل سودا

آلودہ قطرات عرق دیکھ جبین کو آنا ہے تو آتش کو کہ لہو لہو کا ہوں دیتی ہی میں جبین ہدی ہو گمان کی	آخر چڑے جھلکے ہیں فلک پر کرنیں کو مانند حباب اپنے وقیم بارہ سین کو ساتھ اوسکے میں جاتا ہوں دگر بن کو میں کو
---	---

ہرگز بجان روسیسی او سکو نہوتی جون دانہ سمجھہ مور وابر کرم حتی اک گل بھی چمن میں شنوا گوش نہیں ہے مطلب کی مر سے غرض یہ یکبار بھی سو دا	لگتا نہ مرے نام سے گریب نگین کو زاہد در میخانہ کے ہر خانہ نشین کو وے مرغ گرہ سینے میں فریاد حزمین کو ناسے نہ چھوایا کبھی اس لب سحرین کو
--	--

### غزل محتسب

سہ سبز سبزہ ہو جو تریا یا نمال ہو موسے کمر ہے یون بدن یازمین عیان گل کی زبان گنگ ہے تو لنگ پا سحر رند و صرور رقص ہو بزم ستراب میں سو دی کو بعد مرگ بھی آرام ہے محال دود و نہ میر غی آکھو نہیں کیونکہ یون تپلیان کیا بند آئے ہو جو یہی رات بھر خیال گر محتسب کو خون نہار اہوا حلال	ٹھہرے تو جس شجر کے تلے وہ نہال ہو وہ نجف کے جرم میں جس طرح بال ہو کیا عند لب کیبک میں نہ بول چال ہو ہاتھ آئے گر نہ بھانڈ تو صوفی کا حال ہو کین طرح زیر تیغ یہ گینڈے کی ڈھال ہو اٹھوں پہر جو تیرے تصور میں خال ہو گل نیکم کی عوض کوئی محفل کا گال ہو یار بھلا شراب تو ہم پر حلال ہو
--	---

### غزل ہوس

تو فی رعنائی کی قامت جو دکھائی مجھ کو دل مرا سینہ میں چون برق و شب سہو بیتا ہاتھ سے آبلہ پانی بکے تنگ آیا سون جان گرتن سے جدا ہو تو جدا ہو لیکن باغ ہستی کی وہن سوچہ گئی کیفیت نہ ہوئی غم سے کسی طرح رہائی نہایت بیٹھ کر نہپلو سے میرے جو گیا اوٹھو وہ ہوس	روش سرور چمن پھر نہ خوش نہ آئی مجھ کو کس نے یا داوڑے کے بسم کی دلائی مجھ کو کوٹھ یا زتلک کب ہو رسائی مجھ کو جان منظور نہیں تیری جذائی فحش کو سے گل رنگ جو ساقی نے یلائی مجھ کو وصل کے دن بھی رہا خوف جذائی مجھ کو فتنہ برپا ہوا آفت زلزل آئی مجھ کو
--	---

غزل افشا

ضعف آتا ہے دل کو تھا م تو لو  
کون کہتا ہے بولومت بولو  
بہ مصغیر و چٹو گے مت تر پو  
انہیں باتو نہ لوٹتا ہوں میں  
اک نگر پر ہے افشا آج

بولومت ذرا سلام تو لو  
ہاتھ سے میرے ایک جام تو لو  
دم ابھی آ کے زیر دام تو لو  
گالی پھر دے کے میرا نام تو لو  
مفت میں مول اک غلام تو لو

غزل آصف

تجسار دلدار ہوا در ناز و خرام ایسا ہو  
لب میا سے کرے بات تو لے مصحف او  
میں ہوں صدف تو تو گوگالیاں دے اور ظلم  
زلف مشکین میں بریرو کے یہ دل کیون بخشو  
آرزو ہے کہ شب وصل میرے ہو دے  
ملتی مست ہو سوا ذات علی کا آصف

کیون نہ دل کفر سے منکب ہو رام ایسا ہو  
مردہ دل کیون نہ بیجے جسکا کلام ایسا ہو  
بندگی ایسی ہو اور ادسکا انعام ایسا ہو  
ایسا نسیا دہوا اور ہاتھ میں دام ایسا ہو  
میں ہوں اور پار ہو اور گردن جام ایسا ہو  
پھر تجھے چاہیے کیسا جسکا امام ایسا ہو

غزل نیاز

عشق میں تیرے کوہ غم سر پر لیا جو ہو سو ہو  
عقل کے مدرسے کو اٹھ کھینچ کے میکدین آ  
دلک کی آگ لگ ادھی پنہ طبع ساحل گیا  
ہجر کی سب مسیتین عرض کدیں سکے روبرو  
دنیا کے نیک دید کو کام بکو نیاز کو نہیں

عیش و فشا طوڑ نڈکی چھوڑ دیا جو ہو سو ہو  
جام فنا و بچو دی اب تو پیا جو ہو سو ہو  
رحمت و جود جان و تن کچھ نہ بچا جو ہو سو ہو  
ناز و ادا سے مسکرا کئے لگا جو ہو سو ہو  
آپ سے جو گزر گیا پھر اسے کیا جو ہو سو ہو

غزل بے بدل سوز

مری جان جاتی ہے یارو سنبھالو

کلمے میں کانٹا لگا ہے نکالو

نہ کھائی مجھ زندگانی نہ بجائی  
خدا کے لیے اے مرے ہنستینو  
اگر وہ نہ آوے تمہارے کسے سے  
اگر چہ ظنا ہو کے وہ گالی ان دے  
کہو ایک بندہ تمہارا مرے ہے  
جلون کی بڑی آہ ہوتی ہے پیارے

مجھے رہو صبحے مار ڈالو  
یہ بات کا جو جاتا ہے اسکو بلا لو  
تو منت کرو گہری گہری ملا لو  
تو دم کھار ہو کچھ نہ ہو نہ چالو  
او سے جانکشی سے تو جا کر نکالو  
تو اس سوز کی اپنے حق میں دنا لو

### غزل صبا

جو سو نکھے اوس گل زیبا کے بیرہن کی بو  
دل کیوں نہ معطر ہو بے بس شیدا  
خطا کیا ترے چہرے پہ لے گل خندان  
جو بیٹھا آن کے محفل میں وہ مرا گل رد  
نشانی جب تیری زلفوں کی لگی ہے صبا

خوش آوے کب دے نسیم دستہ کی بو  
ہر ایک گل سے جاتی ہے بخت کی بو  
کئی مزاج سے اب تک نہ پاسے پن کی بو  
کئی وہ مست اوی وقت انجمن کی بو  
خدا سے جاتی رہی نافہ ختن کی بو

### غزل فطیمہ

جدا کسی سے کسی کا غم صفتیب نہو  
جدا جو جھکو کرے اوس صدم کے کوچے سے  
علاج کیا کریں حکما تب جدا ئی کا  
نظر اپنا تو معشوق خوب صورت ہے

یہ داغ وہ ہے کہ دشمن کو بھی نصیب نہو  
اکہی راہ میں ایسا کوئی رقیب نہو  
سو اے وصل کے اوسکا کوئی طلبیب نہو  
جو حسن اوس میں ہر ایسا کوئی حبیب نہو

### غزل یوسف

دیکھ کر اوس کے روئے خندان کو  
اوس کے ہونٹوں کے گے قدر نہیں  
آنکھ تیری شکار انگن سرے

گل نے پرزے کیا گریبان کو  
لعل پھر جاوے گر بدخشان کو  
کیوں نہ بھاسے ہر بیابان کو



کرم ہو کر نہ سوئے بار کے ساتھ	آگ لگ جاوے اس زستان کو
باد آتی ہے سورت یوست	کو لکر دیکھتے ہیں قسراں کو

### غزل انشا

<p>کوئی اس دام محبت میں گرفتار نہو          کیجے اقرار کچھ ایسا کہ بھسرا نکار نہو          غیر کو صحبت دلدار میں کیوں بار نہو          دیکھ آئینہ میں منہ اپنا خریدار نہو          اوسکے ناز سے گرائی ہی بس آجاتی ہے          کیا ہی خوش آیا یہ مقطع ہو گل انکا گستا          سیر تو ایک طرف لاکھ غنیمت کہ بیان          جام اسے ساقی گلنام وہ کس کام بجا          سطر منصور کے لوہے ہوئی یہ تحریر          نالہ مرغ چمن نے اوسے بے خواب کیا          ہے تو یہ قصہ کہ چھڑوں اوسے لیکن کیونکر          کھول دیتا ہوں تری کان ابھی سے اگل          آج ہے دھوم اسیران قفس آتے ہیں          بخت بیدار اگر خواب میں بجو پاوے          کہ زل اور دعا یہ بھی دے انشا شاید</p>	<p>اسے خدا یہ تو کسی بندے کو آزار نہو          لینے آپس میں کسی ڈول کی تکرار نہو          لینے کیا منے جہان گل ہو وہاں خار نہو          ناک چوٹی میں بس اتنی بھی گرفتار نہو          نکست گل کی طرح سے جو سبکبار نہو          آدمی کیا کہ جسے بوجھ نہو بھار نہو          سانس لینے میں کوئی شخص گہکار نہو          آدمی پی کے جسے خوب ہی سرتار نہو          لینے سر در زمین وہ جو سیر دار نہو          مجھے ڈر ہے کہ خدا مجھے وہ دلدار نہو          میں جو چھڑوں تو بجلا مجھے وہ پزار نہو          ایسی تعمیر بھی پھیر خبر دار نہو          جا کے دیکھو تو کوئی تازہ گرفتار نہو          تو وہ پھر تابقیامت کبھی بیدار نہو          کوئی اوس یوست مصری کا خریدار نہو</p>
--	--

### غزل فوق

اس مندی پر دیا ستق نے پہونچا ہمو	کہ فلک آیا نظر خال سے چھوٹا ہمو
ہم وہ مہرین ہیں کہ دل اپا ہے صحر ہمو	اور جون خیمہ سلی ہے سویدا ہمو

سینے جاتا کہ آیا خاک سے پیدا ہو  
 آگیا اپنے اگر روئے پہ مرنا ہو  
 درد اب تمکو ہمارا ہو تمھارا ہو  
 کیا بنایا تھا تھیلی کا بھو لا بس کو  
 کتر زخم سے اک خلعت زیبائے کو  
 ہو بشر طے ترے آنے کا بھر دسا ہو  
 ہر نفس باوجود محال کہ بہت جو کا ہو  
 پاس آئے نہ دیا دور ہی پھیلکا ہو  
 خطا کھا فیر کو اور بھول کے بھیجا ہو  
 فکر امر و زہے نہ ہے غم فسر و اہ کو  
 آ رہا سان دیوے پر و ندان عوفس پا ہو  
 نہ رہی وہ بھی جیہ الفت نے نپوڑا ہو  
 اب وہ برہم ہے تو ہے تجھ کو قلق یا ہو

رکھ کر رہیں اب اسے پہنچ نہ آتا ہو  
 ہو ویگاستی طوفان زد و تابو مت اپنا  
 اور ہم درد کماں ہو نہوا سے حضرت دل  
 یحییٰ کہ کر شیدہ دل باقر سے کتا ہر وہست  
 نخل نرما کی طرح بات محبت میں ملا  
 تن سے کیا بان کہ دل اپنے نکھر پاو  
 آچکی سے سرگرداں فنا کشتی عمر  
 ہم کے جسکی طرف جون گل بازی او ستر  
 رشک تھا اپنے نوشتے میں کہ اس تو ظفر  
 ایک دم طبعی ہے یہاں مثل حباب  
 کیا ستم ہے کہ پے قطع رو عشق فنا  
 دل میں ہیں قطرہ خون چند سو مانند حباب  
 نہ ہو کہ تو تھے کہ ذوق انکی تو زلفون کو نہ چھو

### غزل سودا

ہوا سے ابر ہو سانی ہو اور دنیا ہو  
 ریا و زہد چھپے راز عشق رسوا ہو  
 کہ ایک لہر میں رو سے زمین دریا ہو  
 سیاہی زاو و فسے مٹا ہے دیکھتے کیا ہو

بہار بلوغ ہو مینا ہو جام صہبا ہو  
 روا ہے کہ تو بجلائے سپہر بالانصاف  
 بھرا ہوا سدرے ابر دل ہمارا بھی  
 جو مہرمان ہیں سودا کو مغنم جانیں

### غزل و خشت

دل برین تڑپتا ہوا کہ اس پہلو کو اس پہلو  
 پھر درد حکم کیا راوٹھا کہ اس پہلو کو اس پہلو

زخم جباری دل پر لگے کہ اس پہلو کو اس پہلو  
 وہ خواب میں ہم آئیں ہوا اور کھل کی آئنا رکھ کر

جیسا کہ کمان اب ہاتھ لگے وہ رستہ پری میرا  
تھا خوابِ صدم میں ہوتے عشق چکایا تو نے مجھے  
پہلو کر لگا کر پہلو کو مجھ پر یاں نہ بیٹھا وحشت سے  
بالین تھا جسکے ہاتھ مرا کہ اس پہلو کہ اوس پہلو  
نے پار پڑتا ہوں میں نہا کہ اس پہلو کہ اوس پہلو  
لے یا رہے اتنا کہ مارے گا کہ اس پہلو کہ اوس پہلو

### غزل سوز

تا دیر کو سے صنم یا تو مجھے پہنچا دو  
رسمِ دائیں اسیری کے مجھے یا نہیں  
سانس لینے دو جھری بچہ شنائی کیا ہے  
مغیجہ اور توقع تو نہیں تھے اب  
درد سوز ہے دنیا میں غریبوں کی سزا  
یا ابھی دل کو مر کر یاں تو اس کے لادو  
نوگر قرار ہوں اے ہم قفسو کھلا دو  
فوج تو کرتے ہوں ایک صبر کر و جلا دو  
آتشِ عشق تو دامن سے بھلا بھڑکا دو  
شاعری تم کو مبارک یہ رہے استاد

### غزل میر تقی

منتقد کا ست مجلس مل ہو  
مگر میان متصل رہیں باہم  
اب دھواں یوں جگر سے اٹھتا ہے  
نہ تو طالع نہ جذبِ پھر و لی کو  
لگ نہ چل اے نسیم باغ کہ میں  
اوٹھ جاؤ لالہ سان رہا تو کیسا  
طول رکھتا ہے دردِ دل میرا  
دیر رہنے کی جا نہیں یہ چمن  
ہو جو مجھ بادہ کش کے عرس میں تو  
مجھ دوا سنے کی مت ہلا زنجیر  
منکشف ہو رہا ہے حال مرا  
درمیان تو جو سامنے گل ہو  
نہ تو اہل ہونا تنہا فل ہو  
جیسے پڑچ کوئی کا کل ہو  
کس بھروسے پہ تک تحمل ہو  
رہ گیا ہوں چراغ سا گل ہو  
دراغ بھی ہو تو کوئی با کل ہو  
لگنے بیٹھوں تو خط ترسل ہو  
بوسے گل ہو صنیر بلبل ہو  
جب کہ قفل کے شیشے کا قل ہو  
کہیں ایسا نہ ہو کہ پھر غزل ہو  
کاش تک یا رکوتا مل ہو

## عندل نور

تم سبھوں کا یار ہو محبوب ہو  
قتل کرتا ہے ہمیں یا نہ وہ توح  
ایک حالت پر نہیں رہتا مزاج  
شکر امداد کے یاس اس وقت تیج  
جان دہل تو کر جی کا تپیر نثار  
کیا بُرا ہے رسم شہر عشق کا  
نہ کھڑا عاشق تمھارا وہ کنور

طرح اچھا ہو خوش اسلوب ہو  
دیکھ کر کیا دیکھ سکے تین مرغوب ہو  
سیخ جی تم ہو نہ ہو مجھ زوہب ہو  
عاشقوں میں تم بھی اک محبوب ہو  
سر تک بھی دون اگر مطلوب ہو  
وصل و ودل ایک جا میوب ہو  
گر بلا لیجے تو اوس کو خوب ہو

## عندل انشا

چھڑنے کا تو مزاج تب ہے کہ اور سنو  
تم کہو گے جسے کچھ کیون نہ کہے گا تمکو  
یہی انعام ہے کچھ سو جو تو دل میں اپنے  
اب تو کچھ اتنے خفا ہو کے کہو ہو مجھ سے  
غرض احوال مراش کے جھڑک کر بولے  
چلکے دو ایک قدم دیکھتے ہو کچھ یوں کیون  
آپ ہی آپ مجھے چھڑو رو کو کچھ آپ ہی  
آفرین لین نہ ہی چاہیے شاباش کھیں  
بات میری نہیں سنتے جو اکیلے مل کے  
شکوہ مند آپ سے انشا ہو سوا کا کیا دخل

بات میں تم تو خفا ہو گئے لو اور سنو  
چھوڑو بوسے کا بھلا دیکھ تو لو اور سنو  
تم تو تنوکھ لو مری اک نہ سنو اور سنو  
ہے قسم تمکو مرانا م تو لو اور سنو  
جاؤ رے داور بر رو ہو چلو اور سنو  
کالیاں سن تو چکے چاہتے ہو اور سنو  
آپ ہی بات میں پھر روٹھو اور سنو  
دیکھ روتا مجھے یوں ہنسنے لگو اور سنو  
ایسی ہی ڈھب سے سناؤں کہ سنو اور سنو  
تم نہ مانو تو کون چل کے چھو اور سنو

## عندل سودا

بلبلان سب دلی آئیں باغبان رو و بچو

آنسو اور شبنم سستی حوض و نہر بھر دیجو

یہ وصیت کر کے لیل باغبان سے مرگئی  
بعد میرے دفن کے تو قل پڑتا چاہے اگر  
پھر قدم چالیس مٹ کر آ کے تربت پر مری  
یا تہا مدت سے سو داس کے تئیں یہ جا  
کہ گئی مجھ کو جسکے تحت چمن پر دیکھو  
لکھو کہ ہر سچ محل کو نہاں مٹی دیکھو  
فاتحہ کی جا سے یہ تعریف گل کی کجیو  
آج کیوں ظاہر نہیں کچھ بھید اسکا کجیو

## غزل مومن خان

اولیوہ تسکوڑ کرتے ہیں اور کس ادا کے ساتھ  
بہر عیادت آئے ولیکن قصا کے ساتھ  
بے یروہ غیر باس ادا سے بیجانہ دیکھتے  
شاید وہ لالہ رو گیا گلگشت مانع کو  
اوسکی گلی کہاں ہے یہ کچھ باغ نلد ہے  
آتی ہے بوسے باغ شب تاب ہر حرمین  
کھلباگ کسکا مشورہ قتل ہو گیا  
تھے وعدے سے پھر آنیکے خوش یہ خبر نہ تھی  
الشرعی گریخت و تبنا نہ چھوڑ کر  
بیلاقتی کے طعنہ بہن عذر جناس کے ساتھ  
دم ہی گل گیا مرا آوار یا کے ساتھ  
اوٹھ جاتے کاتن ہم جی جہان ہو گیا کوسچ  
کچھ رنگ و بو گل کے وصل سے صبا کوسا  
کس جاسے مجھ کو چھوڑ گئی موت لاکے ساتھ  
سینہ ہی جاک ہو نہ گیا بونہا کے ساتھ  
کچھ آئی تو خون دہاں کی سوا سب کے ساتھ  
ہے اپنی زندگانی ادنیٰ بونہا کے ساتھ  
مومن چلا سے کہہ کو اک پارہ ماس کے ساتھ

## غزل ولی

سن تو دل کیوں توڑا اوس بت عیاں کرات  
دامین آن کے صیاد سے لیل و کہا  
ہو سزا دل ہاتھ نکلے لیتا ہون میں ہر دم لڑ  
جلد بخیر اوسکو ملا دے یا مجھے دور رکھے  
شتر کا خوف ولی کو تو نہیں ہے دلہند  
کوئی آتا ہے بھلا ایسے ستم گار کے ہاتھ  
بیچنا مجھ کو کسی آئینہ رخاس کے ہاتھ  
کیونکہ مدتے سہے ہاتھ تو نہیں دلدار کے ہاتھ  
ایسی ہی بات مرے حضرت غنا کو کچھ  
ہے شہادت یہ وہاں احمد مختار کو کچھ

## غزل میر تقی

سرد و فار کیا ہے کسی خود نما کے ہاتھ بھلا دیا فلک تو زمین نقش پا کے رنگ آنکھوں میں آستانہ تھا مگر دیکھا تھا کہ میں دیکھ ادا سکو مجھ کو یاروں سے حیران ہو گیا دل کی گرہ نہ ماحن تدبیر سے کھلی	سہ آبرو قنیر لی شاہ و لانسے ہاتھ اوٹھنا ہمارا خاک سے ہے اب خدا کو ہاتھ گوئل گل ایک دیکھا زمین نے صبا کو ہاتھ کس ڈھب رنگ گیا چریہ گوہر گدا کو ہاتھ عقدہ کھلے گا میری مشکل کشا کے ہاتھ
--	--

### غزل انشا

پر چھائیں اپنی چال کی ٹمک مٹھ کو موڑ دیکھ پکاں تیرا ہے آلودہ زہر سے میں نے کہا کہ محق کو اب چھوڑنا ہوں خیر جو کھٹ پہ میں نے اوسکے جو چمکا یہ سر کہا جوڑی جو او نے مجھے توڑی رقیب نے	گردن کی یہ لیک یہ لیک کی مڑور دیکھ باور نہو سب مجھے تو مڑے دل کو توڑ دیکھ بولا کہے سناوے ہوا چھانہ چھوڑ دیکھ دروازہ کھولتا ہوں ہر اپنا نہ بھوڑ دیکھ انشا تو اپنے یار کے یہ توڑ چوڑ دیکھ
---	---

### غزل سودا

کہاں وہ نور کا شمس و قمر میں ہے شعلہ نظر کر دو دہنا گوتس گوشتوار و ن میں غضب جو ذرہ دل اوسکے میں ہو تو کم مت جا شریر کو کم نہیں آتا ہے گرم قطرہ اتک سموم عشق کی تاثیر نے جلانا مارا سدا تلاش میں یار د اوس آبتین خو کے نرسے تو نالہ یہ تکلیف مجھ صفر مجھے یہ تکے کی ہے جھلک یار کے گریبان پر بتان کا عشق بھی سودا بڑا ہے شعلہ باز	حسن یار کا اپنی نظر میں ہے شعلہ کہ بحر حسن کے ہر ایک گھر میں ہے شعلہ کہ سنگ میں ہے شررا و شرر میں ہے شعلہ یہ عاشقوں کی مگر چشم تر میں ہے شعلہ تری بھی اسی نفس سرد تر میں ہے شعلہ یہ رات دن مہ و خور کا سفر میں ہے شعلہ کہ نالہ یان نہیں اس مشیت پر میں ہے شعلہ کہ جیسے مہر کا جیب سحر میں ہے شعلہ کہ دل کے سوختہ کو اس ہنر میں ہے شعلہ
---	--

## غزل صائب

<p>تیرے خود و شبے یا نہر ہے گم بسم اللہ خون دل تو جو پلاتا ہے یا بسم اللہ ہجر میں تیرے مراد دل تو چہا بسم اللہ دروایان پر شک پڑے تو چہا بسم اللہ نغمہ دل کا تو اب اس کے نہ ملے نہ ملے</p>	<p>گر مجھے قس ہے منظور چلے آ بسم اللہ ہم تو حاضرین نہ کرتے ہیں ترا حکم دل دیکھ اکی ملاقات مجھے کب ہو نصیب یہ سطر خوب نہیں جان کا دنیا بھل گر تقدیر ہے تجھ حال پر صائب کے سخن</p>
---	--

## غزل مشتاق

<p>کیا اب ہے یہاں ہے یہاں ہے یہاں ہے کیا اب ہے کیا اب ہے کیا اب ہے ایا اب ہے نایاب ہے نایاب ہے کیا اب ہے کیا اب ہے کیا اب ہے آ اب سے آ اب سے آ اب سے</p>	<p>کیا زمین تر چا دل بیتاب ہے دامن سب رخ و لہار سے بیتاب ہو خورشید جون ہجر مرگان میں ترسے گو ہر آنجو کتاب ہے وہ شمشیر دکھا نشہ لبوں کو مشتاق ہمیں کر کے بھلے آئے جاب آپ</p>
--	---

## غزل رمضان علی دام

<p>مجھے ہو گیا خوب ہی تم نام خدا داد داد کیون نہ کہیں تم کو سب شاد و گدا داد داد دیکھ تمہیں خلق میں شور اوٹھا داد داد بند و نواز ش تمہیں جو چہ رہنا داد داد تیری گدا کی میان یہ ہے جد داد داد میر کو جھکا با ادب صل جلی داد داد</p>	<p>تم کو مبارک ہو دے نام داد داد داد داد میر جہان ہو تمہیں مقصد جان ہو تمہیں برسٹ مسری گمان اور یہ خوبی گمان اسی لئے آئے ہمیں دیکھ کے جاوین تمہیں آ کے گلی میں تیری جج کو اور شام کو کمر سن سنان کہیں دیکھ کے جلو ترا</p>
---	---

## غزل حیرات

<p>کیا رات ہے کیا رات ہے کیا رات ہے</p>	<p>استب کسی کا کل کی حکایات ہے دانستہ</p>
---	---

دل چھین لیا۔ سنے دکھا دستِ خانی  
عالم ہے جوانی کا جو ابھرا ہوا سینہ  
دست نام کا پایا جو مڑا۔ سکے لبونے  
جرات کی ہزل بنے نئی او سنے کماواہ

کیا بات ہے کیا بات ہے کیا بات  
کیا بات ہے کیا بات ہے کیا بات  
صلوات سے صلوات سے صلوات  
کلمات سے کیا بات ہے کیا بات ہے

### غزل سودا

خیر پرنت سپہ کرم ہم پرستم دواہ واہ  
مگر کرب و خواجہ نہیں ہوا اوس کی رضا  
سبز کیا گشت کو برس کے عالم میں تو  
حائے مشرب کی دیکھ تازہ بنا کو مر سے  
کھٹے لگے جو کوئی ریختہ سودا کی طرح

دیکھ لیا بس تمکین سے تھمتھمت  
اوسکی رضا میں سدا گد سے عودم  
نک تو ادھر بھی کچھ ابر کرم دواہ  
کتے ہیں نت ساکن دیر و حرم دواہ  
اوسہ زمین سے ہو مالوح و قلم دواہ

### غزل مظہر

اوسکو تو بھیجنا ہے مجھے خط سب کے ہاتھ  
برگِ خا پہ لکھ ہوں احوالِ دل مرا  
آزاد ہو رہا ہوں دو عالم کی قید سے  
ڈرتا ہوں میرزا ئی تری تو دیکھ ہر سحر  
مظہر جیسا کہ رکھ دل نازک اب دو کتین

اس دا سٹل لکھا ہے چن مین ہوا کہ  
شاید کبھی تو جا لگے اوس دلربا کے  
مینا لگا ہے جب سستی مجھ میںوا کے  
سورج کے ہاتھ جو بڑی دیکھا صبا کا  
یہ شیشہ بھیجا ہے کسی میرزا کے

### غزل درد

ہر طرح زمانے کے ہاتھوں سے تم دیدہ  
ہم گلشنِ دوران میں از خشکی طالع  
اے شور قیامت۔ اودھری ہیں کتا ہوں  
اور ورنے تو ہستے ہو نظر وں سے مانتہ بن

گر دل ہو تو آزر وہ خاطر ہو تو رنجی  
سبز تو ہوں لیکن جو ہر خواہ  
جو سکے سے تو بھی بان سے کوئی دل  
ایہ حر کو نگہ کوئی پھینکی بھی تو درد



ابر خواہ بھی جو عالم کو پروست تو ہو لیکن  
کرنا ہے جبکہ دل میں جن ابروی پوستر

یارب نہ کسی کے ہوں دشمن یہ دل و دین  
اسے دروید تیرا ہے سر مشرطہ جیسیدہ

### غزل میر تقی

نظر آیا تھا صبح و رات سے وہ  
جز ہر ادرعہ زریہ کو  
دیکھیں عاشق کا جی بھی ہے کہ نہیں  
کیا تصور میں پھر ہے صورت  
خوبی اس خوبی سے بہترین کمان  
دل لیا جس عین کا تو نے توخ  
خوش ہیں دیوانگی میر سے سب

پتھر چھپا خورشید اس نے نور سے وہ  
نہیں لکھتا کبھی عذر سے وہ  
تنگ ہے جان ماحصور سے وہ  
کہ سر کتا نہیں حضور سے وہ  
خوب تر ہے پری دھور سے وہ  
ہے گیا جی ہے اک سر دراز سے وہ  
کیا جنون کو گنا تصور سے وہ

تو مجھے دیکھ کر کہ چل بٹ کے پرے مجھ  
کب تک تو ڈرتا ہر پھرے ہاتھ میں سلیق  
تو دوڑ کے آتا ہے مجھے چھپنے تب کو  
کیسا ہی ملا کیوں نہ وہ بیٹھا ہو مری پاس  
انشا کہیں نہیں بول مزاجی نہ کر محاسن

دین مجھے لگا ستان جہاں نہ اے میری مجھ  
غصہ تو کہیں جاسے بس خیر پرے مجھ  
نادان یہ بھلا کون ہے سوچیں نہ اری مجھ  
کہتا ہوں میں اس کو بھی کہ ٹنگ اور درو مجھ  
میت ہاتھ کو اس طرح سے تو سر پہ دستہ کر مجھ

### غزل دوق

ترے کو چے کو وہ بیار غم دار اتنا مجھے  
نگہ کیا اور مرہ کیا ہم تو دونوں کو ملا مجھے  
تسہید ان محبت خوب آئین فنا مجھے  
ہر اک گردش میں سوا راز نازت زنا مجھے  
وہی کچھ تلخ کام اس زندگانی کا مرا مجھے

اجل کو جو بلیڈ ورمگ کو اپنی دوا مجھے  
اسے تیر قضا اس کو پر تیر قضا مجھے  
ہمار خون کو قاتل میں اس کی خون بہا مجھے  
خفاک کو ہم کسی کا فر کی چشم سر مرا مجھے  
کہ جو زہر آب تیغ بار کو آتہ دتا مجھے

ستم کو ہم کرم سمجھے جنہا کو ہم دعا سمجھے  
 سرائی میں ہمارے وہ اگر اپنا بھلا سمجھے  
 سمجھے لے شکدل آرام جان دلربا سمجھے  
 وہ ہم سے خاکسار و نکو جب اپنا خاک پا سمجھے  
 ترے کشتے جو یوں خواب عدم کی یک بیگم  
 نسیم صبح گلشن میں اگرچہ ہوا دم سیلے  
 روان ہوتا ہوا اس بستان سرا کو کاروان  
 حساب اصلاحیو چھٹے مجھے میرے دل کو خرونگا  
 اگر دل کو نکالا چیر کر پیکان تو رہنے دو  
 کرنے آو رسامیری جو سیر عالم با لا  
 رہنے ہے زخم دل تدبیر پر جراح کی کمد  
 محبت ہو ذرا گرم ہو اس دلنکس کا دل  
 عدد آیا ہے بکر نامہ بر لکھا نصیبوں کا  
 مجھے آتا ہر رشک اس نہ سے آشام برقی  
 نہ آیا خاک بھی رشتہ سمجھ میں عمر رفتہ کا  
 خبر سنتے ہی قاصد سے ہوتے ہم خبر بالکل  
 نحوست بھی سعادت ہو گئی زلفون میں جو ہوئی  
 کشاد کار رہنے پہنچہ تقدیر کو سوچا  
 بلا اس زلف کو مصحح میں ہر مضمون حمید  
 ہوا نے زلف کو چھڑا اور اپنا دل لڑتا ہی  
 سمجھ ہی میں نہیں آتی ہر کوئی بات قیاسی

اور اسپر بھی زندہ سمجھے تو اس برہنہ مذہب  
 بڑا سمجھے بڑا سمجھے بڑا سمجھے بڑا سمجھے  
 پڑیں پتھر سمجھ پر اپنی ہم سمجھے تو کیا سمجھے  
 ہم اپنی خاکساری اپنے حق میں کیا سمجھے  
 مگر شور قیامت کو تری آواز پا سمجھے  
 ترا بیمار غم تجھ میں سموں جا نگرا سمجھے  
 چٹکنے کو صبا غنچہ کی آواز دریا سمجھے  
 حساب دوستان درد ل اگر وہ دلربا سمجھے  
 کہ عاشق اپنے پہلو میں اویسکودل کی جا سمجھے  
 فلک کو بھی یوہین اک آبلہ سازیر پا سمجھے  
 اونھیں مانگے نہ سمجھے خندا دندان نہ سمجھے  
 دل بشکستہ میرا اپنے حق میں مویا سمجھے  
 کریں گے لیکے خط کیا مدعی سر دعا سمجھے  
 نہ جو دم ناگرد جانے نہ جو خدا صفا سمجھے  
 مگر سمجھے تو داغ معصیت کو نقش پا سمجھے  
 ترے پیغام کو گویا کہ پیغام قضا سمجھے  
 کلیم تیرہ بختی سر پہ ہم ظلم ہما سمجھے  
 خرد کے ناخونکو ناخن انگشت پا سمجھے  
 اوی سے یہ کھلے جو معنی ناز و ادا سمجھے  
 کوئی جانے تو کیا جانے کوئی سمجھ تو کیا سمجھے  
 کہیں ایسا نہ دے ہم سے وہ کافرا سمجھے

## غزل مومن خان

کشتہ محسرت ویدار میں یارب کس کے  
وہ چلا جان چلی دونوں یہاں تو کھینکے  
بانوں تربت پر مرے دیکھ بھل کر رکھنا  
بھکوا مارا یہ مرے حال تعمیر نے کہ ہے  
کس پر پروے سنگمر سے ملا دل افوس  
بخت پر دانے سو قرمان حد وہون میں نے  
نالہ رتک نہو باعث درد سر مرگ  
لذت مرگ سے ہجران کے دعا کہ حرا  
کیون نہ تم جمع کے ماسد جلیں دور کفر سے  
یار مومن سے بھی جن سے طبع روان

نخل تابوت میں جو پھول کے نر کس کے  
اوسکو تیاہوں کہ اسے بانوں پرون کس کس  
چور سے ستیہ دل سنگ نم سے لیکے  
کچھ گمان اور ہے دھڑکے کی دل ہنس کے  
کس پہ دیوانہ ہوا ہوش گے میں کس کے  
آگ بن جاوے وہ کرد پھرون ہوں جس کے  
غیر کے سر یہ لگنا ہے وہ منہ لکھنے کے  
یہ مزا ہونہ نصیبوں میں کسی بے حس کے  
جب عدو باعث گر می ہوں تری مجلس کے  
داد افکار تران اور مع یا بس کے

## غزل نصیر

جبر و وہ مادہ تاجی جلوہ گر ہو جاوے  
کسی کا کشتہ خون وہ نگار گر ہو جاوے  
نصو راو کے پرا نکھون کار ورتب ہکو  
شکر لبون کے قدون کا یہ بے خیال مجھے  
ستاب ادب پہ کھلے ماجرا سے دل ایسا  
الہی عشق میں جوں جوں کیا پرتیرے قدم  
وہ جام سے میں نہ کیوں دیکھو کس دستانی  
ہمارے سر پہ یہ پانی چڑھا کر سونیزے  
ترے کرم سے محبت کا آدہ سہرتہ

مرا بھی خون گل خورشید نہ اودھر ہو جاوے  
تو اوسکے لگے حنا ہاتھ باندھ کر ہو جاوے  
دل اپنا کیون نہ دو عالم سے بجز ہو جاوے  
جو دل سے آہ بھی نکلے تو نیشکر ہو جاوے  
سر تک جیم اگر تو پیار ہو جاوے  
اسی قدم پہ مری زندگی بسر ہو جاوے  
رک سحاب جو مرگال جہنم ہو جاوے  
رک سحاب جو مرگال جہنم ہو جاوے  
درست اس سے خدا یا یہن اگر ہو جاوے

تو سو طرح سے مرا مثل رشتہ پہ پہنچ  
خدا دکھائے کہیں رہے روز وصل نصیر

یقین ہے جلوہ دل میں تہوں کا کھو جاسے  
شب فراقِ ثنابی کئے سحر ہو جاسے

### غزلِ درد

ارض و سما کی تری وسعت کو پاسکے  
وحدت میں تیری حرفِ دوئی کا نہ آسکے  
میں وہ فتادہ ہوں کہ بغیر از فنا مجھے  
قاصد نہیں یہ کام تر ااپنی راہ لے  
غافلِ خدا کی راہ پرست بھول زینہار  
یارِ بے کیسا ظلم ہے اور اک فہمِ بان  
گو بحث کر کو بات بنائی تو کیا حصول  
اطفار نارِ عشق نہو آپ سے کبھی  
مست ترابِ عشق وہ بخود ہیں جسکے عمر

میرا ہی دل ہے یہ کہ جہاں تو سما سکے  
آئینہ کیا مجال تجھے منہ دکھا سکے  
نقشِ قدم کی طرح نہ کوئی اودھا سکے  
اوسکا پیامِ دل کے سوا کون لاسکے  
اپنے تین بھلا دے اگر تو بھلا سکے  
دوڑے ہزار آپ سے باہر بھا سکے  
دل سے اودھا خلاف اگر تو اودھا سکے  
یہ آگ وہ نہیں جسے پانی بجھا سکے  
اے دردِ چاہے لاسے بخود پھر نہ لاسکے

### غزلِ میر تقی

پسند زلف کرے قیدی کمند کرے  
ہمیشہ چشم ہے مناک ہاتھ دلبر سے  
بڑوں بڑوں کو جھکاتی ہے سرخِ اہدم  
بیانِ دل کے بھی جلیز کو کرے مجلسِ مین  
نہ محکوراہ سے لیجاے مکر دنیا کا  
سو اے اسکے نری درمیں میں کر کیا ایسیج  
دکھاوڑا آنکھ کھو رلف کھوئے منہ یہ کھو  
اگر پر سادہ ہے لیکن ربودنِ دل کو

پسند اوسکی سے وہ جس طرح پسند کرے  
خدا کیسے کہ نہ ہما بھی درد مند کرے  
پکڑ کے تیغ وہ اپنی اگر باند کرے  
اچھلنے کو دے کو ترک کر پسند کرے  
مزارِ رنگ یہ فرقت کو چہند کرے  
کہ جو کوئی تجھے دیکھے سورتسِ خدا کرے  
کجو خرام سے رستے کرتے تہ کرے  
ہزار بیج کرے لاکھ لاکھ مند کرے

سمن بھی ہے جو کہتے بن شعر میر ہے سحر زبان خلق کو کس طور کو فی بند کرے

### غزل آتش

بہار آئی مراد چمن خدا نے دی  
دکھائے روئے محط نے یار کے لہو از  
گئی ہے دیر سے اب تک پھری نہیں شاید  
مژدہ داغ محبت کو رکھتے ہو آتش

شکستہ تھے ہوئے بوبہ گل مہا نے دی  
گیم ہوس کو پتھر ہی خدا نے دی  
ورق بول کے ادھر ٹوٹی دعا نے دی  
نشان اپنی یہ کس لالہ کون قبا نے دی

### غزل ناسخ

نہ فقط جاہ مجھے قاسم ولداری بھی  
ہر خیر یار کو تھا مرتبہ موسائی  
جو ترار خستہ دیوار نظر آتا تھا  
تھا مجھے بال ہما ہر پر کا دیوار  
آشنا تھا نہ کبھی پاسبانہ کاٹھولے  
جن دنوں گلشن رخسار تھا بنجار  
تھا ترے زگرے سے گون کر زمانہ بہست  
چہرہ آتش کدہ ابرو تھے سو محراب حرم  
صلو نامہ جو لکھا تیرے خط مشکین نے  
ہو گئی سبزہ خط اس کو شفا کی بوٹی  
تمہی اسید ربائی کی دل ناسخ کو

مثل مشور زما نے کو سوس دہا کی جی  
آتش طور سے گرمی ترے بازار کی تھی  
صاف تصویر مرے دیدہ بیدار کی تھی  
چھاؤں جہدم مرے سر پر تری دیوار کی تھی  
رات دن دید مجھے گلشن بنجار کی تھی  
کون ٹیل تھی کہ خواہش جسے گلزار کی تھی  
سدم کسی رند کو کب خانہ غمار کی تھی  
گردن آگے ترے غم کا فردیندار کی تھی  
نہ ہی جنگ جو کچھ میرے اور اخبار کی تھی  
اوس سوا اور دو کیا دل بہار کی تھی  
لاکھ زنجیر ترے گیسو سے خمدار کی تھی

### غزل قطب

کس شان سے آتی ہے یہ چالاک بستی  
معلوم نہیں عشق میں ہے کس کے گرفتار

اور سینے ہوئے سرخ ہے پوشاک بستی  
کیون رکھتی ہے یہ سینہ کشی چاک بستی

ہم ہیں ترے مشتاق ذرا آ کے لپٹ جا  
گل پھولے سائے نہیں گلشن میں عزیز و  
کیونکر نہ قطب ہووے نذا جان و جگر سے

وقت میں ترے ہو گئی بس خاک سستی  
اور باد صبا جھاڑے سے ناشاک سستی  
ہوتا ہے تصدق ترے افلاک سستی

### غزل اشعار

نگہ ہے اس پر ہی کی سحر خیزوں ایک آفت ہے  
چمن ہے جام صبا پر گھٹا ہر باغ خلوت ہے  
رگڑنے دو مجھے ملو دوسے تک تو اپنی انگلیں  
سدا دھجا کر سچہ چمٹ جاوے کہیں وحشت  
بھلا کیونکر نہ غش ہوں ہم کر درون وضع کی  
مجھے کیوں گالیاں دیتی ہو ہجر کر کے ناحق تم  
بھلا آخو بجی صاحب کو آنے دو کہوں گائیں  
دیا ہر پاؤں تو خنچ میں یہ شاگردوں صاحب کے  
کسی کا منہ چڑھا جانا کسی کو بے سبب کہنا  
کتابین پر پڑی دیکر عجیب ہے تحاپ طلبوں کی  
مراتب نوت کا ملنا ہے اجڑا گلستان کو  
وہ آئے ہیں کہ نیلا کھلیں اڈھے سامنے جو  
نہیں تو کچھ مجھے دینے کو سب مل کر ابھین  
برل کر قادیہ اشاعر ل اب اور کوئی ٹرہ

مناذامہ جو دیکھے اس طرف یہ کسی طاقت ہے  
اگر ایسے میں آجاوے تو صاحب وقت فرستے  
تصدق میں تمہاری جاؤں اس سر محکوم راحت ہے  
برے تیور نظر آتے ہیں اس سر محکوم حشر ہے  
لطافت کی ملاحت ہے نزاکت کی صبا بہت ہے  
ارے کتب کے لڑکوں این بھلا یہ کیا مہارت ہے  
کہ ملے حضرت سلامت آپ سنی یہ حقیقت ہے  
جہاں تھپی ملی ان کو تو اک بر پا قیامت ہے  
سدھاری آپ مسجد کو یہاں ہوتی قباحت ہے  
اگر ججک کے نظر کیے تو یان کو پھر وہ صبر ہے  
نہایت شیخ سعدی کی یہاں ہوتی فضیلت ہے  
غرض تم صاحبوں کی خوباب ہوتی ضیاء ہے  
مرے سے کھیلو کو دو لوٹو پوٹو یہ فراموش ہے  
خدا کے فضل سے تم کو نعمت کی ہلاکت ہے

### غزل مومن

سینہ کو بی سے زمین ساری ہلا کے اوٹھے  
آج اوس بزم میں طوفان اوٹھا کے گئے  
کیا علم دھوم سے حیرے تہہ اس کے اوٹھے  
یاں تلک روئے کہ او سکھ بھی دلا کے اوٹھے

دل سے کیونکر نہ جواں ساتھ ہوا کواڑے  
گر نہ ول میں حیا لگہ خواب آلو  
سمیع کے جور کا محسوس میں حوزہ کور ہوا  
گو کہ ہم صنفِ ہستی یہ ہیں یک حرف غلط  
ہو سدا بہ تب یلدا سے رہائی یارب  
اُن رمی گرتی محبت کہ ترس سوختہ ناں  
میں دکھانا تھیں ناشرِ مگر ہاتھ مرے  
سوزش دل کو ہوا کیا ہی میں پانی پانی  
جی ہی مانند نشانِ کف یا بیٹھے گس  
شعر مومن کی رُسے بیٹھے کے اُسکے آگے

تعلیم با سے تب غم سیہ بلا کے اوٹے  
درو کیا کیا اتر نختہ صبا کے اوٹے  
دل خیرا بیٹھی تھی جب کچھ چرا کے اوٹے  
لیک اوٹے بھی تو اک نشتِ مٹا کے اوٹے  
زلزلتِ مٹے سے کہیں اس مہرِ تپا کے اوٹے  
جس جگہ بیٹھے گئے آگ لگے کے اوٹے  
ضمت کے ہاتھ سے کب بقت دما کواڑے  
وہ جو پہلو سے پسینے میں نما کے اوٹے  
پاؤں کیا کو جیسے اس ہوش رہا کواڑے  
حس احوال دل زارِ مٹا کے اوٹے

### غزل سودا

گو ہر کو جو ہر تھا اور صرافِ زر کو ہر کھے  
وہ شخص بارِ خاطرِ ہرگز نہ کسی کا  
جو ہر نہ وہ سے جیسے جو ہر تناس کب ہر  
دُشمن کے خواہاں و دیار میں جہاں ہر  
خاطر میں وہ نہ لاؤ رکھا ہر ابر میں ان  
سکھ کہ چشمِ عاشق یا قوت کو ہر مبدن  
دُشمن کو اپنے پر کھائے آدمی سے

ایسا کوئی نہ دیکھا وہ جو ہر کو ہر کھے  
جس کا اندیم ہو وہ او سکی نظر کو ہر کھے  
جو صاحبِ ہنر ہے وہ ہی ہنر کو ہر کھے  
جس میں نہ جھوٹے سچے کوئی کھر کو ہر کھے  
جو قطر و پائے اسکِ مژگانِ تر کو ہر کھے  
ظالم اگر تو میرے بختِ جگر کو ہر کھے  
ہرگز نہ کہ تو سودا ہر جانور کو ہر کھے

### غزل عارف

گر میں سوچی سو کہوں سب تر ہی ہر سبجلی  
کبھو نہیں نہیں کو دو ماتین چکیا کرتے ہیں

تو کرے مجھ سے ترے قد کے برابر بجلی  
بذل کو کہتے ہیں برسا ہے گو ہر بجلی

تیرا دیدار ہے تسکین دہ منظر جان  
کوٹنے کوٹنے میں فرق ہوا کرتا ہے  
ہووے روئیے سو ایکون : شریزی آہ  
چین کیدم نہیں بتیابی دل سے عارف

ہوئی بتیاب ترے کان کی کیو نکر بجلی  
ایک دن دیکھ مر اتو : ل منظر بجلی  
جوش بارش میں چلتی ہے فز : تر بجلی  
کسے رکھ دی ہے مر سیدہ کو نکر بجلی

### غزل انشا

تب سے عاشق ہیں ہم اسی لعل پر یزاد تر  
یاد آتا ہے وہ حرفو فغا اوٹھنا نا جھکو  
ستے کی پتھر نکل حوصل کی سی آتی ہو نظر  
دال کے کپڑے سوزانا کے مرید کی شبیہ  
ذال بھی چھوٹی ہیں اسکی ہے جون اتو بجی  
مر بھی خالی ہے ورے زور بھی ہو یک نقطہ  
سین خالی ہو بڑے شین پہ ہیں نقطہ نمین  
طوسے بن طرد ہے اور طوسے پہ ہو یک نقطہ  
نے پہ کیا نقطہ ہو اور قاف پہ ہیں نقطہ دو  
میم بھی پختین ہے اور نون کے اندر نقطہ  
کیا حلیفہ جی میں ایسے پھبن سے نکلا  
گالیاں تیری ہی سنتا ہے یہ انشا ورنہ

جب سے مکتب میں لگا پڑھنے الہ بر قوتے  
جیم کے پیٹ میں اک نقطہ تر اور خالی ہے  
نقلہ جو اسپہ لگا دین تو ہوئی پھر وہ بنے  
ہے سو یک پانچ دین ٹٹھی ہے اور بن نقطہ  
ایک پر کالہ سا ہے ساتھ ہے گھر میں اسکے  
کہ مشاہد ہے یہ تل سے مرے رسا رسا  
صاد اور رضا دین بس فرق ہو یک نقطہ سے  
عین بے عیب ہو اور کانے میان غین ہو  
کاف بھی خالی ہے اور لام بھی خالی ہو  
مفسا ایک ہو یہ وا بھی اور چھوٹی ہے  
آگے چھٹی دو ابھی لام الف ہمزہ ہے  
اسکی طاقت ہے کہ کوئی جو یہ اسکو لے

### غزل خاکسار

اوسکے ملنے کی نہ سو بھی کوئی تدبیر مجھے  
دو جہان کو میں کروں اوسپہ تصدق پل میں  
ایک بوسے کے سو اکچھ نہیں مانگا ہے

آہ دکھلاؤں گی کیا دیکھے تقدیر مجھے  
اوسکی دکھلاؤں گی بھلا جو کوئی تصور مجھے  
جسکا جی چاہے اگر دیکھے تقدیر مجھے



آج سب سے عید در اعیاد منالو پیار سے  
تب تو جھنجھلا کے وہ بولا بیت کا فرج ہے  
خاکسار کو خوشین دولت و ذر کی خواہش  
شہد اسلام کی ہے کیجے بنگلہ گھر سے  
آج یاں حید میں کیوں کرتے ہو دلگیر مجھے  
خاکساری ہے بہت نسخہ اکسیر مجھے

## غزل آتش

دمنستان کی گئی نشوونما پھر تھی ہے  
حال مشکین کو تر کر تے ہیں نقشے سحر سے  
خاک چسوا رہی ہے کو چہ قاتل کی تلاش  
کج نگہ تو نے تو کی ہے کسے رکھتے ہیں  
ملتی جو تر سے درگاہ کے ہیں اسے محبوب  
نشہ میں نے نقاب رخ زیباد اولٹا  
قتل کس کس کو کرے دیکھئے ہر گام خرام  
یا نون تک یار کے پہونگی لٹک کر سر سے  
وہ جنون خیر ہے وہ مایہ سودا ہے زلف  
اپنے جامے سے ہونین میکش مغلس باہر  
صبح شہر کے سوا صبح شب بھر نہیں

ژٹ بدلتی ہے کوئی دن یلن ہوا پھرتی ہر  
عشیرین کیسو دن کے گرد بلا پھرتی ہے  
ساتھ ساتھ اسے خراب اپنی قضا پھرتی ہر  
آنکھ اپنی بھی صنم سوے خدا پھرتی ہے  
سینے تشریف قبول انکی دعا پھرتی ہے  
نحو کرین کھاتی ال آنکھوں کی حیا پھرتی ہے  
یہ قدم سے جو لگی انکے حنا پھرتی ہے  
بھیرنے سے کوئی وہ زلف رسا پھرتی ہے  
دیکھتی ہے جو پہنی برہمہ پا پھرتی ہے  
برہن ہوتی ہوئی دستاؤ بیا پھرتی ہے  
یہ بلا وہ نہیں آتش حو بلا بھیج رہی ہے

## غزل میر تقی

سب نے جانا تھا سخن ہونگے زمان پر کتنے  
میں نے اس قطعہ صنل سے سر کھینچا ہر  
کشور عیسیٰ کو آباد نہ دیکھا سہمنے  
آہ نکلی ہے جو یہ کس کی ہوئیں سیر بہار  
دیکھو یہ پنڈاثر گان کی تک آتش دستی

پر علم ہاتھ جو آنے لگے دفتر کتنے  
کہ ہر اک کو چے میں جسکے تھے منہ در کتنے  
ہر گلی کو یہ میں ادھر کر پڑے تھو گھر کتنے  
آتے ہیں بلخ میں آوارہ ہونے پر کتنے  
ہر سحر خاک میں تلے ہیں در تر کتنے

کب تک یہ دل صد پارہ نظریں رکھتے  
عمر گزری کہ نہیں دودھ آدم کوئی  
تو سبھی بیارہ گدا میر ترا کیا مذکور

اسپر اطمین ہیں مدار صدین ابر مکتے  
جس طرح دیکھیے عمر صدین میں اب خبر کتے  
مل کے خاک میں بان صامیہ فسر کتے

### غزل ذوق

کب حق پرست ز اہر جنت پرست ہے  
دل صاف ہو تو چاہیے معنی پرست ہو  
درویش ہے وہی جو ریاضت میں جست ہو  
جز زلف سو جھٹا نہیں ایمر و دول بگے  
دولت کی رکھ نہ مار سر گنج سے امید  
عنقاف نے کم کیا ہے نشان نام کے لیے  
یہ ذوق ہے پرست ہے یا پرستہ

حور و نپہ ہر رہا ہے یہ شہوت پرست ہو  
آئینہ خاک صاف ہے صورت پرست ہو  
تارک نہیں فقیر بھی راحت پرست ہے  
خفاش تو نہیں ہے کہ ظلمت پرست ہو  
موزی وہ دیگا کیا کہ جو دولت پرست ہو  
گم گشتہ کون کہتا ہے شہرت پرست ہو  
کچھ ہے بلا سے لیکت محبت پرست ہے

### غزل ناسخ

آتش عشق وہ ہے جہین سمندر جل جاوے  
پر پروانہ کیا شمع رخ جانان کو  
تن بدن پھونگ دیا ہر شب فرقت و فرا  
شمع سان شرح تپ غم سے ہر سوز ان کہ تو  
ہو ترا رو سے جہان سوز اگر عکس فلک  
شجر طوے کے مانند عصا سے مو سے  
دوست کہتے ہیں اسے ساتھ جو در آفت  
کھیل سمجھے وہ صنم جان کے آتشاوی  
جب نہ تب نہ نالہ سوز ان سے جلاخانہ دل

اک شرر جاوے جو پتھر میں تو پتھر جلیا سے  
کہ فرشتہ بھی کوئی آوے تو پتھر جلیا سے  
کیا عجب ہے جو مرے جسم سے بستر جلیا سے  
کیون نہ پروانے کے مانند کو تر جلیا سے  
ہے یقین خائے آئینہ ستار جلیا سے  
دیکھ کر کاکل دلدار کا اثر و جلیا سے  
شمع کے جلنے سے پروانہ نہ کیونکر جلیا سے  
سوز غم سے جو کوئی عاشق مضطر جلیا سے  
نہواید کہ کسی غمیر کا بھی گھر جلیا سے

سے وہ پر کا لآتش قدر موزون تیرا  
آتشین حیرہ ہے ہر شاہرہ مضمون ناسخ  
دیکھو اُس سے جو تشبیہ صنوبر جلائے  
کیا عجب ہے مرے اشعار کا دفتر بجائے

## غزل نیاز

و کھلائے دلِ غمِ دل سے گلستان نئے نئے  
جو ریتان سے محب کو اقمی بجائیو  
میں اس طرح جنوں تری باتھو تو تگ ہون  
ویر و حرم میں کوئی نہیں تیری راویہ  
کس طرح ہو گذر و رجا مان پہلے نیاز  
وحشت و کماہی ہے بیابان توئے  
سیدہ ہوشیہ بان کے خواہان توئے  
لاؤں کہاں سے روز گریبان توئے  
کافر نے توئے میں مسلمان توئے  
دربان توئے ہیں نگہبان توئے

## غزل طور

میں جی جاؤں اہلِ سوآپ آجادین اگر پہلے  
شب وصل صنم میں صبح تک سہنے سامانی  
عوضِ بوسہ کے کہنے گایاں تھیں کہ حبیب  
ارو اسے بھرت بھگدول دینا نہیں لاؤ  
شب وصل غریبان پر تری گردنِ خون ہوگا  
عجب مہکار ہے اس کی اور طور میں ہند  
یہ پیغام زبانی خط سے کہنا نامہ بر پہلے  
اقمی آج سٹھ مہرتا بان سے قمر پہلے  
ذرا انصاف تو کیجئے کالاکس نے شمر پہلے  
کوئی پیدا تو کر لیو سہ ہمارا سا جگر پہلے  
نہ بول اوٹھنا کہ میں زاپر سے طمعِ سخن پہلے  
ہنرمندوں سے پوچھے جاؤ میں بیانِ بزم پہلے

## غزل علی

جبریل امین جسکی سدا خاکِ قدم لے  
نام ادسکا لکھا حقِ زلما نام سے اپنے  
کس تان کی جاوگی محمد کی سواری  
مزدی کو تری آتشِ دلخیز سے نہ ڈرے  
ثابت کیا معجزے تری فیض کا دھوے  
کرتا تھا عجب کمال ہے سو غریبہ دم لے  
نہ یائے اٹلاک یہ سرت کا قلم لے  
عصا ہو جنت میں تھو فوجِ اکمل لے  
گر کشورِ بہستی سے گیاراہِ عدم لے  
انکار پہ گزار کے ابراہیم لے

ہمسرہ ترے من کے ہے یوسف کنان  
آتی ہے عجب فوج ملک ہوش برین سے  
اسے ساتی کوثر ہے ترافیع عجب عام  
محبوب خدا اور نہ محبت کے سوا ہے  
کرتے ہیں ملک فروش سدا اپنے پردہاں  
محروم نہوجا دے در فیض نبی سے

### غزل آصف

بیچا ہے جسے معرین مالک نے درمہ لے  
بس تحفہ صلوات سدا سوسے حرم لے  
سے اپنی محبت کی پلا جام کرم لے  
اس بات کی اب مجھے خدای کی قسم لے  
جس راہ میں جاتی ہے تری فوج علم لے  
کیا فکر میں بیٹھا ہے علی گوشہ غم لے

یہ اشک چٹھون میں اب جم رہے ریزہ ریزہ  
تو اپنے شیوہ جو رو جنا سے مت گذرے  
قمر کو ہوتا ہے ہر ماہ میں کمال زوال  
عق ہے منہ پر ترے خوشنما صنم لیکن  
شتاب آگہ تری دید ملک میسر ہو  
جو وصل میں ہر جدائی تو کیا کرے آصف

حباب بحر کوئی دم رہے رہے نہ رہے  
ترمی بلاست مرا دم رہے رہے نہ رہے  
ترے بھی حسن کا عالم رہے رہے نہ رہے  
ہمیشہ تجھی یہ یہ شبہم رہے رہے نہ رہے  
یہ دم لبون پہ ہے اب تھم رہے نہ رہے  
یہ اتفاق ہے باجم رہے رہے نہ رہے

### غزل عاقل

تیری الفت میں ہوؤ جان کے خواہان کتنے  
ایک امید بھی تجھے نہ برائی میری  
نہیں ملتا ترے ناتھ کا پتا سے لیلی  
زلفوں کو کان کے بالے سو جھکا یا تو وہیں  
جسے دیکھی تری تصویر کہا صل علی  
ایک تھا آئینہ وہ جسکے ہیں حیران کتنے  
اوٹھ کے صحر سے چلا شہر کے جانب جبین

تشہ خون ہیں مرے گبر و مسلمان کتنے  
رہ گئے دل میں مرے حسرت و ارمان کتنے  
چھان مارے ترے مجنون لڑ بیا بان کتنے  
زلف پچان کے پڑے بیچ میں بجان کتنے  
پڑتے صلوات ہیں آگے مسلمان کتنے  
پھرتے ہیں زلف پریشان کے پریشان کتنے  
لپٹے دامن سے مرے خار مغیلاں کتنے

معصیٰ روین پہنچی جاتی ہے اد کی تصویر  
کوئی سچا نہ ترے سرکار تہہ عاقل  
ایک قرآن سے لکھو ہا زمین قرآن کتنے  
یون توہن کتنے کو دنیا میں سمندان کتنے

### غزل لطیف

دوغ ہجران کا تہ جاو گیا بھول کر مرے  
وصف اوس شوخ نگہ کا نہ زبان سے ہو جو  
حال کیا پوچھتے ہو ہجر کی بیماری کا  
تسب کو تو نیک پہاڑ کے جو کیا دست دراز  
جیسا ہر خیزہ کہ مین دامن لیلیٰ پکڑو  
قتل تو اوس نے کیا مج کو پہ قسمیر نہ کی  
آگ لگ جاوے نہ دنیا میں مجھ کو دیکھ کر لطیف  
یہ نشانی تو ملی ہے مجھے قافل سے مرے  
حال صیاد کا پوچھو دل بہل سے مرے  
ظاہر آثار تو ہے بارشمائل سے مرے  
بولا چل دور ہو کیا کام حائل سے مرے  
ہاتھ تو دور رہتا رہے محل سے مرے  
اتنی کوتاہی ہوئی صابو قافل سے مرے  
آہ سوزان جو لکھتی ہے نہان دل دگر

### غزل شہید

کہو اوس برق دش کو کج لازم ساتھ جانے  
چلون گام سر کے بل شوق شہادت و شگری  
لیا جسے ہمارا نام مارا ہے گنہ اور سکو  
جو شرمناز تو میرا پوچھو دوں مرگان کی طہن کو  
گہریاں بھارت کے دست جنوں کو کب ہوئی قوت  
جو بال اداس کے او بخت مرین تو دل میرا دکھتا ہے  
مثال نقش پا لاکھوں پڑے رہتے ہیں سر کی جا  
جنازے پر ہمارے ابر رحمت شامیا ناہر  
جہان تلوار اٹھاتی ہے اوس کو چمین جا باہر  
نشان جسے بتایا ہے وہ تیر کا نشان ہے  
تمہارے عین عدو یہ ہیں آنکھیں بھجیا ہر  
ابھی تو دامن صحر کے بھی پڑی اور ناہے  
پہان پر درویش دین وہاں نفونین ستا ناہر  
مگر قافل ترا گنج شہیدان آستانا ہے

### غزل آبرو

تمہارا دل اگر ہے پھر ہے  
ہماری کچھ نہیں تفصیر لیکن  
تو بہتر ہے ہمارا بھی خدا ہے  
سچی نکو کہیں گے بیوفا ہے

ہوئے ہوا سدر بیزار ہے  
وہ احمق ہے کہا ہے جس نے  
عبث بیدل کر دمت آبرو کو

کو ہٹنے تمھارا کیا گیا ہے  
طو جس سے تمھارا دل ملا ہے  
مسافر ہے شکستہ ہر گدا ہے

### غزل بخشش

ہم تاثیر تر سے عشق سے مجھ پر ذری نہ کی  
دلبر سچ کے دل میں دیا تیرے ہاتھ میں  
اسے رشک مشتری تری خوبی کے سامنے  
نزدیک تھا کہ ہوئے سکندر لب حیات  
بخشش کے پاس گوہر دل تھا بسا کیا

میں کیا کروں نصیب نے کچھ یادری نہ کی  
دل لیگیا مرا مری کچھ دلبر می نہ کی  
خورشید نے بھی تجھے ذرہ ہمسری نہ کی  
اسے خضر دان ملک بھلا کیوں رہری نہ کی  
کچھ قیمت اسکی تو نے تو اسے جوہری نہ کی

### غزل حاتم

کروں قربان جیکو اداس گھر ہی اداس وقت اوس پس  
جہان کے خوبصورت دیکھ تجھ صورت کو مجلس میں  
نہ آوے کیونکہ محکوم خواب راحت بستر غم پر  
یہ طور ہم سستی بد زب گلوں یاد رکھنا تم  
فدا ہو نیکو آیا ایک جی کس کے اب چلے  
سجن حاتم کا جی ہر آن پر قربان ہاتا ہر

کہ جہان جگمگای دلدار آوے گھر مرے چل کے  
ہمے خاموش حیرت سے گویا پتے ہیں سب کس کے  
تصور تیرے نقش پا کی گل تکیے ہیں محل کے  
کہ اکدن شوق سے آئنا رہو جاؤ گے ہم گل کے  
لبوں کے پان کی مٹی کے منہ کے تل کو کاجل کے  
تمھاری چال کے سج کے اکڑ کے زلف کو ل کے

### غزل عنا

تصدق و مہم ہوتا ہے جی میرا سنگم کے  
پڑے مارے ہوئے ہر سو گلی میں اس جنا جو  
خبر لا شوخ کی جلدی کو تر مین ہو اصدق  
ہوئے کیمڑ ہیں سارے ایصنم اوس شوخ کو ابر

اداس کے سج کے وچ کے اور آنکھوں کے چوہر  
بھون کے چشم کے پتلی پاک کے نوک خنجر  
زبان کے چوچ کے سر کے بونگہ بال کر کے  
ختن کے چین کے ایران کر سند کو ہند بندہ

نخا آسان کر شور و فغاں لرزائے آتش میں

سما کے شمس کے مر کے زمین کے بحر کے رست

### غزل حیرت

خاک بازی طفل کی دین کھربے اور ٹوٹ باجو  
بارتیری دوستی مجھ سے نہ ٹوٹی اس طرح  
وہ دیکھتا تھا اگر گونچوڑے سر کے بال  
اب تصور پار کیا آنکھوں میں یوں بھرے گی  
کب تھے پروا حیرت غیر ذات جزا تراب

اشک آزمی گونچ پر جون کو ہر بنے اور ٹوٹ سب  
جس طرح سے فکر کچھ دلبر ہنہ اور ٹوٹ جائے  
آئے آئے طست تک گو ہر بنے اور ٹوٹ جائے  
جس طرح افسون سے جون اور درخوار ٹوٹ جائے  
لعل دگر ہر کا اگر افسر بنے اور ٹوٹ جائے

### غزل مسان

خود رخسار مکیں سے جو دریا میں نہک کچھ  
اگر پوست کی طرح گرم بازاری کرے غلام  
مجھے کہن قلندر و سیکہ ترسا تا کر ایسی  
بیز رنگین خانی سے کا دیکھتے تو بھر زون میں  
مسال نہار وہ ہون حیرت یکا زنگہ کی ہے  
چہ می رسا پر وہ زلف مستی یوں لٹا آئی  
تھا ہر بنی بزم میں حاصل ہر سب کو پتہ آج  
پرسہ ہو عکس تیرے عین جہاں ہے آج  
ہم سے دیکھ کر اس غولب کا صحن تیرے  
میراث کو دیکھتا ہے کہ مجھ سے چوڑے جو کدو  
بس اب نہ موتی ہو مسال تر مسال

بیا شک شور دریا ہو کہ ماہی پر نہک کچھ  
خریداری کو آدم اور جن حور و ملک کچھ  
بیا شک خبر یہاں کرے گنگون جھلک کچھ  
تسلی ڈوبی ہوئی سے سر سے لایا وہ کچھ  
موان میں جسک دامن سے تو دو دامن چھ  
کہ جو گشتین سے لہرائی ہوئی ناگن کچھ  
ہیں جو خیر کچھ سویری انگوٹھیں کچھ  
تو یہ ایک میں اس کے سر کو چہرے کچھ  
ہر اک با چہرہ گل جو حق میں اگر چیک کچھ  
تو بجا ہر بن سے منقلب ہو کر ہو کچھ  
کوئی شکر تو حق میں کہیں مانتی کچھ

### غزل آتش

وشادہ دل نہ ہو جس دل میں آتش تیری

خوشا زمان ہے تازہ رستہ بوی تیری

یقین ہر آنکے کی جان اپنی کے گرد ہین  
وہ گل ہون میں کہ تر از رنگ جس سے ظاہر ہے  
بکھرے ہن سترق و مغرب تو یا جنوب و شمال  
شب فراق میں اکدم نہیں قرار آیا  
دماغ اپنا بھی اسے گلابدن معطر ہے  
یہ حساسہ پہننے بھی قرآن فہم ہے قرآن کی  
مری طرف سے صبا کیو میرے یوسف سے  
فرشتہ بھی تجھے کہتے ہیں بیشتر شاعر  
یہ گردش فلک پید سے ہوا ثابت  
شراب جام و صراحی حجاب کھوٹے گی  
رہانہ شبہ بہین اسکے حلقہ ہوینے  
جو ہو ویر دسترس اسکا بھی پاؤ قائل تاک  
ترب فراق میں ملے روز وصل تا دم صبح  
جو ابرگر یہ کنان ہے تو برق خند و زنان  
یہ چاک حبیب کے حق میں دعا و مجنون ہے  
کسی طرف سے تو نکلے گا اتر لے شہ حسن  
چمن میں صبح کو جا کر نہ مٹھ دکھانا تھا  
زمانے میں کوئی ایسا نہیں ہر سیف زمان

سناسبت جاسہ قریب رک گوتیری  
وہ خنجر ہوں کہ بخل میں ہے جسکی بوتیری  
نکاح کی شب ستم پہننے چار سو تیری  
خدا گواہ ہے شاہد ہے آرزو تیری  
سبا ہی کی نہیں حصے میں آئی بوتیری  
جواب ہی نہیں رکھتی ہے گفتگو تیری  
نکل چلی ہے بہت پیر ہن سے بوتیری  
یقین ہوا ملک الموت میں ہے خوتیری  
قوی ضعیف کو گارتی ہے جستجو تیری  
دکھائے کامین کیسیتین سبوتیری  
یہ عقد ناف نے کھولا کمر ہے بوتیری  
جنا بھولا لگا تنوخی مرا بھوتیری  
چراغ ہاتھ میں ہے اور جستجو تیری  
کسی میں خوش ہے ہماری کسی میں خوتیری  
نہو وہ دن کہ درستی کرے رفوتیری  
فقیر دیکھتے ہیں راہ کو بہ کوتیری  
برنگ آئینہ حیران ہے آب جوتیری  
جور کے معر کے میں آتش آبروتیری

### غزل ولی

کھیل گئی ہن آج آنکھیں زگرں بیار کی  
دل تڑپتا ہے ستابی لاشہر ولاری

دیکھو دستار بھنتی ساقی سرشار کی  
بابت رتجاوئی قاصد وقت رہی کا نہیں



بات کہنے کا کبھی جو وقت پاتا ہے غریب	بھول سب جاتا چروہ کچھ دیکھ صورت بار کی
محرک میں عشق کے ہر بوالہوس کا کام کیا	دیکھ حالت کیا ہوئی مشغور سے سردار کی
اسے ولی ادس ہونا کی مہربانی پر نہ بھول	دل کا دشمن ہے مگر کرتا ہے باتیں یار کی

### غزل ذوق

ہوں یہ لاغر جھک کر قامت ایک خس کو بوجھ کر	جون کہا وہ ہلتا ہے پاسے گس کے بوجھ سے
یہ اسیر بین گران خاطر ہوں جین جاتا پڑ ٹوٹ	آہنی قلاب بھی میرے قفس کے بوجھ سے
زندہ تو ڈوبے ہے اور تیرے بے مژدہ آب میں	بوجھ شاید جسم کا ہے کم نفس کے بوجھ سے
مست گھالے عشق دل کے آبلے پرست غم	ٹوٹ جا دیگا یہ گنبد اس قفس کے بوجھ سے
بازہ دے ناتھ کے گردن میں دل نالان قفس	بوجھ کم ہے اسکالے لیل جرس کو بوجھ سے
سنگے دنیا سے کہاں احمق اوٹھا کر بار جرس	رہ گیا یہ تو گدھا دل میں چھٹکے بوجھ سے
کیا ہوا دل نے لیا اگر ایک کوہ غم اوٹھا	یہ نہیں لے ذوق دیتا ایسے دس کو بوجھ سے

### غزل معوج

ڈرتا ہوں جدا مجھے مر یا رہنموا جائے	یہ زندگی میری کہیں دشوار نہو جائے
دفائیو ہرگز نہ مری لاش کو یا دور	جب تک کہ جنازے پہ مر یا رہنموا جائے
جلدی سے پلاساقی مجھے وصل کی وارد	رخصت کہیں دنیا سے یہ بیمار نہو جائے
ساقی تو اسے جان کے مت کیجیو دھوٹ	ایسا تو نشانی کہیں سرشار نہو جائے
ڈرتا ہوں تری شوخ شرارت سے پرورد	ایسا نہ کہیں تو سر بازار نہو جائے
اسے معوج تجھے خون نہیں کیا دل وحشی	الفت میں کسی بت کے گرفتار نہو جائے

### غزل دامن

عاشق کی یاد کیوں نہ کرے دلیری پری	باتیں تمھاری بھولی ہیں جادوگری پری
سر سبز ہونہر سبز پری تیرے سامنے	پوشاک سبز پہنکے بیٹھے بری پری

جبت شیشہ تیرے برہمن لباس نہ تھی  
 آہن دلوں نے اتنی نگر نگر سی پری  
 پرواز کی پہیگی تری سب دھری پری  
 دیوانہ بن کے دان بھی پکا را پری پری

منجھا دے تم کی آغ سے آتش پری کا دل  
 دیوانے ہیں جا رہے ہیں مجھے پری میں ہم  
 شیتہ کبج جبکہ ادھارینگے ہم سب  
 جو راہ دم کو چھوڑ کے داغ تم سے سوا

### غزل دلبر

نہک میرے دل زار کی اسے یار خبر لے  
 مرناسہ کوئی جا پس دیوار خبر لے  
 یا تو ہی مہر کھا کے مری یار خبر لے  
 مرناسہ ترا طالب دیدار خبر لے  
 مرناسہ پڑا بر سر بازار خبر لے  
 پرتاسہ کہیں عشق کا بیمار خبر لے  
 بو پھینکے سبھی کو چہ و بازار خبر لے

مرا ہوں ترے عشق میں سرشار خبر لے  
 اسے باد تو ہی جا کے ذرا شوخ ہو کنا  
 اشد ہی بجا و کج مجھے اس آتش غم سے  
 کیوں یار بھلا یا ہر مرے دل کو تو کیا  
 کو چہ میں ترے آنکی طاقت نہیں ای یار  
 یہ حال مرا دیکھ کے کہتے ہیں طبیبان  
 اسے نازنین جو ناز اوٹھا سے ترے دلبر

### غزل سراج

نہ تو تو رہا وہین رہا جو پری سو بھری پری  
 نہ خرو کی بنجہ گری رہی نہ جنو کی پردہ دہری پری  
 مگر ایک تلخ نہال غم جسے دل امین پہری پری  
 کہ تراب صدق آرزو خم ولین تھی سو بھری پری  
 کہ کتاب عقل کی طاق میں ج دھری تھی پھینچ رہی پری  
 نہ تو آئینہ میں جلا رہی نہ پری میں جلوہ گری پری  
 نہ حذر رہا نہ خطر رہا مگر ایک سبے خطری پری

خبر تیرے عشق سن نہ جنون رہا نہ پری پری  
 تیرے جو دی نے عطا کیا مجھے اب لباس پہنی  
 چہی سمت غیب سواک ہو اکچہن ہر دور کا جل گیا  
 نظر نفل یار کا گلہ کس زبان سے بیان کرو  
 وہ سبب گھڑی تھی کہ جس گھڑی لیا دریں تیرے عشق  
 تری جوش حیرت حسن کا اثر اس قدر سے بیان ہوا  
 کیا خاک آتش عشق نے دل منجھا دے سراج کو

### غزل قلندر

بے نصیبی یہ ایل اچی مٹ رہا ہے  
سز ملک عدم تمکو ہتہ آخروں سپتیں  
نہیں ملک کا معیار ان سے جو ہود سے پیدا  
کر کے کیجئے کہ مہمیت ہیں یہ ایام حیات  
تم کی جیتیں سے قلندر رہ کر و دلکو یہ رنگ

جو لکھا کا تب قدرت کا وہی ہوتا ہے  
خواب غفلت سے تو بیدار ہو گیا سوتا ہے  
پھل بھی کھاتا جو وہی جو کوئی کچھ ہوتا ہے  
بازمی و لعل بین کہیں تو کو کو کھوتا ہے  
عشق کا دامن ملا ایسا بھی کچھ ہوتا ہے

### غزل سودا

جون غنیہ تو بحین میں بند تھا کو کو کو  
آویگہ و دجس میں بڑے ہی میکتی کو  
مانع حواں میں اگر کچھ ہننے پھل سیا یا  
ایسا ہی تباؤن مانوں کرتے ہو تو سدھا رو  
کم بولنا ادا ہے ہر حیدیر نہ اتنا  
چشم پر آب ہوں میں جون آنہ حبابی  
کون ایسا ہے کہ یہ سودا گلی میں اسکی

چتر گل سے لے پیار سے بلبل کھونڈو لے  
شہم سے کہ لے بلبل بیالی گونڈے دھولے  
اکدل ملا کہ حبیبین میں سیکڑوں ملوٹ  
اس دل پھل جو ہونی سو آج ہی دودھ لے  
مند جابین چشم عاشق تو بھی دہ لب نہ کو  
رک رک کے بڑگڑگڑا ہین جیانی میں سب بھجولے  
لا تجھ کو لے جلیں ہم دل کھول کر کے رو لے

### غزل عشرت

تب فراق میں دلبر قاتل ابھی سے ہر  
ابھی لکھا ہی نہیں حال دل کا اس قاتل  
ہنوز دفن ہوا ہی نہیں ترابسل  
ارادہ سیر کا کرتا ہے جبکہ وہ گلرد  
کسی نے تمام کے لئے کو کیا لکھا عشرت

سحر ہے دور مر از رنگ فق ابھی سے ہے  
ہوا سے شوق میں اور تا ورق ابھی سے ہے  
کہ زلزلہ میں زمین کا طبق ابھی سے ہے  
یہ ناز کی کہ جبین پر عرق ابھی سے ہے  
یہ منہ پر آپ کے پھولی سفتق ابھی سے ہے

### غزل حیدری

بارغ محفل میں ترے کل تو عجب دھوم ہے

راہ پائی نہ کہیں باد صبا گھوم رہی

اموتیا اور چنبیلی گل بستر ن کلاب  
پانوں تو قتل ہوئے یار کے لب سے ملکر  
قافیہ ٹھیکہ تھا کیا کر و چیدری خفاک

لیبتی مست ہو والی سید اجو  
پیکلی تھی سو جا بر کف پاچوم رہی  
حقل سیبہ کی طرح اپنے تئیں تو مہری

### غزل قدرت

ہمت غیر ان چمن سے چمن چھوٹے ہے  
خمرہ شوق سے دل دیکے میں ایسا بھگا  
اتلاک تیرے تہیدوں کے بن ہر موسیٰ  
شب بھران کی مصیبت میں لاکھوں کیا قدر

ہا سے لے شام غریبان کہ وطن چھوٹے ہے  
جیسے سیاد کے ہاتھوں سے ہرن چھوٹے ہے  
لاکھ فوارہ خون زیر کفن چھوٹے ہے  
تن سے جان چھوٹی تو اور جان تن چھوٹی ہے

### غزل بلہار

دل کو پا لاہر بہت سہنے خبر داری سے  
حسن صاحب کی شرافت پہ نظر کر بیٹھے  
ہم سے باطن میں خفا غیر و نہ ظاہر میں جفا  
سادگی پر وہ ستمگار کے دھوکا پایا  
شکر حق صبر کی دولت کہ شب بھر کے دن  
ناز و خط زلف ادا چشم و مژدہ اور ہر  
سہد میں آج لپٹا اتنے صدمہ سے بلہار

ناز برداری سے ہوشیاری سے غمزداری سے  
جان کے بوجھ کے پھان کے ہوشیاری سے  
یہ تو امید نہ تھی ستر و وفا داری سے  
اپنا ایمان لرزتا ہے یہ میاں سے  
وصل حاصل ہوا طالع کی مدد گداری سے  
سب کے سب تھمن قاتل ہیں مری یاری سے  
فیندا آتی ہے شب بھر کی بیداری سے

### غزل تادان

معتوق کے آنے کی کتابی خبر آوے  
خورتید نخل ہو کے چھپے اجڑے کے اندر  
کرتا ہے تار اس پر فکاک خوشہ پروین  
کس کام کا وہ نخل جب پھول نہیں ہو

الند کر کر دل کی یہ امید برآوے  
میں نے کہا کہ آج وہ رنگ قمر آوے  
پانوں میں کہیں نہ پھول ہنسا کر آوے  
پر تہنچ وہی خوب کہ حسین عمر آوے

آئینہ دلدار نظر کس سے کون مین	میں منتظر اکھین کہ کوئی پل نظر آدے
شاو ال تو خوشی اپنی سے کہہ مطلع ثانی	مستوق جو آعوش میں تیری اگر آدے

### غزل حشرات

لے آئینہ ہانک دے جو یکبار نکالی	ظلمات سے کیا راہ نمودار نکالی
وہ کہ سہ الفت کہ دم نزع میں جسے	منہ سے نہ شکایت کچھ اور یار نکالی
سو آج تر سے کوچ کر کے باتسدون لڑا	لاسن اوکی مظاہر سہ بازار نکالی
نظارہ کا اگر متوق تھا او سک تو اد سے	کیون بام پہ کھڑکی سہ بازار نکالی
جسایہ بچانے لگے سب بزرگھر نکو	میں دل سے جواک آدہ سر بار نکالی

### غزل رضا

جب شکر لب نے لب پر سے سنائی گالی	مجھے مٹھی لگی خوش ہو کر میں کھائی گالی
کیا خلاوت تھی تری گالی میں اللہ اللہ	قند مصری سے مگر تھی یہ بنائی گالی
جھیر کر تیری تمہیں آپ سے ہم کھاتی ہیں	عاستقون کو تو بے یہ دودھ ملائی گالی
ترن رو ہو کے شکر لب جو مجھے دیا ہر	وصف رکھتی ہے کھٹانی میں مٹھائی گالی
اے صنا تیری زبان پر تونٹ شیر و تکر	یہ نئی طرح کی اب تو نے بسائی گالی

### غزل شاہ ظفر عفر اللہ ونبہ

جلاوہ جو اد سے دکھایا مرا جی جانتا ہے	پھر خدا ہی نظر آیا مرا جی جانتا ہے
اوٹھ گئی میری زبان سے تو جہان کی لبت	جو مزا عشق میں پایا مرا جی جانتا ہے
میں خطا دار ہوں خط کیوں کہ لگوں ایسا	جیسا لگوں نے سکھایا مرا جی جانتا ہے
کون کہتا ہے ترے عشق سے انجان ہا	جیتے جی تو نے جلایا مرا جی جانتا ہے
اے ظفر اوس گل خندان کی محبت بیکو	دہم دم اد سے ستایا مرا جی جانتا ہے

### غزل بیدار

کون اب بازار خوبی میں ترے ہم سنگ ہے  
سری آنکھوں کا تیرے جو کوئی مہیا رہے  
میں جو دیوانہ ہوا سرخیل اور باب جنون  
جاسے تکیہ عاشقوں کا خانمان ہر وقت فدا  
سخت زاری ہے مجھ ظالم تری تنگین دلی  
وہ سدا گر کرے ہے آسیا پھر پھر مدام  
اوس جواہر پوش کے دیکھیں جو بہن آفتاب

حسن کی میزان میں تیرے مہر و مہ پانگ ہے  
ایک میل اوسکے تئیں رکھا قدم فرنگ ہے  
ہاتھ میں پتھر لیے ہر طفل میرے سنگ ہے  
زیر سر کو پچے میں تیرے تحت ہر پانگ ہے  
آدمی آسما کے سنگ اور پانگ ہے  
مست گندم کے لیے چاتی پیر سنگ ہے  
اوسکی رنگینی کے لگے لعل بھی پانگ ہے

### غزل نصیر دہلوی

دل کہیں میرا گرفتار ہوا چاہتا ہے  
دیکھ لینے دو مجھے اور بھی یار نو اوس کو  
باتیں کرتا ہے روکا وٹ کی خدا خیر کرے  
روز گل کھاتا ہوں وقت سے تری سبزیں  
آج شب وصل کی خفگی سے کٹی ہا نصیر

پھر مجھے عشق کا آزار ہوا چاہتا ہے  
بند اب اور وزن دیوار ہوا چاہتا ہے  
یار و ہمپر ستم یار ہوا چاہتا ہے  
سینہ اب تختہ گلزار ہوا چاہتا ہے  
دن جدائی کا نمودار ہوا چاہتا ہے

### غزل قدرت اللہ

کسی نیرنگی کی یہ برق دل مانوس ہے  
حسن کو اپنے ہوا داروں سے کاوش ہر دم  
ایک ہی پردیکے گریچ تو یہ سب بین الای  
کل ہوس اسطر سے ترغیب تی تھی مجھے  
گر میر ہو تو کیا عشرت سے کیے زندگی  
صبح سے ناشام چلتا ہوئے گلگون کا دو  
مستے ہی عبرت یہ بولی ایک تاشا میں

جو شرر دل سے اٹھا سو جلوہ طاؤس ہے  
ہر طیش یاں تنع کی برق دل فانوس ہے  
گر صدا سے باگ ہے یا نغمہ نا قوس ہے  
خوب لباس ردس ہے اور سبز زین طوس ہے  
اسطراف آواز طبل اور دھڑکا کوس ہے  
شب چوٹی تو ماہر ویاں سے کنار دوس ہے  
چل و کھاؤں تو جو قید آرز کا مجوس ہے

لیکن کیا رگ کی گورنہ بیان کی طرف  
مردین و دین بتلا کر لگی کہنے مجھے  
ہوجہ تو ان سے کہ باہ و شمت و دنیا و آج  
کل تو قدرت پاسے غم رکھتے تھے تسبیح ریا

جس جگہ جان متناسب طبع مایوس ہے  
یہ سکندر ہے یہ دارا ہے یہ کیا کٹوس ہے  
کچھ بھی اس کے ساتھ خیر از حسرت و افسوس  
آج رہن جام سے مین حرقہ سالوس ہے

### غزل مولائی

دل سوا پاسے برنجیر خدا خیر کرے  
کسکی آمد ہے صبا آج جو گلش کی طرف  
سج پوتا تک پہن بیٹھے ہو باخت اور  
شب بسل مجھے بستر بہ تربیتے دیکھا  
کل حیات کو عوایا تو یوں کہتی ہیں قریب

دام ہے زلف گرد گیر خدا خیر کرے  
کہتی ہے جیل و گیر خدا خیر کرے  
کسکی ہے قتل کی تدبیر خدا خیر کرے  
ہنسکے بولامہ تصویر خدا خیر کرے  
ہوئی مولائی کی توقیر خدا خیر کرے

### غزل فدوی

آہو بھی مجھل ہو دے مصور ذرا دم لے  
دیکھا نہیں تو احمد مختار کا لشکر  
گرمی سے سرق ہو گئے جلتے سوڑیہ اتک  
ہم آئیکہ گوان بیٹھے تصور میں ادسی کے  
اس بات کی پرشش کے یو تیج ہوئے غم  
یہ بارگہ سیر خدا جاے ادب ہے  
ناحق کی یہ ہمت ہے مجھے غیر کی حساب  
راتوں کے تئیں چونک پڑو خندین رستم  
فدوی تو عبث اپنا گریبان ہے بکڑے

تصویر لکھی جاتی ہے نرگس کا قلم لے  
جبریل بھی جس فوج میں چلتا ہے عالم لے  
اس سائے قرکان کے تلے بیٹھے کے دم لے  
اور پھر بھی تعقل سے چلے راہ عدم لے  
کہنے کو پہلے نام خدا نام صنم لے  
مجنون کو صدا پہونچی ہے تو اس سحر دم لے  
گر تیرے سوا غیر کو چاہیں تو قسم لے  
گر خواب میں دیکھے اسد اللہ کے حملے  
لیتا ہے تو داماں ملی مستحکم لے

### غزل فراق

چمن کو چہ بانان سے صدا آتی ہے  
 کون بھرتا ہے دم سرودراتون کو دام  
 کسکے میں دستِ خانی کا ہون زخمی یار  
 التجا یار کی رکھتا ہے سر شام سے دل  
 مجھوڑ جاتا ہے جو وہ مجھ کو اکیلا گھبریں  
 دوش سے تابہ کرا اور کمر سے تاپا ہے  
 جی میں آتا ہے مسحا سے میں پوچھوں جا  
 صبح کس طرح ہوگی شب تار یک فراق

نماز کرنی ہوئی جو باد صبا آتی ہے  
 ٹھنڈی ٹھنڈی ترے کوہے کی ہوا آتی ہے  
 جو ہر اک زخم سے بھر بوسے بنا آتی ہے  
 رات کیا آتی ہے اک سر پہ بلا آتی ہے  
 درو دیوار سے رونے کی صدا آتی ہے  
 جو غنیمت بل کھائی ہوئی زلفِ دو آتی ہے  
 مرضِ عشق کی کچھ نمکو دوا آتی ہے  
 نہ تو زند آتی ہے نہ کونہ فنا آتی ہے

### غزلِ وحشت

لگا دیا رہے آج بے تقصیر بھرتی ہے  
 کبھی تو کھینچ لاوے گی اُسے گور غریبان تک  
 تری تلوار کا منہ ہے پھر جاوے تو پھر جاوے  
 میں اُس لیلیٰ کا دیوانہ ہوں غافل جو ہر صحر میں  
 مقامِ عشق میں شاہ و گدا کا ایک رتبہ ہے  
 ترا دیوانہ جب سے اٹھ گیا صحرِ امرو وحشت میں

کسی کی کچھ نہیں چلتی ہے جب تقدیر بھرتی ہے  
 کہ مدت سے ہماری خاک دامگیر بھرتی ہے  
 ہماری آنکھ کب قابل نہ شمشیر بھرتی ہے  
 بنل میں اپنے مجنون کی لیے تصویر بھرتی ہے  
 زلیخا ہر گلی کو جیمیں بے توقیر بھرتی ہے  
 بگولے کی طرح سے ڈھونڈھتی زنجیر بھرتی ہے

### غزلِ جرات

درِ زخمِ عشق نے مارا مجھے  
 بات میں کس سے کروں اے مہرمان  
 ڈوب گیا بھر نہ وہ پایا ہے یار  
 چوبک پڑا سنتے ہی آواز یار  
 ہجر کی شب دیکھیے اب کیا دکھاؤ

اب نہیں دم لینے کا یار مجھے  
 دھیان تو رہتا ہے تمھارا مجھے  
 بحرِ محبت کا کُنار مجھے  
 میں ہی سمجھا کہ پکارا مجھے  
 دن تو گیارہوٹے ہی سارا مجھے



آف نہ کروں تا تم کا جرات ہو نہیں  
چیرے اگر عشق کا آرا سبھے

### غزل ایضا

بال زلف یار کے رخسار تک آنے لگے  
چشمہ خورشید میں بھی سانپ لہرا لگے  
آفتاب حسن کو مہتاب مینا دیکھ کر  
خانہ خورشید میں ہم اتک ٹیکنے لگے  
ویر یا سرمہ جس کو کار و انکی سب نے آد  
جون بگولہ ہر بان جنگل میں بھینکے لگے  
حسرت بھی سبقت کرے سہ تیغ خوب یار کو  
جو کہ جو ہر تھے نہاں سب صاف دکھلا لگے

### غزل شاہ ظفر غفر و نوبہ

مرغ دل مت رویدان آنسو بہا مانع ہے  
اس نفس کے قیدیوں کو آب و دوا مانع ہے  
تیرے تہا دیوار سے اب پہننے حشر ٹپکا کیا  
روزن دیوار تک آنکھیں ملنا مانع ہے  
قتل کر کے بگولہ ب سنگین دلوں دیوں کہا  
قتل ہو جانا ولیکن تڑپھڑانا مانع ہے  
ٹڑپنا مت دیکھنا خنجر تلے لے صید دل  
عشق کے قتل میں دست دیا مانع ہے  
اے ظفر تلو ہمیشہ چاہیے حسرت مدام  
اب تمھیں چالیس دن مہندی لگا مانع ہے

### غزل دیگر

دو صنم حال میرا کیا جانے  
ہوں میں کس فکر میں خدا جانے  
اد سکے ملنے کی محبت کو تھمت ہے  
وہ کہاں میں کہاں خدا جانے  
بہتے تو روتے ہیں بہتے ہیں آیا  
قدر بلبیل کی زناغ کیا جانے  
ہو ٹٹھہ چائا کرے وہ ساری عمر  
لب شیریں کا جو مزا جانے  
سن کے احوال میرا کہنے لگا  
ایسا جھگڑا مری بلا جانے  
ایسے سفاک سے ڈرو نیار و  
خون مانتی کا جو حنا جانے  
بخدا بت کسی کے دوست نہیں  
انکو و تمہیں ہی جان کا جانے

### غزل نظیر

ہمتو ماسق ہین ترے ناز اوٹھا نوا لے  
 بند کر قید محبت میں خبر لی نہ مری  
 کل شب وصل میں کیا جلد کئی تھیں گھڑیاں  
 دل جو رستے میں ملاقات ہوئی تو یہ کہا  
 گدیری مدت کہ مرے ساتھ لیٹے نہیں آئے  
 یوں تو اوقات گزرتی سے مری داری میں  
 اب کہ ملنا ہو نظیر یار سے کہنا جا کے

تسے کم دیکھے ہیں محبوب ستا نوا لے  
 دام میں جسکے پھنسے دام چھڑا نوا لے  
 آج کیا مر گئے گھڑیاں بجا نوا لے  
 کہاں جاتے ہو طر حدار جلائے دالے  
 کیا ہوئے یار کے ہر سکو لگا نوا لے  
 رستے چہن مزے دار دکھا نوا لے  
 کیا بھلا ہم نہ رہتے یار و بلا سے دالے

### غزل بادشاہ

یہ کس مست کے آنے کی آرزو ہے  
 سمایا ہے جب سو تو آنکھوں میں میری  
 جہاں میں کیا اپنا حال پریشان  
 چلو قبر سراو پر فاسخ کو  
 نکلیا دے دم تیرے قدیوں کو نیچے  
 گلستان میں جا کر ہر گل کو دیکھا  
 ستا یا ہے ناحق ہمیں تو نے ظالم  
 کیا چاک و حشت نے ایسا گریبان  
 شفق بن کے گردون پہ ہوتا ہی ظاہر  
 عبث محبوس نہیں کے دیو ہو گالی  
 اگر ابکی باری سب وصل بولا  
 رہے سائے پختن بادشاہ پر

کہ ساتی لیے ساخو مشکبو سہنے  
 مدھر دیکھتا ہوں او حشر تو ہی تو سہنے  
 عیان زکات و لہار کی موبو سہنے  
 لگا آب شیریں سے لازم دھو سہنے  
 یہی دل کی حسرت ہی آرزو ہے  
 نہ تیری سی رنگت نہ تیری سی بو ہے  
 یہ انصاف اُلو کے رو برو سہنے  
 نہ سینے کے قاتل نہ جاسے رو سہنے  
 یہ کس کشتہ بے گنہ کا لہو سہنے  
 زبان کو سنبھالو یہ کیا گنگو سہنے  
 چھری اور مرغ سحر کا گلو سہنے  
 خداوند عالم کہان تو سہنے

### غزل غیب

<p>اسقدر میں جو گردن یار سبائی تیری آفرین کیے میان تیرے سوسے تائیں کیا کہوں کس سے کہوں کون کرے گا آسان یہ جدائی جو جان بچ نہوتی پیدا روزِ محشر کے خدا پوچھینگے سحتی سے مجھے یا محمد ترا در حیدر کہاں جادو سے غریب</p>	<p>عشق حیران ہر مری دیکھ صفائی تیری جسے اس خوبی سے تصویرائی تیری سخت مشکل عمر سے حق میں جدائی تیری کیا خدا خالی بھی رہتی یہ خدائی تیری تو میں لمے دست دلاؤں گا دہائی تیری مادتا ہی سے تو بہتر ہے گدائی تیری</p>
---	---

### غزل

<p>میرا یوسف کنوین جھکاتا ہے خنجر آبدار لاتا ہے ساقیا مجھ کو یاد آتا ہے زہر قاتل سبٹے پلاتا ہے چاند غیبت سے ڈوب جاتا ہے کس لیے خاک میں ملاتا ہے تباہ اسواٹے جلاتا ہے لن ترانی کے سناتا ہے برہ بھی تھے ہاتھ اٹھاتا ہے</p>	<p>مجھ کو چاہ ذوق دکھاتا ہے دیکھیے کسی پیاس بجھتی ہے ساتھ مینا شراب لے لے کے ترش ہو کر کے منہ پیراتا ہے شب کو مہر و وجود نہاتا ہے دل مرا ہے مثال تیشہ کے شمع محفل کا مجھ کو سمجھاتا ہے دید بازی سے چتر رکھتے نہیں ہنہیں ملتے تو خوش کہ ہویا رہے</p>
--	---

### غزل فیض

<p>آخر میں کھول دے آگے ہر بانوں نے کر دیے مات پر بزا دو نہ انسانوں نے تجھ پہ گل کھائی میری سے وفاداروں نے فیض کیا پایا ہی شمع سے پروانوں نے</p>	<p>کر دیے بلغ و در بند باغبانوں نے تاب آئی نہ مجھے بھر کے نظر دیکھ سے و کو ہے چین نہ مجھ رات کو آتی ہے نیند طلعت سب تیرہیں اب مونس و غمخوار سے</p>
---	--

<p>بزم میں رونے لے یا رونے سمجھاؤ سے          دل بیتاب شب تار میں کیا ہی اولجھا          ہاتھ گردن میں نہ ڈالو نہ ملو تم ہو وہی          محتسب جاوے الٹی کمین میں جاؤ سے          اسے میسر تر سے جا بیٹھے میں حرجا ناہوں          طور مذہب ترا کیا ہے کہ تجھے کہتے ہیں</p>	<p>مازول چھپ نہ سکا اسکون کی بھر آنر سے          یہ وہ زلف کہ سلجھے نہ کبھی شانے سے          جو خفا ہو گئے تھے غیروں کے بہکاؤ سے          دل کو تیشے سے ملوں آنکھوں کو پیاؤ سے          جان آجاتی ہے تن میں ترے آجائے          کبھی مسجدا ہے نکلے کبھی میسرانے سے</p>
--	---

### غزل

<p>لیکے کل تیر اور کہاں تو نے          کس سے لڑتا ہے جو کو اکب سے          بال سا کر دیا میان کن سے          دل میں جان میں جگر میں ادا الفت          چشم پوشی میں اسے تصور یار          خاک کسو اسطے ندی اوقیس          آکے سو مجھ کو لے حرارت عشق</p>	<p>میری خاطر کیا نشان تو نے          زرہ پہنی ہے آسمان تو نے          اوسیان تو نے اوسیان تو نے          آگ دی ہے کہاں کہاں تو نے          کیا دکھایا ہیں سمان تو نے          سگ لیلے کو استخوان تو نے          کر دیا مثل زعفران تو نے</p>
---	---

### غزل سو دا

<p>گل پھینکے ہر اورن کی طرف بلکہ تم بھی          کیا ضد ہے خدا جانے مجھ سا تم و گرنہ          اسے ایر قسم ہے تجھ رونے کی ہمارے          اسے نالہ صدا فوس جو ان مرز پیر سے          کس ہستی مہموم پہ نازان ہے تو ای یار          تنہا ترے ماتم میں نہیں شام سیہ پوش</p>	<p>لے خانہ بر انداز چمن کچھ تو ادھر بھی          کافی ہے تسلی کو مرے ایک نظر بھی          تجھ چشم سے پکارتا کبھو لخت جگر بھی          پایا نہ تنک دیکھنے میں روئے اثر بھی          کچھ اپنی شب و روز کی تجھ کو خبر بھی          رہتا ہے سدا چاک گریبان سحر بھی</p>
--	--

سودا تری نریا دے اکھوئیں کئی رات آتی ہے سرور کو تک تو کہیں مر بھی

### غزل درد

اسے چشم مرے سوئوں کا بار توڑے  
ہم پاسے برہنہ چلے صبرا کو بھل کر  
صیاد سے بلبل نے کہا ر کے نفس میں  
کل رات سرا می نے لی بھانے میں بھکی  
دل درو کی باتیں کر دہم سستی جانی

سب اس تک مسلسل رہیں اور تازہ ٹوٹے  
ہر چوب بیکاری کہ مرا غار نہ ٹوٹے  
میں سوئی بڑا ہے یہ بگلا زار نہ ٹوٹے  
کنے لگی چالے سستی خمار نہ ٹوٹے  
یہ رستہ رنمازک سہا میان تازہ ٹوٹے

### غزل مصحفی

ون خوبی تری مارش پہ چرخش مارے  
کیا سبب ہے جو تو زہد میں کھلے بال پھرے  
سے یوش حال او نہن کا جو تری کو چہیں  
دشمن در دست کی الفت فرے ایک کیا  
ہم ترے واسطے ای غیرت لبی اک بیک  
وہ جو انگلیں ہیں تری زہرن خوبی کافر  
نہیٹا سے مصحفی اب کا مہرادر گذرا

آتش رخ پہ صبا طیش سے دامن مارے  
اور رفتارہ ترا دید و روزن مارے  
خاک چنڈے پہٹے بیٹھے ہیں گاس مارے  
باتر پر ہاتھ نہ کیوں تیغ دہر ہمن مارے  
قیس کی طرح چنڈے پھر زہین بن بن مارے  
قافلے لوٹ لپو سیکڑوں رہزن مارے  
کب تک غم میں کسی کے کوئی تن من مارے

### غزل نور

موا جانا ہوں ترے سحر گاری آ رہے  
آ رہے تو میرے چا میرے ولیکن میں تو  
مدقین ہو چکی تھی جہتے ہوئے اغیار وین  
یا دکر کے وہ ترا چاند سا گھر ابے مہر  
نور بتیا سہرا ز بسکہ جدائی سے تری

مرے جانی مری دہر مری پاری آ رہے  
سوق میں تیرے کے جاؤنگا آری آ رہے  
ایک دن رات کو مہمان ہمارے آ رہے  
بیٹھا گستاہوں فلک پر کے ستارے آ رہے  
رشک خورشید مری ماہ کے پاری آ رہے

کسو دکھاؤں آبلے دل کے  
اسکی نیرنگی پر قد اہون میں  
زلف ناگن نے آپ کی صاحب  
تجھ سوا باغ کا یہ کبا احوال  
اس خطا اپنی کی کرین تو بہ

زخم آسے ہوئے ہیں چھل چھل کے  
گل بنائے ہیں اس نے اس گل کے  
دل لیا سہ ہمارا اہل دل کے  
بچھول کھلا گئے ہیں کھل کھل کے  
سج کھینچے ہیں تھے مل مل کے

### غزل عاجز

غرق جب آس پری کے چہرہ پر نور سیٹھے  
مری آنکھوں نے غوفی اشک یوں کر توہین کیا  
اگر کینی سخن میرا نہال تاک کو پہونچے  
اگر اس زلف مشک آمیز سے چینی میں بال آکر  
کروں فریاد رورویا رکوجب یاد کر جاؤ

نخل چوگل سے شبنم جون لہو ناسور سیٹھے  
لہو سولی کے اوپر جون سر منصور سے ٹپکے  
صراحی شاخ بجاوے شراب نگور سیٹھے  
عجب نہ عطر و عثیر کا نہ فنطور سے ٹپکے  
ہم اسرائیل کا لوہا ہو بانگِ صورت سیٹھے

### غزل عافل

اس رنگیلی نے جو ہاتھوں کو لگاٹی ہندی  
اشک گلگون سے ہوا تھا تر و تازہ جو درخت  
ریشک عتاب کہا دستِ حنائی کو تکیں  
اوڑ گیا دیکھتے ہی رنگِ شفیق کا ناگاہ  
ہاتھ میں سرخی نہ سمجھ کوئی عافل اس کے

کون سے باغ سے سج کیو منگائی ہندی  
جسکی ڈالی سے سجن تھنے توڑانی ہندی  
یور پور اپنی پہ جو وقتِ رحمانی ہندی  
ایک ذرہ جو پتھیلی کی دکھائی ہندی  
کسی عشاق کا دل مٹھی میں لائی ہندی

### غزل

جو ہرے کب آلودہ ہے شمشیر کی  
یہ زخم ہزاروں کو کیا قتل جو تو نے  
کل میں نے چمن میں جو لبِ خیمہ کو دیکھا

پر قتل کے محضر پہ ہے تحریر کی  
ثابت نہ ہوئی ایک بھی نصیر کی  
آنکھوں کے تلے پھر گئی تصویر کی

آتا ہے جو اس نیزی کی جھکاکا رکھا عالم حاصل تکے کیا پر مے بچا فیہ اسکے دامان نیم سحری وقت نشان ہے	پر قید میں بھی ہل گئی رنجسہ کسو کی کب ماننا ہے وہ بت بنے پر کسو کی تا یہ کھلے زلف گرد گیر کسو کی
--	--

## غزل نظم

تاب اسکی دیکھنے کی نہ لائے چلے گئے دار اربانہ چم نہ سکدر سا بادشاہ آوم رہا نہ کوئی پیسہ رہا نہیں عالم تھا یہ زلیخا کا یوسف کی جاہن	کیا کیا جوان پری تھے کر آئے چلے گئے تخت زمین پر سیکڑوں آئے چلے گئے وہ بھی اسی زمین میں سمائے چلے گئے رقعے ہزار بیاہ کے آئے چلے گئے
---	---

دیکھا نظیر میں نے چمن میں جو آپ کو  
ہندی بھرے جو ہاتھ دکھاؤ چلے گئے

در و مند و نے نہ پوچھو کہ کدھر بیٹھ گئے ہے عرض یہ بیان کام تکلف کو نہیں مفت اوتھنے کے نہیں یا رکھو جو سے فقیر یہ در و مند کی قسم ہے کہ وہی نہیں گے وہی کر گیا کام جو معشوق ستم نیزہ جھکا	تیری مجلس میں غیبت پر جدھر بیٹھ گئے خواہ او دھر بیٹھ گئے خواہ او دھر بیٹھ گئے ایک بوسہ کے لیے ہاندھ کے اڑ بیٹھ گئے جبکہ بستر پر جمے کھول کر بیٹھ گئے سیکڑوں مرغ ہوا ہاندھ کے پر بیٹھ گئے
--	--

## غزل صبا

مرنے دم اے بونادیکھا تجھے اے پر پروین دیوانہ کیوں نہوں گریہ بلبل پر اوس نے ہنس دیا	ایک نظر دیکھا تو کیا دیکھا تجھے بال کھولے بار بار دیکھا تجھے جسے اے گلگون قبا دیکھا تجھے
--	--

مارے غیرت کے نہ ٹھکرا آفتاب  
بام پر جب رہتا دیکھا تجھے

دیدین ہر چہ سہ نقصان جان  
بوسہ گفتش بھی نہ لائی تا نفس

قائد اتنا ہوا ویلحا بیت  
بس ہوا ہوا سہ صبا دیکھا تھے

### غزل رخصتی

فندق یہ ترسے دیکھیے کس شان کی سرخی  
تعریف کروں چہرہ کی یا لب کی نزاکت  
الماس نظر آتے بین یا قوت کے مانند  
قاتل مجھے ڈر ہے کوئی پچان نہ لیوے  
گردن پر ترسے خون ہے فرہاد کا شیریں  
سنیے یہ غزل مجھ سے اب تازہ رخصتی کی

ہو سچے نہ جسے پنجہ مرجان کی سرخی  
مستی کی ادوا ہسٹ کہوں یا بیان کی سرخی  
پڑتی ہے کرن پھول پہ جب کان کی سرخی  
دھو ڈال فوراً گوتہ داماں کی سرخی  
دیتی ہے گواہی یہ گریبان کی سرخی  
دکھلاؤں تمہیں صاف گلستان کی سرخی

### غزل ایضاً

قاصدا لا دے خبر مار کے آجائے کی  
آپ آئے نہ کبھی خط نہ کتابت جیہی  
چشم گریان پر صد اسینہ بھی بریان ہر دم  
تو نے غیروں نے میں آنکھوں نے اپنی دیکھوں  
اے صبا ہر خدا کچھ مجھے تدبیر بتا  
کر یہ زاری پہ مرے رحم نہیں آئے گا

جان جانی ہے چلی ہجر میں دیوانے کی  
سیکڑوں راہ دکھائیں ہمیں ترسانے کی  
آرزو جی میں ہے بس جی سے گذر جان کی  
حیف صد حیف کہ بس جاوے مرجانی کی  
یا او سے لاکے ملا یا مجھے لیجانے کی  
جب تلک چہم مری خون نہیں برسیا کی

### غزل

اس قدر بہ پہ نافرمانی ہے  
میرے زخموں پر مت رکھو مرہم  
تلوے چھد چھد کے ہو گئے غزال  
حال دل پوچھ لو طبیبوں سے

موسے سر سے بھی سرگرافی ہے  
میرے قاتل کی یہ نشانی ہے  
سہنے صبرا کی خاک چھانی ہے  
کیون مرارنگ زعفرانی ہے



چاہیے زخمِ دل ہر سے ہو جائیں | پہنی یو تھاک اوس نے وحافی ہے

### غزل سودا

ساون کے بادون کی طمع سے بھر ہوئے  
ایدل یہ کس سے بگڑی کہ آتی ہر فحاش تک  
پلکین تری کہاں نہ صفت آرا ہو گین کردہاں  
آنکھوں کو تیرے کیم کہ میں باندھوں کہ ہر غزل  
نونیکی حمدِ صرون سے یہ بھرتے ہیں بیکدگر  
انصاف لکھو سو سنیے اپنا بجز خدا  
نزدیک اپنے رہنے سے مست کر ہیں تو مسخ  
مجلس میں چھو کروں کے جو عمریے شیخ جی  
سودا کل بنکر سے کہ اب تھیلو دعو ہر سے

یہ وہ دین میں جس سے کہ جنگل پر ہوئے  
محبت جگر کی نفس کو آگے دھرے ہوئے  
افواجِ قاہرہ کے نہ برہم ہر سے ہوئے  
جاتے ہیں میری دل کی نہ راحت ہر ہوئے  
لڑکے مجھ آنسوؤں کے نہٹ منگری ہوئے  
منست جو ہو تو ہیں سو تجھے ڈری ہوئے  
ہیں لاکھ کوس جب ترے دل کو پڑی ہوئے  
آئے تو پھر خدا نے کہا مسخر سے ہوئے  
لڑکے ہیں خیر سے تجھ دن ہو تھوئی بھر ہوئے

### غزل تابان

عشق کیا ہے ہر کسی کا مل ہے پوچھا پیا پو  
کیا تڑپنے میں مزارِ قتل ہو پیار کے ساتھ  
جس نے اسکا زخم کھایا ہر اوسے معلوم ہے  
یار کے ملنے کی ہم کوئی طرح پاتے نہیں  
آؤ و نالہ کی حقیقت دیکھتا ہوں ہجر میں

کس طرح جاتا ہر دل بیدل ہو پوچھا چاہو  
اسکی لذت کو کسی سبیل سے پوچھا چاہو  
تیغِ ابرو کی صفت گھائل ہو پوچھا چاہو  
طرح ملنے کی کسی واصل ہو پوچھا چاہو  
کیا گذرتی ہو گی تابان دل ہو پوچھا چاہو

### غزل افسون

صدقے میں تری زلف کے اور تاباں  
بہل نے وقت قید کے رور و کویں کہا  
بیچو گے تو سہی ذرا اتنا تو کج بیو

وستار گل انار قبائلوئے دار کے  
صبا و واسطے ترے یزور و گار کے  
دیجو تو باتھوں ہاتھ کسی فوہار کے

یہ بھی وطن ہمارا ہے ہم پوچھتے ہو کیا  
افسوں تو شاید ہر زمانہ کر لگا گیا

ہم رہتے والے ہیں اسی بلوغ و بہار کے  
ہم ہیں غلام اس تہ و دل سوار کے

### غزل معین الدین

راہنی ہیں ہم اسی میں بوجھ لبریا کرے  
دل سنا رفیق جسکا جدا ہو گیا ہو یا  
جس نے ہمارے دوست کو ہم سے جدا کیا  
کہتا معین الدین کہ تمہیں میرے دوستان

چاہے جفا و جور کرے یا وفا کرے  
وہ اپنی بکری پہ نہ روئے تو کیا کرے  
وہ بھی مراد اپنی نہ پائے خدا کرے  
آسان سبھوں کی شیطین مشکلا کرے

### غزل نگین

تھے تو تم پر وہ نئیں خاندن کیں نہ ہو  
وہ جو چلتا ہے زمین پر بھی آتی سے ہوس  
قبر عاشق پہ پلا وہ تو لگا یوں کہنے  
آہ جس شخص پہ تم لطف و کرم کرتے تھے  
جب سے دیکھا تھا ترا نام نگین کو اپنے

تھا تو پر دیکھا مکان دل کو مکین کیوں نہ ہو  
ہاے افسوس کہ ہم فرش زمین کیوں نہ ہو  
ہاے ہم آج کے دن زیر زمین کیوں نہ ہو  
حسرت آتی ہے کہ وہ شخص نہیں کہیں کہوں  
خون ہوتا ہے یہ دل ہم وہ نگین کیوں نہ ہو

### غزل

جاگ دامن کیے جا بان تری دیوانوں نو  
نیم بسل یہ تڑپتے مجھے دیکھا قاتل  
بل پہ اس کا کل مشکین کو شب تار میں  
فخران خاک کے پتلون کا نہو کیونکہ بھلا  
میرے دلدادہ پہ دلبر شب معراج کی رات

قید خانے کیے آباد پریشانوں نے  
شور عالم میں کیا بے ترسے بہانوں نے  
دل دیے زلف پریشان کے پریشانوں نے  
دھونڈھا ہے عالم بالا میں بھی انسانوں نے  
غش کیے حور و پری قدسی و غلمانوں نے

### غزل

میں وہ نہیں ہوں کہ تجھ بشت سداں مرا چہرہ

چہرہ میں مجھے تو مجھے مرا خدا چہرہ

یقین ہے کہ جدھر کو وہ دلر با پھر جائے  
اکسی و نہ پھرے جسکے غم میں مرنا سون  
پھرے زمانہ پھرے آسمان ہوا پھر جائے  
لکیر دیوے حوالوں کو اپنے کھڑے ہو

مقال قبلہ غدا دل مرا وہیں پھر جائے  
بلا سے خلق یہ گو جسبہ حاکم پھر جائے  
تون سے ہم نہ پھرین ہے گوردا پھر جائے  
تو کیا مجب ہے کہ آئی ہوئی گھٹا پھر جائے

## غزل

دیوانہ کیا بزم میں تباہ کے کسی نے  
تکڑا رجو کی بوسہ کے لینے میں مست سی  
کچھ دست درازی کا کیا قصہ تو سہی  
رکتہ ہاتھ مرے سینہ یہ گلدستہ زنگیں  
سمجھا مجھ دیوار سا اوس تیرے یکبار

بیہوش کیا چہرہ کو دکھلا کے کسی نے  
دی گلیاں آخر مجھ جھجھکا کے کسی نے  
جھٹکا کے مری ہاتھ کو شرمناک کسی نے  
مارا مجھے دیدار سے ترسا کے کسی نے  
دل چین لیا مغت میں بہلا کے کسی نے

## غزل نیار

صنم ہے گلبدن ہے مہجین ہے  
وہ سب جاہر وہ کس جاگہ نہیں ہے  
گیا او دھڑ کو پھپھراید حرنہ آیا  
مرے اشکوں کا اور نالو نکھتا ساید  
نہو جسکے مثال حورو غلمان

بھلا کسے وہ کیا کیا کچھ نہیں ہے  
غرض او سکو جہان دیکھو وہیں ہے  
عجب کو پے کی تیری سر زمین ہے  
زمین و آسمان عرش برین ہے  
صنم نام خدا و دنا زین ہے

## غزل خلیق

مرغان قفس کرتے ہیں سب نغمہ سرا  
حاشق کو تو نگرسنے کہیں آنکھ نہ جھائی  
اوس بار کے ملنے کی جو امید مجھے تھی  
جس گھر میں ہم رہتے تھے مدت دراز

کیا فصل بہاری کی چمن و خبر آئی  
کر چاک گریبان نسیم حرا آئی  
کیا راہ گئی بھول قضا تو کہہ صرا آئی  
حالی جو مکان دیکھا مری چشم بھرا آئی

بیمار کی لے جلد خسر پے سیجا  
گلشن میں کسی شخص کا اک ڈھیر ہے بلبل  
ایسا کوئی رسوا نہ ہوا ہوگا جہان میں

کیا فائدہ جو اس سے اجل کام کر آئی  
منتقار میں لیا کے وہاں بھول دھڑائی  
آفت جو خلیق جگر افکار پر آئی

### غزل ذوق

سہر بوقت فوج اپنا دوسکے زیر پای ہے  
رخصت امروندان جنوں رنجیدہ رکھ کر کا ہے  
ہاں مدد طاقت رُکے ہر ضعف سے سینہ میں  
وادہ وہ تور محنت خوب ہی چھڑکا ماک  
بس کر لے سوز و زون بھن حائین گودالوں  
بل بے استغنا کہ وہ تو آتے آتے رہ گئے  
ذوق کو تو نزع میں بھی ہینگا تیرا انتظار

یہ نصیب لدا اکبر لوٹنے کی جا ہے ہے  
مردہ خار و ست پھر تلوار اٹھ چکا ہے ہے  
دیکھیے لب تک مجھ کو نگر خدا پہونچا ہے  
استخوان میرے ہاں کس کس مزی سے کھا لے  
رحم جوش گریہ چھاتی پھر ابھی بھرتے ہے  
اُن رویہ تباہی کہ یان تو دم ہی ادا کھا جاوے  
جانب در و دیکھ لے ہے جبکہ جوش آجاوے

### غزل ناخ

پھر سہارا آئی چمن میں زخم دل آئے ہوئی  
پاسے نازک جب رکا اوسنے ماری قبر پر  
سجہ گردانی ہوئی اعمال متب میں استند  
اسے یری پیکر اگر نرگس تری بیمار ہے  
کس طرح چھوڑ دے پیکر کا دل کی نلکا کا خیال  
جب شب تار یک میں ہم کو جا بانگو چلے  
واہ کیا تا تیر ہے ادب روی آتشاک کی  
یاد جب آیا چمن میں وہ نہال بلخ حسن  
وہ یری پیکر کہا کرتا ہے اکثر فخر سے

پھر مرے داغ جگر آتش کے یر کا لو ہوئے  
پارہ ہاے سنگ مرمر روئی کے گاڑ ہوئے  
وانوسکے مانند ہاتھو نین مری چھا لو ہوئے  
ناخ میں لالے کو اپنی زلیست کو لالے ہوئے  
ایک مدت سے یہ کالے ناگ ہیں پاؤ ہوئے  
آگے آگے جاوے متعل آتین نالے ہوئے  
شعلہ جوالہ اوسکے کاں کے بائے ہوئے  
ایک قلم لبریز اسکون سے مری تھا لو ہوئے  
اتو ناخ سمجھ بھی ہمارے چاہو دلائی ہوئے

غزل رجز

<p>بلا کر دغ دل اپنا دکھانا ہے کچا ہے خزانا ہے خزانہ ہے خزانہ ہے خزانہ ہے نشانہ ہے نشانہ ہے نشانہ ہے نشانہ ہے دیوانہ ہے دیوانہ ہے دیوانہ ہے دیوانہ ہے رولانا ہے رولانا ہے رولانا ہے رولانا ہے فسانا ہے فسانا ہے فسانا ہے فسانا ہے کرشیوہ وان رقیسون کو کچا ہے</p>	<p>ہمیں منظر کج او کو ملنا ہے بلانا ہے ہجوم دغ دل کیا پوچھتے ہو میرے سینے میں جگر میرا ترے تیرا کہ کا ایک مدت سے کہیں کیا اوس بری سے وہ مجھ کو نہیں جیتا سب کیونکر نہ خیر دن سے کہ منظر کا کچا ہے شہادت سے مرے ایتک زبان تیغ تو کل نہ بچر کے دل میں رہ کر اگل کیوں فنونہ جاتی</p>
---	---

غزل جلیس

<p>تو خون غم سے دل اور جگر ہو گیا ہے مری آہ کا کلم اثر ہو گیا ہے خزان سے کہیں بے خبر ہو گیا ہے مرینس اب چراغ سحر ہو گیا ہے حکیم اس سے سب کو خطر ہو گیا ہے</p>	<p>خفا ہے وہ سیمبر ہو گیا ہے طے ہے جو رک رک کے مجھے تناید کرے ہے جو طبل پگھل ناز ایسا ذرا لے خبر اوس کا تیرا کے کون تیرا پیام آتی سے</p>
---	--

غزل فانی

<p>راہ بھولا ہے یہ دل خضر بیابانِ مردے پا پر بہنہ ہے مرا خار مغیلانِ مردے نیم بسمل نہ ہوں خبر مرقاںِ مردے خون کرنے کو مرے خاک شہیدانِ مردے اتھکے کفن عین نہیں چاک گریبانِ مردے</p>	<p>عشق ہے دایم بلا زلف بریشانِ مردے ہجرین یار کے پھر ناکہ مجھے کوہِ ویدشت تیغ ابرو نے ترمی مجھ کو کیا ہے گھائل شیرِ چہرے پر جو کھاپاں وہ قاتل آیا جوش دیوانی ہے مجھے سرِ پافانی</p>
--	---

غزل علی

ہم دل سے ہوئے احمد مختار کے بڑے  
 قمرین لکھی جاوے کہ باؤں نور خدا کی  
 آیا ہوں ترے در پہلے محبوب خدا کے  
 کو شرف امت ہے میں ہوں عاصی جہان  
 ہم دل سے میں مشتاق و رختہ رسالت  
 ہے کون سوا تیرے شفاعت کی جہان کو  
 بس مہض تر عام ہے ایسا تھے کوثر  
 چننا ہے اگر افسر اتنا سال علی تو

لیتے ہیں سکندر کے اہل قبائل کو نہ رہے  
 یوسف سے گئی بکتے ہیں خرگاہ میں بڑے  
 مشکل مری حل بہر خدا آپ ہی کردے  
 امید تری سی سی ہی ہے ہر کار و مردے  
 پروا نہیں جنت کی سہ زار کو خبر دے  
 آزاد کرے امن امان روز حسرت دے  
 اک جام محبت کا طلبگار کو بھر دے  
 مہر اپنا محبت سے اسی خاک پر دھر دے

### غزل راسخ

نگہ ان کھو نہ یہ جانب رخ و قریب پری رہی  
 بس مرگ جسم نزار کا لہو خشک ہو گیا سب  
 ٹھیں گل کی بنے بنایا کو کہا ان کو مجھ جسا پو  
 مری پاس نہیں ہر تو تھی لہو و باش تھی میری  
 نہیں ہوش و اونہ کچھ مجھ کو رشک تھی اور تھی  
 یہ جواب پر آخر عاشقی کبھی ہوش ہو کبھی رنگی  
 جگر اور دل سبھی رکھتی تھی مے ہو سکا کوئی  
 مجھ سوپ کر غم جو ہوئے یوں جدا کہ نہ پھر  
 نہ تھی خیر راسخ حسہ دل کھو غالی اشکات

مری چشم مند نے منہ لڑاک تری مجھ کو بھری  
 وہی خون رہا دل خون شدہ وہی چشم کی یہ تری  
 وہاں تم تو پردہ نشین ہوئے بیان مجھ کو درد پری  
 کہ متاع بیت بہا سدا جہان جنس بے ہنری  
 جنھیں تیری جلوئے سامنے مری طرح بخیر رہی  
 نہ وہ گریہ دل شے ہا نہ وہ زاری سحری ہی  
 ہر اس کے ناک ظلم کی یہ مری ہی بیکری رہی  
 مر و دلیں تا دم واپسین ہا امت دانکی مری  
 شب و روز جام پر آب کی روش آنسو نہ بھری رہی

### غزل جوہر

کھینکے شکو و نگر جبکہ دفتر ادھر ماری اور دھر  
 لڑو نہ ہے بے سیر دلبر نہ باغ جالو و دانو کھنا

تو کیا کیا گذر گیا وہ دلبر اور ہر ماری اور دھر  
 نہیں تو نہ کو ہر گز گھر ادھر نہ ماری اور دھر

جاری دل پر دواغ حسرت تھارے منہ پر طالع خجک  
تھین ابانی قسم پر جانان ملو تو ایسا المومہ حسین  
ملون میں کیونکر ہوا ہون حیران گریہ دونوں طرف ہوا  
ستم کا تم کیا جواب دو گے بھلا جو چھو گاتھی خالق  
شراب پر یہ سمجھ کے پیاز خراب کتنا ہوا سکو عالم

یہ دونوں جھکیسے مثل اختر ادھر ہمارے اور دھر تھارے  
غیم جہائی نہ آوے دل ہوا دھر ہوا اور دھر تھارے  
پھرین میں ماسوس بیان تو گھر گھر ادھر ہوا اور دھر تھارے  
جو ہستے منصف بروز محشر ادھر ہمارے اور دھر تھارے  
کہیں نستمین کھلین نہ جو ہر ادھر ہمارے اور دھر تھارے

### غزل شمر

کیا نکلے سخن عاشق و لکیر کے منہ سے  
کس کی نگہ حیرت میں مارا ہے طمانچہ  
یوسف کو کیا قید جو زندان میں خوش ہو  
طفلی میں تری حسن کا میں وصف کہوں کیا  
دیتا ہر دعا تجھ کو ثنا خوان یہ شہر رجب

کوئی بات سنی ہوگی نہ تصویر کے منہ سے  
بتا سبے لہو خجہر و تمہیر کے منہ سے  
آتی ہے صدا کاں میں زنجیر کے منہ سے  
ہیں منہ سے حوانے ہر اک پر کے منہ سے  
آمین کی صدا نکلے ہے تاثیر کے منہ سے

### غزل تاثیر

زلف سیہ فام گل گیند ہے  
دام تری زلف کا میں چھوڑ کر  
مونس جان اس دل بیتاب کا  
مرنے سے ڈرتا نہیں جینے سے آہ

و حسی دل کے لیے زنجیر ہے  
جاؤں کہاں کون سی جاگیر ہے  
حال میرا صورت تصویر ہے  
عشق عجب کیا تری تاثیر ہے

### غزل عشاق

معجزہ اس قدر اپنے لب تیر میں ہے  
شرط طور نہ کیونکر ہو حیاں تجھے اب  
یار کی زلف مسلسل کا تصویر ہے  
جسکے لگتی سی اوڑھی جاؤ میں مرغ بل

جویری سحر بیان ہو ہی تسخیر میں ہے  
عالم صاعقہ قاتل تری شمشیر میں ہے  
اپنا آئینہ دل حائل زنجیر میں ہے  
کیا یہ اعجاز مسحا ئی ترے تیر میں ہے

گر می بیتی کیونکر ہو موافق عشاق  
خانہ خلد مرثانی کشمیر میں ہے

### غزل کشمیر

کچھ نہیں درکار مجھ کو ہے نشانی آپ کی  
ہاں کروں تعریف کس منہ میں جانی آپ کی  
جب سحر ہاں دیکھوں ہوں کسی کے گلشن  
بس نہیں بھولینگے پیاری جب ملک بڑھائی  
کیون بنے ہر جانی عبدالسدیٹھے بھی رہو  
مر جاؤں جنوں تسخیر کتے ہیں اسے  
ایک بوسہ دیکھیے ہو مہربانی آپ کی  
خلق میں ہو گا نہ لیکن کوئی ثانی آپ کی  
یاد آ جاتی ہے فوراً نو جوانی آپ کی  
ہر جگہ کہتے پھرینگے یہ کہانی آپ کی  
دی خدا نے چاند سی تصویر جانی آپ کی  
کھینچ لائی اوسکو آخر جانفشانی آپ کی

### غزل اخلاص

یا دھڑے کی زبان صبح و سار کرتی ہے  
فرق نزدیکی و دوری کا بھلا کیا ہو دہان  
اوس گل خوبی کا رہتا ہے تصور ہر دم  
شکوہ تقدیر سے کیا کیجیے اپنی قسمت  
حال تو رنج فراقی کا ہوا ہم کو نصیب  
حسن وہ ہے کہ پری دیکھ کے غش ہوتی ہے  
کیون تو دیتا نہیں تشبیہ ہمارے رخ سے  
دور دسرا سکو ہے کیا عود کیا یہ صندل  
ہوتی ہے بھگتو اخلاص رسائی ہر دم  
بس تری آنکھوں میں تصویر پھر کرتی ہو  
کار قاصد کا جہان باد صبا کرتی ہے  
سیر گلزار کی اب میری بلا کرتی ہے  
ورنہ اس طور کسی کو بھی جد کرتی ہے  
آگے تقدیر بھلا دیکھیے کیسا کرتی ہے  
سب ادا اپنی ترے آگے قصا کرتی ہے  
حور فردوس سے آگے کہا کرتی ہے  
مہ چین آگے جبین در پہ رکھا کرتی ہے  
واہ کیا کام تری طبع رسا کرتی ہے

### غزل اخلاص

آپ گر مہتاب ہو پھر بھگتو ارا چاہیے  
قتل کرتی ہے جو انون کو نظر کے تیرے  
سہے پری تسخیر شیشہ میں اوتارا چاہیے  
اب زبان تیغ سے اسکو بھی مارا چاہیے



وصل کا وعدہ کیا ہر گز دستک نہ دے  
 عشق زلفت حشرین کالی بے ظلمات ہے  
 پادشاہی تجھ کو بس بھیتی ہے ملک حسن میں  
 دفتر عالم سے رنگ اوڑھنا جس بیزاد کا  
 بوستان دہر میں ہونے قدم او گل سرے  
 دیکھ کر حیلون سے کیوں مجھ کو لگا کر تے ہو  
 آشنائی غیر کی تصویر سے لائق نہیں  
 بس ترسے در پر رسانی ہو سدا یہ جاہر  
 شتری باخدا کی جب بہو سخن کی شتری

مثل جنت کے مکان ایسا سنوارا چاہیے  
 ہجر موت کے شنوار کو کنارا چاہیے  
 سکھ ہر دل پر درم کے اب تمھارا چاہیے  
 ایسی اک تصویر کا نقشہ اقرار چاہیے  
 بال سے مڑھان کے رستہ کو حجاز چاہیے  
 عاشقوں کو تیری آنکھوں کا اشارہ چاہیے  
 ہر طرح سے دیکھنا نقشہ تمھارا چاہیے  
 اوج قیصر چاہیے نہ تخت دار چاہیے  
 اب بھلا کیا اوج پر اس سو ستار چاہیے

## قصیدہ فقیہ

حق نے بخشی ہے نبی کو دو جامی ہزری  
 ماحض ذات مقدس کا نہوتا گر عروج  
 اوج گردون پر قمر انکا غلام داغ دار  
 تاب کی گرہی نہو دے اس مبارک جسم میں  
 بیشتر دنیا میں آنے کر شجاعتی داب سے  
 کل جماعت انبیاء سے نور ذات پاک نے  
 ابتدا سے حضرت آدمؑ سے اپنے وقت تک  
 بعد اسکے نوحؑ کے طوفان میں اگر کی درد  
 اور موسیٰؑ کے بعد اشفاق کو دے طور پر  
 نارت فرعون و بلعم قتل بن اوج عنق  
 حضرت داؤدؑ کے ہاتھوں سو ٹوٹا سحت کفر

رمز معنی خدائی ظاہری و بھسری  
 خلعت پیغمبری کی کوئی نہ پاتا افری  
 پھٹ گیا اک آن میں کرتے اشدا سرخی  
 خون سے خورشید فاور کو جتن میں تھر تھری  
 سرگون تھے خاک ذلت میں جان آذنی  
 منزل صغریٰ سے تاکبری تلک کی ہزری  
 تھا ہویدا نور احمد جون فلک پر مستری  
 بخش دی حفظ و امان کی اسکے تئیں گشتی گری  
 پنبہ سا جگر رہے جب اُسپہ کی جلوہ گری  
 سرق قارون و قبطیان و سحر سامری  
 قصہ طالوت اور جالوت میں کی ڈاکی

ابن مریم حضرت عیسیٰ کے تئیں بہتان میں  
 نیم سب دولت مر این افواہی کے رسول  
 باسوار و فدوی براق زربن حلقہ پوست  
 چو ما آنست مبارک اپنے لب سے ہو عید  
 سو اور انوقت پھر جا پونچو اقصیٰ کو تر ت  
 طے ساز لڑکبی سے منتہا تاک پاک و آت  
 رو گئے اپنے مکان پر حضرت روح الامیں  
 لیکل اعلیٰ ثمان چہیں جبکہ کوئی نہ تھا  
 اوٹھ گیا پر وہ حجاب خاص کا حامل مراد  
 اس نشانی پر کہیں بین قطب عالم مصر لیک  
 گلش اسلام کو اس روز سے انی بہار  
 صبیحہ دم سجا بین اصحاب میں ظاہر کیا  
 حضرت صدیق نے سیکر کیا صدق رسول  
 دومی فاروق عادل دورہ دار شرع تھے  
 جامع القرآن دی النورین عثمان باحیا  
 ستر مبل اعلیٰ حسن جان رسول پوچھ کر اب  
 خضر و خاتون محشر اور دونوں نورین  
 نہ تھے غیرین رکھتا یہ فقیر دولت عظیم

چنچ کر دون پر ٹجا کر دی مقام برتری  
 خواب میں بستر پر آسودہ ہوئے تھو اک گھڑی  
 کر ادب ناموس اکبر نے دمان دی سانہی  
 اور مگا کر رو برو معراج کی خلعت دھری  
 کی امامت آپ نے نبیوں کے کچھ صفت کھری  
 قدیوں نے کی زیارت ہیں کر کسوت ہری  
 نور سے پھر آگے انکے کو دے رفرف لگی  
 نور رب العالمین دیکھے بچشم انوری  
 عاقبت والہد علم کیوں کیا پر وہ دوری  
 خود خدائی میکی خود سے کنی سنجیدی  
 اور درخت کفر کو پہونچی مو اسے پت چھری  
 لیک ادنیٰ سے و اعلیٰ تک تمام مسکری  
 مصطفیٰ کے تھے مقرر وہ نجا با کبری  
 گلشن اسلام پر جس ذات سے صیقل گری  
 ریش اور آن کی تھی خون شہادت و بھری  
 کفر کو توڑا علم کر و انقار حبیری  
 جنکے تئیں پہونچا الہی سے خلا صباری  
 از مناقب سروری بہتر نہیں سہ شاعر

مستتر ادشاہ طاہر عفر الہد و نغمہ

کہ سہ غم میری غذا  
 کھادی غم تیری بلا

ہوں میں عاشق بچے غم کھانیے انکار نہیں  
 تہے معشوق بچے غم سے سروکار نہیں

دل و دین تیرے حوالے کیے کرتے ہی طلب  
 بیکر جو بزار ہے تو محکوم بنا اس کا سبب  
 مجھے خراسیکردوں لکھ کر تھین ہستیاری سے  
 تھے بھیجا نہ جواب ایک بھی عیاری سے  
 طلب بوسہ پہ کیوں اتنا بڑا مانتے ہو  
 دیکھو ہم میں وہی جانا باز ہمیں جاستے ہو  
 ہے حیات ابدی گر ہو شہادت حاصل  
 تیرے آب و دم ستیر کو تیرا بسمل  
 کیا کہوں تیرے میں انداز و اد کا عالم  
 بیکھر ہوتی رہیں کیا کہ نکل جائے بے دم  
 نہ تو تقریر سے ہو کام نہ تحریر سے ہو  
 ہم تو کہتے ہیں ظفر جو کہ ہو تہدیر سے ہو

اور جو کچھ کیا سب  
 میری تشنیر کر کیا  
 بری دستواری ہو  
 یہ سہ قسمت کا لکھا  
 ہمیں پہچانتے ہو  
 کرتے ہیں جہاں فدا  
 تیری باتوں قائل  
 سمجھے ہے آب و تنہا  
 ہے تم ہاے تم  
 اے تہ ہوش با  
 اور نہ تہدیر سے ہو  
 ہے یہی بات بجا

### مستزاد معرر

میں نے اتنا کہ تو ترا عشق بنا با آ با  
 وے افسوس مجھے تو نے نہ چاہا آ با  
 خود بخود شب کو یکایک میں کہوں کیا بچہ سے  
 دل پر دردیہ پہلو میں کراہا آ با  
 کا ہے رس کھائے کے تم روس رسہ ہو پتھر  
 جاسے ہے جان مری منستی کر آ با آ با  
 ساو گھائل کیتی تشنیر کتی کی تینہ می  
 جینہ ڈری جاداں میں تری تر تھی لگا با آ با

کھا کر سوطر کے غم  
 با فی ظلم و ستم  
 تیری یں گدرا جو کچھ  
 یاد کر تجھ کو صنم  
 آؤ کز پا کر وجہی  
 پاپ ہو جاو دی دھڑ  
 میٹھی کعبان لپیڈی  
 کچھ نہیں ہر زندی

بیونی بیوئے ور سے ہنس لٹل دیت میر  
 مینڈ گواہی دبر بونار ابا ہا آبا  
 آنا کو ایم نامی سرہ آئندہ کو سیٹو  
 نہ ہو کھٹ کٹی نے ملا تر کو ٹڈی کا آبا  
 ایسے کالے چوک زہالی ساگ سکيا شربن  
 حان دوہن دو گور دے فار آبا ہا آبا  
 زار دی اودی زور خودی زور توئی  
 دیکھ معشوق و اشایستہ ادا ہا آبا  
 وقت مستی چو کشیدیم ترا در بر خویش  
 دیدہ ام از تو صنم چند ادا ہا آبا  
 صرفت العمر و فی العجر لقا یا صنی  
 ثم با ثم ہا اے ثم ابا ہا آبا  
 حیف صد حیف ہے افسوس افسوس  
 جھٹ گیا زخم جگر سے مرے پچا ہا آبا  
 ہین معزز ترے سب شعر مسلسل موزون  
 یہ نزل جس نے بنی ادس نے سرا ہا آبا

کس کو باری ڈیر  
 مانی ہوس ایور دھکم  
 ایری ایم آن یا لم  
 سوسی تو مینڈی گنم  
 پیو تلا آنا ہے ان  
 نازور اٹھانگن سلم  
 دیکھ دیکھ داخلہ دل  
 کچھ نہیں پیش نہ کم  
 ہچو امید وصال  
 کشتہ ناز تو ام  
 ثم بالسد کہ من  
 لیس بے مثل صنم  
 آہا پیغام اجل  
 اب نکل جا دیگا دم  
 شک نہیں اسمین ذرا  
 تازہ تر تازہ رقم

### مستزاد ہمایون

جا بھنسا طائر دل میر البصد شوق پری  
 تونہ آزار کسی ڈھب کا اسوئے نہ ذری  
 ہجر کے جور کی اب تاب نہیں ہے مجھ میں  
 دلبری بہر خدا اب تو ذری کر تو مری

تری کا کل میں صنم  
 لطفت کر اور کر م  
 سچ یہ کہتا ہوں بھلا  
 جان من کر نہ ستم

تری مستی کی، تری یان کی سرتی زمین  
دیکھ تو خند مژگان نے کیا کیسا برہمی  
اسے زلیخا میں تری عیا دین برباد ہوا  
مثل بیاب کے بیتاب چون فرقت میں تری  
دل و دین و دنوں میں دولت دایان بھی لاقہ  
دلبری اسپہ بھی تو نے نہ ذری اسکی کری

قتل کرواں سبھی  
آ رہا ہونے پر دم  
یہ گلا کس سر کرواں  
تجھ کو یوسف کی قسم  
اس ہمایوں کو ترسے  
یہ پر سینہ پر الم

### مستزاد اکبر

اس عشق نے یار و بچے دنیا سے اوتھایا  
زلون میں پر ہی رہ کے گرفتار بچہ ایا  
پھر شوق کے شیتہ میں شراب عشق کی اپنے  
پھر میرا تماشا سارے عالم کو دکھایا  
یہ دفتر درگفتی ہے ہر ایک کے منہ سے  
کیا نام رہا تیرا کیسا تو نے ملا یا  
بیدل کیا دلہر نے نعمت لے کے مراد ل  
پھر اپنے اگلا کال کے بالے میں جھکایا  
نزدیک رقیبوں کے صنم رات کو بیٹھا  
پہ لے شمع و سکے اوپر مجھ کو جلا یا  
غیر دن کو بلا کر وہ لگا پاس بٹھاسے  
ہم دوست یگانے کے تئیں دور بٹھایا  
اکبر کی بھی مرض ہے اب حق جو شمع روز  
دنیا میں اگر رکھتا ہے تو رکھ لے خدایا

دیوانہ بنا کے  
پھر شانہ بنا کے  
بھر بھر کے پلا یا  
مستانہ بنا کے  
افسوس ایسا ہی  
میخانہ بنا کے  
کس مکر و ہنر سے  
دروانہ بنا کے  
مجلس کیا روٹیں  
پروانہ بنا کے  
مدت کو گویا دوست  
بیگانہ بنا کے  
کراپنا تو طالب  
مردانہ بنا کے

## مسمرا و موج

اس کا کل بیان مغرب کا تر سے یار  
خوست ہستی بالون کے معطر ہوا گھر بار  
ہنگام دل رنجور تری زلف دن بین جانان  
بس گر ہی ٹپے گانہیں سنھلی گادہ ہمیں  
نعرہ کروں جسوقت اگر کوہ کو پاؤں  
بس دیکھ کے نازک بدنی حسن کے سردار  
یہ زندگی لائی تھی عدم سے چین اوکس جا  
سب قافلے کے قافلے ہیں او دھری کو تیار  
دور پر مجھے آدیکھ کے دھرتی تنہا اویر ہاتھ  
گر خون میں لوٹے گا ترے حسن کا سردار  
اک عرض ہے جون موج کی اب تیر خدا سے  
حل کیجیو مشکل مری اسے حیدر کرار

ہم سے نہ کھجور بل گیا  
جون عین سمن گل گیا  
مست کیجیو شانہ  
گر بال کہین بل گیا  
اوسے جاسے بلاؤں  
وہ آپ سیتی بل گیا  
یاں آکے جو دیکھا  
بس دیکھ کے جی حل گیا  
کہنے یہ لگا بات  
گر ہاتھ کھجی حل گیا  
کہتا ہوں بکا سے  
تجھہ نام کے میں بل گیا

## مسمرا و سراج

تجھہ زلت کی یہ باس گئی مستک ختن بین  
ہر غنچہ بول تنگ ہوا پھول چمن میں  
ہو خاں سی سبہ اس پلک تجھہ کف پا کو  
جسوقت لکھے پائوں تو لبیل کے نین میں  
اعراب خط و خال فقط حتم ہے مطلق  
ہے سورہ اخلاص کی خواہش مرزوں میں  
ایک روز کہا میں نے صنم سے ہے مناسب

اسے نافذ آہو پر مستک خطا سے  
اسے سوخ سمن بو تجھہ مکھ کی ہو اسے  
سبے تجھہ میں نزاکت از بسکہ سراپا  
اسے دلبر گل رو اس ناز و ادا سے  
مصحف ہر ترانہ احوایت خوبی  
بسم اللہ ہے اپرو ای بد رسا ہر  
مستاق کے اوپر سن بات ہماری

کر رہا ہے اسے خوشی بولا کہ بلا سے  
 مانو تو کوئی دن میں کین زلت لیشی  
 کھو لو ختم کیسو اب مہر و وفا سے  
 اسے تیج شفا دے بیارہون غم کا  
 حاجت نہیں دارو کیا کام دوا سے  
 سران سراج اب آتے ہیں پر پردہ  
 اگر تاہون میں جادو کیا طبع رسا سے

بنیاب میں بچہ غم سے بعد کفن میں  
 سوزندہ مرے اس حال پریشان کی جہن  
 جمعیت دل بند ہے ہر ایک شکن میں  
 یکبار تکلّف سے پلاس شربت دیدار  
 ہے جگو برہ دور و جگر میں نہ بدن میں  
 مکہ شوق محبت دل میں تری شکر کوں سے  
 تو دیکھ مری طبع کو ہر ایک سخن میں

### مستتر ادا نشاد الدخان

تو بول اوتھے جھٹ  
 ہے سب یہ بناوٹ  
 ایسا ہی بلا ہون  
 جب تک نہ کھلیں  
 جو شخص کہ دیکھے  
 سر ہنگے کھلاوٹ  
 بوٹو نہ تھار سے  
 سی کی اودا ہٹ  
 یہ گات یسج و جج  
 بازو کی گلاوٹ  
 اچھا کیسا تھنے  
 لگجائے گی بھرٹ  
 ڈنڈوٹ ہے تھکو

لیٹے جو بلائیں لگے ہم آپ کی جیٹ جٹ  
 چل جا اب سے داد زبرد ہو پری ہٹ  
 ان آنکھوں میں اب حلقہ زنجیر کروں گا  
 جھجڑوں نہ کہیں آپ کو درواز کی جھٹ  
 مرجائیں لہو چھانڈ نہ گوٹھا ہو وہ کیوں کر  
 سرخی تری آنکھوں کی اور ابرو کی کھچاوت  
 کیا پھبتی ہے اب نام خدا دا جیٹ سے آہا  
 اک بو سے کے صد مجھ سے دھواں حار نہلاہٹ  
 اسے داسے ری بالیدگی اور چند ہی رنگت  
 اور جامہ شبنم کی وہ چولی کی بناوٹ  
 مت چھیر مجھے دیکھو ابھی کتنے لگو گے  
 چولی مری ٹکڑے ہوئی دامن بھی گیا پٹ  
 اسے عشق ادھر آؤ ہمارا جون کے دلہا

اک ان میں جھٹ پٹ کنو اب کی توشک اور او سکی سجاوٹ ہر ظالم ارمیوں وہ پیار کی کر ڈٹ	اگر بیٹھے و تم لاکھوں کرو روں ہی کو سر پٹ دہ سج پڑی پھولوں کی مغل کے وہ تکیے پر دے وہ تمامی کے وہ سونیکا چھپر کھٹ بچر تانہ سہ سہ لاکھوں میں اب تک وہی انشا باہم جھپٹ سونے میں آجا و کر کاوٹ
--	---

### مستزاد حسین

کیا ناز و ادا سے اوس بند قبا سے سجی سہ سجاوٹ آنچل کی جلا سے جو شوق خدا ہو سر مست نئے سے خواہش ہر مری یہ منت یہ خدا سے مشتاق ہوا دل ہر روز رضا سے	سو یا سہ سگلے لک کے جب وہ یار پلنگ آتی ہر لپٹ پھولوں کی مہکار پلنگ سہ سرج جو یوشاک تو اوس گور سے بد پر رکھتا ہر عجب طرح کا گلزار پلنگ ساقی میں ترے صدقے ذرا حاکم کو بھر دے جو ساتھ رہوں یار کے سرشار پلنگ سہ آرزو دل کی جو وہ آغوش میں آوے سو جاوے تو جاؤں میں بلہار پلنگ رنگینی ترے شعر کی سن سن کے حسین تو خوش رہے اور پاس ہو دلدار پلنگ
---	---

### مستزاد معلم

مجھے عاجز کی بھلا بہر شہ کہ بلا اور عزت و بیجو ابے شہ روز جزا	مخزن اور سنو یا شہ زمین و زمیں رکھو آفات بلا یوں سستی مجھ کو ہوا میں دنیا و دین میں مری شرم و حیا رکھ لہجو اور مکافات عمل سے مجھے رکھنا حسن
--	--



الغرض میری جو ہر بات میں آسانی ہو  
 کھول دیکھ تہاوت سیتی میرا یہ دہن  
 قبر کے چچین آویٹے وہ منکسر و نکیر  
 گرزادے سے بچا لہجو مری جان دتن  
 جب کہ ہو جاوے سوال اور جواب  
 فضل رب کے سیتی ہو جاوے مری گور حین  
 جبکہ ہو روزِ حشر کو نگہ گرا توقت ہے وہ  
 یا نبی لہجو مجھے ہر حسین اور حسن  
 تجااری آل کو صدقے یہ محکم ہے غلام  
 حشر میں پاس بلا لہجو با تحتِ سدن

اور نہ حیرانی ہو  
 تم مرے ہو رہنا  
 نہ کرین مجھ کو دلیل  
 یا امام الانبیا  
 مکرین مجھ سے عذاب  
 یا محمد مصطفیٰ  
 اور بہت سخت ہو وہ  
 اوسکی آفت سے بچا  
 سبے غلامانِ ملام  
 کیا کہوں اسکے سوا

### استرا و سراج

ہر صبح ملک پر فلک عالم بالا  
 تسبیح کرین سلمہ امد تعالیٰ  
 تجھ چہرہ روز تار کے تاروں کی جھلک کی  
 شاید کہ نمودار ہوا جبک میں اوجالا  
 اسے سرد سہی اغ جدائی کی خبرے  
 پھولا ہے عجائب یہ ہزار اگل لالہ  
 تجھ ابرو سے خوریز کی شمشیر کی آوجھڑ  
 کہتے ہیں اسے جبک کے جوا نورد جوالا  
 ہر جا ہے اگر ہوش سے بیہوش ہوا ہوں  
 مجلس میں محبت کے ہوا نشہ دو بالا

قد دیکھ سجن کا  
 منکا لیے من کا  
 آنکھوں میں نہیں تب  
 سوچ کی کرن کا  
 رکھ عزم تماشا  
 مجھ دل کے حین کا  
 ہے جسکے جگر پر  
 تجھ شش کے رنگ کا  
 اسے ساقی گل رو  
 تجھ جامِ نین کا

نسبت سے ترے حسن کے ہوئی پھول کی کچھری  
 تجھ پاک کے نزاکت آنکھیں کس جھاڑ کا پالا  
 دیدار کی سحرن سہ مجھ آنکھوں میں سراج آج  
 اونٹلیوں سے یلک کے لیے بہن ہاتھ میں لالہ

تو سب میں ہزار  
 ہے بات حسن ذرا  
 پس کیوں نہ پھر دین  
 آنسو کے رتن کا

محس درج حضرت سید المرسلین

خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وآلہ واصحابہ وسلم از شہیدی

بیان اوس ہوی روشن کے ہو کیا انوارید کا  
 ہے شمع لم نزل کا پر توہ جلوہ محمدؐ کا  
 سراپا نور تھا اس واسطے سایہ نہ تھا قد کا  
 طالع روشنی جیسے نشان ہوشہ کی اندکا

بنی یمن تھو تھو الخوف سے شیطان بھی ہزار  
 ہوا سارے جہان کے کافروں میں تسلیم کیا  
 تہ وبالا ہو بے کعبہ میں یکسر لات اور جزا  
 محم میں زلزلہ نوشیرہ ان کے کسم مرگیا

اُسی کے فیض سے کل دفتر عالم مہر پیدا  
 اوس کے نور کا پر نور عتول عشرہ میں دیکھا  
 نہیں جز مبدہ فیاض کوئی ماسبق او سکا  
 بوستان ازل میں وہ معلم عقل کل کا تھا

میرید مصطفیٰ باعث ہوئے ایجاد عالم کے  
 تمامی انبیاء کو اس کی خلقت سولے سے  
 برستے اوس کے سبب نوح و اسماعیل کے در  
 شرف حاصل ہوا آدم اور ابراہیم کو اوس سے

چشم بزد قضا نفاش اوس کی بزم رنگین میں  
 نزارک بندہ کے ہتھاش اوس کی بزم رنگین میں  
 ہر اک عشی ہے حاضر باش اوس کی بزم رنگین میں  
 ہمیں پری کن فراش اوس کی بزم رنگین میں

بتائے اوس کے آگے انزل وحی قرآن تھا  
 زشتہ تھا اگر ظاہر میں نہ تھا شکل انسان تھا  
 غلاموں کی طرح آنکھوں پر دونوں پر قربان تھا  
 شب روزا و سکوا صابر اور ننگا گوار صبا تھا

میرید مصطفیٰ باعث ہوئے ایجاد عالم کے  
 تمامی انبیاء کو اس کی خلقت سولے سے  
 برستے اوس کے سبب نوح و اسماعیل کے در  
 شرف حاصل ہوا آدم اور ابراہیم کو اوس سے  
 بتائے اوس کے آگے انزل وحی قرآن تھا  
 زشتہ تھا اگر ظاہر میں نہ تھا شکل انسان تھا  
 غلاموں کی طرح آنکھوں پر دونوں پر قربان تھا  
 شب روزا و سکوا صابر اور ننگا گوار صبا تھا

نقا بولیل دگل پر ہوا صیاد گل پین کو  
سکھا آلود شاد گلش دنیا کو اور دین کو  
بنا تھا جسم طہرہ جہان کے زیب و زینین کو  
وہ اس عالم میں دلق بخش تھا خودی نسکین کو

در مقصود لیکر ہی سے شاہ بحر و بر آیا  
عجب دریاد دلی سے جا کے بیخونہ و خطر آیا  
جواہر کی بہت عالی کا دریا موج پر آیا  
شب معراج چرخ عرش پر دم میں اتر آیا

وہ جان و فرقہ اک نقطہ کا احمد کو آمد سمجھو  
معراجا منظر حق ظاہر و باطن میں ہے وہ  
وہ خود منتہی ہو متقاض کیا او سکھو جہت  
اکشود عقدہ باطن میں کافی نام حق او سکھو

جہان پرورد اگر ملے سے پر جب سر بل جلا ہو  
بھلا ایسے محل میں دخل بھر شیطان کا کیا ہو  
دین مارا پڑے گو سوطر کھا بھیس بدل لا ہو  
گرافعی بن کے جاننے او دھڑا لیس اندھا ہو

خدا کا ذکر دل میں بخشش امت کر لیا  
معا فی تو او دھر کے پر تلفظ میں او دھر مال  
او دھر منزل خلق سے او دھر اوطاف میں شامل  
او دھر اندر سے اول او دھر مخلوق کا شامل

شکست کو رب کی طرح کھٹا کوئی مار د  
امد میں سم اگر چاہا ارکان جو گئے و گئے  
یہ ممکن تھی کسی ترکیب سے مفروضہ کہ ہو  
نذر و مدت کو کثرت میں شوخ و فاش مشق ہو

یہ بھی گرو گشتہ ایمان پر دامن تیرا پکڑا ہے  
تجھے کو نین میں تیرے سوا اب سر کیا ہو  
سر او دون جہان میں تیری بس لجا دادا ہو  
بھر دسا ہر کیو اک حصار عافیت کا ہو

سکھان نامکان سر ہے یہ بزرگچہ ترا ایمان  
ہے ادنیٰ فرش پاؤں از تیرا عرش عالیان  
ستارہ میں تیری پاؤں کے مہر دریاں  
تیری پاؤں کو ہر شمع فلک پر منزل ایوان

بچیں دونوں جہان میں رحمت عہدہ ذکر کن  
تجھے بھی خدا نے رحمۃ للعالمین ہے تو  
یہ جو انعام فرمایا ان کا کیا ہو سکر ان خوش  
خدا بن گئے کیا کیا نعمتیں دیتا ہے بندوں کو

جس شایق میں ہمال حق سوزہ ہو دگر فرستیں  
جو عابد ہیں وہ واران جہان ہی ہو گئے خلوت میں  
تیری قسمت کہ سب سے دین کو کیا کیا نافرست  
تجھے جگہ جگہ می عسرت کے سامان بزم حشر میں

بننا صورتش انہی کی صورت

کام نہ ہو

کام نہ ہو

کام نہ ہو

کام نہ ہو

شمعہ الذہین جب یا فرماوین گے کہ امت کو  
 نوحی کے ہر جویم سب جہول عبادین گے مصیبت کو  
 جو روتے ہوئے گئے تھے کھیلے عبادین گے جنت کو  
 لب گوہر نشان داہوئے جب سرخ شفاعت کو  
 ترخی محراب ابرو کا ہے طاق کعبہ شیدائی  
 ترے خال سے کانگ سودھی ہے سودائی  
 ہے دل میں ادھر داغ مسرت شوق حیدر پائی  
 رہا کعبہ میں تیرے روضہ کے در پر نہ جا پائی  
 وہ تہذیب کبر پائی تاکہ صاوق ہو قیامت میں  
 یہودی اور نصرائی نہ ہے تیری عداوت میں  
 مجھوں کو ترے اقرار ہو تیری نبوت میں  
 عدد کو حشر تک انکار ہو تیری رسالت میں  
 ترخی خاطر سے خالق نے کوہین خلقی انس جان  
 ہوا معمور تیرے نور سے یہ عالم امکان  
 کیا پیدا نہ پیدا ہو بھی ایسا کوئی انسان  
 ہوا تجھ سانہ ہو سکتا ہے میرا ہے ہی ایمان

عجیب کیا لال کر دیو سے زبان ترکی و تازی  
 کہ شعر آبدار اپنا ہے اشک بقیہ فولاوی  
 آگے اس تیغ ہندی سے نہ کون سیف صفائی  
 تری تعریف سے میری زبان مرہ آئی ہے تری

یہاں ایک حرف مزون کر لائی انصاف سے دیکھو  
 انصاف اور ملافت میں ہر بہتر سوتاوان سے  
 روی ہو جاؤنگی صد ہایا نہیں سیکر دینے  
 پیشینگی مثل تو کویم کس دیوان ہزاروں  
 طیان شوق زیارت میں ہوا کو کرج اور قاب  
 مرا دی ہے رہبر ہے علی ابن ابیطالب  
 جناب سماں نعت پہ پہونچون گاہی ہر غائب  
 ہوئی ہے ہمت عالی حری معراج کی  
 ابھی یہ مردم دیدہ سوا تیزی نہیں  
 ابھی اس روضہ اقدس کوہ قبسہ نظر آوین  
 ابھی دگاہ میں تیری کردن جلاوت میں پین  
 ابھی نزدیک جا کر آستانے پر طوں گھین  
 ترے کو چھین جا کر کعبہ بھلا فردوس یاد آوے  
 ابھی بہتر سدرہ و طوبی سے دیوار نکالیں  
 ابھی خلد برین کی غیش و مسرت ہو پوچی  
 خراج دل ہو گردان زندگی کا کوئی دم نہ

ابھی پہونچون شیر بھین بھی مقصود ہی میرا  
 اگر مر جاؤں میں جا کر وہاں تو اس سے بہتر کیا  
 وہاں کے دشت میں ہو جاؤں میں طعمہ زندگ  
 مرنے کا زمرہ کے گرت لائق نومرہ الہا

خدا کی آشیانہ غنیمت کی میری جب آواز سے  
کبوتر بن کے رچ پک میری ارد غنیمت میں پروپنے  
جو میرا آزاد مرغِ جان تو یہاں سے شوقِ پرواز کے  
تمنا ہے درخونِ اتر سے رد منہ کے جاٹے

مذاق اس مسئلے کی جو خبر ہے نایت سے  
کہ خالق نے درودِ افضل کیا ہے ہر عبادت سے  
وہین صل علی فرا کے بس لہا سے رحمت سے  
خدا منہ چوم لینا چہ شہیدی کہ کس محبت سے

محسن و نعت محمد مصطفیٰ  
احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ  
الہ وسلم از حسراتِ شاعر

تمام امت بھی اور سادہ تہا زین بجا کی کا  
اور اک عالم کرے تھا وصفِ عیسیٰ کی دوائی کا  
نبی موصوف گذرے ہر اک لوحی خدا کی کا  
محمد ہی ہے نبی ممدوح ذاتِ کبریائی کا

اوس کے نور سے جاتی رہی ہے کفر کی ظلمت  
اوس کی ہمان میں نازل ہوئی تھی آیت  
اوس کے حق نے کی کو زمین میں ہر اللہ کی طاقت  
پھر معرفتِ حق ہے وہ ہر انوارِ ہدایت

اوس کی خات ہر کون مکان کی باطلت  
اوس کی شان میں لڑاکا نازل ہر ہر سورت  
جب ایسی ذاتِ بارکاب کا ہر دہرِ نور  
منور کیوں اوس کے نور سے ہو غافلِ طاقت

مقرر جو کیے ہیں اپنے اپنی مشیخ کر رہے  
بغیر از اوس کے کوئی منزلِ تسو کو پہنچے  
نہیں ممکن فرشتہ ہو درود اور کیا اولیٰ ہے  
بلند اوس کا وہ ایوانِ عرش ہر کون اور

اگرچہ لاکھ پیڑ اوس کا آفریدہ ہے  
سوافقِ مرتبے اپنے کی ہر اک حق رسیدہ ہے  
محمد مصطفیٰ لیکن باد صافِ سیدہ ہے  
گر وہ انبیاء میں وہی حق کا برگزیدہ ہے

سلیمان سکندر اور کسری کی قیاد و جم  
دیرینا نہ میں اوس کے بارکب پاؤں میں ہر دم  
فرستہ بھی جہاں ششدر ہو کر گزرتا ہوں  
رکے ہر منزلتِ آستانِ سرورِ عالم

کیا طرے اوس کے نسی اور اثبات سے محرم  
ہر ہی روز قیامت کو بنے گا شافعِ عالم  
نصیحتِ تنجیکو کرنا ہوں ہر جہانِ کرم میں  
اوس کے عشق میں پائند الفت ہوں لا افرام

فرشتے اور بہتر سے بہت غلط نسبت جو اس کو وہ  
نہیں خیر البشر ہے بلکہ منہ را بنیاست و  
بجلا ہے ہم احمد اور عرب بے عین ہو و کو  
سرا پا نور حق نام خدا کیسے نہ کیوں اس کو

فرستے اور بہتر کی حق نے کی ہر آپ سے خلعت  
و لے خالق نے کی ہر جنس کی کو نہیں ہیں کثرت  
محمد مصطفیٰ اخلاق کی اک خاص سے خلعت  
دلیل اس کی پر کیا فی کی یہ لاریب ای حرات

مخمس معروف بر غزل  
حضرت امیر خسرو دہلوی  
رحمۃ اللہ علیہ

عشوائے سے ظاہر سرسبز ہے جاوہ حور و پری  
غمرے میں تیر کو موبو بہان ہون جادو گری  
جتنی کہ خوبی چاہیے ہے تیری صورتیں بھری  
اے چہرہ زیبا سے تو رتک بتان آوری

نقاش قدرت نے تجھے جہدم بنایا سرسبز  
جتنے کہ اگلے نقش تھے بے روپ سب کو نظر  
سارا مرقع دہر کا ہر چند دیکھ غور کر  
ہرگز نیاید در نظر نقشے ز رویت خوشتر

مشق خرام ناز سے توجہ کرنا جو جان  
چون سایہ ہستی ہن پر عشاق قیامتوں  
چاہیں کہ اٹھیں خاک سے سو ہم میں جفاقت کیا  
لے راحت آرام جان باقیوں سرور دان

رہتی تھی ماستی کو تجھے یکسند رہ گیا نکی  
مانند نہ سایہ کے گچہ اور آمیزش نہ تھی  
پر انہما عشق میں دیکھا کہ یہ صورت چلی  
من تن شدم تو جان تہدی توں تہم شکر

مانا کہ مانی آنجہ تیرا قلم حسن آفرین  
کھینچی ہن تو نے عمر بختس بتان نازنین  
گورنگ لاوی لاکھ تو پر ہم ترے قائل نہیں  
صورنگر زیبا سے چین رو صورت آئینہ میں

ور پر چاہئے دیکھ کر مجھ کو وہ شمع بجیا  
ہو کر غضب کہنے لگا تو کوں ہوا ٹھہ یا جان  
معروفین نے ردیا اور رو کو یہ قطع  
خسرو غریب ست و گدا افتادہ در شہر شما

مخمس معروف بر غزل  
خواجہ حافظ شیرازی  
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اس دور اداس سال نام نہانی

اس دور اداس سال نام نہانی

اس دور اداس سال نام نہانی

اس دور اداس سال نام نہانی

اس دور اداس سال نام نہانی

ہو چھ مجھ سے غم و درد و صدمہ یا سے فراق  
ازل سے جھگو بنایا ہے آشنا سے فراق  
لکھا نہیں مری تقدیر میں سو اسے واق  
سادکس جو من خستہ مبتلا سے فراق

غم فراق سے اربکے بول سدا بیدم  
ہر ایک دم ہے ملامیر سے حق میں تیغ دو دم  
طرف فلک کے یہ کتا ہوں دیکھ کر ہر دم  
کجا روم چکنم حال دل کرا گویم

بھرا ہے بیکہ دل و جان میں تیرے سحر کا غم  
ہنا ہے چشمہ دھون جگر یہ دید و غم  
جو بس چلے تو بتقریب انتقام الم  
فراق را بفسد اقا تو مبتلا سازم

کیسے ہیں ہجر نے اربکے مجھ یہ جو رستم  
تو نہ رہا ہے یہ غصہ سے اب مرا عالم  
کہ دل ہی دل میں یہ سوچا کروں ہوں میں ہر  
اگر بدست من افتد فراق را بکشم

تمام عمر رہا دوستوں میں ادس سے جدا  
اور ادس پر کہتے ہو قسمت کیا تو نکر شکوا  
ذرا سمجھ کے گویات از برا سے خدا  
من از کجا و فراق از کجا و غم ز کجا

کہ در آتش سوزی سوزاں سوزاں

ناک نہ بمان بکرم زور و دلاور

بنا دہ دہ دہم از آتش سوزاں

کہ در آتش سوزی سوزاں سوزاں

اسیر بند بایں یہ ماتواں سب و روز  
سبب یہ تیر کہ وہ اکھو سے ہر مان تیر  
سنا کیو میں جو معروف کے نقاں تیر  
ایں سبب من حقاظ چو میدلاں تیر

این محسن از  
حیدر علی آتش  
است

بخز کے سق کے سار کی بزمیں لگی  
یہ شعلہ آد کا کھلا دھن میں لگی  
تو سے تو آتش رخ سے میں میں لگی  
مرے تو جان بجز اور من میں لگی

یہ کیا خاتھی مگنی چمن سے شیریں  
اور او کی خلق میں شہرت اوڑائی شیریں  
اور تو ہاتھوں میں مندی لکائی شیریں  
مگر یہ سیر عجائب دکھائی شیریں

کیا علاج اطباء نے نارسائی سے  
نہ آخرت ہوئی صحت کسی دوائی سے  
یہ رنگ جسم کا ہو تیری آشنائی سے  
جلے جو لاس مری آتش بیدائی سے

یہ سلسلہ مری میری سوزاں

یہ سلسلہ مری میری سوزاں

یہ سلسلہ مری میری سوزاں

یہ سلسلہ مری میری سوزاں

<p>تمھاری چپ کو میری چپ نہ بان ہو بولو تو          ہون کو دیکھ کے حیران جہاں ہے بولو تو          مر تو دل میں کچھ اور ہی گمان ہے بولو تو          یہ مستی بڑھوئیہ ہے یا دھواں ہے بولو تو</p>	<p>ہذا مخمس معصوف          بر غزل محمد ابراہیم          ذوق است</p>
<p>بھرے تھے تھے ہر ایک گل کی حوولی میں          کلون نے گھیر لیا تھا اسے ٹھٹھولی میں          چمڑے کے ہاتھ تھوڑے نہیں کے رنگ جولی میں          کمال دشو میں انکی پڑا تھا ہولی میں</p>	<p>جو کوئی عاشق بہت سفاک پر ہو جاوے          خنجر بیداوے آخر شہادت پاوے          لیکن ایسی موت کب ہر ایک کو آخہ آوے          سہ وقت ذبح اپنا دسکے زیر پاوے</p>
<p>اگرچہ ہوتے ہیں گل رخ ہزار غصہ میں          پراسطر حلی نہ دیکھی ہزار غصہ میں          یہ وصف تجھ ہی میں دیکھا انکا غصہ میں          ہوا جو سرخ ترا جہ سے یار غصہ میں</p>	<p>میں پڑا ہوں قید میں درد و غم گل آوے          شوق کو بوجھ صبا بتا بہان سکھلاوے          سخت تنگ یا ہوں پیچھے پیچھے گھبراوے          رخصت ہو زندان جنوں زنجیر در کھڑاوے</p>
<p>ہوا اتر کشش دل کا دل میں تب ادسکے          نوخورد و وہ لگا دوز کر گلے میرے          یہ سیر جتنے ناکیھی جو آن کر دیکھے          طلب جو بوسہ کیا میں نے اس جیسو کرے</p>	<p>ضعف ہو شکل ہر اب فرکان کا بھی ناگ          زور اگر چلتا تو مر جاتے کمین جلدی ناگ          ناتوان ہیں کس طرح ملو کر سکین راہ صدم          ہاں مدد طاقت کو ہو ضعف کو پین ناگ</p>
<p>ماہیت نام خدا مجھ کو اک ہنم ایسا          کہ جسکے دیکھنے سے دوزخ میں سیکڑوں شیدا          میں بھولی باتوں کا اسکی بیان کروں کیا کیا          شفق کو دیکھ کے کہتا ہے نوجوان میرا</p>	<p>مرے مرقہ بھر چکا ہوں زخم میں گناہ ناگ          کیا عجب گر خاک ہو بھی میری بیدار ناگ          لذت بیدا قاتل میں بھی ہے کیسا ناگ          دواہ واشہر محبت خوب ہی چھڑکا ناگ</p>

یہ نصیب سزاوارت کی ناہیت

خود حادثہ دست خیر اور ادا کرے

دیکھو کہ خدا کی کرم کی پوری پوری

استخوان میری ہاں کس نام کو کھاتا ہو



یر لعل تھرتے میں آہ گرم ت میری شر  
خون دل ہرم بھاتی ہے رگ شر گول تر  
کون ہے اس وقت میں میرا جو ملے میری خبر  
گرمی سوز و درد ن جھن جائیگے دل اور گھر

لسمہ در دھرت دیدار سے تھا تیار  
لکھو دیا بچار نے ہستی کا رنگ اعتبار  
کتکتس میں رگ کے خود پڑا معروف وار  
نوع میں بھی ذوق کو تیرا ہی بس ہوا تھا

ہذا مخمس از تالیف  
مرزا محمد سلطان فتح الملک  
ولیعہد شاہ بہادر دہلی متخلص بہ مرزا

پر تو پڑے جو اوس کے رخ بے حجاب کا  
یہاں ہر گنگ میں لعل نہتس آب کا  
برو سے میں تو یہ جلوہ گر اوس رخ کو آب کا  
جب پردہ رخسے دور کرے وہ نقاب کا

شب بزم سے تھی اور تھے سب جمع آشنا  
اک رند بے پرست نے مذکور یوں کیا  
نیلے عجیب نعل ہے اور طرفہ ما خبرا  
عل بن کے شیخ مجتہد عصر سا قیا

دیشک و دوج و تسکر مجھے بہ طرز  
یہے جتایا اپنا تفاخر مجھے بہ طرز  
جب دیکھا خوب تو تھیں سر مجھے بہ  
کے گے زراہ تھرتے مجھے بہ طرز

جب سب طرح سے ہندو نسبت دہ کر کر  
میں مٹیا چیکہ ستار ہا دیہ کو گئے  
جانا یہ میں نے یوں کو یہ چیکہ نہ دیتے  
میں نے کہا یہ ہم بھی میں ہاں خوب جانتے

جو کہ کہ آب کہتے ہیں سب سے جو پو پو  
لیکن تجھارا زہر ہے یہ مکر اور فزون  
دعویٰ جو آب کرتے ہیں جو باطل و جھوٹ  
گستاخی جو معان تو آگ عرض میں کرن

جو طعن بکیو نہ کر و تم بجا درست  
ایسا ہی ظاہر آپ نے پیدا کیا درست  
پر یہ صلاح و زہد کا دعویٰ ہے مادر  
تقویٰ ہمارا آگے ہو جب آپکا درست

جسدن کہ روزا بر ہوا اور ساری بادہ کس  
پیاسے پھارین ہاتھ سے ساتی کا لکھنتر  
اوسدن یہ جلسہ سب ہو کر جاوے ہم عیسیٰ  
مے اور کنج باغ ہوساتی ہو ما دوش

معلوم رہا ہے کہ میرا

پہلا کین کو کہہ دوئی عالم شاد کا

حکمران ہے یہ نقاب کا

اور تہ نقاب کا اس نقاب کا

اس ہر روز ان نعل کوئی اوست نقاب کا

مہوش کر دے باتوں میں تھوڑا سا کہ منہ  
پھر دیکھیں بیٹھتے ہو کہ حشر تم چپا کے منہ  
اور جب زردی طرز پہننے کا بنا کے منہ  
کھینچے ہنسی سے اُسکو وہ منہ سے ملا کے منہ

اک مست ناز حور شمال پر سی لقا  
مستی میں جسکو پاس تو کچھ بھی شرم کا  
از روی لطیف بوسہ کرے یوں تھیں عطا  
کر دینیں ہاتھ ڈال کے وہ شوخ بے حیا

پھر دیکھیں کیونکہ بٹی پرین دین دل دیے  
جب وہ حریف ہاتھ میں آ جا م سے لے  
گر تم سے کے بیٹھے میں کچھ عذر بھی کیے  
مست سے یوں کہے کہ ہمارا المویہ

جسوقت اسطرح سرد سامان عیش ہو  
اور سے پلانے والا بھی ایسا ہو غم و  
اور بھی بھندو ہو کے کرے ایسی گفت گو  
ادسوقت ہم سلام کریں قبلہ آپ کو

اور یوں تو میں بھی جانتا ہوں بادہ ہر حال  
اور آپ کو تو بادہ سے انکار ہے تمام  
پر اعتقاد ہو گا اویسی وقت لا کلام  
اور امتحان بغیر تو یہ آپ کا غلام

کرتے ہیں مومنان کو کیسے مومنان پاک  
کیا کیا دعائیں دل کو بوقت امید پاک  
ہاں رہے تو بھی کدو بیک آہ درد پاک  
یا رب غم حسین ہیں اختر و جب کہ خفا

محسن معروف بر غزل  
میر نظام الدین المتخلص  
بہ ممنون

بہ داد خواہ تجھ سے وفا اور وفا ہم  
راضی ہو جسے تیری جفا اور جفا سے ہم  
کیا لگ چلی جو تجھے ہوا اور ہوا سے ہم  
نکلت کو مجھے سے ہو صبا اور صبا ہم

کر فی جو ہو عمر بے راہ عشق میں  
ہے جسکو جان تن کی خبر راہ عشق میں  
یعنی گئے ہیں سر سے گذر راہ عشق میں  
دینا ہر ایک گام پہ سر راہ عشق میں

رہتے ہیں روز رات کو روتے تھک  
پھکی سی ایک لگتی ہے وہ دو پہر تھک  
پائی نہ پھر دعا کی رسائی اتر تھک  
پونجی نہ ایک بار اجابت کے دیکھ

رستہ انکار اور کلام کے لکھا  
رستہ انکار اور کلام کے لکھا  
رستہ انکار اور کلام کے لکھا  
رستہ انکار اور کلام کے لکھا

سایہ اداسے طے نام و تراک

۱۰

۱۱

۱۲

۱۳

لازم ہے دوستوں کو رہے دل کو بھر  
 احسان مند خوئی اخلاق یک و کر  
 میں ہم بھی فیض بخش ہستی سے بہرہ ور  
 دامان مہر کے لینے ہیں نکہت سے ہر سحر

مخلص معترف و بر غزل  
 نواب سدا اللہ خان بہاؤ  
 التخلین اسد ملقب سنبال

دل میں بھری میں ایک محبت کی شوقین  
 ہر غم و غم کا اپنے گماں میں ہر گلستان  
 نیز نگ کار خانہ دل کیا کہ وہ بیان  
 ہر ایک تازہ رنگ ہر خون بدل نہان

شرح درد دل انگار کون یا نہ کون  
 ہے مجھے رخصت گنہگار کون یا نہ کون  
 کچھ تو کہہ اسے بہت عیار کون یا نہ کون  
 اپنا احوال دل زار کون یا نہ کون

راہ طلب میں لکھو میٹھ رہے باز گشت  
 یان ہر قدم کی صورت خورشید تیغ و طشت  
 دیوانگان شوق کی مست پوچھ سرگزشت  
 سرگرم جستجو میں ترے بسکہ دشت و شست

آپ سے ہر دل دشت لڑو کب ہو باہر  
 تپہ بھی میں نہیں انداز کے دھبے باہر  
 صرف بجا نہیں آبا مرے لب سے باہر  
 نہیں کر نیکیا میں تقریر ادب سے باہر

یوں اب کوئی بڑا حادثہ کو سے ہزار ربط  
 ہر بے مناسبت کا انواستوار ربط  
 ہوتا ہے اپنے جنس سے بے اختیار ربط  
 آشفہ سے رکھے ہر سید روزگار ربط

باب نجم کی گلستان کی حکایت سمجھو  
 مرثیہ کی اسے یا کوئی روایت سمجھو  
 خیر جو سمجھو سو سمجھو یہ نہایت سمجھو  
 شکوہ سمجھو اسے یا کوئی شکایت سمجھو

ایسا کار چہ معجزہ آرائی ہے سچ  
 لیکن مرین عشق سے شراب ہے سچ  
 معروف درد عشق کو کب پاس ہے سچ  
 مہنون کا درد دیکھ کے فرما ہے سچ

دیکھ کر کیسی عاشق مے بار سول  
 ہے سوید بھی سب یہ پوس خداداد سول  
 لکڑے ہوا ہر جگہ دیکھ کے ناچار سول  
 اپنے دل ہی سے میں احوال گرفتار سول

ان میں کوئی اور خاص ہے  
 ان میں کوئی اور خاص ہے  
 ان میں کوئی اور خاص ہے  
 ان میں کوئی اور خاص ہے

بے حیاء مع انما کون یا نہ کون  
 بے حیاء مع انما کون یا نہ کون  
 بے حیاء مع انما کون یا نہ کون  
 بے حیاء مع انما کون یا نہ کون

جو کوئی کرتا گلہ سہے جو کسو اپنے کا  
لوگ باور نہیں کرتے ہیں پھر اوسکو اصلا  
سہے پر شکل کہ نہیں اور سے مجھکو شکوا  
دل کے ہاتھوں سے کہ سہے دشمن جانی اپنا

یعنی پردی ہی میں اک ڈھب کا نمان ہر غماز  
اشک بیتابی و فریاد و فغان سہے غماز  
پہلے تو عاشق غمگین کی زبان سہے غماز  
میں تو دیوانہ ہوں اور ایک جہان ہر غماز

سہے سخن و اندھی دل کی مجھے معرود  
ہوں بزدان سخن صورت قفل اسجد  
دل میں باتیں ہیں بھری بسکہ زیادہ از  
آپ سے میرا وہ احوال پوچھے تو اسد

محمس شاعر معیدیل  
معروف ہر غزل  
حافظ احسان صاحب

نالہ ہاے بے اتر بے فائدہ  
زارے شام و سحر بے فائدہ  
کیجے کیوں جی کا سحر بے فائدہ  
گریہ ام اسے سیر بے فائدہ

نے تو نقش مدعا کی ہر شکست  
نے صف غم ہی کو ملتی ہر شکست  
خوب دیکھا اول الفت پرست  
نالہ من سر بسر بجاصل است

رو کر سہے جو ایک ہوس کا سوال  
وہ کر کی کیا خاک عاشق کو ہنسناں  
کب برآتی سہے تمناے وصال  
اسے صنم لے سر و بستان جمال

شیخ کی حالت میں کیا ہوتا اگر  
دیکھ جاتا سہے مجھی کو اک نظر  
و اسے حسرت اسے بت پیدا گر  
جان بلب دارم نے داری خبر

ہر گھڑی قویہ جو کرتا ہے بیان  
دل لگات اس میں ہر جی کا زبان  
تو کوئی قاضی سہے تجھ کو کیا بیان  
ناصحا من دالم و حلق بہتان

کہتے ہیں معروف ہی کو کیا زبان  
میر کو بھی کہتے ہیں مرد فستون  
کرتے ہیں سودا تک ثابت جنون  
قدر شعرا حسان کہ میدان کنون

ہر آن کی شہین از کراں کراں

کرمین اسے بلیا دل را کرمین با زبان

کرمین اسے بلیا دل را کرمین با زبان

کرمین اسے بلیا دل را کرمین با زبان

کرمین اسے بلیا دل را کرمین با زبان

کرمین اسے بلیا دل را کرمین با زبان

کرمین اسے بلیا دل را کرمین با زبان

کرمین اسے بلیا دل را کرمین با زبان

کرمین اسے بلیا دل را کرمین با زبان

کرمین اسے بلیا دل را کرمین با زبان

محسن و مہربان غزل  
محمد ابراہیم صاحب  
المتخلص بذوق

عزت میں طوالت کو لانا کوئی سب سے سیکھ جاے  
اصطراب دل دیکھنا کوئی سب سے سیکھ جاے  
خاک میں کوہِ طمانا کوئی سب سے سیکھ جاے  
ابر تر آنسو مانا کوئی سب سے سیکھ جاے

تھایا یقین ہو کہ کس ہو تو میں کوئی دم کو قتل  
کو نہا مشکل ہو کر ناما متق پر غم کو قتل  
کہ چکا ہو تو اسی انداز سے عالم کو قتل  
سوئے یہاں ہی کہا تھا کہ کوا کہ کوا بکو قتل

یہ تو ظاہر ہے کہ دشمن کو ہر بیک مجھے ہر  
دیکھے کیا باہر بیٹھے نیکے ہیں ہم بھی سیر  
یا ہوا سکے ہی گئے ہیں تو ہر پیری بھی بخیر  
جو سکھایا اپنی قسمت نے دگر نہ اوس کو غیر

کیا ہی بچتا ہے جن اژدہ کی کردل کا یہ حال  
سج کہا ہر در نعمت ہوئی ہر بعد از زوال  
سیدہ کاوی سے حقیقت میں ہوا نقصان کمال  
تیرہ پریشان جتنے تھو دل میں دیے ہیں مثال

شور الفت کا بیان احوال میں کس ہو کرن  
آدا و دیگر نے لگتا تازہ ہر اک زخمِ درون  
کیا خوشی کا ذکر یا نہ متق کا سب سے فزون  
دیکھ کر قاتل کو بھر لائی ہوہ است دل میں خون

خوب ہو کر ٹوٹ جائے ایسے جاہلستان  
میں کچھ حاصل نہیں ہو کر کیا ایسے وہاں  
ہے سو ظلم و ستم ساری زمانے وہاں  
کہدوق احمد سے کہ جاو کر کچھ ہائیے

ایسے غم میں کر جیسے کہ ہم یہ ہو مرد کا  
حال لگتا کیونکہ انکو رنگ دی زرد کا  
قصہ سنوا تے ہیں انکو اپنی آہ سوز کا  
خط میں لکھو کہ اوتھیں بھی تو مطلع در

کردیا گر دون کو اوس کے سامنے خم آپ  
اسطرح دانستہ دی ہے کوئی سر کہ آپ  
خوش ہوا ہی جا پڑوہ آتوب مالم آپ  
حق تو ادھی پڑی تھی گر ٹپس ہم آپ

کا ہو کہ کچھ منہ سے کہتا جاتا میں یہ اگر  
اسطر حکایت کہ چین وہ ہو گیا ہو کہ نہ وار  
باتوں باتوں میں کیا کیوں جانکا انہی صر  
جب کیا مرہم ہوں وہ پوسے مر اسر کاٹ

روایت انبیا و اہل بیت علیہم السلام

روایت انبیا و اہل بیت علیہم السلام

روایت انبیا و اہل بیت علیہم السلام

روایت انبیا و اہل بیت علیہم السلام

گو نہ کہینچنی ظاہر اوس دشمن دامن نے تیغ  
ماتھے میں دی پر خیال ابروی پر تم نے تیغ  
آپ اپنے پر لگائی عاشق پر غم نے تیغ  
وان ہے ابرو دیاں گردن پر بیکری بہ تیغ

آئینہ بیکری بہ تیغ

اؤنگو جب پاؤں میں لپٹے کو کب پاتے ہیں ہم  
ساتھ اپنے شوق کے ہدم خواہڑ جاؤں ہم  
شوق کی نیرنگ ساری اؤنگو دکھلاؤں ہم  
سینکے آمد اؤنگی از خود رفتہ ہو جاؤں ہم

آئینہ بیکری بہ تیغ

گو سید کاری کو ہے لے دھڑ حال دل تباہ  
یہ ملی ہے لیکر باؤ سکے دل میں گھر کر نوکی راہ  
رہنا ہے راہ الفت ہو گئے اپنے گناہ  
کیا ہوا اؤ فوق ہیں جو مرد اک وحر سیاہ

آئینہ بیکری بہ تیغ

محمس شاہ دہلی المخلص  
پہ خط غفر غفر اللہ پر  
غزل رزم

آئینہ بیکری بہ تیغ

تھاری وضع سے حبیبان کیا تھا ہوا کیا ہے  
ہمیں تم سے محبت کا گمان کیا تھا ہوا کیا ہے  
تھارا قول ہو میری جان کیا تھا ہوا کیا ہے  
کیا رہ آپ نے ہم سے جان کیا تھا ہوا کیا ہے

آئینہ بیکری بہ تیغ

محبت ہو تو ہی پہننے لو کی عمر و فاقہ  
تھر ہم یہ جو کیا ہے وہ کیا دیکھی خطا تو ہے  
ہوا ایکے دل پر بیہوش آخر کی وفاقا تو ہے  
یہ جانا تھا کہ کھاتا تو وہ فاقہ کی جفا تو ہے

ہمید سے ترا جان خرم کو یہ مقول تھا  
کہ اس قالب میں جان کو کھینچیں بیکری بہ تیغ  
وہ پود نچا اپنے گمراہ تو وہین کرنی ہے  
تجھے تھا ساتھ جانا وہ کیا تو رہی تنہا

جو عمدہ قاصد فی کا ہے وہ میر پر کمر باندھ  
کہ خط کو ہاتھ میں لیکر تیر سیلی پیر ہے سر  
ہوا کیا اور خیال افسوس پر دل میں کیا گیا  
تسنا تھی جو اب خط کی قاصد کہ ہو پیر

زمانہ دور ستار رنج یا ہر دو تیرن شیاوی  
فلک کے ٹکڑے سے خاموش کوئی ہو کر دیاوی  
اوسے کیا کام ہو کو قید و ناسو پہ آناوی  
ملا تھا خاک میں کوریا وہ اب ہو کس کی جہاوی

مور سید یہ کیا اب کچھتا ہو چار سو اٹھ  
نہ یار اؤ غم تو ہی اور نہ تاب غم کو اٹھ  
ہمیں معام و حوال ترا موہو اٹھ  
کیا وہ مکر فکر کہ ہیں گم رہے تو اوی

آئینہ بیکری بہ تیغ

آئینہ بیکری بہ تیغ

آئینہ بیکری بہ تیغ

آئینہ بیکری بہ تیغ

آئینہ بیکری بہ تیغ

آئینہ بیکری بہ تیغ

آئینہ بیکری بہ تیغ

کرے جیکو ذرا دل سے جو کوئی چادر او سکو  
نسیبوں نے رہے گراؤ سکے تہا نہ گئے وراؤ سکو  
سائین حسب حال اور ہر زین شعر گراؤ سکو  
اگر تم جانتے ایسا مذیتہ دل فطیر او سکو

محسن معتمد و بر غزل  
عبد الرحمن خان  
المخلص احسان

ہی ہے چشمہ خون چشم لشکبار و رن  
بچاہ قطرہ خون جگر فگار و رن  
ہزار حسرت و صد حیف و صد ہزار رن  
ہوا سہ زرد و مرا غم سے جسم زار و رن

ملا جو تجھے سردا دین بیابان گرو  
تو دیکھ دیکھ مرا حال زار چہرہ زرد  
ہنسنا بزم لب اک بھر کے ناز سے دم  
کڑھاسہ دیکھ کے تو اس طرح دم بیدار

سچھے ہیں بیول گلستان کے ہر شبنم میں  
ہر ایک جا پہن مرغان باغ شبنم میں  
بھرے ہیں لخت جگر غنچہ گل کے دامن میں  
گدڑ ہوا تھا یہ کس رشک گل کا گلشن میں

نہیں کوئی مراد لدا آشنائی الحال  
ہر ایک تیرا جو چھلکاتا یا و گار و سال  
اوی کو سید یہ و تیرا ہن زب کر کر لال  
جو گلین کھائی لکھن کس طرح مجھ و مال

کرم سے تونے چو قتل میں جلوہ مر یا  
و بسکہ مجھ کو تمنا سے مرگ میں یا  
تو سب کو قتل کیا اور مجھ کو ترسایا  
تھوڑے تہنہ پر میرے نہ تجھ کو رحم آیا

نہ آپ میں پر یہ معروف بڑ سرداران  
نہ پاس تھرم دیا چہ نہ نہب آہ و فغان  
نہ باز روئیے ہو وے یہ دیدہ گریان  
نہ دل کتاب پر فرقہ میں کیا کروں احسان

محسن مرزا رفیع السوا  
بر مصبح یقین

و شمع سو اس دل کو لگی ہو کیا کیسے  
ماتی کی اذیت سے دکھ پاؤ کیا کیسے  
احوال مرایان تک پہنچانے کو کیا کیسے  
یونہی رفت میں اس حکا چھنس جاؤ کیا کیسے

اس دل سے میں کتنا خداوند بھگو لیا آسمی  
 کیون اس لب شیریں کی باتو نہ تو جاتا ہے  
 گونہ تو ہو بیٹھا لیکن کوئی کس تا ہے  
 یوں دیدہ و دانستہ ہی کو کوئی کھوتا ہے  
 نہ رہ کر اوسے و بے نہ زور کی بر طاقت  
 نہ عجز سے کچھ حاصل نہ کام کرے منت  
 کس طرح سے کاٹوں میں کشتی نہیں یہ رحمت  
 کیا فکر کروں یا رولا حول و لا قوت  
 اس جینے سے بہتر حجاب موت ہو دل بھر  
 جل بجھیں کہیں جا کر یا فوب کہیں مرے  
 کس طور کٹیں راتیں کس طرحے دن بھر  
 کچھ بن نہیں آتی یہ حیران ہوں کیا کرے  
 مہرے کو یقین تیرے سو دوا فرمنا تھا کل  
 روتا ہوا وہ تب سے ہوں برسے ہو گیا بابل  
 ہے رعد مٹا لالہ بجلی کی طرح بے کل  
 پھر پھر کے عوہ پڑتا ہوا تھوٹے تئیں مل

نہ رہ کر اوسے و بے نہ زور کی بر طاقت  
 نہ عجز سے کچھ حاصل نہ کام کرے منت  
 کس طرح سے کاٹوں میں کشتی نہیں یہ رحمت  
 کیا فکر کروں یا رولا حول و لا قوت  
 اس جینے سے بہتر حجاب موت ہو دل بھر  
 جل بجھیں کہیں جا کر یا فوب کہیں مرے  
 کس طور کٹیں راتیں کس طرحے دن بھر  
 کچھ بن نہیں آتی یہ حیران ہوں کیا کرے  
 مہرے کو یقین تیرے سو دوا فرمنا تھا کل  
 روتا ہوا وہ تب سے ہوں برسے ہو گیا بابل  
 ہے رعد مٹا لالہ بجلی کی طرح بے کل  
 پھر پھر کے عوہ پڑتا ہوا تھوٹے تئیں مل

م فراق سے سیز تو شوق ابھی سے ہے  
 پسیدہ چہرہ بے رنگ افق ابھی سے ہے  
 جو جاؤں جاؤں کا بھگو سبق ابھی سے ہے  
 سب فراق میں دل پر قلق ابھی سے ہے  
 دماغ و دست و سر میرے جو کچھ کلاہ کا ہے  
 نہ حور کا نہ پری کا نہ بادشاہ کا ہے  
 ہر اس دل میں سما جاو سکی راہ کا ہے  
 جیلا نہیں یہ آراوہ تو میرا وہ کا ہے  
 روان ہو جیسے کہ نسیان کا قطرہ سوڑا  
 گمان سے جو گر یزدہ تیر مست ہوا  
 کہ جیسے پرچہ کا غذبہ ہو دے خالی کن  
 میں لکھ چکا ہی نہیں حال لکھا او سکی طرف  
 نگاہ تیری نے جسکے تئیں کیا گناہ کل  
 وہ آج مر گیا ظالم اوٹھا کے صدر و دل  
 خدا کے واسطے چل دیکھ توار کوئی  
 ہنوفون ہوا ہی نہیں ترا بسط

م فراق سے سیز تو شوق ابھی سے ہے  
 پسیدہ چہرہ بے رنگ افق ابھی سے ہے  
 جو جاؤں جاؤں کا بھگو سبق ابھی سے ہے  
 سب فراق میں دل پر قلق ابھی سے ہے  
 دماغ و دست و سر میرے جو کچھ کلاہ کا ہے  
 نہ حور کا نہ پری کا نہ بادشاہ کا ہے  
 ہر اس دل میں سما جاو سکی راہ کا ہے  
 جیلا نہیں یہ آراوہ تو میرا وہ کا ہے  
 روان ہو جیسے کہ نسیان کا قطرہ سوڑا  
 گمان سے جو گر یزدہ تیر مست ہوا  
 کہ جیسے پرچہ کا غذبہ ہو دے خالی کن  
 میں لکھ چکا ہی نہیں حال لکھا او سکی طرف  
 نگاہ تیری نے جسکے تئیں کیا گناہ کل  
 وہ آج مر گیا ظالم اوٹھا کے صدر و دل  
 خدا کے واسطے چل دیکھ توار کوئی  
 ہنوفون ہوا ہی نہیں ترا بسط

ہذا  
 مجلس از عشرت  
 است

ہو چہم اسکے جوائل تو دکھ سہا عشرت  
 ہماری آنکھوں سے دن رات خون بہا عشرت  
 صبح سے شام تک تو وہ خوش رہا عشرت  
 اسی نے شام کے آنے کو کیا کہا عشرت

ہو چہم اسکے جوائل تو دکھ سہا عشرت  
 ہماری آنکھوں سے دن رات خون بہا عشرت  
 صبح سے شام تک تو وہ خوش رہا عشرت  
 اسی نے شام کے آنے کو کیا کہا عشرت





سنگ جناح سیتہ دل چور ہو گیا | زمون سے سینہ خانہ زخور ہو گیا  
کر عشق ہر طر سے مین مجبور ہو گیا | دیوانگی ہین نام ہی مشہور ہو گیا

مار گہراں سے عشق کے ہے زیر باروں

جیسا ہے اسے کوئی مجھے بے خاں مہاں  
ہر طرح اس جہان سے مجھ کو مستہ جان کیا

تڑپے سے سینہ میں مرے بے اختیار دل

مجلس از خان عالی شان فصاحت بیان

حکیم محمد موسیٰ خان سلمہ الرحمان

لذت فراست در دل شهاب گریستن | خوش در حرست حضرت طوبی گریستن

پنهان ملول بودن و پیداکریتن

مستیحجاب ہو تو نہ یون جھانک چاہو

[illegible]

منظور ہے پھر اور کہ ان کا نظریہ ہے | من لیستم کہ کر یہ بجا لگ کند و سب

مے (پیدیت ہنس سہا لڑیسن

عین جانشانیان ثبت اور جم اسلبیل

کدیران بیوان بسما ریس

خداوند آفریننده و پروردگار

اسطوف اماره تفریح کبر مرآت فی حقین

واسوخت هوا به  
 حیدر علی آتش  
 تیش  
 المتخاص باب  
 آتشک اینجاد در کجایم  
 بدست خرم دلش خوارم  
 لطف استفاق در جایت کجایم  
 سرکس وین کجایم کجایم  
 پیرین کجایم کجایم  
 موزان کجایم کجایم  
 آس کجایم کجایم  
 عشق کجایم کجایم  
 غم کجایم کجایم  
 کجایم کجایم

---

عمرم تباہ نہ مایدم دو اگر گریستن	
کو شج میر بدو دھند بریں پرست	گناہی میا دوسر قدی گریہ ہم خوش ست
تا کے بشوق سدرہ و طوبی گریستن	
لا حول تباہ و حال ہیں اور اشکبار یک	ہر کس گشت گریہ جانس و دست یک
نتوان بجا عالم تن تنہا گریستن	
مومن بد کہہ جا کر ستہ کر دین پشون	لونی زگر سیدہ دست نہ دہی کہ در فراق
دوت در دل سے ہر دالہ گریستن	
مدرس فدوی	
پیتے تھے سے سہو سہو کئے محرم کرد و	سینو ذرا یہ گشت کو شب کو بردے ابو
لیکھ سوئے دوسرے فو آخر شب نہ من او	شعل ستمی مبر و جم تھے دیا خبر و
صبح دید شب گذشت ما شبینہ خانہ رفت	
رو کے سحر سیر کیند یار باین بہانہ رفت	
بزم شرابے دگ دنگ اور غل میں شجرب	ہے کیے غم رواہ دا تبکو فر و مجب
دین خوشی میں کیا ہوا و کیو تو یار و غصہ	سینہ سینہ لب لب یونین کٹی تہ شمع
صبح دید شب گذشت ما شبینہ خانہ رفت	
رو کے سحر سیر کیند یار باین بہانہ رفت	
نہر زن کے لب کو دار پا کر چرخ سہا	بار سنگی تھی رستی حسن میں جن ہر جن
کیا یہ سہا بند عا جہر تما مفت گیا مر و کف	آب روان میکشی مانگ نے و صد او
صبح دید شب گذشت ما شبینہ خانہ رفت	
رو کے سحر سیر کیند یار باین بہانہ رفت	
ہم تھے نتر من زخیر آیا کیند سے سحر	شام سے لیکے تا حشرش اہار و کھر

سرفروزی با بیہوشی  
 کل حال و حال کو جانے لگا  
 کوشش روایتی نام خانوادہ  
 لکھنے پانچویں سیدہ خاتون  
 کہ علقہ سدرہ و طوبی  
 قدرت و جبر میں کیا خبر  
 داس یک گریہ کی تھی  
 کہ گریہ کی گریہ کی تھی  
 و بیانیہ چو تھی تھی  
 رات تم کو سحر سیر کیند یار  
 کہیں سحر سیر کیند یار  
 صدای کرار و سحر سیر کیند یار  
 پس

تنگ کر فتنہ بہ بہ دوست بڑا دودھلا | تنہا دہلین تیرے وقت گیا۔ لکڑ

صبح و مید شب گذشت ماہ شبنم خانہ رفت  
دوسے سحر سیدہ کنید یار باین بہانہ رفت

لذت حدیث و زندگی ٹھاٹھ یہ تھلج صبح تک  
سوئے قہریم ہانگ پر تلے سحر سیدہ رفت  
بزم و شہزادہ رنگ باد و کباب لکڑ

صبح و مید شب گذشت ماہ شبنم خانہ رفت  
دوسے سحر سیدہ کنید یار باین بہانہ رفت

شب کو دوسری ویر با صبر کی لگیا شمع  
فدوی لڑا دس سو یک ذرہ یا یکہ لکڑ  
اوسکے پیش سین فترااد سحر سخن جن جن  
بازنیں شب گذشتی اور پکارے الوداع

صبح و مید شب گذشت ماہ شبنم خانہ رفت  
دوسے سحر سیدہ کنید یار باین بہانہ رفت

بدا شستن از کلام فصاحت و بلاغت شعار  
محمد مومن خان سلمہ النصار

اسے چارہ گرا احمد کہ دم چار گھڑی کر  
کیون پہلے سو دریا میں اثر بے اثری کر  
ہو جان نہیں جان بر تو تری ناموری کر  
ہو جان دعویٰ بڑھو تو یہود و سری ہے

گر ہے مرہون کی دہا ہو دوسے تو جانیں  
بیمار محبت کو شفا ہو دوسے تو جانیں

ہر چند کہ دریاں نہیں عشق جان کا  
مرا قاتل ہجر میں بچنا ہے یہاں کا  
وہ حال نہیں بزدل بتایا تو ان کا  
زخم دل مجروح پہ لگتا نہیں ٹالکا  
پہ ٹھکر ہوا سہل علاج اپنی تو جان کا  
تحت نظر آتا ہے لہو زخم نہان کا

پس سحر سیدہ کنید یار باین بہانہ رفت  
بزم و شہزادہ رنگ باد و کباب لکڑ  
سوئے قہریم ہانگ پر تلے سحر سیدہ رفت  
بزم و شہزادہ رنگ باد و کباب لکڑ  
اوسکے پیش سین فترااد سحر سخن جن جن  
بازنیں شب گذشتی اور پکارے الوداع  
محمد مومن خان سلمہ النصار  
بیمار محبت کو شفا ہو دوسے تو جانیں  
بیمار محبت کو شفا ہو دوسے تو جانیں  
زخم دل مجروح پہ لگتا نہیں ٹالکا  
پہ ٹھکر ہوا سہل علاج اپنی تو جان کا  
تحت نظر آتا ہے لہو زخم نہان کا

	<p>تا میرا اب مری کر جاے تو کر جاے ہر میند کہ نامور ہے بھر جاے تو بھر جاے</p>	
<p>اگر تھا مرض الموت پھر ممکن ہر شفا اب میں سے مرے ہاتھ جدا ہو کر لگا اب</p>	<p>میں کہ دل داس دشمن جانی کو بھر آ ہر خالق جان نہیں آزار قضا اب وہ بھق کی خاطر ہے نہ وہ پاس آ</p>	
	<p>کچھ کہ مہینہ بچ و خم زلف دو تاسے کھایا کرے بل سیکھوں اب میری جاسے</p>	
<p>مشرقِ عم و وقت صد نہ اراہیں بہرِ مہرِ منارِ کون کا سہاوار ہاں افسردہ دل گدھی اختیار ہاں</p>	<p>ایک عمر تک نیست و سزار ہاں مشتاق کے پرہیز سے بیار ہاں کیا کیا نہ مصیبت میں گرفتار ہاں</p>	
	<p>آفرینش اس آتشِ خاموش میں آئی جان گرمیِ غیرت و غضبِ ہوش میں آئی</p>	
<p>اوس مال کے دیکھو تہ ہوا مال بدیش سمجھا میں کہ یوں بھی تو ہر پادوسی دریاں ناجا کہا طعنِ ہوس میں کہ مری جان</p>	<p>دل گھر میں وہ بیٹھے تھے سرسیر و میرا خفسہ کے سبب چپ کی بختیں نہاں انصاف کرو میرے بوجب تک انسان</p>	
	<p>کس سوچ میں بیٹھو ہو ذرا سہرا کو اوشاؤ گو دل نہیں ملتا ہے پر آنکھیں تو ملاؤ</p>	
<p>غیر دکانی طرح محرمِ اسرار تھے ہم بھی اوس چشمِ حمایت کے نژاد تھے ہم بھی</p>	<p>دیکھو تو ادھر کہ کبھی یار تھے ہم بھی منظورِ نگرِ سورت و عیار تھے ہم بھی</p>	
	<p>یوں شربتِ دیدار ہم آئینہ نہیں تھا کچھ نہ کس سار کو پر خیز نہیں تھا</p>	

وہ نہ بد شگفتہ نہ بد بخت  
سوتلے پتھر کو نہ پتھر سے بد بخت  
کون سا غافل ہے کہ بخت بد  
دوسرا دوسرا ہی غافل ہے بد بخت  
مختص ہے میں نے بخت کو بخت  
اب میں نے بخت کو بخت کو بخت  
مومن کو بخت کو بخت کو بخت  
مال مند کا نہ عاشق نہ بخت  
کسی نے بخت کو بخت کو بخت  
بخت کو بخت کو بخت کو بخت  
بخت کو بخت کو بخت کو بخت  
بخت کو بخت کو بخت کو بخت

کئے تو یہ کیا بات ہو قربان تمہاری  
بے ناز نہ ایمانہ ادائیں نہ اتارے  
آئے کبھی برسوں میں تو آتے ہی سدا رہے

کچھ طور نظر آتے ہیں بدلے ہوئی مہارے  
اب کس لیے رہتیوں نہیں تم گھر میں بہارے  
بیٹھے بھی اگر پاس تو چپ شرم کے مارے

پھر کس لیے گونگت رخ روشن یہ لیا ہے  
پھر کیوں نہ سر سے وہی پہلی سی حیا ہے

وہی تو ہوں میں ہدم و دمساز تمہارا  
وہ جسکے سوا صرف سبب ناز تمہارا  
وہ محرم ہر غزہ و شمار تمہارا

مذ نظر حسیتم نظر باز تمہارا  
اک عمر تک حبسہ رہا ناز تمہارا  
پوسیدہ تھا جس کو کوئی راز تمہارا

حسن آئینہ دیدہ و دیدار طلب تھا  
سہر حلقہ عساق و فزار لہب تھا

وہ مہرہ الفت وہ محبت ہی نہیں ہے  
بیوہ وہ سدا پر وہی خمدار میں جین ہے  
آئے ہی میان بس چلے جائینگے فقیر ہے

یا طبع میں الی الطاف تم کو یا بر سر کین ہے  
بیوہ شہب سوز شکن زیب جہین ہے  
اب ہوش کہاں آپ کہیں حیا کین ہے

فرق آہ پڑا طرز ملاقات میں کیسا  
خصتہ ہی چلا آتا ہے ہر بات میں کیسا

وہ چچ خم و طرہ طرار کہاں ہے  
وہ نازنگی تر گھس بیمار کہاں ہے  
وہ بوی تن رشک سمن زار کہاں ہے

وہ کشمکش کا کل خمدار کہاں ہے  
وہ نازنگی رونی رخسار کہاں ہے  
وہ رنگ رخ غیرت گلزار کہاں ہے

گیلگوئے سے چہرے پہ کدورت ہی نہیں ہے  
بدلے گئے کچھ تم تو وہ صورت ہی نہیں ہے

ہے طبع میں ہر روز فروں نچ قزلی  
اپنے میں ہاؤ نہیں کیا دل میں سمانی

ان سبکی در منزل و افغانی  
دوین در دست مبارک و چال نون  
میت باغیچہ کی کبریا و جوار تازے  
ماہ و آفتاب و بند کب و دال باغیچے  
میں پیاں پیری سدا کی جوتنگ و کج  
ہو گیا کہ یہ سدا و سدا کی جوتنگ  
ارزش چھپنے کے ساتھ ہی چھپنے  
باقعین ان پر راختہ ہے چھپنے  
ان و خاشاک می قال کدورت و  
حال کیا تو رفتی تھا ہی نام  
نماؤں خشتہ چھپنے کا  
تین تارے چارے ہوا کا  
روشنی

<p>یہ تندی تو تو نہیں کچھ گرم ادائی ہر ایک سے سرات یہ جوتی تیر لائی</p>	<p>اس شعلہ مزاجی زمری جہان جہانی کیوں خستہ مذموم پسند اکو آئی</p>	<p>مندی سندن جاکر کانتے پنے دیکھا ہونے لات سد کار آئے</p>
<p>کسو سے یوہ خستہ تک جوئے ہو کچھ سے ہم میں تھا عیب کہ ہیاک چوئے ہو</p>	<p>تم کھڑے کہاں کہے کہ گویا خستہ کیا کچھ غیر تو ہے ایسا کہ ان کا خستہ کیا</p>	<p>مندی سندن جاکر کانتے پنے دیکھا ہونے لات سد کار آئے</p>
<p>کوئی ہو جہان ساسے آیا غضب آیا پھر لڑکے چلے جاتے ہو یہ کیا غضب آیا</p>	<p>کچھ تو ذرا مات کہ نیا غضب آیا کچھ تو ذرا مات کہ نیا غضب آیا</p>	<p>مندی سندن جاکر کانتے پنے دیکھا ہونے لات سد کار آئے</p>
<p>یوہ عداوت کا سزاوار تو میں ہوں اور ونہ سے کیوں ظالم گنہگار تو میں ہوں</p>	<p>ہر اک سے بڑھ کر مرے دم پر نہ بن لو کیون ہا خسر جان ہو تم اتنا بھی نہ آؤ</p>	<p>مندی سندن جاکر کانتے پنے دیکھا ہونے لات سد کار آئے</p>
<p>دن ات جہاں تہو ہوا بھی میں جاؤ جو تم کو سنا باکرین تم اون کو سداؤ</p>	<p>اس گرمی الفت کو بس اب آگ لگاؤ دل سدا ہو اتم سے مزاجی نہ جلاؤ</p>	<p>مندی سندن جاکر کانتے پنے دیکھا ہونے لات سد کار آئے</p>
<p>کب تک چلے کوئی یہ طپش خاک میں بلجای ٹھنڈا ہو کلیجہ جو کہیں سوزتس ول جاے</p>	<p>افسوس مر غم نے نکلی تجھے سرات آئی وہی درمیش جو تھی حق کی مایت</p>	<p>مندی سندن جاکر کانتے پنے دیکھا ہونے لات سد کار آئے</p>
<p>بنائو وہ سوا آئے نظر حرف و حکایت یہ جا میں گزرب تری ہیودہ شکایت</p>	<p>بجوئے جو بلجائی ہو یہ بھی ہر مایت سے رخ بجا یات یہ بجا می مرے جی کو</p>	<p>مندی سندن جاکر کانتے پنے دیکھا ہونے لات سد کار آئے</p>
<p>سے رخ بجا یات یہ بجا می مرے جی کو رج کستے ہو دل میں نے دیا اور کی کو</p>	<p>نہا ہی تو رہا ہوں کہیں شکو خوش قسم میرے ہی نظر سے ہر عیان نیند کا عالم</p>	<p>مندی سندن جاکر کانتے پنے دیکھا ہونے لات سد کار آئے</p>
<p>میں نے ہی تو کی بادہ کستی غیر سے ہم آتی ہے جہانی پہ جہانی مجھے ہر دم</p>	<p>نہا ہی تو رہا ہوں کہیں شکو خوش قسم میرے ہی نظر سے ہر عیان نیند کا عالم</p>	<p>مندی سندن جاکر کانتے پنے دیکھا ہونے لات سد کار آئے</p>

انکڑا بیان لیتا ہوں پڑا میں ہی تو بہیم | میرے ہی تو گردن میں پڑا جاوے کچھ

میری ہی تو آنکھوں میں غصب نیند بھری ہے

میری ہی جبین سے یہ جو گھٹنے پہ دھری ہے

میں ہیں تو کہیں ات کو بیدار رہا ہوں | میں ہیں تو ہم آغوش طلبگار رہا ہوں

میں ہیں تو وصل سے سرتار رہا ہوں | میں ہی تو گف غیر سے مودار رہا ہوں

لمک ہوں تازہ خریدار رہا ہوں | لذت کدہ او باش ہوں کار رہا ہوں

بد مستیان میری ہی تو آنکھوں سے عیان ہیں

میرے ہی یہ پوٹھو پہ یہ واغون کے نشان ہیں

کوئی نہ کہے یہ کہ کھایا ہے کسی نے | تجھ کو میری جانب سے لگا یا ہے کسی نے

یہ بھرم یہ طوفان اوٹھایا ہے کسی نے | ایسا مجھے دیوانہ بنایا ہے کسی نے

یہ جھوٹ نہیں سچ کہ چھایا ہے کسی نے | کیا کیا نہیں آنکھوں سے دکھایا ہے کسی نے

ہوں مان لے ایسا کوئی نادان نہیں ہے

تم غیر سے ملے ہو یہ طوفان نہیں ہے

کیوں لوگ لگے آپ یہ بتان لگاں | یہ بات تم اوس سے کہو جو باکوان

میں نے تمہیں جانا کوئی جاؤ کہ نہی | سب عذر ہیں بیفائدہ یہودہ بہان

کچھ خیر تو مجھے بھی لگے باتیں بہان | معلوم ہیں ساری مجھے جتنی ہیں ٹھکان

کر کیسے تو ایک ایک کا میں نام بتاؤں

یہ پردہ ناموس کہ ہے چاک اوٹھاؤں

یہ بات کہو ہے آپ کی گفتار سے ظاہر | یہ حال تو یہاں کی رفتار سے ظاہر

اقرار ہے صاف آپ کے انکار سے ظاہر | ہے سنی شب نگر میں جو ار سے ظاہر

عالم ہے خزان کا گل رخسار سے ظاہر | بدطوری و دشمنی ہے اطوار سے ظاہر



	کی شکل بگڑی ہوئی ہے اب منہ نہ بناؤ آئینہ دکھا دیوں تو سورت نہ دکھاؤ	
میر ہی تو غنیمت قلی ہی آپاں کی سر میں گھر جوڑ کے ایسا ہو یوں اور گھر میں کیونکر نہوتا رہا ایک جہان میری نظر میں	کیا تم کو کون سا دھڑکے رہتا ہے اک آں بھی مجھ سے نہ ملو آٹھ ہرین سنا: یوں تہہ و تمچین نہ رہا گریں	
	ہر روز تو اسے ہر درختاں بہت کہیں اور ہر رات تو اسے تسع تبتاں بد کہیں اور	
اندیشہ انجام سے بچتا تو بہتر جودل میں ٹھہرتی نہیں ٹھہرا تو بہتر اب بھی جوان اطوار سے باز آؤ تو بہتر	سب دقت اگر دل میں کبھ نہ آؤ تو بہتر بیابا کی بھیر سے شرم آؤ تو بہتر اغیار کے طنز کی قسم کھاؤ تو بہتر	
	پھر در نہ مری طبع سے بچتاؤ گے دیکھو اپنے کیے کی تم بھی سنا یاؤ گے دیکھو	
سے تو زیادہ ہیں طرہ دار جہا میں اس جنس کی ہر گرمی بازار جہا میں میر بھی ہزاروں ہیں خریدار جہا میں	کچھ تم بھی تو لب نہیں ادا رہا نہیں باقی ہیں ابھی دل کو طلبہ رہا نہیں نخلین گے بہت آئیے اغیار جہا میں	
	معتوق مجھے کر محبین عناق بہت ہیں یہ یاد رہے میر سے بھی مستاق بہت ہیں	
تم اتنے بگڑ جاؤ میں ادھر بھی بیابا ہوں تم نے نہوں آڑوہ میں گوجی سے تھا ہوں ایسے کسی مشوقہ دلجو پہ فدا ہوں	یسی بنی مجھ پر کہا مال و فدا ہوں لوڑ دیوں اور میں پابند و فدا ہوں یہی ہے جو کبھی کہ اب کد کو رہا ہوں	
	ہر دم جو سوئے عاشق مضطر نگران ہو	

فکر ستم او کے دل نازک پران جو

یون و لشکن با شوق جانبا ز نو شے  
سہرنا کس کس محرم ہزار نو و سے  
بار فلک تر قہ انداز نو شے

جون دور زمان حادثہ چراز ہو  
ان بوالہو سو کجی مساز ہو  
بیخبرہ اداون کوئی ناز ہو

کیا ذکر سنی بوسے وہ بے طور کسی سے  
کچھ بات ہے وہ بات کر کے اور کسی سے

دیکھی کہ نہ دیکھ کوئی احوال کہا  
یہ تیری جفا او کی وفا سب کو  
شاعری ہوں شکوہ شکایت چو

لازم ہے کہ خدمت تری ہر زمیں میں جان  
ہر ایک کو افسانہ و کچھ سب ناموں  
اگر شعلہ زبانی تو میں کیا کیا ہی جان

مشہور اوست اور تجھے بدنام کو نہیں  
بدنام تجھے اور اوست خود کام کو نہیں

ہر کوئی بہانہ سے مراقبہ سنا  
طعنے تجھے دیو کیے جو دم ناک میں  
پروا کرے کچھ بھی تو جاو کہ جاو

غیر دن کو ملا امت تری حذر نہ آوے  
یون غیر کی بن آئی تو کیا کیا نہ بن آوے  
تو بیٹھ ہے شہم سے اور دہلائے

ہرگز سبب ترک ملاقات نہو چھے  
لگ جاوے تجھے چسپہ کوئی تا نہو چھے

اہم بھی کجی اتھے جہا نہیں خشن خرم  
جتنی کہ ہونی تھی تو تھی اتنا ہی اہم  
ولمیں کہے سو سرت آوے پس

یہ نالہ ہو لب پر کہ خاوند و عالم  
کس جرم کی تعزیر میں یون ار ہوئی تم  
تو دیش جو یاد آئیں تو کیا کیا نہو ام

جلتا ہوں تو میں انجمن افروز کہاں ہے  
دل داغی تو لے مرے دل سوز کہاں ہے

یہ ساری باتیں سن کر  
میں نے بہت رونا دھونا  
کیا تھا مگر کچھ نہ ہو سکا  
میں نے بہت رونا دھونا  
کیا تھا مگر کچھ نہ ہو سکا  
میں نے بہت رونا دھونا  
کیا تھا مگر کچھ نہ ہو سکا



قیس دفر بادو اہل سجدین کون تیراں | بے لے آہ خدا جانی  
ہمنا مثل چنند ہو کوئی مجھے کیا خاک | جہل بطیسی ہو کر ہے

کچھ جسے جون معراج روانہ ہو گا پڑا اور کچھ پڑا  
نہ ملا پر نہ ملا اور کوہدین تھل پڑا

دل کو ہر چند میں سمجھایا کہ اودخانہ خراب  
جی لگا کر کسی میرحم سے مست ہو بیٹیا

جان ہیستی ہو ہم کو تو نقش بر آب  
اب جو دیکھا تو دم آنکھوں میں عیاں نہ جا

کوئی دم کا جو یہ ہمان نظر آتا ہے  
ایک دریا مری آنکھوں سے بہا جاتا ہے

جی میں آتا ہوں کہ روش پر نہیں اس کی کیا  
واقعہ اس ناز سے ایک کو تا بہر

حو لکھارہ ترا تاکہ یہ دل مٹھانہ مرا  
مازگی ریگل رخسار کب پیا تھا ترا

ایک نئے ویدک سحران نے دکھایا سجاد  
 جس سے آگاہ نہ تھا تو وہ جتایا سجاد  
 لکھ بیتیالی کیا کیا نہ سمجھایا سجاد  
 اپنی جوشٹ میں ریزا و بنا یا سجاد

انکھ ہر ایک سے در نہ تری شہزادی تھی  
کل کی عیادت تجھے بات نہ کہ آتی تھی

ایسی شگفتی کی رفتار کہاں تھی تو یہ  
اُس قدر گرمی مازار کہاں تھی تو یہ

لپٹے ہی چاہنے سے تو یہ نمودار ہوا  
کرتے حسرت کا ہر ایک ظلم گار ہوا

سنا آنکہ نہ غریبے ذرا تھی والد اللہ۔ دلیری کی نہ کچھ انداز سے ہو۔

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

مکانہ یہ مارو کر تہ نہ خوشی کا کیا نام	میں تو تیرا ان موان مجھ کیسے بھان
میونامی کوئی ہو زین جہان میں محبوب	اپنی اس خوبی پر مغرور ہوا تو کیا خوب
بامزنی کو کمان بیٹ بن بٹا رہا	آتی خل سے نہیں تھی یہ کب گل کی باب
گستاخ عمل تھی تری چوٹ تھی	یاس ان سلک ہوا بیٹھتے سے اپنا پاپ
آب تو کچھ اور بتا تو توہین سمجھا غیر	گر بھی بات ترسے دلیں مائی تو خیر
دل میں مری بیٹہ نہ بیٹہ کہ نہ آ	تجھ کو پہنایا جنھوں نے اچھن چر اپنے بابا
میرے بلوئے سا دکھا دکھا دین میں	پر یہ تو دیکھو کیا اسکا مزا دیکھتے کا
ایسے محبوب دل اپنا لکھ دین میں	کہ جو کچھ تو دل کا یا سود کا دن میں بھی
چشم پوشی سے ترسے تو جو جانا بھی	کہ لکھ دین کسی بابا ایسی ہی محبوب جی
چار سو دھوم جو خوابان جہان میں بھی	نازیجا سوچو آندو کرے دل نہ بھی
قد قیامت ہو رخ آنت ہو بل زلف سیاد	چتو نون میں یہ شرارت ہو کہ اللہ اللہ
سر سے پاؤں تک لکھی تو ایسی	حسن خوبی کے بہتر نہ کہیں جس کو برا
ہر اکس کی تصویر کبھی سراپا	جاسے دل حبیب کہ نقاش نزل کا بھی کچا

مکانہ یہ مارو کر تہ نہ خوشی کا کیا نام  
میں تو تیرا ان موان مجھ کیسے بھان  
میونامی کوئی ہو زین جہان میں محبوب  
اپنی اس خوبی پر مغرور ہوا تو کیا خوب  
بامزنی کو کمان بیٹ بن بٹا رہا  
آتی خل سے نہیں تھی یہ کب گل کی باب  
گستاخ عمل تھی تری چوٹ تھی  
یاس ان سلک ہوا بیٹھتے سے اپنا پاپ  
آب تو کچھ اور بتا تو توہین سمجھا غیر  
گر بھی بات ترسے دلیں مائی تو خیر  
دل میں مری بیٹہ نہ بیٹہ کہ نہ آ  
تجھ کو پہنایا جنھوں نے اچھن چر اپنے بابا  
پر یہ تو دیکھو کیا اسکا مزا دیکھتے کا  
ایسے محبوب دل اپنا لکھ دین میں  
کہ جو کچھ تو دل کا یا سود کا دن میں بھی  
چشم پوشی سے ترسے تو جو جانا بھی  
کہ لکھ دین کسی بابا ایسی ہی محبوب جی  
چار سو دھوم جو خوابان جہان میں بھی  
نازیجا سوچو آندو کرے دل نہ بھی  
قد قیامت ہو رخ آنت ہو بل زلف سیاد  
چتو نون میں یہ شرارت ہو کہ اللہ اللہ  
سر سے پاؤں تک لکھی تو ایسی  
حسن خوبی کے بہتر نہ کہیں جس کو برا  
ہر اکس کی تصویر کبھی سراپا  
جاسے دل حبیب کہ نقاش نزل کا بھی کچا

تج ابرو کی جو دریافت کر سے بڑائی  
آنکھیں دہ جادو بھری تھکوا اگر میں نظر  
اور رخسار بھرے ایسے ہی ہوں شک  
تہ یہ جو سامنے اس غیرت رسید  
کان وہ کان ملاحظت ہوں کہ دیگر تو  
رنگ رویہ پہنچ جو کاسا ترا جب حل  
ہو کہیں باؤ کی ایسی ہو کہ جو دیکھتے تو  
پنی دہی ہو کہ دیکھتے تو یہ ہونا  
تس یہ تھنوں کی پھر کہ یہ ہوتا  
اوسکی بو ہاں میں ہوں اور وہ بوسہ  
عجب اور زیادہ قرن انکی نظر تھکوا  
کہن ایسی کہ صفا اوسکی کوئی بھی  
حق تو یہ کہ کلا تھکوا دیکھا  
دیکھ گال اسکے تھکے گئے اہل نظر  
شور حسن سے خوش بھی لاکھ ہو  
ہو دیکھ کے مجھے تھکوا وہ یا مال کر  
ساعدا و باز بھی ایسی ہی ہوں نہ انک  
ہو ہر انگشت گارین کا یہ عالم تا دست

پڑے تو ایسا ہی مارا نہ مارا یا  
 شکل ز گیسو بڑا کچھ نہیں کچھ نہ  
 جاں دو کچھ نہیں سانس تو بند ہی  
 تو بیاہت کبھی نہ نہ کسی کو دکھلا  
 صورت گل نہ سے کچھ نہ ہے اپنی خبر  
 سب کو رخ آتو تر جوں گل شہر و نظر  
 غم خدا جا رہو کتنا ترے بالو جی کو  
 لوگ کیا جانو لالا کے سونگھا دین کھلیا  
 کہ بخود آئے بھی جان نہ یہ دل کا دھڑکا  
 اچھو دکھلاؤں میں اور مائیں دم اب تو  
 خولہ تہ بہر فکر میں پڑ لاکھوں کھائے  
 ویکہ کبھی صفا صبح کی روپٹ جاے  
 خوں ناز کوئی گرد نہ جو اپنی لیو  
 دیکھتا کیا کہ کیسا نہیں یہ دونوں  
 آہ کا دیکھتے ہی رستہ پھٹ جاوے  
 مار غریب تھا جو کہ تو نہ لال کر  
 ستار گل جی کہ کو میں جنت  
 جوش و خروش ترکان ہو جو دیکھ لست

کھانا کھا کر لیٹ جاتا ہے  
 ماریا بی بی سے تازا ہے  
 نفس کی ایک سیڑھی پر  
 منسوب بہ اودھ کو  
 پھر وہی شخص تم اودھ ہی پر چلائے  
 میرے مشرق کا سالہا زبان کو نام  
 چھپنے کے لیے جیسے کہ خط لکھا  
 حقیقت کے لیے وہ اس کو غلام  
 مست پرانا وہ اس کا  
 میرے دل کا تھوڑا سا

ماہ سے حسرت کے تو بیٹھا ہوا چھاتی کوٹے	پھر کرنا تہ مرے اسکا جو بندہ لوٹے
لوح سین کوئی جس علم بجا لے صاف	شکم اک میا کی لونی سا ہوا ایسا تناف
صورت چشمہ بنے دیکھنے کو اداسکی ناف	دیکھے خور سے اسکو جیتیم انصاف
پیٹ پکڑی ہوئے پھرتا پھر سے تیرا سا تو	گورا گورا وہ شکم دیکھے جو مہتابا تو
ہو سرین گول بھرن اینین ہوں ایسی ہی تیرس	وہ کمر جس سے کواہتہ تہ تافرس
ساق پا ہو یہ بلورین جو انہن کیجے مس	دیدہ حسن کو بھی یہ کی جنگی ہو ہوس
بھگو دکھلا کے مین ہوں شمع جلاؤں کیا	بیشکار دست محبت کو دباؤں کیا کیا
کبھی سہلاؤں کف پاک بھی آنکھوں سے لگاؤں	پاتوں دو پاتوں ہوں ایسے کہ جلاؤں کو پاؤں
پھر رو لطف اٹھانا تجھے بھلاؤں کے دکھاؤں	اور جو ہاتھ نہیں اٹھاؤں تو عجیب لطف اٹھاؤں
جنگ سے نام سے اسکے تو آیاؤں پڑی	حسرت وصل نکلاؤ تجھے دن ایسے کرے
گرمی عشوہ و انداز و ادا ہوا درناز	گنگو ایسی کہ ہر بات پہ اسکے آجاؤ
ہوئے اک حسن کی تصویر کبھی خوش انداز	گدگدی دیکھے سے دلین بدن ہو یہ گداؤ
اپنے کمر الگ کو تو صاف فرہوش کرے	اگا ہے وہ مست ہے حسن کو مدہوش کرے
ظلم جو تو نے دکھایا ہے دکھاؤں ظالم	ادس سے ہو گرم سخن بھگو جلاؤں ظالم
چاہیے آج تجھے ایسا ہی بھلاؤں ظالم	اپنا دل شاد کروں تجھ کو کہ صاؤں ظالم
ایسی یاد دہی دلاؤں کہ بہت یاد کرے	کہ مرے یاد میں دن رات تو فریاد کرے
رشتہ کہ بظاہر اک شخص سے مین توڑا ہے	سارے ظالم سے ترے دے

خاہر تو تو نہیں صبر دل شیدا ہو  
دل سے سب محو کیے تو فوج تھے قول و قرار  
یہ غم در و جدائی میں ہوں زار و زار  
بزرگوں پر زکون تجھے محبت میں گجا

چاہیے چاہئے والا کوئی اب پیدا ہو  
بھولے لئے عہد شکن تجھ کو وہ کل دراز دار  
تیری نظروں میں نہیں گریہ پر اعز و قار  
تو ہے مغرور تو ہوں نام کا جرات میں گجا

## واسوخت شیخ ولی محمد اکبر آبادی المتخلص بہ نظیر ادا م اللہ فضیہ

مجھے لئے دوست تیرا جانا بیاستانا ہے  
یہ بیتابی یہ بیخوابی یہ سب جینی دکھانا ہے  
اگر کچھ منہ سے کہتا ہوں مزا الفت کا جانا ہے  
عجب اور وسیت اندر دل اگر کویم زبان سوزا ہے  
جو میں ایسا جانتی کہ بیت کیے دکھ ہو

کہ دشمن بھی مری اب حال پرانہ بہانا ہے  
نہ گھر میں دل ہی لگتا ہے نہ صحرانجھکنا ہے  
وگر چہ کایا میں رہتا ہوں کلیجہ منہ کو آنا ہے  
وگر دم در کشم مرسیم کہ مغرور آئین سوزا ہے  
نگر ڈھنڈا دیا پھیرتی کہ بیت کرے نہ کوئی

نہ تھا معلوم الفت میں کہ غم کھانا بھی ہوتا ہے  
سسکنا آہ کرنا اشک بھر لانا بھی ہوتا ہے  
کیے پر اپنے آخر کو یہ غم کھانا بھی ہوتا ہے  
اگر نہ تم از روز ازل دماغ خدائی پر  
کوک کر دن تو جگت سنو اور جی کو لا لگنا

جگر کی بیکلی اور دل کا گہرا نا بھی ہوتا ہے  
پریتا لوٹنا مٹیاب جو ہرانا بھی ہوتا ہے  
کف افسوس کو مل کے پھینا نا بھی ہوتا ہے  
نمی کر دم بدل روشن چراغ آشنائی پر  
ایسی کٹھن سیٹیہ کہ کہہ بدھ کروں او پاؤ



چمن بنطیر سے ایک تہہ تنگ چوڑی گہری گہری  
 سو دین دل کے کیوں نکرو دھجی گہری گہری  
 لگی ہو آگ ولین پھر وہ بچنے کس طرح پاؤ

چوڑی دل آتش حیران قند اور آگ مشتاق  
 ہر دم اندر دہن لگی تو دھواں پگھلتا ہے

لکھی ہو گر گریباں چاک خیر کو نکلتا ہوں  
 لگی تہہ آگ ولین تنوع ساں جگر کھلتا ہوں  
 بدن میں دھیکر سے بھڑکنے با تھ ملتا ہوں

ہر تہہ بلاتس دوری کو سپور دہن چھان پا  
 برہ کی آگ میں لگی ملن لگو سگفت

کہاں تک کھاؤں اور غم کہ آگ کھا نہیں جا  
 قدم رکھتا ہوں جس چاہے تو یہ کھا نہیں جا  
 جو چاہوں بھاگ جاؤں بھاگ چکی یا نہیں جا

مکان یا دیو دیون نہ اہم طاقتی دیو  
 کیا کہوں کس نے کہوں لیکر یا دیو

تس اوپر ہر گہری آگ لڑائی شکل یا آگ سے  
 ور و دیوار سے کیے نکرہ سر پہ کیے نکرہ سے  
 مگر جسے لگائی ہو وہی آگ بجھا جاوے

مگر آگس کہ آتش زدہ ہوں اپنی بنیاد  
 جاتن لگے سو جاؤ دو جا جائے یا کوئی

کبھی گہری کے پھر گہری کی طرف لایا جلتا ہوں  
 دھواں اوٹھتا ہوا ہونکو رنگ موم جلتا ہوں  
 پھیو جاتن میں اٹھو دھن میں کی طرح چلتا ہوں

نمودن میں ہر آگ پر دست طبعیان  
 مار می چھوت جید کر پٹے پھیو لے ہاتھ

دل بیتاب کو باتوں سے سمجھایا نہیں جا  
 جیہاں پر تلجنا ہوں نہ اپنے پھر اوٹھا نہیں جا  
 اور آہود شبت میں رسد کہیں یا یا نہیں جا

عجب مشکل ایسا دم چسان ٹپی سازم میں  
 اوڑھ سکوں گر گر دہن رہوں ٹھور ٹھور

اُس توڑے ہے یہ مایوسی و حرمان یارو  
پاسے افسوس نہ کھلا کوئی ارمان یارو

ایک بھی اوس سے ملاقات نہوڑ پائی

کیا خبر تھی کہ اُن آغاز کا کیا ہے انجام  
کبھی دینا میں نہو کا کوئی جھسانا کام

ایک بھی اوس سے ملاقات نہوڑ پائی

اُس نالہ دلکش میں بھی پایا نہ کبھی  
سخن شوق غرض لب تلک آیا نہ کبھی

ایک بھی اوس سے ملاقات نہوڑ پائی

نظر لطیف و عنایت کبھی ہنسر نہوئی  
لینے ملنے کو کوئی جا سے مقرر نہوئی

ایک بھی اوس سے ملاقات نہوڑ پائی

یہ مقرب ہوئے چچہ پاس چارا نہوا  
پاس سے اُس بزم تک اک بار گزارا نہوا

ایک بھی اوس سے ملاقات نہوڑ پائی

جسے عبرت ہے مرا حال پریشان یارو  
دل لگا کر ہو امین سخت پریشان یارو

جی کی جی ہی میں رہی بات نہوڑ پائی

دل نہ دیتے اگر اوس کو تو نہوڑے بانام  
بچ بھی ہوتے ہیں الفت میں پہلے از آلام

جی کی جی ہی میں رہی بات نہوڑ پائی

جذبہ عشق اوسے کھینچ کے لایا نہ کبھی  
ماجرائے الم و درد سنایا نہ کبھی

جی کی جی ہی میں رہی بات نہوڑ پائی

ایک دم صحبت و دلدار میسر نہوئی  
عشرت و عیش و فرصت اوس کو دم بھر نہوئی

جی کی جی ہی میں رہی بات نہوڑ پائی

ایک دم صحبت اعدائے کنار ا نہوا  
غرض ہکا و فسلق ورنج کا یا را نہوا

جی کی جی ہی میں رہی بات نہوڑ پائی

کہو دیا منت میں دل میں ڈکھو کھنہ سے پایا	قلعہ ہجر نے کیا کیا نہ مجھے گمبہ آیا
پر وہ پر فن نہ ملا یوں میں مجھے ترسایا	نہ وہاں مجھ کو بلایا نہ یہاں آپ آیا
جی کی جی ہی میں ہی بات نہوڑ پائی	ایک بھی ادس سے ملاقات نہوڑنے پائی
یاں نہ آیا وہ عبادت کو بھی یکبار افسوس	مہرے مہرے نہ گئی حسرت وید افسوس
کر سکا دلو لہ شوق نہ اظہار افسوس	نہوڑے منہج تلک والے گفتار افسوس
حرا کہ رہ میں ہی بات نہوڑ پائی	ایک بھی ادس سے ملاقات نہوڑ پائی
ہو استحقاق میں ادس تیغ کے آرام لبھیں	دو بے دست گھریں سے مجھے جام بھی
لب شیریں سے ثنا ایک نہ دشنام کبھی	نہ ملی لذت مارض سے ہوس کام بھی
جی کی جی ہی میں ہی بات نہوڑ پائی	ایک بھی ادس سے ملاقات نہوڑنے پائی
میں بھی حاضر تھا ہوئے جب طرف کعبہ وہاں	حضرت مومن تنویری روش شیخ زمان
بے ادب ہنستے تھے کیا لوگ تھے یہ وہ گمان	پڑھ کے یہ درود مطلع جو ہووا شکشان
جی کی جی ہی میں ہی بات نہوڑ پائی	ایک بھی ادس سے ملاقات نہوڑ پائی

افصح الفصحی اشعر الشعر البلیغ البلیغ المصنوع علی مقام محبتی نامہ المتخلص بہ میر

اک کنار سے دی توبہ میں از زمین ازیران	خاک پر پہل پڑے ہیں ایسے
دو قدم پر ہے یہ ہنگامہ تری کو پہ کونج	آشنائی کچھ نہیں لگتی کہ تجھ کو دیران
منہ پہ کھا ڈالے تلوار و نگو جو نگے موسے	سیکڑوں کیجا ہیں دوجیسے سے جو تھو سیران
دھڑ نہیں سر ہے پڑا سر جو نہیں تو دھڑی	ہیں زیارت کردنی صد کشتہ شمشیران
غیر تو بے خانمان بیواری سبکیں غریب	زخموں کے دامن نے منہ پر جو ہر دین

اکو تو ہم آئی سپر طوون شہیدان دوریت  
گریہ سے آید در بخارہ خندان دوریت

لے پٹ اک آن میں وحشت کو یہ سلاو جانا	خاک اوڑا ہر ایک دم میں کاروان درکارنا
تیرہ گر عالم کو روسہ مایہ گرد و خبار	چشم مارہ شن تو ہو آوازہ کون و مکان
ہین بخشی ملے کیا گر نازنین تیر چہین	کیچنا سر کا مبارک ہو تجھے تا آسمان
لیکن اتنا ہی برا شفقہ نہو جانان کہین	پیشہ ور کہتے ہیں ساری خاطر و ماندگان
سو خدا نا کردہ ہم کہتے نہیں اس راہ سے	کوئی دم وقفہ کر دیادیر ہو دی تجھ کو یان
یک قدم لے کر دبا دامن صحرابیت	در قحماندست ششت خاک لہنا بابت



وہ اسکا بسم وہ اوسکی ادا  
 وہ غنڈہ و عشوہ و ناز و غرور  
 وہ چھپ وہ اکڑ وہ چلن اور دسج  
 وہ ماتھے کا خط تھا کہ تھا درخشاں  
 غصیب اوسمین موتی پر لڑی ہوئے  
 وہ چوٹی چھٹی تا کمر تک بلا  
 پڑا اوسمین موبان ندرین تھا یوں  
 نہ چوٹی تھی بل ایک کوڑا تھا وہ  
 وہ زلفین جو بالائے رخسار تھیں  
 جو جاتے بکھر رخ پہ بال اس کے آہ  
 وہ عالم کی کو جو پڑتا نظر  
 وہ بالون میں سر کے پر دے گئے گھر  
 وہ آنکھیں کہ آہو پہ جادو چلائیں  
 وہ نرگس کے گل تھے بگلزار حسن  
 وہ چشمک اشارے حیا و نکیتے ساتھ

وہ اسکا نظم وہ انداز  
 وہ آن و کرشمہ وہ حسن اور نور  
 ہر اک بات میں جان لیو کی دھج  
 وہ تھی مانگ یا کہکشان کی تھی لہ  
 ستارے تھے نور ان سے کھو لڑ ہوئے  
 نہ لینے کو جان تھی مگر یک بلا  
 ستارہ ہو دنیالہ دار ایک جون  
 کہ چمکائے تھا حسن کے رخسار کو  
 وہ کافر بلائیں نمودار تھیں  
 تو تھا زیر ابراک درخشندہ ماہ  
 تو شوغم سے جی اسکا جاتا بکھر  
 ستارے نمودار جون پرخ پر  
 نہ آہو پہ جادو پہ جادو چلائیں  
 زمیں جلوہ گر جیسے انوار حسن  
 لگا تھوں میں دل چاہتا جنگلی بات

وہ داتون میں کا فرتی سنی مری  
 خطون کا عجب عالم اک آہ تھا  
 لب لعل دور تک یا قوت تھے  
 وہ پانون کا لاکھا دورنگ مسی  
 وہ لب شیرین تھے جیسے آگ بیت  
 تکلم غضب اور تبسم بلا  
 وہ چاکہ زرخیزاں کہ ہوسکے پوچھا  
 وہ گردن کا موتی صراحی کی شکل  
 وہ سحرخی سفیدی باین آبتاب  
 وہ بازو وہ ساعد نزاکت بھرے  
 حنا سے وہ ہاتھ نہیں رنگت جی  
 وہ ہاتھ ایسے پیارے کہ جو آئین ہاتھ  
 کف پا وہ گلبرگ سے نرم تر  
 وہ قامت قیامت وہ گفتار قہر  
 وہ رفتار کہ کہ کہ کہ کہ کہ

اور اہمٹ گھس پر طلسم بری  
 نمودار اللہ اللہ تھا  
 پے جان عساق یا قوت تھے  
 سنسن تھا نمود اور سیہ رات تھی  
 خجل اس قدر ہو کہ آوے نہ بات  
 وہ باتیں تہنسم میں بچہ نہیں کیا  
 وہ غضب و زرخیزاں کہ جون مہر دیا  
 چھٹے جیسے گفتار دے تہرب واکں  
 کہ جون طرف بلورین جو تہاب  
 وہ ہاتھوں کا عالم کہ جی خوش کرے  
 کہ مرجان کے نیچے کے جو رنگ تھی  
 تو کیا چومتے بس محبت کے ساتھ  
 نزاکت سے عالم ہر انگشت پر  
 وہ چھب یک بلا اور وہ رفتار قہر  
 وگستار جو بات میں لیوے دل

دعا میری کر میرے مولیٰ قبول  
 لہذا قیام کو بکرتا اور  
 بعد از عمر جو دین کرار جنگ  
 بحکم غنی یعنی عثمان امام  
 بعلم علی ولی شاہ دین  
 سبجو حسن اور بکرم حسین  
 مجھے دین و دنیا میں عزت سے کر  
 شراب محبت پلا دے مجھے  
 انہی میں تیرا گنہگار ہوں  
 کوئی دم کوئی پل کوئی لمحہ آہ  
 جو اقسام ہیں جسم و حسیان کے  
 کبیر و ناصیغ و غلبہ ہیں جو کھنپا  
 خطا و غلطی میں گرفتار ہوں  
 گنہ بخش سب میری میرے کریم  
 گنہ ماطن میرے اور ظاہری

بمقتل رسول اور طفیل قبول  
 کہ بعد از نبی سب کے ہیں پیشوا  
 ہوا شیخ کا اوتنے نثار ہے رنگ  
 کہ کان حیات سے سدا پامام  
 امام جوان دارش مسکین  
 مجھے دو جوان میں دو اہل و عیال  
 دیان اور دیان عیش و عشرت کر  
 قومستانہ اپنا بنا دے مجھے  
 بہت تجھے شرمندہ ہوں کیا کہوں  
 نہیں میرا کشتا نفس ساز گناہ  
 وہ منب در میان ہیں مرعیان کو  
 چھپے اور ظاہر گنہ میں بھرا  
 غرض ہر طرح سے گنہگار ہوں  
 کبیرے صغیر سے جدید اور قدیم  
 خطا اولیٰ اور جسم کفری



<p>کروں اور سرفراز بن جائوں تو ہوں  ترسے جلو سے کہ دیکھ کر جان دوں  رہوں گویا زمین بھی دوانا ترا  اوشگون تو ترے دھیان میں پھول ترا  میں رافت ہوں بندہ ترا و خدا  کراہی ان واسلام پر خاستہ  اکہی ہزاروں درود و سلام  پھر آل اور اصحاب پر آئے</p>	<p>شہود تجلی حق روح کو  مروں تو ترے فضل سے یوں مروں  نہ موقوف ہو منہ و کھانا ترا  غرض عشق میں میں جیوں اور مروں  مرا اور سب اہل اسلام کا  طفیل تجی و بنی فاطمہ  چیمہ پہ نازل تو فرما دم  پھر ازواج و احباب پر آئے</p>
---	---

### رباعیات فقیر

<p>احکام فصل از روی کشت الدجی بجا  انعام فیض احمدی صلواتیہ وآلہ</p>	<p>الحمد لله الذی بلغ العلی بجا  لے تارک فعل بدی حسنت حب خصل</p>
<p>سب جگہ میں دجا لاہ کشت الدجی بجا  حیر و ہلک سب یو کہیں صبا علیہ وآلہ</p>	<p>حضرت چلے معراج کو بلغ العلی بجا  اویکے خصال نیکے حسنت حب خصل</p>
<p>حضرت پر خدائی تو سچی جہوم رہی تھی  آئندہ بھی ہاتھ اپنے کو تکیں جو ہم ہی تھی</p>	<p>معراج کی شب عرس پر کیا دم جمی تھی  بولا کہ نما خلق کہا شان ہوں شک</p>

مساف کرتا رہا کس مجھ پہ وہ دکھوار کے ہاتھ	آہ ناپکڑے کسی نے مرے خونخوار کے ہاتھ
لوگ مانع ہوئے تو کہنے لگا کون جو تم	توق سے باز حدیں کر ہم ایسے گنہگار کے ہاتھ
گرچہ نیاز بھی ہے پر اسے کچھ پایا بھی ہے	ساتھ انکار کے پرشے میں کچھ آواز بھی ہے
دل بھلا ایسے کو اسے دروزہ کیسے کیونکر	ایک تو یا رہی ہے تس پہ طرح دار بھی ہے
چرخِ سخت چرندِ شبِ گل کا بجل تھا	ہزاروں بلبلوں کی فوج تھی ریشور تھا غل تھا
خزان کے دن جو دیکھا کچھ نہ تھا جزئی گلستان	بتاتا باغبان روز یہاں غنچہ یہاں گل تھا
قسط کی اپنی خوبی سے حاتم بھی شوم ہو	گر تخم بھی جو بون تو پسند از قوم ہو
انہں وازگونِ نصیب کی تعریف کیا کیوں	جس کو ہمارے سمجھو تو پہلو سے بوم ہو
ہرین زخم مرے کا رمی انہں سینے کو کیا ہوا	اب مرتا ہی تو بہتر انہں جینے سے کیا ہوا
انہں کہ نگری سے کب بچتی ہے عطشِ دل کی	ساتی مجھے اتنے ہی سے پینے سے کیا ہوگا
جاگو دل و دُعا مانگے ہے	مانگ کیا جانے کیا مانگے ہے
اوسکے پیچھے لے ملا کر پیچھے	خون ہبسا اپنا حنا مانگے ہے
جاوٹھا دوسرے مدفن پہ جو تکبیر کے ہاتھ	چوم لون ادب بت رہنا کفن چیر کے ہاتھ
کھینچ کر نقشے میں مانی بت بے پیر کر ہاتھ	چو متا تھا کبھی اپنے کبھی تصویر کے ہاتھ

ایک گوشہ رعایت ہوا اور دست رکھو	کافر پھر کیونکہ جو میرا اردو
آد رسے آد کیا کیا ہے	ایسے نادان کو دل دیا آٹو
پچھلے گئے دم میں تو اگر	ہو خوشی خون دل پیانے
لے دو بہت کیا پر کیا ہے	دیکھا تو عجب طبع کا لیکھا ہے
جب چشم نہ تھی تو دیکھتے تھے	جب چشم کھلی تو کچھ نہ لیکھا ہے
آج کلشن میں کیا مذاہد	میںہ برستا جو گل کھا ہوگا
باغ میں بوکھا ب آئی ہے	کسی بلبل کا دل جلا ہوگا
اے سنگر زیر دست کو پیر شمع گری	ظلم کے اقلیم کی ہر چند سرداری نگر
توڑ مسید پھاڑ مسین کیا اور پی	جو تو کرنا ہے سو کر پر مردم آزادی نگر
لست جو کوئی زن کا سخن کوئی کرے	بہم ہوا دسی ساتھ نہک نوش کرے
صد سال کی الفت کو وہ کیا ساعت میں	دیکر کے تلے پڑ کے فراموش کرے
کبھو ناشاد کبھو شاد ہوئے آخر سچ	کہ تعلق سستی برباد ہوئے آخر ہر سچ
مرتبہ علم میں حاصل کیا تھیا طاقی راہ	کو فرشتوں کے بھی اوشاد ہوئے آخر ہر سچ

چوری چوری مرو گنجائے آگے کہین  
صبط وحشت ہے تجھ اور دل دیوانہ بڑا  
ناہر و چہرے پتیرے جیتا خرا آئے نک  
جب تک کہ تھا نسا قاصد کو جو ابانی تھا

اور نہ دل ہرستہ بجل جائیگا کھیرا کے کہین  
اتنا آنا بھی نہ وہ چوڑا و چوڑا کھیرا  
تجھ قاصد کو مری باتوں سے بہا لڑیگا  
آج تو خطا آئے لگا شاید کہ خطا آئے لگا

سے کون جیتا تھا کہ سلیپہ وفا کیا نہیں کہیے اور س نے حمد کو اسکی ادا کیا  
قیما اصل کچھ زبان چھوٹی تھی کی تو

کھائے کے لیے جسے رک پیاں کو چیرا  
ہاتھ اوسکے قائم کیوں نہوں آگہ ہر پایہ  
نہ تو دنیا میں سبھی ہیں حق کا غم آہستہ  
یہ نہ اچھا ہوگا جبراجون کے بجی زخم جگر

الاکھون دل بڈن نے گریبان کو چیرا  
ہوتی کے لیے جیتے ترے کان کو چیرا  
ہے اوسی عالم میں لیکن اسکا عالم اور ہے  
اوسکا نا ادا اوسکا پچھا ہا اوسکا مہم اور ہے

کہہ دیکھو جو گرم کی نگاہ کرتے نہ  
اوسر تو عاشق بمل تھا رو کر دین

غرض کہ دل میں ہرے جان دکر دہو  
اوسر کھر دھو کھر دھو ادا کرتے دھو

اگرچہ پتھر یہ تنخ الفت کا اوسمگہ ہم اپنا کو  
جو تیر مٹی طر گلی کی ہم کرین ہیں الہ پھر دین رہ

تو تھا یقینا کہ اوسکے سایہ کو نیچے اکر ہم تھی سونے  
خواب ستہ ذلیل و رسوا نہ تھی ملے نہ اکر ہونے

کرکھن دلالہ کہاں سنبل سمن بحر مشرق	فناک سے کیساں ہو ذہین ہاوی کیا کیا آسا
اسک تر قطر خون نخت جگر پار و دل	ایک سے ایک عدہ آکھ سے بہتر نکلا
کج کاوی جوئی سینے کی خم جویاں نے	ابن دغینے مین سے اقسام جو اہر نکلا
منے جانا تھا لکھے گا تو کوئی حرف اکہ	یہ تر نامہ تو اک شوق کا دستہ نکلا
شور منکر ہوا یوں کا ابلتا ہرید	خست اک نالہ لے سیاد جاتی ہر بہا
آب خدا حافظا ہو دو کا مجھے آہر تم	ایک تو تھاری دیوانہ تیرا ہی ہر بہا
مین بھی سمجھاؤں جو مانے بات تو پریشان	سب پر لٹا جی اگر منظور اپنا کھر سبھی
جاسے نظارہ بھی ہر گوشہ بھی ہر پردہ بھی	امری آکھو نہیں رو یہ مین سب بہتر کھجے
حب ہر سرکار عشق مین عارف	ہم ملازم ہوئے یہ بندی ہے
کہ خوشی کا نہ لیجو نام کبجو عارف	تم سے ہی کجگو بہرہ بندی ہے
کیونکہ شادی کو پھر کھٹکنے دن	نوکر ہی ہے کہ بجالی بندی ہے
فیروں سے خوش رہو ہے تو رہو کہ مین	عارف بری ہو آہ دل بہتہ ار کی
ہن ولی کا اد سکے دکھا دیو نیلے مزا	سودن سنار کی ہے تو اک دن لہا کی

## رباعیات عیدین

عیدِ رجب بادیوں و خجستہ مرا  
از بنا سے مولدش صد معجزہ بشکفت او  
آمد اندر بطن مادر منطرب نور خدا  
گشت گلشن گلخن و پر نور شد ہر دوسرا

عیدِ رجب میں سرور کوین ایسی صلیب آگے رشک میں چین  
ہے حدیث نبی عرب و عین ہے یہ مولود سید الشکین  
لیلیۃ القدر نے کیا ہے ظہور ایسا ہے پرستاسجھونہ حق کا نور  
بطنیل رسول اکرم کے لئے خدا دے سچو نکو جنت و جوار

لیلیۃ القدر کی ہے یار و جہانین شام  
سورۃ القدر سی ہے شانین جسکے مرقوم  
ایسا آسمانوں سے زمین پر ہے فرشتوں کا ہجوم  
جسکے ہر حرف کی آیت ہے یہ لازم ملزوم

دن عید ہے اور رات شبِ راز  
صوم و صلوٰۃ اور نوافل میں  
شبِ برات آئی ہے مسلمانوں میں  
نیکو نمین رہو سدا شام  
نیکوین میں گزار دو تم اوقات  
رہو مشغول تاکہ ہو دے نجات  
بدعتوں سے بچو مری مانو  
درہیان تو تھاری تم جانو

آن رسد ماہ نور تری شوقی کو یا مہر چرخ	خاکست تو ساقی شاربِ حیات کے کرے سب گھٹ
عید قربان آمد قربان کفر	بذلِ قلم حضرت و جان کفر
حاجیان اندر طوافِ کعبہ اند	ما با ستادان خود احسان کفر
عید قربان در رسید اندر جہانِ بزرگشان	جان و دل قربان کنید اندر رہ حق بیدشان
خوش نما کند عاشقان اندر شربِ شمعِ قند	فوجِ نفسِ امارت کرد و شو بزمِ مایان

## رباعیات دعوتِ محبانہ و دوستانہ

مخل شاد دین کے سعادت کرو و قبول	جس بزمِ گہمین رحمت حق ہو و درتِ نزل
بعد از تشاک کے لائیے تشرفِ دوستو	لطفِ درگرم سے کیجیے دعوتِ مری قبول
محبوب و دوستو از راہِ شفقت	قبول و دل سے اس مخلص کی دعوت
کرم نہ رہاؤ بندے کے مکان	حبیبہ کی شکیبایی از ہشت عت
دوستوں کی انجمن کے نو نہال	ہلکی انگلیں انہا ص کے شہرِ کمال
لطف سے مخل منور کیجیے	مخلصوں کو اپنا کھلا کر جمال
گلستانِ خوبی کے سرور دان	نہاںِ چین دوستی کے نشان
شبِ جمیع اکابریتِ سعادت کو مار	روح و شاملِ عیش و بزمِ حوال

حوصلہ اسکی تجلی میں کسے تفریق  
چمن بین کو نہ سادہ مدق گلزار آریا

جو زبان تمنع مٹھے منہ کھلا گلبرگہ کا  
کہ یا بوسی کو ہر اک شاخ گل از رخسار بیا

مینی یہ قشقہ قشقہ پر یکا یکا یہ موتے جو ہم کا  
جو شیکا صندل لگا جنین پر تو ہاں بڑکی جان بھی  
لامنستعلیق کا ہے اُس بُت خوشخط کی رافت  
لگا ہے تیر دل پر آہ کس کافر کی فرگان کا  
عنایت سبز رنگ اُس اپنی کشتی پر ذرا رکھنا  
بہر دے نہ دعویٰ ترے قد سے کیا کیا پھیل ملا

نظیر

نخل پہ شاخ اور شاخ پہ گل ہر گل پتھرہ شبنم کا  
پہر خوبی پہ بد بھی ہے سبیل بھی ہلال بھی ہے  
ہمت کو کافر ہوں اگر تاج نہوں اُس لام کے  
نشان سوار کا معلوم ہوتا ہے نہ پیکان کا  
کہ بعد از دفن مدفن پر کوئی تبی ہری رکھنا  
گلشن ہستی میں آخر بے ثمر پیدا ہوا

اللہ رے شوق اپنی جبین کو جبرین  
میں کس کس شعلہ رو کو سیدہ جاکہ کھلا  
غفلت میں مرق اپنی تجھ بن کجود نہ آیا  
ہم کو سے مغان میں تیر ماہ رمضان آیا  
ایسا بلند آہ کا اپنی دھواں ہوا  
یہ میری آہ کا کیسا دھواں ہے

اوس بت کے آستانہ کا پتھر رو گیا  
رکھتا تھا ایک لہو جل گیا کیا خاک لگا  
ہم آپ میں نہ آجیب تک کہ تو نہ آیا  
صد شکر کہستی میں جانانہ کہاں آیا  
چرخ کہن کے نیچے نیا آسمان ہوا  
نشا کہ نیچے آسمان کے آسمان ہے



<p>او میری عسائے موتی ہے اگر خوبی طلب ہے تو دیا کر</p>	<p>ترک کرے رقیب فرخونی ٹپے سے جگ میں مگی روشنائی</p>
<p>وہ دن کو رات کہتے ہیں تو ہم تار و کھار محض کھنکھنی مرغ سے جو زلف اوٹھا دیتا ہے</p>	<p>وہ منہ زلفوں سے ڈھانچہ ہیں تو ہم آنسو بہا ہیں محض کھنکھنی مرغ سے جو زلف اوٹھا دیتا ہے</p>
<p>زمین جسکی چارم آسمان ہے جو کہ پیشانی میں نکھا ہوا پیشانی ہے</p>	<p>یہ کس رشک سجا کا مکان ہے جستجو کرنی ہر اک عمر میں دلتی ہے</p>
<p>لکھی جاتی ہے ہر دم چیت سے چیت سوئی لگا تھا ہاتھ نصیب اولٹ گیا کشتی تھرکی افسوس بھی جاتی ہے کشتی تھرکی اُٹ دیکھیے کس گھاٹ لگا ٹلا تو ہاتھ لگا نہ درو ہوئے تو مٹے یا اُڑ دیا ہے فوج سکندر کے آس پاس</p>	<p>یہ دنیا شیشہ ساعت کی ہے ریت دریا اُمنگ کے موج سے آیا شاہ ہٹ گیا دیکھہ دریا کی طرف دلوں پہ لہر آتی ہے نہ تو دریا نہ سمندر نہ ترا پاٹ لگے صنم کے واسطے بے آبرو ہوئے تو چوٹے ہے زلف حلقہ زن رخ دلبر کے آس پاس</p>
<p>یہی اک شہر میں قاتل رہا ہے کیا عجب برینہ فانوس ہو بلبل نکلے</p>	<p>خدا کے واسطے اسکو نہ ٹوکو مگر شجر سوختہ شمع سے نگر گل نکلے</p>

ہے خراش ناخن غم میں بھی کیا بالیدگی	جو ہال غرہ تھا سو ماہ کا مل ہو گیا
مر کر بھی ہمارا دل بیتاب تھا	کشتہ بھی ہوا تو بھی یہ سیات ٹھہرا
چمن سے کہہ دو کہ کشتی تیر کے تو تمام	آج ہے طوفان سرشک چشم دریا بار کا
بنے کیونکر کہ ہے کب کا راولٹا	ہم اولٹے بات اولٹی بار اولٹا
چشم پوشی ترے مذہب میں کی کی ہیں جبا	ہم سے یوں پرہیز تجھ کو اور ہم بیمار ہیں
پھیلائے کیا کوئی مرے پر دروگاہ ہاتھ	ہندے کا ایک ہاتھ ہے تیرے ہزار ہاتھ
آئے بھی لوگ ٹیچو بھی اوٹھ بھی کھڑے ہو	میں بجایو دھندھتا تری مصل میں رہ گیا
سخن آہستہ کر کہ ہو سبیل	چار پائی بھی کان رکھتی ہو
چہرہ کچھ اندھنوں غم پہناں سے زرد ہے	ظاہر میں کچھ مرض نہیں پر دل میں درد ہے
مست ملو لیکن کرم فرما رہو	خوش رہو جیتے رہو بیمار ہو
مر گئے سو حق ہو و اور جیتے مارین حق کا دم	حق تعالیٰ آپ ہی حق ہے موی کا کیا دم
ایسی جو سردی پڑی ہر اک ستاراجم گیا	کاسٹہ چرخ برین ستارا کا سارا جم گیا
آبجور سے برف کے انشا کو بھیجے آپنے	اسکا یہ طلب ہے لو نقشہ تمہارا جم گیا

پہنچنے کے بعد

آدر پر تھے جسے رکمازق اور  
رکمازق نے ترے سر پہ عین فرما  
یہ عرض علی کی و ترخا کلام

ہو و سے نہ طلبکار کیجو افسر جہ کا  
سالار کیا تنکو عرب اور جسم کا  
محتاج نہر محب کو کسی اور کے دم کا

غزل علمی

کرچہ ہے قند و شہد نبات و شکر الٰہی  
وہ پیاری پیاری باتیں گو گو کہیں  
دل کو ہے ذکرِ نعمت نبی سے مزاج ہو  
احمد کو ہے ہونا ہر شیرین زبان  
پرو اللہ ہے تینوں کی سار جانا  
عین مرئیس کو کہ شفا اس قدم کی نکال  
ہر مجرم و اثم کو بخشائیں گویا  
شیرین بر کسم حق نگین نام مستطاع  
کوثر سے وہ پلائیگا امت کو آبِ حیات  
صلوات علی النبی و علی آلہ و سلم

ہر چیز سے حدیث پیچیدہ ہے پر لڈیا  
ارشا دیکھتے ہیں ان کو ادر لڈیا  
جانکو ہے ناکہ حبت خیر البشر لڈیا  
نام نبی ہے نام خدا اس قدر لڈیا  
شہر مدینہ کا جو جو طلب و عمر لڈیا  
ہو مردمان چشم کو محل لڈیا  
سے گوش صاحبو نکو بہت پیچیدہ لڈیا  
یہ ایک پر لڈیا تو وہ ایک پر لڈیا  
جنت کونخل سے وہ کھلاوین لڈیا  
وروا متاہر عجب ہر وقت لڈیا

المستخلص من كتاب

احوال پر تھامیے روؤ نہ مل کے باہم  
 دشوار ہے پلک سے لگنا پلک عزیز  
 مضمون شوق اور سکا ہرگز نہ ختم ہوگا  
 دم دے کے تم تو شب کو محفل سے اٹھ جاؤ  
 بلبل کے درو دل کا ممکن نہیں ملاؤ  
 سنتے ہیں بعد اپنے ہے دخل خیر کا بھی  
 سنبھل کو کچھ نہیں ہو زلفوں کے کسبت  
 یارانِ رفتگان پر کیا روئیے ترقی

آج کیا کرین ہم اور وہ  
 آنکھوں پر میرے جیتاؤ کے قدم نہو  
 دس ہیں بند کا ند جب تک رزم نہو  
 کوئی دم کو عاشقوں کے سینے میں دم نہو  
 گلچین کے ہاتھ و ونون جب تک قلم نہو  
 تم سے علیحدہ ہم آج ایک دم نہو  
 جب چاہو دیکھ لو تم یہ سچ و خم نہو  
 کیا ہم روانہ سو سے ملک عدم نہو

غزل احمد

پہلے مجنون کی طرح عشق میں شیدا ہو چکا ہے پھر ترا کو سے بتان ہو جو کا مسکن تیسے

### غزل گلشن

<p>یار کے ہاتھ سے مشاطہ نے پایا ہیرا دل سو منے رنگین گذرے تھیں کچ زلف و رخسار تو ہیں آفت جان پر سیر جان سپاری نکرین کیونکہ آپ فیض حق خون بہا اپنا کیا مین تو گنگار تو جون سرخ و مہکوا کیا اوس نے جو چشمہ زمین کیون نہ اس لشک سے دل خون کیا کافر نے</p>	<p>طاقت و جوش کی خواست کا یہ آیا ہیرا کہ عوض بوسے کے انعام میں یا یا ہیرا خون کا اوس لب خندان نے اوٹھایا ہیرا بسکہ چست رانی سے کانر نے بنایا ہیرا پاندان سے ترے گل پیٹنے چورایا ہیرا کہ مرے ہاتھ سے گل مہکوا دلا یا ہیرا غیر کے ہاتھ سے گل مہکوا دلا یا ہیرا</p>
--	--

### غزل ولی

<p>لامکان پر جو بنا احمد جو بنا بچھلا لیا حور و غلمان نے ترانے سے وہ نغمہ بولے تھے براتی وہاں آدم سے لگاتا احمد حق نے لولاک لیا جو ہیرا مجھے کے کہا</p>	<p>تب ملا اکب نے وہیں ملو علیکم کا قاب تو سین کا نوشہ تو ہے سب کا بچایا اور جبریل امین گوندہ کے سہرا لیا اکن سو اکوں سے مرسل نے یہ ترنہ بایا</p>
---	--

مرے جو آشتا مابت ہیں مولا انکا خدائے سبحان  
 سر و من کو اسد اللہ کی تلوار کو سونپا

غزل عالم

وداک دن کیچڑ بیشک جہان روز جزا ہوگا  
 صراط المستقیم اور پروسیلہ سب چمیر کا  
 یہی ہے جام کوثر کا مجھے دینگے تلمط سے  
 کرینگے خون کا دعویٰ وہ جب نیر النساء اگر  
 تقی ہے اور تقی ہے اور محمدؐ غسکری ہادی  
 ہیں باقر جعفر و کاظم ہمیشہ رہنا سب کے  
 تزلزل حشر کے دن بیٹھ ہووینگا شرف رک  
 عرض یہ اب جناب کبریائی میں ہے عالم کی

غزل

گنتگاروں کی بخشش کو وہاں فضل خدا ہوگا  
 شفاعت کو قیامت میں محمدؐ مصطفیٰ ہوگا  
 کہ جسد ساتی کو شرف علیؑ مشکل کشا ہوگا  
 حسن بخشش کو است کے شہید کربلا ہوگا  
 قتل کرنے کو کفاروں کے ہمدی ہوا ہوگا  
 سبھوں کی پیشوائی کو علیؑ موسیٰ رضا ہوگا  
 کہ و سامان آخر کا مہم سب کا خدا ہوگا  
 کہ جاوید درو عالم کا غزل کا یہ صلا ہوگا



برسات بکھرتی ہیں جی جس بہار میں  
گرمی کے آئے تاک میں آئی ہو میری جان  
آئی لچک کر میں مرے لوگو دو ڈیو  
بحاری بہت منگاو تو رنگا میں لگا ٹھن

مر پہ ہوا کے ہوتی ہے بادل کی اور جی  
تہ کر کے رکھ پٹارے میں آنچل کی اور جی  
گھٹنے تاک تو مرے مرے مٹھلی اور جی  
نے ٹھہرتی ہے سر پہ مرے ہلکی اور جی

غزل ماہِ لقا

اجل کے سامنے رستم گیا سو پھر نہ پھرا  
لڑائی کرتی ہیں چہرے پہ دونوں لکھتے  
بھروسہ سمیت کرے ظالم پہ اپنے ہستی کے  
عجب وہ منزل و مسکن ہے مجھ کو حیرت سے  
اوداس ہو کے صنم صبح کو گیا افسوس  
اوسے نہ شیخ سے مطلب ہے برہن ہو کام  
غرو دست کرے تو حسن پرے ماہِ لقا

ہمارے چشموں سے جو غم گیا سو پھر نہ پھرا  
جو گلزار کا موسم گیا سو پھر نہ پھرا  
یہ جسکی ہستی کا عالم گیا سو پھر نہ پھرا  
جہان سے جو کوئی ہدم گیا سو پھر نہ پھرا  
بہار رونق شبنم گیا سو پھر نہ پھرا  
جوراء عشق میں آدم گیا سو پھر نہ پھرا  
عدم کی سیر کو آدم گیا سو پھر نہ پھرا

نواب جعفر لدولہ بہادر



<p>مدعا نکویاں تک آنا تھا          کائے نرگس میں جون شبنم رچو          کچھ دل کا لگانا ہی تیرا نہیں          دل تڑپتا ہے صبح و شام پڑا          کیا جانے کس ساعت بلا کچھ لگی تھی</p>	<p>روشنے کا عجب ہبسا نا تھا          ڈبڈبائی آنکھ کی آنسو تھم رہے          دل جس سے لگایا وہ ہوا دھن جانی          یا آہی یہ کس سے کام پڑا          آہا نہ کبھی خواہین بھی دل میرے</p>
<p>اوس طرح نہ لگیو مرے افتد کسو کی          کچھ اور جوڑو ہونڈو تو مرے پاس نہیں ہے          نقش پاتک بھی میرے درپے جا سوسی ہے</p>	<p>جس طرح لگی دل کو میرے چلو کسو کی          جی تک بھی اگر چاہو تو وسوسہ نہیں ہر          یا ہر پڑے میں ہے اور عیش سے مایوسی ہے</p>
<p>جسکے جی کو لگی ہو سو جانے          خیال ماہر وہ ہے اور ہم ہیں          تہ کر رکھو نسیم سے کہہ دو بجا گل          میں ہی جانوں و یا خدا جانے</p>	<p>شیع کی طرح کون رو جانے          شب ہمتاب میں تا صبح زینت          یوسف فرمیر ہو کہو اور ہیں کر ایسے بند          میرے دل کی تپش تو کیا جانے</p>
<p>تجھ کو جنانا کہ تو ت اہل وفا کون ہے          چاہت تری غیر دن کو بھی ہوگی مگر ایسی</p>	<p>کہوں نہ میں قربان ہوں جب وہ کو نازے          بے منتہی اور بے بہت پیدا کر ایسی</p>

حال جان بازی کا میں کس سے کہوں  
ماہ کا ہیدہ ہوا جاتا ہے ابرو دکھ کر  
جان و دل بیچتے ہیں ہم اپنا

جس سے کتنا ہون وہ ہی سنتا نہیں  
دیکھ لو بن کر کے نکلا آج اور شکل ہلال  
ایک بوسے کو لے لے ستا ہے

### مناجات

اے بھئی بھئی رسولِ انام  
بآل و باصحاب ختمِ رسل  
مجھے دین و دنیا میں عزت رکھ  
شرابِ محبت پلا دے مجھے  
کرا یاں اسلام پر خاتمہ  
اے ہزاروں درود اور سلام

محمد علیہ الصلوٰۃ و سلام  
مجھے دے مرادین مری جزو کل  
یہان اور وہاں عیش و عشرت رکھ  
تو مستانہ اپنا بنادے مجھے  
طفیلِ نبی و نبیِ فاطمہ  
ہمیشہ پہ نازل تو فرما دلام

### تواریخات متقدمین

### منظومہ

منظومہ کا ہوا قاتل جو یک مرتبہ شوم  
تاریخ و فات او کی کہی از روی دروغ

اور او کی شہادت کی خبر ہوئی جو معلوم  
سودا نے کہا کہ ہاے جان جانانِ مظلوم

کچھ نہ ہوئے سوائے نے نے

چو نچ میں وہاں کر سر کھیا

از مولانا محمد الہ بن حبیب حسب فرمائش فرزند صاحب در

الہی خانہ انگریز گرجا

آج اختہ سندھاءوہین

د

یہ سچ از سچ انکار عالی مقدس سخن سچ کلام شناس بلبل شاخسار حقیقۃ الاطیاب  
 در آید اگر کجراں سجا کشف و قائل خفی جلی جبا فضیلت با غلام حبیب مہری  
 سکنہ بمبئی

کیون تر گلین نمودی بھی بلع از بہار نظم  
 مجموعہ نظم ہے رنگین بیاض شعر  
 موسیٰ سے انتخاب ہے گلہ سہ بہار  
 ہر اک غزل ہے رشک غزال ہوا دین  
 دکھلانے ہے نقاب او شاعر سے ہر گھڑی  
 استعار آبدار و مضامین سے سے  
 گو یا نظیہ عقد تر یاہین زیر چرخ

طرفہ کھلا ہے ابر فلک شعلہ زار نظم  
 محدود دل ہے ہر ورق زرجگان نظم  
 ہر بیت شاہ بیت ہے آئینہ دار نظم  
 مرغوب بلبل چمن جو بہار نظم  
 ہر لفظ حسن شاہ سیمین غذا نظم  
 پیہم روان ہین قافلہ سان از دیار نظم  
 دہ سلک انتخاب و در شاہ ہوا نظم

از بے شور تس نوا سے بزم ابرار  
یہ طہر ذی مجمع اشعار عشاق  
کرے ہے نخل عشاق کو گرم  
ہوا ہے طبع و دیدان حیل و آرا  
بہار گلشن استعار کو دیکھ  
نوا و بوستان عشق ہے یہ  
آئیں یہ بیاض شعہ نگین  
کوئی تا سیخ مونے سے رقم ہو  
کہا ہے اس طرح پیر خروئے

ہے بہر خند لیبان ہن زار  
 کہ جس میں چیدہ چیدہ گل ہین بچا  
 نئے انداز سے دکھلا برخ یار  
 بتان چپین جو ہین نقش دیوار  
 ہے شہر گمین جو حسن گلزار  
 طرب افزا بچشم ہر خسریار  
 ہونست نور سوا بچشم اخیار  
 ہے مایا دگار از عاشق زار  
 کہ لاثانی ہوا ہے جنگ شعاع

أيضاً

۶۔ اے یہ جب طبع دیوان شام  
 ہوئی چاد مو سے کو تارنج کی  
 یہ دمی ہاتھ غیب نے تباہا  
 مجمع الاشعار نسف ہے عجب  
 مٹنے لوجھا تو بخ و نے مجھے لون

کہ درج اُس میں ہر اک ہر ٹہنیں تمام  
رسم طرفہ تر یادگار دوام  
کہ ہے یہ گلستان خوبی مدام  
فیض چاہیے تاج اسکی بر ملا  
مظاہرۃ الشعار مامد کہ

جزاک اللہ فی الابرارین خیرا نور از مہر تابش از مریخ گفت مظلوم با گل تارنج	-	بسانش فی البدیہ گفت باقت برو این شعلہ زار عالم عشق طرف بتگفت شعر نگینش
---	---	--

## ایضاً

یعنی کتاب شعر اسے کبار نور فزا سے نظر ہو ستیار گفت جگو محسوست کردگار نگار یا خالق ماستان	-	شد چو مرتب حین نو بہار تازہ تر از برگ درختان سبز طرفہ سر زستے کہ بخواب خرد ز آفات این گلستان بیخیزان
بیتدر جسکے آگے مجمع ہے ساحر و ک کیا بے بہا ہو ہے تحفہ یہ شاعر و ک بارغ اردو بے بہا آج یہ ہوا	-	طرفہ ہوا مرتب گلشن ہنر و دل ک باقی سے گوش زد ہے تاریخ تعمیر ک غیر سے باقی نے یہ مژدہ دیا

فہرست مجمع الاشعار دیوان ہندی موسوم بہ چمن بے لطیف  
 دیوان غزلہائے ہندی شملہ بری و دود باب قصائد و مستزاد محاسن  
 مسدس مثنویں و اسوخت ترکیب ہند قنویات رباعیات مقامات  
 رباعیات عیدین دعوت ابیات و فردیات خندگل بے برل گیرولہائے معروض و خوا  
 ر مجتہد اشعار شاعرانہ فہرست مناجات تواریخات متقدمین و خاتمہ کتب  
 جامعہ

خاتمہ لطیف

انشاء اللہ خان - ناخ - آتش - ظفر - مومن خان و غیرہ مکہ و عمدة جملہ اساتذہ  
قدیم و جدید کا کلام شامل ہے جبکہ نام چمن سب سے نظیر ہے مدون و مؤلف اس  
سمن دان مشیرین زبان محمد ابراہیم صاحب بن شہاب الدین صاحب  
جنھوں نے بغیر طوق و مزین لیاقت باتفاق ہر اسے محمد حسین صاحب اس مجموعہ  
بغیر ثانیہ تراجم کیا مقبول عالم ہوا سب نے پسند فرمایا

خواہتس خریداران سے بکثرت مجھے کارنگ دکھایا نظر آیا

مقام کاغذ پر مطبع فیس سب سے سترہ سو نو سو و دو سو

خواب غشی نول شور صاحب ام اقبالہ

میں ماہ جمادی الاخریٰ سنہ ۱۲۹۱ھ

مطابق ماہ اپریل ۱۹۵۵ء

چھپکار زیبا نمون

اپنی روزگار

15

مشتی بزرگ  
نیم خیارین  
بادی  
خارخسک